NO. 8.

POLITICAL ECONOMY

BY

NASSAU WILLIAM SENIOR, M. A.

LATE PROFESSOR OF POLITICAL ECONOMY IN THE UNIVERSITY OF OXFORD

TRANSLATED INTO URDU

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY,

WITH SHORT EXPLANATORY NOTES ADDED.

رسالہ علم انتظام مدن

مولفہ

ناسا ولیم سینیر صاحب ایم اے

سابق پروفیسر علم انتظام مدن یونیورسٹی اکسفرڈ

جسکو

باضافہ چند مفید حاشیوں کے

سینٹفک سوسائٹی نے اُردو میں ترجمہ کرکر مشتہر کیا

ALLYGURH

Printed at the Secretary Syud Ahmud's Private Press.

1865

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL.

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY

اس کتاب کو

بنام نامي

جناب هزگریس ڈیوک آف آرگائیل

کے

سین ٹیفک سوسئیٹي نے معزز کیا

شکریہ

سٰئن ٹفک سوسٰئٹی نہایت شکر ادا کرتی هی اپنے دو ممبروں
بابو رام کالی چودھری صاحب منصف بلیا ضلع غازی پور اور
رائے شنکرداس صاحب منصف امروھہ ضلع مرادآباد کا کہ ان دو
صاحبوں نے اپنے بے بہا وقت کو اس کتاب کے پچاس پچاس صفحہ ترجمہ
کرنے میں صرف کیا اور روحانی اور جسمانی محنت اُٹھانے سے سوسٰئٹی
کو اپنا ممنون کیا *

سید احمد

سکرٹری سٰئن ٹفک سوسٰئٹی

۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۶۵ع

فہرست مضامین رسالہ علم انتظام مدن

صفحه | مضمون

تقسیم دولت کا بیان

مضمون | صفحه

مضمون صفحه

مضمون | صفحہ

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۲۴	مقوصه	مقبوضه
ار ۲۳ تا ۳۸		نيست	ماليت
۲۶	۲	وصول	حصول
۳۵	۲۶	حاحاتتوئي	حاداتي
۴۶	۱۲	تواصح	تواصع
۱۱۷	۹	مرتت	مرتب
۱۳۹	۲۱	يارم	يارن
۱۵۲	۲	حاس	خاص
۲۱۳	۵	هوئي	هوا
۲۱۷	۱۸	محدت	صحت
۲۲۳	۲۲	ملک	مالک
۲۵۷	۱	روپیئے	دحدوه

رسالہ علم انتظام مدن

دیباچہ

تعریف اِس علم کی

طالبان دولت کو یہہ مژدہ سنایا جاتا ہی کہ اس رسالہ میں یہہ مختصر بیان اُس علم دولت آموز کا ہی کہ بدولت اسکے دولت کے خواص و آثار اور اُسکی تحصیل اور تقسیم کے طریقے معلوم ہوتے ہیں اور وہ علم گرامی نام علم انتظام مدن نامی گرامی ہی اور یہہ بات واضح ہو کہ اکثر لوگوں نے اس لفظ کے بہت وسیع معنی اختیار کئیے ہیں چنانچہ اگلے وقتوں میں جن مصنفوں نے کچھہ کچھہ اصول اس علم کے بیان کئیے تو اُنھوں نے اس علم کی مراد بیان کرنے میں صرف تحصیل و تقسیم دولت کے طریقوں ہی پر اکتفا نکی بلکہ سیاست مدنیہ کو بھی داخل کیا مرسیر دی لا ریوائیری صاحب نے ایک رسالہ تالیف کیا اور نام اُسکا قدرتی انتظام خلایق رکھا اور یہہ اُسمیں بیان کیا کہ یہہ رسالہ ایسے انتظام عام کے بیان میں ہی کہ وہ اُن ضروری عیش و آرام کا ذریعہ ہی جو دنیا میں ممکن الحصول ہیں اور سر جیمس سٹورٹ صاحب تعریف اس علم کی اِسطرح بیان کرتے ہیں کہ بڑا مقصود اُسکا یہہ ہی کہ تمام لوگوں کو کھانے کمانے کے رنگ ڈھنگ اچھی طرح معلوم ہو جاویں اور جو امور اُنکے مانع مزاحم ہوویں وہ رفع دفع کئیے جاویں اور مختلف حاجتوں کے لئیے ضروری ضروری سامان مہیا ہوویں اور اِس زمانہ کے یورپ کے مورخ بھی اِس علم کے مقصد کو ایسا ہی وسیع سمجھتے ہیں چنانچہ سٹارک صاحب فرماتے ہیں کہ علم انتظام مدن اُن اصول و قواعد کا علم ہی کہ اُنکے ذریعہ سے اخلاق و عادات کی تبدیل اور مال و دولت کی ترقی ہوتی ہی اور سسمانڈی صاحب کہتے ہیں کہ غایت و مقصود اس علم کا انسان کی

بھلائي کے وہ مرتبے اور فائدے ھیں جو بطفیل حکومت حاصل ھوتي ھیں اور سے صاحب یہہ لکھتے ھیں کہ اِنتظام مدن انتظام خلایق کو کہتے ھیں اور یہہ وہ علم ھی جس میں امور مدن اور خلایق کے مختلف گروھوں کے کاموں کي تحقیقوں کے سبب شامل ھوتے ھیں زمانہ حال کے انگریزي مورخوں کا یہہ حال ھی کہ وہ اقرار اسباب کا عموماً کرتي ھیں کہ ھم اپني توجہہ کو صرف دولت کے بیان پر محدود رکھینگے مگر باوصف اُسکي مشہور مشہور مورخوں نے کام اپنا چھوڑ کر حد سي پاؤں نکالے اور بیگانہ کاموں میں ھاتھہ ڈالا یعني عام مدن یا منتظم کے کام میں دستاندازي کي چنانچہ مکلک صاحب نے تعریف اُسکي یہہ فرماتي کہ علم انتظام مدن اُن قوانین کا علم ھی جنکے ذریعہ سے ان چیزوں کے حاصل کرنے اور جمع کرنے اور تقسیم اور خرچ کرنے کے ڈھنگ ٹھیک ھوتے ھیں جو آدمي کو باالضرور مفید اور اُسکي طبیعت کو پسند ھوتے ھیں اور مبادلہ اور معاوضہ کي صلاحیت اُنمیں پائي جاتي ھی اور بعد اُسکے یہہ زیادہ کیا کہ حقیقي مقصود اِس علم کا تعلیم اُن وسیلوں کي ھی کہ اُنکے وسیلہ سے آدمي کي محنت اُس قابل ھو جاتي ھی کہ بہت سي دولت اُس سے حاصل ھووے اور وہ صورتیں جو دولت کو جمع کریں اور وہ قرینے جو تقسیم دولت کے لئے قرار پاویں اور وہ طریقے جو عمل درآمد کے لئے کمال کفایت سے ممکن ھوویں بخوبي تحقیق ھو جاتے ھیں *

علم انتظام مدن کا محدود ھونا

واضح ھو کہ وہ فائدے جو اِس علم کي تحقیقوں سے متصور ھیں بیان اُنکا بخوبي ممکن نہیں اور اسیطرح اُن تحقیقوں کي وسعت کا بیان بھي آسان نہیں اور اصل یہہ ھی کہ اگر اِس علم کے عام مرتبوں پر لحاظ کیا جاوے تو قواعد اخلاق و حکومت اور قوانین دیواني و فوجداري بھي اُن تحقیقوں میں داخل ھیں اور اگر خاص مرتبوں پر نظر کیجاوے تو علم اُن باتوں کا بتحقیقات مذکور میں منحصر ھی جو اُس خاص گروہ کے باھمي معاملات سے علاقہ رکھتي ھیں جنکے حالات پر اس علم کے محقق کو بحث کرني مقصود ھو اور یقین واثق ھی کہ بیان اُن وسیع تحقیقوں کا ایک چھوٹے رسالہ میں اور ایک آدمي کي سمجھہ بوجھہ سے

محال و متعذر ھی اور یہہ بھی یقین ھی کہ اپنی اور اپنے طالب علموں کی توجہہ کو اگر دولت کے خواص اور اسکی تحصیل و تقسیم کے طریقوں پر محصور کریں تو ھماری کتاب بہت صاف اور کامل اور نصیحت‌آمیز ھوگی نہ نسبت اُسکے کہ ھم اُن بڑے بڑے میدانوں میں جو بہت کم محدود و معین ھیں اگرچہ بجاے خود دلچسپ اور بڑی مرلت کے ھیں اور اس علم کے تنگ راستہ کے چاروں طرف محیط ھیں دوڑ دھوپ کریں واضح ھو کہ اگرچہ ایسے ایسے سوال کہ مال و دولت کا قبضہ کہاں تک اور کن کن صورتوں میں اُسکی قابض یا اُس بڑی گروہ کے حق میں جسکا وہ ایک رکن ھی مفید یا مضر ھی اور ھر مختلف گروہ میں دولت کی کیسی تقسیم خواھش کی قابل ھی اور وہ کیا وسیلے ھیں جنکے ذریعہ سے وہ تقسیم کسی ملک میں آسان ھو سکتی ھی بہت دلچسپ اور مشکل ھیں لیکن جن معنوں میں کہ علم انتظام مدن مستعمل ھے از روے اُن معنوں کے وہ سوال اس علم سے اس سے زیادہ تعلق نہیں رکھتے جیسا کہ جہاز رانی کا علم ھیئت سے تعلق رکھتا ھی اگرچہ ان سوالوں کے حل میں وہ اصول ضروری ھیں جو علم انتظام مدن سے حاصل ھوتی ھیں مگر وہ اصول ایسے کامل نہیں کہ سوالات کے حل کے لیئے وھی کافی وافی ھوں اور یا حل سوالات کے لیئے شروط ضروریہ ھوویں اور حقیقت یہہ ھی کہ جو ایسی چھان بین کرتا ھی وہ علم ایجاد قوانین کے دریاے زخار میں تیرتا ھی اور یہہ علم ایجاد قوانین ایسا ھی کہ اگرچہ اُسمیں انتظام مدن کے اصول و قاعدوں کی حاجت پڑتی ھی مگر وہ اپنے مضموں اور بحثوں اور مرتبوں کی رو سے انتظام مدن سے اختلاف رکھتا ھی اسلیئے کہ تحصیل اور تقسیم دولت کی علم ایجاد قوانین کا منشاء نہیں بلکہ ایجاد قوانین کا مقصود صرف آدمی کی بھلائی ھی اور علم ایجاد قوانین کے مرتبے اُن مختلف حالتوں سے نکالے جاتے ھیں جو کمال قوی گواھوں سے ثبوت کو پہنچتی ھیں اور اُن حالتوں میں ایسے ایسے نتیجوں کو تسلیم کیا جاتا ھی جنکی تحقیق و صحت پر یقین واثق سے وھم و گماں تک سند لیجاتی ھی اور جو آدمی کہ توضیح اس علم کی کرتا ھی اُسکو صرف یہی قابلیت نہیں ھوتی کہ وہ عام حقیقتوں کی تشریح کرے بلکہ اصل تحریروں اور مسلسل کاموں کی ترویج یا تردید کی قابلیت رکھتا ھی *

برخلاف اُسکے علم انتظام مدن کا عالم وہ مضمون پیش نظر رکھتا ھی جو خلقت کے اخلاق اور اسایس اور بہبودی سے علاقہ نہیں رکھتا بلکہ دولت سے متعلق ہوتا ھی اور اُس مولف کے مضمونوں میں ایسی چند عام باتیں بھی داخل ہوتی ہیں جو نہایت غور اور تحقیق اور نہایت صحیح قیاس سے حاصل کیجاتی ہیں اور دلیلوں کے لانے اور بیان میں تکلیف اُٹھانے کی حاجت نہیں ہوتی یہاں تک کہ جو آدمی اُنکو سنتا ھی بیساختہ بول اُٹھتا ھی کہ یہہ باتیں میرے دلنشیں تھیں اور میں اُنکو جانتا تھا اور جن نتیجوں کا کہ وہ عالم استخراج کرتا ھی وہ بھی ویسے ھی عام ہوتے ہیں اور اگر تصویر اُسکی صاف اور صحیح ہو تو یہہ نتیجے بھی ویسے ھی صحیح ہوتے ہیں جیسے کہ اُسکے مضمون واضح ہو کہ جو نتیجے دولت کے خواص و اثار اور اُسکی جمع و تحصیل سے متعلق ہیں وہ عموماً درست اور صحیح ہوتے ہیں اور جو اُسکی تقسیم سے علاقہ رکھتے ہیں اگرچہ بعض بعض ملکوں کے قوانین مخصوصہ کے سبب سے جیسے قانون غلامی اور † قانون انحصار تجارت اور ‡ قانون پرورش غربا اُن نتیجوں میں اختلاف ہونا ممکن ھی مگر باوصف اسکے جو کچھہ کہ ٹھیک ٹھیک اصل حالات ہیں اُن سے عام قاعدے قرار دیئے جاسکتے ہیں اور جو اختلافات کہ بعض بعض امور خارجیہ کے سبب سے ہوتے ہیں اُنکا تصفیہ بعد کو کرسکتے

† لفظ قانون انحصار تجارت انگریزی لفظ مانوپلائی کا ترجمہ ھی جسکے معنے یہہ ہیں کہ کسی ایک قسم کا تمام اسباب جو کسی ایک شخص یا کئی شخصوں نے خرید لیا ہو اُسکے خرید لینے سے یا گورنمنٹ کی اجازت کے ذریعہ سے اُس اسباب کے فروخت کرنے کا کل اختیار حاصل ہووے مثلاً ایسٹ انڈیا کمپنی کو ایک زمانہ میں ہندوستان کی تجارت کا کل اختیار بذریعہ سند شاہی کے حاصل تھا اور ایک قسم کا تمام اسباب خرید لینے سے جو خاص خاص اشخاص کل اختیار فروخت حاصل کرلیتے ہیں وہ قانوناً جایز نہیں اور جو کوئی شخص اپنی ایجاد یا بنائی ہوئی چیزوں کے بیچنے کا کل اختیار رکھتا ھی وہ اُسکا قدرتی حق ھی وہ قانوناً مانوپلائی نہیں *

‡ قانون پرورش غربا جسکو انگریزی میں پوارلا کہتے ہیں ایک ایسا مضمون ھی کہ ہندوستانیوں کو بھی اُس سے واقف ہونا اور اُسکے تمام حالات پر غور کرنا نہایت مفید ہوگا اسلیئے ہمنے مختصر حاشیہ لکھنا مناسب نہ سمجھکر اس قانون کا ذکر تتمہ کتاب میں علیحدہ لکھدیا ھی وہاں ملاحظہ کیا جاوے *

هیں مگر یہہ بات یاد رکھنی چاهیئے کہ اُس مولف کے نتیجے گو کیسے
هي عام اور صحیح هوں مگر وہ مختار اسکا نہیں کہ اپني طرف سے کوئي
بات عمل در آمد کروانے کے ارادہ سے زیادہ کرے اور حق یہہ هی کہ عمل
درآمد کروانے کے ارادہ سے کوئي بات اپني طرف سے بیاں کرني حق اُس مولف
بلکہ حصہ اُس منتظم کا هی جسنے اُن تمام سببوں کو جو لوگوں کي بھلائي
کو ترقي دیویں یا اُسکے مانع اور مزاحم هوں خوب سمجھہ بوجھہ کر
دریافت کیا هو اور اسمیں کچھہ شک وشبہہ نہیں کہ یہہ کام اُس حکیم
صاحب قیاس کا حق نہیں هے جسنے اُن سببوں میں سے صرف ایک سبب
کو سوچ بچار کر سمجھا هو اور گو وہ سبب بہت بڑا سبب هو علم انتظام
مدن کے مولف کا یہہ کام نہیں کہ عام اصول کیطرف لوگوں کو ترغیب دے
یا اُسسے متنفر کرے بلکہ اُسکا کام یہہ هی کہ وہ اُن عام قاعدوں کو بیان
کردے جسسے غفلت کرنا مضر هی مگر یہہ نہیں چاهیئے کہ اصلي انصرام
امورات میں اُنکو بطور ایک کامل یا ضروري هدایت کے سمجھیں اور اس علم
کے هر مولف کا کام بھي ظاهر هی یعنے وہ ایسے علم کي بحث میں مصروف
هوتا هی کہ اُسمیں تھوڑي سي غفلت یا غلطي سے بہت سا نقصان هوسکتا
هی اور اسلیئے اُسکو لازم هی کہ وہ بطور ایک پنچ کے اپنا کام انجام دے اور
مفلسوں کي همدردي اور امیروں اور لالچیوں کي خوف اور موجودہ قوانین
کے لحاظ و پاس اور بري رسموں کي حقارت اور نامآوري کے ولولوں اور
مذهب کے تعصب سے اُن باتوں کے لکھنے سے باز رهے جنکو وہ صحیح
سمجھتا هو اور اُن صحیح باتوں سے ایسے نتیجے نکالنے میں بھي کوتا هي
نکرے جنکو وہ اپنے نزدیک جایز اور ضروري سمجھتا هو باقي یہہ بات کہ
هر معاملہ میں کسقدر اُن نتیجوں پر عمل کرنا واجب و لازم هی وہ
سیاست سے متعلق هے اور یہہ فن سیاست ایسا هی کہ منجملہ اُن علموں
کے جو اُسکے ممد و معاون هوتے هیں علم انتظام مدن بھي اُسکا ایک معاون
هی اور اُس فن شریف میں ایسي ایسي غرضوں اور مقدموں پر لحاظ
کرنا ضروري هی جنمیں دولت کي طمع بھي ایک مقدمہ هے اور اُسکے ایسے
ایسے مقصود هیں کہ اُن کي تحصیل کے واسطے حصول دولت بھي ایک
ادنے وسیلہ هے *

علم انتظام مدن کو اُن علوم اور فنوں سے خلط ملط کرنا جنکا وہ

مدد و معاون ہے اُسکي ترقي کا بڑا مانع اور قوي مزاحم ہوا ہے اور وہ
مزاحمت دو طرح پر ہوتي ہے پہلے یہہ کہ اُس خلط ملط کے باعث
سے لوگوں کے دلمیں بڑے بڑے تعصب پیدا ہوئے ہیں دوسرے یہہ کہ
جو لوگ اس علم پر کچھہ لکھتے ہیں وہ اپنے مقصود اصلي اور اُسکے
تحصیل کے ذریعوں سے ادہر اودہر ہو جاتے ہیں چنانچہ بلحاظ پہلے
امر کے انتظام مدن والوں کي یہہ شکایت کي جاتي ہیں کہ وہ لوگ
دولت کے باب میں ایسے مصروف ہوتے ہیں کہ آرام خلایق اور
مکارم اخلاق سے واسطہ اور علاقہ نہیں رکھتے اگرچہ جي چاہتا ہے کہ یہہ
شکایت کسي معقول اصل پر مبني ہوتي مگر عموم شکایت سے یہہ سمجھا
جاتا ہے کہ کام انتظام مدن والوں کا صرف یہي نہیں کہ اصول کا بیان کیا
کریں بلکہ اصلي تجویزوں کي تشریح بھي اُنہیں کا کام ہے ورنہ اور کسي
وجہہ سے یہہ الزام اُنپر عاید نہیں ہوسکتا کہ وہ صرف ایک ہي طرف
متوجہہ ہیں کسي شخص کا یہہ مقدور نہیں کہ فن سبہہ گري کے مصنف
کو یہہ دھبا لگاوے کہ اُسنے صرف سبہہ گري کي باتوں کو کیوں بیان کیا
یا اُسکي کمال توجہہ سے یہہ نتیجہہ نکالے کہ مقصود اُسکا یہہ ہے کہ قصے
قضاے ہمیشہ کے لیئے باقي رہیں لیکن یہہ تسلیم کرنا چاہئیے کہ جو
مصنف یہہ امر بیان کرے کہ فلاں طور و طریقہ اور چال چلن سے دولت
ہاتھہ آتي ہے اور پہر اُسکي پیروي کرنے کي لوگوں کو رغبت دلاوے تو وہ
ضرور اس بیہودگي کا ملزم ہوگا کہ وہ آسایش اور تحصیل دولت کو برابر
سمجھتا ہے لیکن اگر وہ صرف تحصیل دولت پر اپني توجہہ محصور رکھے
تو یہہ غلطي اُس سے نہوگي مگر آسایش اور تحصیل دولت کو خلط ملط
کردینے سے یہہ غلطي البتہ ہو جاتي ہے اور اگر کوئي مصنف اس صریح
غلطي سے باز رہے اور پہر اپنے جي کو جسقدر چاہے اپنے مضمون خاص سے
لگائے رکھے تو اُوتنا ہي زیادہ اُس مضمون کي حدود کو وسعت دیگا *

دوسرے یہہ کہ انتظام مدن والے علم انتظام کو اُن فنوں اور علوم کے
ساتھہ ملانے جلانے سے جنکا وہ مدد و معاون ہوتا ہے کبھي کبھي ایسے
دھوکہ میں جاپڑتے ہیں جس سے بہت طول طویل اور ایسي بیہودہ
تحقیقاتیں کرنے لگتے ہیں کہ اُن سے کوئي عملي نتیجہ حاصل نہیں ہوتا
اور بعض بعض اوقات اُس علم کے صحیح مطلبوں کي چھان بین ایسے وسیلوں

سے کرتے هیں کہ وہ وسیلے اُن کے مقاصد کے لیئے کافي و مناسب نہیں هوتے
اس علم کے مقاصد کو جو بہت سے مصنف بہت وسیع اور بڑا سمجھتے
هیں هم کو اُنکي اُسي بلند نظري سے جس کے سبب وہ بہت سے واقعات
کو بطور تجربہ جمع کرتے هیں اُن کي اس غلطي کو منسوب کرنا چاهیئے
کہ وہ موجودہ حالتوں سے بذریعہ فکر اور تمیز صحیح کے نتیجہ نکالنے کے
بدلے ادھر اودھر کے بہت سے واقعات کے جمع کرنے کے درپے هوتے هیں
یہہ بات همیشہ سمجھي جاتي ہے کہ انتظام مدن ایک علم واقعات اور
تجربونکا هے اور اگرچہ استعمال اس علم کا بھي مثل استعمال اور علموں کے
انسان کا تقاضا کرتا هے کہ بہت سے واقعات بھي جمع کیئے جاویں اور اُنکا
امتحان کیا جاوے مثلاً جو واقعات کہ قوانین پرورش غربا کي ترمیم اور
ملک چین سے اجراے تجارت کے واسطے بطور لوازمات کے جمع
کیئے گئے اُن سے اسي بڑي دو جلدیں هوئیں کہ اگر اُن تمام رسالوں کو
جو انتظام مدن میں لکھے گئے هیں جمع کیا جاوے تو اُنکے نصف سے بھي
کم هو مگر وہ باتیں جو انتظام مدن کے قانونوں کي اصل و بنیاد هیں
دو چار صفحوں بلکہ دس بیس لفظوں میں بیان هوسکتي هیں مگر اُن
باتوں کا پورا پورا ادا کرنا اور اُسسے ٹھیک ٹھیک نتیجے نکالنا بہت بڑا کام هے
باعث اُسکا یہہ هوسکتا هے کہ باوجود اس محنت و مشقت کے جو اس
فن شریف کي تحصیل و تکمیل میں اُٹھائي گئي هے هنوز وہ ناتمام هے *

اور کچھہ دشواري کي یہہ بھي وجہہ هے کہ جن مطلبوں کي تحقیق
اس علم میں کیجاتي هے وہ ایسي پیچیدہ اور باریک هیں کہ اُن کے لیئے
اُسکي اصطلاحوں کو عام فہم کرنا پڑتا هے یہاں تک کہ اگر تمام اُن چیزونکا
بیان کیا جاوے جو لفظ دولت سے مراد هوتي هیں بلکہ اگر اُن تمام
چیزونکا بھي جو اُس سے دوسرے درجہ کے لفظ سرمایہ سے تعبیر کي جاتي
هیں تو اسمیں کچھہ شک نہیں کہ ایک دفتر بن جاوے علاوہ اِسکے اُس
دشواري کا سبب یہہ بھي هوتا هے کہ اصطلاحوں کي تسہیل کے واسطے
جن جن لفظوں کا استعمال هوتا هے وہ اُس معمولي زبان سے لیئے پڑتے
هیں جسمیں وہ لفظ ایسے معنوں میں مستعمل هوتے هیں کہ علمي مطلبوں
کے واسطے یا تو بہت وسیع پر معنے هوتے هیں یا نہایت تنگ اور تاریک
اور نتیجہ یہہ هاتھہ آتا هے کہ مؤلف اور پڑھنے والے ایسے ایسے خیالوں

مدن جاپڑتے ھیں جنکا خارج کرنا مقصود ہوتا ھی یا ایسے ایسے مضمون سے الگ ھوجاتے ھیں جنکا تعلیم و تعلم بدرجہ کمال مد نظر ہوتا ھی مثلاً معمولی زبان میں لفظ سرمایہ کے معنے کبھی ایسے لئے جاتے ھیں کہ ہرقسم کی دولت اُس سے مفہوم ہوتی ھے اور کبھی ایسے معنے لیئے جاتے ھیں کہ وہ صرف روپیہ سے تعلق رکھی ھدں *

انتظام مدن کے مولف اگر یہہ بات سمجھیے کہ غور و فکر اور ادراک حالات کی نسبت حصہ اس علم کا تقریر و بیان پر زیادہ ھی اور صرف مطلبوں کی چھان بین میں بڑی مشکل پیش نہیں اتی بلکہ استعمال اصطلاحوں کا نہایت دشوار ھی تو اسمیں کچھہ شک نہیں کہ پہلے اُن لوگوں نے عمدہ عمدہ اصطلاحوں کے انتخاب اور تعین اور استعمال میں کمال کوشش کی ہوتی مگر حقیقت یہہ ھی کہ کسیسے نہیں کی اب بہت تھوڑے عرصہ سے کچھہ توجہہ کی جاتی ھی اور جو کتاب کہ تمام قوموں کے دولت کے مشہور و معروف ھے اُس کتاب میں بھی اصطلاحوں کی شرح بالکل نہیں زمانہ حال کے اکثر فراسیسی مورخوں اور کچھہ تھوڑے انگریزی مولفوں نے صرف تشریح اصطلاحات سے غفلت نہیں برتی بلکہ استعمال اصطلاحات سے بھی صریح اجتناب کیا اور رکارڈو صاحب کی انگریزی کتاب مسمی اصول انتظام جو مپی زمانا مشہور و معروف ھے وہ کتاب ایسے ایسے لفظوں کے استعمال سے خفیف ہوگئے جنکے معنے باوجودیکہ معمولی استعمال سے اور نیز اور مورخوں کے معمولی لفظوں کے استعمال سے مختلف لیئے گئے ھیں اُسپر بھی اُن لفظوں کے معنوں کی کچھہ تشریح نہیں کی گئی اور اُن کے معنے کبھی کچھہ اور کبھی کچھہ لیئے ھیں جس سے پڑھنےوالے کو حیرانی و پریشانی ہوتی ھی یہانتک کہ انہیں لفظوں سے اکثر خود وہ مشہور مصنف غلطی میں پڑے ھیں مگر اُنہوں نے جو نئے نئے لفظ بنائے اُنکی کچھہ شکایت نہیں اسلیئے کہ علمی مطلبوں کے ادا کرنے میں نئے نئے لفظوں کے تراشنے کی ضرورت پڑتی ھی چنانچہ ھم بھی لاچار ہوکر انوکھے انوکھے لفظ تراشینگے ھاں یہہ شکایت ضرور ھی کہ ایسی ایجاد اُنکی جسیکہ لفظ لاگت کی جگہہ لفظ قیمت کا برتا گیا کچھہ ضرور نہ تھی علاوہ اسکے اُنہوں نے اس ایجاد کی کوئی اطلاع بھی پڑھنے والوں کو نہیں کی اور ایسا ھی جہاں لفظ گراں اور ارزاں کو مختلف

کي اجرت کی ساتھہ استعمال کیا تو کبھي وہ معنے اختیار کیئے جو نہایت عام پسند ھیں یعني تعداد اور کبھي وہ انوکھے معنے لئیے جو اُنھوں نے خود مقرر کیئے یعنے مناسبت سے مراد رکھي *

جو باتیں کہ ھمنے بیان کیں اُسسے صرف یہي غرض نہیں کہ علم انتظام مدن کو جو ابتک بہت کم ترقي ہوئي اُسکا باعث واضح ہووے اور جن وسیلوں سے جلد ترقي اُسکي منصور ھی وہ ظاہر و باہر ہوجاویں بلکہ یہہ بھي غرض ھی کہ پڑھنے والے اس کتاب کي اصلیت سے واقف ہوجاویں چنانچہ اس کتاب میں بہت سے ایسے مباحثے پاے جاوینگے جو چند مشہور لفظوں کے نہایت عمدہ استعمال پر ہوئے ھیں اگرچہ اُن کو دلچسپ کرنا ممکن نہیں مگر یہہ توقع ھی کہ وہ اُنکو بڑے بڑے باریک مسئلوں پر متوجہہ کرینگے اور نہایت نافع ہونگے گو وہ ترتیب اصطلاحوں کي جو ھمنے اختیار کي ھی پسند نہ آوے *

دولت کي ماهيت

لفظ دولت کے معنی

اسباب کے بیان کرنے کے بعد کہ علم انتظام مدن جس پر بحث کرنی منظور هی وہ علم هی کہ اُسکے ذریعہ سے دولت کي ماهیت اور اُسکي تحصیل و تقسیم کے طریقے دریافت هوتے هیں پہلا کام اپنا یہہ هی کہ اُن معنوں کي تشریح کریں جن میں لفظ دولت کا مستعمل هی اور اُس اصطلاح سے هم اُن سب چیزوں کو سمجھتے هیں جو تبدیل و معاوضہ کے قابل هیں اور تعداد اور مقدار وصول اُنکي محدود و معین هی اور اُنکی وسیلہ سے بواسطہ یا بلا واسطہ تکلیفیں زایل اور راحتیں حاصل هوتي هیں یا یہہ تعبیر کیجاوے کہ دولت سے وہ چیزیں مراد هیں کہ اُنمیں تبدیل و معاوضہ یعني خریدنے اور کرایہ پر لینے کي صلاحیت حاصل هووے یا وہ چیزیں جو قدر و قیمت رکھتي هیں اور یہہ بھي واضح رہے کہ لفظ قیمت کي تفسیر کامل آیندہ بیان هوگي باقي یہاں صرف استقدر کہنا کافي هی کہ اُس لفظ سے ایک عام پسند معنے سمجھے جاویں یعني معاوضہ میں لینے دینے کي قابلیت رکھنے والي چیزیں *

اجزاء دولت

پہلا جز افادہ

منجملہ اُن تین وصفوں کے جنکے ذریعہ سے هر شی بجاے خود قیمتدار یا رکن دولت هو جاتي هی افادہ وہ قوت هی جو بواسطہ یا بلا واسطہ راحت جسماني اور نفساني غرضکہ هر طرح کي راحت کو پیدا کرے یا تکلیف جسماني اور نفساني غرضکہ هر نوع کي تکلیف کو دور کرے مگر انگریزي کوئي لفظ ایسا پایا نہیں جاتا کہ یہہ معني ٹھیک

ٹھیک اُس لفظ سے سمجھی جاویں اُردو زبان میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں ھی کہ اُس سے بے تکلف یہہ سب معنے نکلیں البتہ لفظ آرام کا قریب قریب ان معنوں پر دلالت کرتا ھی افادہ کی لفظ سے عموماً رفع تکلیف یا بلا واسطہ راحت پہونچانے کا مفہوم سمجھا جاتا ھی مگر جب ہم اُسکو زیادہ تر مرتبۂ اطلاق میں تصور کریں تو یہہ لفظ اُن سب چیزوں پر بھی دلالت کر سکتا ھی جن سے بواسطہ راحت پیدا ہووے اگرچہ کوئی شخص یہہ بات کہہ سکتا ھی کہ اس لفظ کے ایسے وسیع معنی لینے تکلف سے خالی نہیں مگر کہا جاوے کہ ھماری زبان میں اور کوئی لفظ ایسا بھی نہیں جو ایسا بھی ان معنوں پر دلالت کرے اور کچھہ ھماری زبان پر موقوف نہیں ھی بلکہ انگریزی زبان میں بھی جس سے یہہ کتاب ترجمہ ہوئی ھی کوئی ایسا لفظ نہیں ھی جو ان سب معنوں پر حاوی ہووے لاچار مالتھس صاحب نے بھی اپنی کتاب میں اسطرح پر معنی لینے کو جائز رکھا ھی اور سر سے صاحب نے فرانسیسی زبان میں بھی باوجود اسکی کہ اُسمیں انوکھی باتوں کی گنجایش نہیں ھی اُسکو رواج دیا ھی چنانچہ اُنہوں نے باعث نہونے کسی دلالت کرنے والی لفظ کے اس مشکل کا حل اسی لفظ کے اختیار کرنے سے کیا ھی اور اس لفظ کا مفہوم ایسا سمجھا ھی کہ وہ ہر ایسی صفت کا نام ھی جسکے طفیل سے کوئی چیز مرغوب ہو جاتی ھی اور بجاے اس لفظ کے جو قابلیت رغبت اور صلاحیت خواہش کی الفاظ پیش کیئے گئی ہیں وہ الفاظ افادہ کی نسبت بھی زیادہ اعتراض کے قابل معلوم ہوتے ہیں *

واضح ہو کہ افادہ جسکی تفسیر بیان کی گئی قسمت کا رکن اعلی ھی بھلا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا کہ اپنی شی مملوکہ کو جو تھوڑی بہت کچھہ بھی کام کی ہو ایسی چیز کے بدلے دینی پر راضی ہو جو مختص نکمی ہووے بلکہ بمعاندہ چیزوں کا معاوضہ ہر فریق مبادلہ کرنے والی کی جانب سے بالکل بیہوشانہ ہوگا مگر یہہ بات بھی واضح رھی کہ ہم جن چیزوں کو مفید و نافع کہتی ہیں افادہ اُنکا کوئی صفت ذاتی نہیں اسلیئے کہ افادہ سے صرف اُن چیزوں کا وہ تعلق واضح ہوتا ھی جو انسانوں کی تکلیفوں سے اور اُنکی راحتوں سے مربوط ھی اور بیشمار سببوں سے جو ہمیشہ ادلتی بدلتی رہتے ہیں خاص خاص چیزوں میں تکلیف و راحت کی قابلیت

پیدا ہوتي ھی جس میں ہمیشہ کمي بیشي ہوتي رہتي ھی اِسلئے مختلف چیزوں کے افادہ کے تعلقوں کو مختلف مختلف لوگوں کي نسبت نہایت مختلف پاتے ھیں پس یہي اختلاف تمام معاوضوں کا باعث ہوتا ھی

دوسرا جزو

تعداد یا مقدار وصول کا محدود ہونا

دوسرا رکن اعظم تعداد یا مقدار وصول کا محدود ہونا ھی اور یہہ اصطلاح اشیاء کي کسي قسم خاص سے تعلق نہیں رکھتي بلکہ تمام چیزوں سے منوط ومربوط ھي اسلئے کہ بجاے خود کوئي ایسي چیز نہیں ھی کہ تعداد و مقدار میں بے نہایت اور بے پایاں ہووے مگر اِنتظام مدن کي نظر سے ہر شے کو اُسکي موجودہ حالت میں محدود بے نہایت سمجھنا چاھئے اِسلئے کہ ہر شخص اُسمیں سے جس قدر چاھے بذریعہ محنت کي لے سکتا ھی مثلاً سمندر کا پاني جسکے بحسب ظاہرہم سمجھتے ھیں کہ بہت فراواں و نہایت بے پایاں ھی اور جو شخص اس تک پہنچے وہ جسقدر چاھے لیوے مگر جب سمندر کا پاني کسي جگہہ لاکر رکھا جاوے تو وہ محدود و معین ھی اور ایسي حالت میں وہ پاني اِسطرح کسکو نہیں مل سکتا کہ اُسکے حوض پر جاکر کوئي قبضہ کرلے بلکہ اُسکے بدلے کوئي مساوي عوض اُسکا دینا پڑتا ھی اور علی‌ھذالقیاس جو کچا تانبا سر جان فرینکلن صاحب نے بحر شمالي کے کناروں پر پڑا پایا اِس حالت میں ہم اُسکو بے حد و بے پایاں سمجھہ سکتے ھیں اور ہر شخص اُسمیں سے بقدر اپني تاب و طاقت کے لیجاسکتا ھی مگر جو ٹکڑا اُسکا کہاں سے نکالا گیا وہ محدود ہوگیا اور قیمت لے آیا اور بہت سي چیزیں ایسي بھي ھیں کہ بعض بعض مطلبوں کے لئے غیر محدود اور بعض مقصدوں کے واسطے محدود ہوتي ھیں جیسکہ دریا کا پاني کہ تمام خانگي مطلبوں کے واسطے جسقدر چاھئے اُس سے بھي بہت زیادہ ہوتا ہے اور یہي باعث ھی کہ کوئي آدمي ڈول بھرنے کي اِجازت کا محتاج نہیں ہوتا مگر جو لوگ وہاں پن‌چکیاں چلاني چاھیں تو اُنکے واسطے وہ مقدار کافي نہیں ہوتي اور اِسیلیئے اُس حق رسد کي نظر سے اُنکو کچھہ نہ کچھہ دینا پڑتا ھی *

واضح ہو کہ کفایت شعاری کے واسطے محدودیت تعداد اور مقدار وصول کی اصطلاح میں وہ سبب بھی داخل ہوتے ہیں جنکے ذریعہ سے تعداد و مقدار وصول کو محدودیت حاصل ہوتی ہی چنانچہ دولت کی بعض بعض چیزوں کی تعداد اور مقدار وصول اُن ہرجوں کے سبب سے محدود و معین ہوجاتی ہی جنکے روکنے کا کوئی علاج نہیں ہوسکتا مثلاً رفائیل صاحب نے تصویریں بنائی ہیں اور کینوا صاحب نے جو پتھر کی شبیہیں تراشی ہیں اُنکی تعداد کم تو ہوسکتی ہی مگر بڑہ نہیں سکتی اسلیئے کہ وہ دونو بنانے والے مرگئے اور اگرچہ بعض بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اُنکی تعداد اور مقدار وصول بیحد بڑہ سکتی ہی مگر اسپر بھی حق یہہ ہی کہ اُنکو محدود ہی سمجھنا چاہیئے اور یہہ سمجھہ اسلیئے نہیں کہ وہ بالفعل محدود ہیں بلکہ اُن ہرجوں کے سبب سے ہی جو اُنکی ترقی کے مانع و مزاحم ہیں مثلاً آج کل یہہ عالم ہی کہ سونے کی نسبت پینتالیس گنی زیادہ چاندی کہاں سے نکالی جاتی ہی مگر اسی قدر اُسکا رواج بھی ملک یورپ میں زیادہ ہی حاصل یہہ کہ انسانوں کی محنت کے ذریعہ سے سونے چاندی کی مقداریں بڑہ سکتی ہیں اور روز روز کی ترقیوں سے وہاں تک پہنچ سکتی ہیں کہ حد اُسکی دریافت نہیں اور جس ہرج کے باعث سے وہ مقداریں محدود ہیں وہ صرف انسانونکی محنت کی کمی ہی کہ وہ اُنکے بڑھانے میں ایسی سعی اور کوشش نہیں کرتے جو ضروری و لابدی ہی مثلاً جسقدر محنت کہ آدھی چھٹانک چاندی کے لیئے درکار ہی سولہ گنی اُسکی اُسقدر سونیکے واسطے مطلوب ہی اور اسی سبب سے جس ہرج کے باعث سے سونے کی مقدار محدود ہی وہ اُس ہرج سے سولہ گنا زیادہ قوی ہی جسکے سبب سے چاندی کی مقدار محدود ہی اور اسی لیئے ہماری اصطلاح کے موجب چاندی کی نسبت سونے کی مقدار وصول سولہ گنی زیادہ محدود ہی اگرچہ یورپ میں جسقدر سونا موجود ہی اُس سے پینتالیس گنی زیادہ چاندی موجود ہی علاوہ اِسکے ایک اور مثال بہت واضح ہی کہ کرتے اور کرتیوں کی تعداد انگلستان میں برابر برابر ہی اور ہر ایک کی تعداد انسانوں کی محنت سے بیحد بڑہ سکتی ہی مگر جسقدر محنت کہ ایک کرتی کی تیاری میں صرف

هوتي هی اُس سے نگني محنت ایک کرنے کي بداري میں خرچ هوجاتي هے اور اس لیئے جس هرج کے باعث سے کرنوں کي تعداد محدود هی وہ اُس هرج کي نسبت تس مرتبہ زیادہ قوي هے جسکے سبب سے کرنسوں کي تعداد محدود هے اور اسي نظر سے کرتیوں کي دست کرنوں کي تعداد کوبس گني زیادہ محدود سمجھیے هیں اگرچہ تعداد هرایک کي بالفعل مساوي هووے حاصل یہہ کہ جب کبھي لفظ تعداد محدودہ کا اُن چیزوں سے منسوب کریں جنکي مقدار بڑھنے کے قابل هی تو اُن هرجوں کي تاب و طاقت کي مناسبت مراد هوتي هی جو اُن چیزوں کي مقداروں کو محدود کرتے هیں*

تیسرا جز

نقل و انتقال کي صلاحیت

واضح هو کہ یہہ وصف ایسا هی کہ جس چیز میں یہہ بات پائي جاتي هی وہ دولت کي چیز یا بڑي گراں قیمت هوتي هی اور مراد اس اصطلاح سے یہہ هی کہ جو قوتیں کہ اُس شے میں خوشي دینے والي یا تکلیف دور کرنے والي هوویں وہ پوري یا تھوڑي همیشہ کے لیئے یا تھوڑي مدت کے واسطے منتقل هوسکیں اور یہہ بات ظاهر هی کہ اس مطلب کے واسطے خاص قبضہ کي صلاحیت شرط هی اسلیئے کہ جس چیز کے دینے سے انکار نہیں هوسکتا اُسکو دے بھي نہیں سکتے عربي زبان کے عالموں نے اس مطلب کو اسطرح پر ادا کیا هی کہ جسکے عدم پر اختیار نہیں اُسکے وجود پر بھي اختیار نہیں مگر حصول خوشي کے مخرج اور رفع تکلیف کے منشاء ایسے بہت کم هیں کہ وہ بالکل خاص قبضہ کے قابل نہوں بلکہ همارے نزدیک کوئي چیز ایسي نہیں کہ وہ خاص قبضہ کے قابل نہو اور بالسمجھہ جو جو مثالیں خاص قبضہ کے قابل نہونے کي بیان کي جاتي هیں وہ محض غلط هیں مستر سی صاحب اپنے رسالہ علم انتظام مدن میں یہہ بات لکھتے هیں کہ زمین هي ایسي قدرتي چیز هی کہ قوت پیداوار اُس میں موجود هی اور وہ قبضہ میں آسکتي هی دریا اور سمندر کا پاني بھي جس سے مچھلیاں هاتھہ آتي هیں اور چٹانیں اور کسیاں چلتیں هیں

قوت پیداوار رکھتا ھی اور ھوا بھی ھکو قوت بخشتی ھی اور سورج گرمی دیتا ھی مگر کوئی آدمی یہہ نہیں کہہ سکتا ھی کہ ھوا اور آفتاب میرے مملوک ھیں اور اُنکی خدمتوں کی اجرت کا میں مستحق ھوں مؤلف کہتا ھے کہ ھرجگہہ کی دھوپ اور ھوا الگ الگ ھی اور اس بات کا بہت لمبی نظیروں سے ثابت کرنا بےفائدہ ھی کہ بعضی بعضی جگہہ تھوڑی ھوا ھوتی ھے اور بعض جگہہ بہت سی ھوا پائی جاتی ھے یا جزیرہ ملول † کی سبب ملک انگلستان میں اور انگلستان کی نسبت اور گرم ولایتوں میں سورج کی کرنیں بہت پیداواری کا سبب ھوتی ھیں اور جبکہ ھرجگہہ کی زمین خاص قبضہ کے قابل ھی تو آب و ھوا کی خاصیت بھی جو اُس زمین سے متعلق ھی خاص قبضہ کے قابل ھونی چاھیئے چنانچہ یہہ سوال کیا جاتا ھی کہ کہ کوت روتی کے انگوروں کی بڑی قیمت کا کیا باعث ھی اور جواب اُسکا یہہ دیا جاتا ھی کہ وھاںکے آفتاب کی گرمی باعث ھی اور یہہ بھی پوچھا جاتا ھی کہ اُن مکانوں کے قیمتی ھونے کا کیا سبب ھی جنمیں سے ھائیڈ ‡ کی چراگاھوں کا تماشا نظر آتا ھی اور جواب اُسکا یہہ ھوتا ھی کہ اُن مکانوں کی ھوا کی صفائی کا باعث ھے باقی رھے دریا اور سمندر اُنکی بھی ایسی ھی مثالیں ھیں اور اُن میں بھی یہی بات ثابت ھوسکتی ھی چنانچہ انگلستان کے بہت سے دریاؤں پر نہ سبب اُنکی مساوی سطحہ زمینوں کی خاص قبضہ کی کچھہ کم رغبت نہیں ھی بلکہ وہ اُن زمینوں کی نسبت دولت کی زیادہ باعث ھیں اور جبکہ مسٹر سی صاحب صوبہ لنک شائر میں خود آئی تھے تو اُنھوں نے بچشم خود ملاحظہ کیا ھوگا کہ ھر ندی میں بارش کا ھر انچھہ دستاویز پٹہ اور قبالہ بیع کا مضمون ھوا یعنی لوگوں نے اُسکو خریدا اور سمندر کی خدمتیں اور فائدے بھی خاص قبضہ کے قابل ھیں کہ بعض اوقات گذشتہ لڑائی میں چھہ لاکھہ روپیہ سمندر کے ایک سفر کی اِجارت کے واسطے ادا کیا گیا اور علاوہ اُسکے سمندر کے خاص خاص حصوں میں شکار مچھلی کے حقوق و مرافق پر جنگ و صلح کے نقشے جمے رھے ھیں*

---

† ملول ایک بڑا جزیرہ ملک استریلیا کے شمالیکنارہ کے قریب اُسی ملک سے متعلق ھی زمین اِسکے آٹھارہ سو میل مربعہ ھی

‡ ھائیڈ اِنگلستان کے ضلع چسٹر میں ایک شہر ھی جو شہر مینچسٹر سے ساڑے سات میل مشرق میں مائل بجنوب ھی

وہ چیزیں جو استعمال افادہ کي پوري قابليت نہيں رکھيں وہ دو قسموں پر منقسم ہو سکتي ہيں چنانچہ اول قسم ميں وہ مادی اشياء داخل ہيں جو لذات نفسانيہ سے متعلق ہيں يا خاص خاص حاجتوں سے مناسبت رکھتي ہيں جيسيکہ کوئي شخص ايک مکان عاليشان کا مالک ہووے اور يہہ فخر اپنا سمجھے کہ وہ مکان اُسکے بزرگوں کا مسکن تھا يا اس سبب سے اُسکو عزيز رکھتا ہو کہ بچپن سے اُس ميں رہا سہا پالا پوسا گيا ہي يا اُسے وہ مکان ايسي قطع پر بنايا ہی کہ سوا اُسکے کسي آدمي کو پسند نہو يا اُسميں ايسے کمرے بنے ہوں جو اُسکي عادت کے علاوہ کسي کي عادت کے مناسب نہوں مگر با وصف اسکے اُس مکان ميں جو گرمي پہنچانے اور پناہ دينے کي قابليت ہے تو اُسکے خريدار اور کرايہ دار بھي پيدا ہوسکتے ہيں اگرچہ زر قيمت يا زرکرايہ ميں اسلئے کمي چاہيں گے کہ گو وہ باتيں مالک کي نظروں ميں اچھي اور عمدہ ہيں مگر اُن کے نزديک اُنکا اچھاپن ثابت نہيں مثلاً سنٹ جيمس والا محل آرام و آسايش سے معمور اور عيش و عشرت سے يہاں تک بھر پور ہے کہ ايک دولتمند آدمي کے لئے اچھي رياست ہوسکتي ہی چنانچہ کمروں کي قطاريں جو اُس ميں مرتب کي گئيں ہيں ايک شاندار دربار کے واسطے نہايت مناسب ہيں مگر بادشاہ اور بادشاہي لوگوں کے سوا اور لوگوں کے نزديک وہ کمرے کسي کام کے نہيں اور ايساھي کوئي شخص ايلن وک يا بلنہيم کو بطور کرايہ کے ليوے اور اُن کے مالکوں سے زيادہ جو ايک عرصہ دراز سے جوکہ اُن مکانوں کے ہيں لطف اُن مکانوں کا اُٹھا سکتا ہی مگر وہ لطف خاص اُسکو ہرگز نصيب نہيں ہوسکتا جو بڑے بڑے آدمي مثل پيرسي اور چارچل کے اُن مکانوں کے سير و تماشے سے اُٹھا سکتے ہيں اور بہت سي چيزيں مثل کپڑوں اور مير چوکي کے جنکا افادہ خريداروں کے سوا ہر شخص کي نظر ميں بايں نظر گھٹ جاتا ہی کہ وہ ايک ہاتھہ سے دوسرے ہاتھہ ميں جاتي ہيں جيسے کہ اگر کوئي ٹوپي يا کوئي مير گھر ميں پہنچي جاوے تو خريدار کو وہ شی ويسي ہي معلوم ہوگي جيسے کہ اُسکو سوداگر کي دوکان پر ديکھا تھا مگر باوصف اسکے اگر اُسکي فروخت کا قصد کرے تو صاف اُسکو دريافت ہوگا کہ تمام دنيا کي نظروں ميں قدر اُسکي گھٹ گئي گويا وہ استعمالي ہوگئي *

اور اُن چیزوں کي دوسري قسم میں جو افادہ کي کامل قابلیت نہیں رکھتیں اکثر اوصاف بلکہ تمام اوصاف ذاتي ہمارے داخل ہیں اور یہہ ترتیب جس میں استعداد و قابلیت اور کمال فنوں کو منجملہ اشیاء دولت جنر کے قرار دیا شاید پہلے پہلے عجیب اور دشوار معلوم ہو اور بالسمجھہ بہت سے علماء علم انتظام مدن کي ترتیبوں سے یہہ ترتیب مختلف ہے اسیلیئے ہم بہت خوبي کے ساتھہ اسکي توضیح کرینگے چنانچہ علم اور صحت اور تاب و طاقت اور علاوہ اُنکے جسم و عقل کي ذاتي اور کسبي قوتیں اشیاء دولت میں سے ٹھیک ایسي معلوم ہوتي ہیں کہ جیسے کسي مکان میں بعض بعض باتیں ایسي ہوتي ہیں کہ وہ عوام کے لیئے مفید ہوتي ہیں اور بعض بعض ایسي ہوتي ہیں کہ وہ خاص مالک مکان کے ذوق شوق سے علاقہ رکھتي ہیں یہہ چیزیں یعني جسم و عقل کي قوتیں مقدار حصول میں محدود ہیں اور نہ نسبت ایلروک یا بلرھیم کے قبض و تصرف کی افادہ راحت اور رفع تکلیف کے معاملہ میں بہت زیادہ موثر ہیں اور جو فائدے کہ اُسسے حاصل ہوتے ہیں اُنکا ایک حصہ ایسا ہوتا ہے کہ اُنکے قابض و مالک سے زنہار الگ نہیں ہوتا جیسے کہ تعلق کسي ملک موروثي کا جو اُسکو کسي مورث یا خاندان کے نام سے خاص ہوتا ہے منتقل نہیں ہوتا اور دوسرا حصہ جو پہلے حصہ سے اکثر بڑا ہوتا ہے اسطرح پر نقل و انتقال کے قابل ہی جیسے کہ کسي [illegible] میساں کے عیش و عشرت یا باغ شاداب کي زیب و زینت منتقل ہوسکتي ہے چنانچہ جو کچھہ کہ قابل انتقال نہیں وہ وہ سرور سریع الزوال ہے جو کسي کمال کي مشاقي سے حاصل ہوتا ہی اور وہ طبعي خوشنودي ہی جو اس خیال سے رہتي ہی کہ فلاں فن میں ہم کامل ہیں اور جو کچھہ کہ قابل انتقال ہی وہ وہ نفع رساں نتیجے ہیں جو اُس زمانہ میں پیدا ہوتے ہیں جس میں اُس کمال کو کام میں لایا جاتا ہی جیسے کہ اگر کوئي وکیل قابل میرا مقدمہ لڑاوے تو اُس موقع پر تمام اپنے ذاتي اور کسبي کمالوں کو منحصر مد نقل کرنگا اور میري خواندگي ایسي انصرام پاوے گي کہ گویا ایک کامل وکیل کي عقل و گویائي میري ہوگئي مگر جو کچھہ کہ وہ وکیل منتقل نہیں کرسکتا وہ اُسکے طبیعت کي وہ خوشي ہی جو اُسکو اپنے جسني اور [illegible] کي مشق و مہارت سے حاصل ہی

لیکن اگر وہ میرے لیئے طیر یاب ہوا تو سرور اُسکا میرے سرور کے معاملہ میں بہت تھوڑا ہی اور ایسی ہی اگر کوئی مسافر جہاز نشیں جہاز والوں کی چابکی چالاکی پر حسدکرے تو وہ لوگ اسبات پر قادر نہیں کہ اُس مسافر کی ذات میں تاب وطاقت یا دلیری بیباکی اپنی منتقل کریں مگر جسقدر کہ یہہ وصف اُن لوگوں کے اُس غریب مسافر کے مطلب کے واسطے وسیلہ ہیں اور جسقدر کہ وہ وصف اُس غریب مسافر کو سرعت طے منازل کے قابل کرتے ہیں اُسقدر وہ غریب ایسی خوبی سے اُن وصفوںکا مزا اُٹھاتا ہی کہ گویا وہ اوصاف اُسیکی ذات میں مرکوز ہیں اور غالب یہہ ہی کہ قزول بھی شکار میں اُسی طرح کی خوشی پاتا ہی جیسے کہ وکیل نے کچہری میں پائی اور یہہ سرور اسیطرح سے منتقل نہیں ہو سکتا جیسے کہ اُسکے رگ و ریشے مگر جسقدر کہ اُس قزول کی تاب و طاقت اور چابکی چالاکی اور کمال مہارت سواری اُسکو اسبات کے قابل کرتی ہی کہ وہ اپنے آقا کو شکاری کتوں کے قریب رکھے تو اُسقدر اُسکے وہ وصف ایسی خوبی کے ساتھہ خریدے یا اجرت پر لیئے جا سکتے ہیں جیسے کہ زین و لگام اُسکی بکے سکتے ہیں دنیا کے بہت سے حصوں میں آدمی بھی خرید کیئے جاسکے قابل د جیسے کہ گھوڑے خرید کیئے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اُن ملکوں میں [illegible] غلاموں اور حبشیوں کی قیمت میں فرق اُن اوصاف کے درجوں کے موافق ہوتا ہی جیسے و قابل فروخت کے ہوتے ہیں اگر یہہ سوال اگلے وقتوں میں پیش کیا جاتا کہ صفات ذاتیہ بھی دولت کی چیزیں ہیں یا نہیں تو بحث اُسکی صاف اور حل اُسکا آسان ہوتا اور ہر شخص ایتھنز میں یہہ جواب دیتا کہ وصف ذاتی ہی اُسکی تمام قیمت کا باعث ہی آزادوں اور غلاموں کے اوصاف فروخت کے قابل ہیں مگر فرق اسقدر ہے کہ آزاد آدمی ایک معین مدت اور ایک خاص کام کے لیئے خود اپنے تئیں فروخت کرتا ہی اور غلاموں کو اور لوگ فروخت کرتے ہیں اور ہر کام اور ہر وقت یعنی ہمیشہ کے لیئے اُنکی فروخت ہوتی ہی اور دوسرے یہہ کہ غلاموں کے وصف ذاتی آقاؤں کی دولت کا ایک حصہ ہوتے ہیں اور آزادوںکے وصف ذاتی جسقدر کہ وہ مبادلہ کے قابل ہوتے ہیں خود اُنہیں کی دولت کا حصہ ہوتے ہیں اور وہ وصف اُنکی موت ہونے پر اُنکے

ساتھہ جاتے ھیں اور بیماریوں کے سبب سے خراب و تباہ ہوسکتے ھیں یا اُس ملک کی رسموں کے بدل جانے سے جسکے سبب سے اُنکے اوصاف کی حاجت برھی بے قدر و قیمت ہو سکتی ھیں مگر اُن امدادوں سے قطع نظر کرکے وہ وصف ذاتی بڑی دولت ھیں اور اُن ذاتی وصفوں کی مشق و مہارت سے جو محاصل کہ اِنگلستان میں حاصل ہوتے ھیں وہ اِنگلستان اور اِسکاتلینڈ اور ویلز کی زمینوں کے محاصلوں سے بہت زیادہ ھیں *

تعداد و مقدار حصول کا محدود ہونا دولت کا نہایت اعلیٰ جز ھی

واضح ہو کہ مستعملہ اِرادہ اور قابلیت اِنتقال اور تعداد و مقدار حصول کے محدودیت جو دولت کے تین رکن ھیں تعداد و مقدار حصول کی محدودیت سب سے بہت بڑا رکن ھی اور وہ دخل و تصرف اُسکا جو قیمت اشیاء پر ثابت ھی اُسکی بناء اُن دو اصلوں پر ھی یعنی مختلف چیزوں کے عشق پر جو آدمی کی اصلی طبیعت ھی اور عز و امتیاز کی محبت پر جو مقتضائے بشریت ھی زندگی بسر کرنیکو ایسی دو چار چیزیں جیسے آلو پانی نمک اور دو چار سند ھی سادھے کپڑے اور ایک پھٹا پرانا کمل اور ٹوٹا سا جھونپڑا اور ایک لوھے کا لوٹا اور تھوڑا سا ایندھن اِنگلستان کے ملک کی آب و ہوا میں کافی و وافی ھی اور حقیقت میں ایرلینڈ کے بہت سے لوگوں کی اوقات ایسی ھی بسر ہوتی ھی اور گرم ملکوں کے باشندے بہت تھوڑی چیزوں پر قناعت کرتے ھیں مگر کوئی آدمی ان چیزوں پر جی جان سے راضی نہیں ہوتا چنانچہ پہلا مقصود اُسکا یہہ ہوتا ھی کہ طرح طرح کی چیزوں سے خوراک اپنی مقرر کرے مگر یہہ خواہش سوائے پوشاک کی خواہش کے اور سب خواہشوں کی بہ نسبت بہت آسانی سے دب جاتی ھی اگرچہ اول میں بہت زور شور پر ہوتی ھی چنانچہ دریافت ہوتا ھی کہ اگلے لوگ جب اور باتوں میں پورے عیاش ہو گئے تو ایک عرصہ دراز تک ایک طرح کے کھانے پینے پر راضی تھے اور وہ خوراک افراط سے ہوتی تھی اور باوجود اِسکے کہ

آج کل دسترخوانوں کي گوناگوني پر طرح طرح کے ہنگامے برپا ہیں اب بھي بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اپنے کھانے پینے کو دو چار چیزوں پر منحصر رکھتے ہیں اور اُن لوگوں میں وہ لوگ بھي داخل ہیں جنکي اشتہا کفایت شعاري کے قابو میں نہیں آسکتے *

علاوہ اُسکے گونا گوني پوشاک دوسري خواہش ہے اور حقیقت یہہ ہی کہ یہہ ایک ایسي لذت ہی کہ وہ اسباب کي مقدم شناسي ہی کہ اُسکے ذریعہ سے ایک قوم وحشي حالتوں سے باہر آتي ہی اور وہ جلد پایہ عالي کو پہنچ جاتي ہی مگر بعد اُسکے جسقدر تربیت کي ترقي ہوتي جاتي ہے اُسقدر ایسي نظروں سے گرتي جاتي ہی کہ نہایت بڑے درجہ کے مرد و عورت دربوں اور خصوص مرد سیدھي سادھي پوشاک پہننے لگتے ہیں *

بعد اُسکے اچھے مکان بنانے اور بڑے بڑے تکلف کرنے اور عمدہ عمدہ شیشہ آلات لگانیکا شوق دامنگیر ہوتا ہی اور یہہ ایسي خواہشیں ہیں کہ جہاں کہیں ظہور اُنکا ہوتا ہی وہ بالکل سیر نہیں ہوتیں اور جسقدر کہ تربیت اور تادیب میں ترقي ہوتي ہی اُسقدر شوق و ذوق بڑھتا جاتا ہی چنانچہ ایک معمولي مکان میں جسقدر عیش و عشرت کا سامان ہم آج کل چاہتے ہیں وہ اُس سے بہت زیادہ ہی جو پہلي صدي کے امیروں کو میسر ہوا تھا بلکہ گذشتہ صدي کا بڑا سوداگر اگر اپنے سونے کے کمرے کو بادشاہ ہنري ہشتم کے کمرے سے زیادہ مرتب بناتا تو وہ راضي ہوتا اور تاریخوں سے دریافت ہوا ہی کہ اس بادشاہ عالیجاہ کي خوابگاہ میں ایک پلنگ اور ایک الماري باسنوں کي اور ایک کھلني صندوقچي چوکي اور ایک جوڑا انگیٹھیوں کا اور ایک چھوٹاسا آینہ تھا اور باوصف اِسکے کہ اپنے ہمعصر بادشاہوں میں بڑا روپیئی والا مشہور تھا اور اب گمان غالب ہی کہ ہمارے پوتے پڑوتے ہماري آسایشوں کو ناپسند کرینگے اور بعد اُنکے جو لوگ آوینگے وہ اُنکي شکستہ حالي پر ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھریں گے *

یہہ بات واضح ہی کہ ہماري خواہشیں جسقدر کیفیت گوناگوني پر مایل ہوتي ہیں اُسقدر متدار اور کمیت پر ملتفت نہیں ہوتي ہیں چنانچہ کسي ایک قسم کي جنس و اسباب سے جو خوشي کہ حاصل

هوتي هى وه حد معين هي نهين رکهتي بلکه پہلے اس سے کہ وه اپني
غايت کو پہنچے روز بروز گهٹتي جاتي هى اور ايک قسم کي دو چيزون
سے وه خوشي دوچند نہين هوتي جو قسم مذکور کي ايک شے سے حاصل
هوتي هى اور جسقدر خوشي کہ دو چيزون سے حاصل هوگي اُسي قسم
کي دس چيزون سے وه هرگز پچگني نہوگي غرضکہ جسقدر افراط سے کوئي
چيز هوتي هى اُسقدر وه لوگ بهي بہت سے هوتے هين جنکے پاس وه
چيز هوتي هى جو اُسکے ذخيره کو بڑهانا نہين چاهتے يا چاهتے هين تو
بہت تهوڑا چاهتے هين اور بلحاظ ان لوگون کے اُس چيز کي آينده مقدار
حصول کا اراده بالکل يا قريب اُسکے جاتا رهتا هى غرض کہ وه چيز اُنکي
نظرون مين بے قدر هو جاتي هے اور بقدر اُسکي قلت کے تعداد اُن لوگونکي
جنکو احتياج اُسکي هوتي هى اور مقدار حاجت کي بڑه جاتي هى اور
اُسکا اراده يعني وه خوشي بهي جو اُسکي کسي مقدار معين کے حصول
سے حاصل هوتي هى زياده بڑه جاتي هى *

اگرچه مختلف چيزون کي خواهش مضبوط و مستحکم هى مگر
بمقابلہ تمناے عز و امتيار کے بہت ضعيف و خفيف هى اور يهه ايک
ايسي آرزو هى کہ اگر اُسکے عموم و استقلال پر لحاظ کيا جاوے جيسيکہ
تمام لوگون مين هر زمانہ مين ظهور اُسکا پايا جاتا هے اور لڑکپن سے ساتهہ
اپنے آتي هى اور گور تک همراه رهتي هى تو اُسکو نہايت قوي جذبہ اور
شوق عالم انسان کا تصور کرين *

شان و امتيار کا بڑا مخرج دولتمندي کي کثرت هى اور حق يهه
هى کہ دولتمندي ايک ايسي عزيز چيز هى کہ چهوٹے بڑے اُسپر مرتے
هين اور تمام انسان آپ کو اُس تک پہنچنے کے قابل سمجهتے هين اور
اپنے همچشمون مين آپ کو روپئے والا جتانا اور بناو سنوار سے ٹهيک ٹهاک
رهنا اُن لوگون کے چال چلن کا مقدم قاعده هى جو اصلي حاجتون کا کهٹکا
نہين رکهتے اور حصول شان‌شوکت کے واسطے لوگ ايسي ايسي تکليفين
اُٹهاتے هين کہ اُنکے گوارا کرنے پر اُنکو کسي تکليف کا خوف يا کسي خوشي
کي اُميد آماده نکرتي اور اُن تکليفون کو غلاملي خانہ‌زادبهي مار پيٹ کے
انديشون يا کسيقدر لالچ سے گوارا نکرتے مگر يهه بات ايسي هى کہ صرف

ظاہر کي تیپ تاپ سے حاصل ہوتي ہے چنانچہ † دریاے پیکتولس کے تمام سونے سے اگر اُسمس استقدر ہوتا کہ گویا || میداس اُسمس اہي بہا کو گنا ہی اُس شخص کو کچھہ بھي عز و امتیاز نہوتا جو اُس سونے کو اُس میں سے حاصل کرکے دکھا نہ سکتا جو طریقہ کہ اُسکے ذریعہ سے مال و دولت کو دکھا سکتے ہیں وہ صرف ایسي اشیاء مرغوبہ کا قصہ ہی جو تعداد ومقدار حصول میں محدود ہیں یعنے وہ چیزیں جو کم بہم پہنچتي ہیں مگر یہہ بات یاد رہے کہ قلت حصول انکي مرغوبیت کے لئیے کافي نہیں بلکہ کوئي بات علاوہ اُسکے ایسي بھي چاہئیے کہ وہ اُسکے ذریعہ سے مرغوب ہو جاتي ہیں اور وہ بات ایسي ہووے کہ علاوہ مالک کے اور لوگوں کے نزدیک بھي افادہ اُسکا مطلوب ہووے اگرچہ ہر طفل مکتب کي مشق کي کاپي ایسي کمیاب ہی جسیے اور شے عزیزالوجود کمیاب ہوتي ہی مگر جب کہ مدرسہ میں کام اُس سے نکل چکتا ہی تو کوئي بات اُسمیں ایسي نہیں پائي جاتي کہ وہ اُس کے طفل سے مرغوب خاص و عام ہووے اِسمیں کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ وہ نکما و بے ہمتا

---

† یہہ ایک چھوٹي ندي کوچک ایشیا کے ایپےڈولیا کے ضلع میں ہی اور دوسرا نام اُسکا بگاپي ہی کوہ دولت داغ میں سے نکلکر شہر سارڈس کے مغرب اور شمال مغرب میں بہتي ہے متقدمین میں سونے کے ریتے کے سبب سے مشہور تھي اور سونے کے ریتے کا سبب ایک جھوٹي کہاني کو قرار دیا تھا کہ میداس کے نہانے کے باعث سے سونے کا ریتہ اُس میں ہو گیا

|| بطور کہاني کے یہہ بات مشہور ہی کہ یہہ شخص فرجیہ کا بادشاہ اور اورفٔیس کا شاگرد تھا اور ڈایونیسس کي پرستش کا ترقي دینے والا بڑا دولتمند مگر زنانہ تھا ڈایونیسس جب تھریس سے فرجیہ پر آتا تھا تو اُسکا پیر سیلینس نشہ کي حالت میں رستہ بھٹک کر میداس کے باغ میں آنکلا میداس کے آدمي اُسکو پکڑ کو میداس کے پاس لے آئے اُسنے اُسکي بہت سي خاطر داري کي اور دس روز تک پاس رکھہ کر اُسکے مرید ڈایونیسس کے پاس پہونچادیا تب اُسنے میداس سے کہا کہ جو تو چاہے وہ مانگ اُسنے کہا کہ جس چیز کو میں چھوؤں وہ سونے کي ہوجایا کرے یہہ درخواست اُسکي پذیرا ہوئي جب کھانے پینے کي چیز بھي اُسکے چھونے سے سونے کي ہو جانے لگے تو اُسنے استدعا کي کہ یہہ تاثیر مجھہ سے جاتي رہے تب ڈایونیسس نے اُس سے کہا کہ تو دریاے پیکتولس میں جاکر نہا تو یہہ بات جاتي رہیگي چنانچہ وہ اُسمیں نہایا اور اُسکے نہانے سے تمام ریتہ اُس دریا کا سونے کا ہوگیا *

ھی مگر وہ ایک میلی کچیلی دھبہدار بیکار تحریر ھوتي ھی برخلاف اُسکے اگر اُس کتاب کا کوئي قلمي نسخہ جو قوموں کي دولت کے نام سے معروف و مشہور ھی ھاتھہ آجاوے تو تمام یورپ میں اشتیاق اُسکا پیدا ھوگا اور وھاں کے لوگوں کو یہہ خیال پیش نہاد ھمت ھوگا کہ اُس عالي طبع شخص کي طبیعت کے پہلے پہل کے کاموں کي دیکھہ بھال کریں جسکي تاثیر تربیت یافتہ خلقت کے بقاء تک باقي رھیگي اور اگر کوئي مورکھہ روپئے والا نمود اور شیخي سے اُسکو خرید کرے تو یہہ مقصود اُسکا جب حاصل ھوگا کہ علاوہ ندرت و غرابت کے کوئي اور بات عمدہ اُس میں موجود ھووے *

مگر جن شیئوں کے وسیلہ سے کوئي شے مرغوب ھوتي ھی یعنے تعداد ومقدار حصول کے محدود ھونے سے افادہ کي صفت اُسمیں ظہور میں آتي ھی وہ سب نہایت ضعیف و بے اصل ھوتے ھیں کہ کوئي چیز اُسسے زیادہ ضعیف و بے اصل متصور نہیں ھوتي *

واضح ھو کہ الماس ایسي چیز ھی کہ وہ سر دست نہایت مرغوب و مطلوب ھی اور اِسي لئیے ایک مقدار معین اُسکي اور چیزوں کي بڑي بڑي مقداروں سے بدل سکتي ھی چنانچہ ایک بازوبند جو شاہ ایران کے پاس موجود ھی اور جواھر اُسکے چھٹانک بھر سے کچھہ کم ھیں لوگ اُسکو دس لاکھہ روپیہ کا بتاتے ھیں اور یہہ دس لاکھہ روپیہ تیس ھزار انگریزي کسونکي سالانہ محنت کا عوض ھو سکتے ھیں اگر روز روز احتیاج کے پیدا کرنے میں جو بیچنے کھوچنے کے واسطے پیدا کیجاتي ھیں وہ محنت صرف ھو تو بعد مجرا کرنے خرچ کے خالص سالانہ آمدني تیس ھزار انگریزي کسوں یا بارہ ھزار آدمیوں کے محنت کے حاصل کي برابر ھوگي پس اُس بازوبند کے مالک کے قبض و تصرف میں وہ تمام چیزیں ھو سکتي ھیں جو کسي بڑے شہر کے تمام باشندوں کي محنت سے میسر ھوتیں اور اصل یہہ ھے کہ چند ایسے معدني ٹکڑوں کو جو وزن و مقدار میں چھٹانک بھر سے زاید نہیں اور علاوہ قوت باصرہ کے کسي قوت ادراک کو سرور اُسسے حاصل نہیں باوجودیکہ آنکھہ بھي دیکھتے دیکھتے تھک جاتي ھی ھماري توھمات نے ایسي قدر و قیمت عنایت کي ھی کہ وہ اُن چیزوں کي قیمت کي برابر سمجھي جاتي ھی جسسے تربیت

یافتہ ہزارہا آدمیونکو ۔ آرام پہنچتا ہی اور گماں ایسا ہی کہ شاید چمک
اور سختي کے باعث سے الماس کو امتیاز و شہرت حاصل ہوئي اور اُن
وصفوں کے وسیلہ سے چشم و نظر کو راحت بخشنے والا اور جسم کو اراستہ
کرنیوالا ہوا جس سے امادہ کي صفت اُسکو حاصل ہوئي مگر ادھي چھٹانک
کے وزن کا ہیرا ایک صدي میں ایکمرتبہ بھي ہاتھہ نہیں لگتا ہی چنانچہ
تمام اطراف و جوانب میں اُس وزن و مقدار کے پانچ ہیرے بھي موجود
نہیں ہیں غرضکہ نوب دولت کے لیئے قیمت ایسي سی عزیزالوجود کا جو
مقدار حصول میں محدود و معین ہے کافي وافي ہے اور اسلئے کہ دولتمند
ہونیکا شوق انسانوں کو اصلي و طبعي ہی تو ہمیشہ الماس ایسي چیز
سمجھا جاویگا کہ اُسکي جمع و تحصیل پر رشک و حسد کے زور شور
ہونگے اور جن ہرجوں کے باعث سے مقدار حصول اُسکي محدود ہوتي ہے
وہ تھوڑے نہونگی اگر کوئي شخص ہیرے کي کھاں دیکھہ پاوے یا ہم آپ
کوئلوں سے ہیرے تیار کرنے لگیں تو پھر ہیرے ایسے ہوتے جاویں کہ جیسے
وحشیوں کے گہنے یا بچوں کے کھلونے ہوتے ہیں یہانتک کہ بعض بعض
فنوں کے آلات اور مصالحوں میں کام آویں اور ہیروں کے جہاز بھر کر ملک
گیري کو روانہ کریں اور بعوض اُنکے ہاتھي دانت یا گوند برابر برابر لیکر
کام اپنا چلاویں *

قیمت کي تعریف

واضح ہو کہ جو معني دولت کے ہمنے بیان کیئے یعنی اُس سے وہ کل
چیزیں مراد ہیں جو قدر و قیمت رکھتي ہوں تو بحسب اُسکے یہہ بات
ضرور منصور ہوئي کہ جن معنوں میں لفظ قیمت کا مستعمل ہی کسقدر
اُسکو تفصیل سے بیان کریں اور خصوص اس لحاظ پر نہایت ضروري
منصور ہوا کہ ایک عرصہ دراز سے لفظ قیمت پر بحث و تکرار کے ہجوم
ہیں ہم بیاں کرچکے کہ عام معني قیمت سے وہ صفت مراد ہی جسکی
طُفیل سے کوئي شی معاوضہ کے قابل ہو جاتي ہی یعني وہ اجرت و
استعارہ پر دي جاوے یا بیع و شرئ اُسکي کیجاوے *

جب کہ قیمت کي تعریف اسطرح بیاں کي گئي تو اب یہہ بات واضح
ہووے کہ قیمت سے وہ ربط و تعلق مراد ہی جو دو چیزوں کے درمیاں میں

هوتا هے اور تهدگ تهدگ اُس سے وہ تعلق مراد هے جو کسي چیز کي مقدار معین کے بدلے کسي چیز کي مقدار معین حاصل هوسکتي هے اور اسي لئیے کسي چیز کي قیمت بدوں اسکے بیان ممکن نہیں کہ کسي دوسري چیز یا کئي چیزوں سے جنکي رو سے تخمینہ اُسکي قیمت کا منظور هی صراحتاً یا کنایتاً مقابلہ اُسکا کیا جاوے اور ایساهي بدوں اِسکے یهي ممکن نہیں کہ کسي شے کي مقدار معین کو دوسري شے کي مقدار معین سے مقابلہ کیا جاوے عوض کہ قیمت اشیاء کي بدوں مقابلہ باهمي کے دریافت نہیں هوسکتي *

یہہ بیان هوچکا کہ الماس آج کل نہایت مرغوب اور بہت گران قیمت هی اور مراد اس سے یہہ تهي کہ الماس کے علاوہ کوئي چیز ایسي چیز نہیں کہ اُسکا مبادلہ هر جنس سے هوسکے اور بقدر مقدار الماس کے اُسکي مقدار کے عوض میں وہ مقدار هاتهہ آوے جو هیرے کي مقدار معین کے عوض میں آسکتي هی اور جب کہ شاہ ایران کے بازوبند کي قیمت بیان کي گئي تو همنے پہلے سونے کي مقدار بیان کي اور بعد اُسکے اُس انگریزي منصب کي تفصیل قلمبند کي جو اُس بازوبند کے عوض میں حاصل هوسکتي هی اور اگر بیان اُسکي قیمت کا هم پورا پورا کرتے تو صرف اس طرح کرسکتے کہ دولت کي اور چیزوں کي مقدار جو اُسکي بدلہ حاصل هوسکتي الگ الگ شمار کرتے اور جب ایسا شمار کیا جاتا تو تجارت کے معاملوں میں بہت مفید هوتا اسلیئے کہ اُسکے ذریعہ سے صرف الماس کي قیمت اور چیزوں کي مناسبت سے ظاهر نہوتي بلکہ تمام چیزوں کي قیمت ایک دوسرے کي مناسبت سے دریافت هوتي چنانچہ اگر یہہ بات تحقیق کیجاتي کہ آدہ چهٹانک الماس کا مبادلہ پندرہ لاکهہ ‡ٹن هیبرن کے کوئیلوں یا ایک لاکهہ ٹن § اس‌سکسس کے گیهوؤں یاانگریزي ملس کیپ کے دو هزار پانسو ٹن کاغذ سے هوتا هی تو اُسکے وسیلہ سے یہہ دریافت هوجاتا کہ کوئیلوں اور گیهوؤں اور کاغذوں کا باهم مبادلہ اُسي مناسبت سے هوگا جس مناسبت سے کہ اُسسے هیرہ کا مبادلہ هوتا هی یعنے کاغذ کے ایک معین وزن کے بدلے چهہ گنا کوئیلہ اور چالیس گنا گیهوں هاتهہ آتا هے *

---

‡ ٹن ایک انگریزي وزن کا نام هے جو ۲۸ من کے برابر هوتا هي *

§ یہہ انگلستان کے ایک ضلع کا نام *

طلب اور مقدار حصول

جن سببوں سے کہ جنسوں کی باہمی قیمت قرار پاتی ہی یا جن سببوں کی روسے یہہ امر قرار پاتا ہی کہ ایک شے کی قدر معین کے عوض میں دوسری شے کی اتنی قدر حاصل ہوتی ہی وہ سبب دو قسموں پر منقسم ہوتی ہیں چنانچہ اول وہ قسم ہی کہ کوئی چیز اُس سے مقدار وصول میں محدود اور ارادہ کی صفت رکھنے والی ہوجاتی ہی اور دوسری وہ قسم ہی کہ جسسے یہہ دونو وصف اُس شے کے دوسری شے سے متعلق ہوتے ہیں اور ہم اپنی بول چال کے موافق اُن سببوں کے اثر کوجو کسی جنس کو مفید اور فیض رساں بنادیتی ہیں لفظ مانگ یعنی طلب سے تعبیر کرتے ہیں اور جن حرجوں کی مزاحمت سے کسی شے کی مقدار محدود ہو جاتی ہے اُنکے ضعف کو بلفظ مقدار حصول تعبیر کرتے ہیں *

غرض کہ اُس عام بیان سے کہ جنسونکا مبادلہ اُنکی مانگ اور مقدار حصول کی مناسبت پر ہوتاہے یہہ مراد ہے کہ تمام جنسوں کا مبادلہ اُن سببوں کی قوت یا ضعف کی مناسبت سے جو اُنکو مفید کرتے ہیں اور اُن حرجوں کی ضعف یا قوت کے تناسب سے جو اُنکو مقدار حصول میں محدود کرتے ہیں ہوتا ہی *

مگر افسوس یہہ ہے کہ ان دونوں لفظوں یعنی مانگ اور مقدارحصول سے ہمیشہ یہی معنے سمجھے نہیں جاتے بلکہ کبھی کبھی لفظ مانگ کا اسطرح استعمال کیا جاتا ہی کہ وہ لفظ اور لفظ خرچ دونوں مرادف سمجھے جاتے ہیں مثلاً اگر یوں کہیں کہ فلاں چیز کی پیداوار بہت ہوئی مگر اُسکی مانگ بھی بہت ہوئی تو اُس سے مراد ہوگی کہ اُسکا بہت سا خرچ بھی ہوا اور بعض اوقات اُس لفظ کے استعمال سے کسی جنس کی طلب ہی نہیں سمجھی جاتی ہی بلکہ وہ اثر بھی سمجھاجاتا ہی جس سے جنس کا مالک اُس جنس کا کوئی عوض لیکر کام ناکام اُس سے الگ ہونے پر راضی ہوجاتا ہی مل صاحب اپنی کتاب انتظام مدن میں فرماتے ہیں کہ لفظ مانگ سے خریدنے کی مرضی اور خرید نے کی تاثیر مراد ہوتی ہی مسٹر مالتہس صاحب اپنی کتاب انتظام مدن میں یہہ لکھتے ہیں کہ لفظ مانگ کے دو معنے ہیں ایک تو اُن جنسوں کی وسعت

مقدار کے ھیں جو خرید کي خاویں اور دوسرے اُس صرف زاید کے ھیں
یعنے اُس زیادتي قیمت کے ھیں جو بڑے بڑے گاھک اپني حاجتوں کے
پورے کرنیکے لیئے اُسپر راضي اور پر اُسکي قابلیت رکھتے ھیں *

مانگ کي حقیقت

واضح ھو کہ لفظ مانگ کے جو معنے بیاں کیئے گئے اُنمیں سے کوئي
معنے عام استعمال کے مطابق معلوم نہیں ھوتے مگر تسلیم کرنا چاھیئے
کہ جب یہہ بات کہتے ھیں کہ گیہوں کي فصل کي کمي سے جو اور چنے
کي مانگ زیادہ ھوئي ھی تو لفظ مانگ کا معمولي معنوں میں مستعمل
ھوتا ھی یعني جو اور چنے کے ارادہ کو ترقي ھوئے یا لوگونکو اُنکے حاصل
کرنے کي خواھش زیادہ ھوئي اور اگر برخلاف اِسکے کوئي اور معنے لیئے
جاویں تو وہ محض غلط ھونگے کیونکہ یہہ بات ظاھر ھی کہ گیہوں کي
کمي سے جو اور چنے کے صرف کرنے والوں کو جو اور چنے کے خرید نے
کي قوت اور وجود شے مبیعہ یا مصروفہ کي مقدار نہیں بڑہ جاتي بلکہ
صرف خرچ کرنے کے طور و طریقے بدلجاتے ھیں چنانچہ گھوڑوں کے کھلانے
اور شراب کے بنانے کي جگھہ میں کچھہ جو اور چنے آدمیوں کے کام بھي آنے
لگتے ھیں اور گھوڑوں کے کھلانے یا بیوغیرہ شراب پینیکي خواھش سے جوکھانے
کي خواھش زیادہ مقدم ھوتي ھے تو جو اورچنے کي خواھش یا وہ راحت
جو ان جنسوں کے حصول سے پیدا ھوتي ھی یا اُس رنج کا زوال جو اُسسے
متصور ھے یا جو اور چنے کي مقدار معین کا ارادہ ترقي پاتا ھے اسي کو
علمي طور پر ایسي تعبیر کرتے ھیں کہ جو اور چنے کي مانگ بڑہ گئي *
باوجود اِسکے کہ یہہ لفظ ایسي بےپروائي سے مستعمل ھوتا ھے کہ اُسکا
استعمال ترک کرنے اور اُسپر اعتراض وارد ھونے کے قابل ھے مگر ھم اُس
لفظ سے معنے ارادہ کے سوا اور کوئي معنے نہ لینگے یا اُس سے وہ مقدار
خواھش اور ارادہ کي مراد لوینگے جس مقدار پر کسي جنس کا قبضہ
مطلوب ھووے *

مقدار حصول کي حقیقت

واضح ھو کہ لفظ مقدار حصول کے استعمال میں جو جو لوگوں نے
بے اعتدالیاں برتیں اُنکو ھم پسند نہیں کرتے چنانچہ عوام کي بول چال

اور مورخان علم انتظام مدن کي تحريروں میں استعمال اس لفظ کا جنسوں کي اُس مقدار پر مروج ہی جو بازار میں بکنے کو آتي ہيں يہہ شکايت نہيں کہ يہہ لفظ ان معنوں ميں مستعمل ہوا بلکہ محل شکايت يہہ ھے کہ جب يہہ معني لئيے جاتے ہيں تو اُسکو سواے چند حالتوں اور بہت تھوڑے زمانوں کے قيمت کا سبب تصور کرتے ہيں کرتوں اور کرتنوں اور سونے چاندي کي مثال ميں ہمنے يہہ ثابت کيا کہ دو جنسوں کي باہمي قيمت ہر جنس کي اُس مقدار پر موقوف نہيں جو بازار کو بکنے کے واسطے آتي ہی بلکہ اُن ہرجوں کي زور و قوت پر موقوف ہی جو اُن جنسوں کي مقدار کي ترقي کو مانع و مزاحم ہوتي ہيں اور اسي لیئے جب کہ ہم مقدار حصول کی کمي بيشي کو کمي و بيشي قيمت کا سبب بيان کرتے ہيں تو اُس سے يہہ سمجھنا نچاہئیے کہ صرف کمي بيشي هي مراد ہی بلکہ ايسي کمي بيشي مرادھے کہ اُن ہرجوں کي کمي بيشي سے پيدا ہوتي ہی جنسے مقدار حصول محدود ہوجاتي ھے

اصلي اور خارجي اسباب قيمت کے

ہم بيان کرچکے کہ دو جنسوں کي باہمي قيمت دو قسم کے سببوں سے قرار پاتي ہی ايک وہ جنکے باعث سے ايک شی کي مانگ اور مقدار حصول مقرر ہوتي ھے اور دوسرے وہ سبب کہ اُسسے دوسري چيز کي مقدار حصول اور مانگ قرار پاتي ھے چنانچہ جن سببوں کي طفيل سے کوئي جنس مفيد اور مقدار حصول میں محدود ہو جاتي ہی اُنکو اُسکي قيمت کے اصلي سبب کہتے ہيں اور جن سببوں کے وسيلہ سے وہ جنسيں مفيد اور مقدار حصول میں محدود ہوجاتي ہيں جنسے شی مذکورہ بالا بدلي جاوے تو وہ اُسي شی مذکورہ بالا کي قيمت کے خارجي سبب ہوتے ہيں چنانچہ آج کل ملک يورپ میں سونے چاندي کا بدلا اس مناسبت پر ہوتا ہی کہ آدھي چھٹانک سونے کو آٹھہ چھٹانک چاندي سے بدلتے ہيں اور اس مناسبت کا باعث کچھہ تو وہ سبب ہيں جو خود سونے کو مفيد اور اُسکي مقدار کو محدود کرتے ہيں اور کچھہ وہ باعث ہيں جو چاندي کي مقدار کو محدود اور اُسکو مفيد کرتے ہيں اور اب کہ ہم سونے کي قدر و قيمت کا ذکر کرتے ہيں تو اُسکے اصلي سببوں کو ايسا سمجھيں کہ وہ

اُسکي عام قیمت پر دخل کامل رکھیے هیں اِسلیئے که وہ سب سونے کو
ایسي قوت بخشتي هے که مبادله اُسکا هر جنس سے هو جاتا هی باقي
خارجي سب صرف اسقدر تعلق رکھیے هیں که مبادله اُسکا چاندي سے
هو سکتا هی پس چاندي کو سونے کي قیمتوں میں سے ایک خاص قیمت
سمجھنا چاهیئے اور سونے کي تمام خاص قیمتوں کے مجموعه سے اُسکي عام
قیمت بنتي هی اور اگر وہ سب سبب جنسے چاندي معه اور مقدار حصول
میں محدود هوتي هی نه بدلیں اور سونے کي قیمت کے سبب یک قلم
بدل جاویں مثلاً اگر بطور رسم کے یهه بات ضروري قرار پاوے که هر خوش
لباس آدمي کے بٹن کھرے کھرے سونے کے هوا کریں یا جنوبي امریکا کے
قصبے قصابیوں کے باعث سے تمام کار خانه سونے کے ملک بریزیل اور کالیسا
میں یک قلم بند هو جاویں اور سونے کي اُن مقداروں سے جو همکو حاصل
هوتي هیں پانچ چھه حصے منقطع هو جاویں تو اسمیں کچھه شک و شبه
نهیں که سونے چاندي کي باهمي قیمت میں اختلاف واقع هوگا اگرچه
چاندي کا ماده اور محدودیت مقدار هرگز نه بدلے گي مگر ایک معین
مقدار اُسکي سونے کي مقدار قلیل سے بدل سکیگي اور طی غالب یهه هی که
بجاے سوله اور ایک کي مناسبت کے بیس اور ایک کي مناسبت سے مبادله
هوگا جب که چاندي اور سونے کي قیمتوںکا گھٹنا بڑھنا اپس کي مطابقت
کے ساتھه هوا تو چاندي کي قیمت اگر چوتھائي گھٹیگي تو سونے کي قیمت
چوتھائي بڑھیگي مگر چاندي کے بھاو کا گھٹنا عام نهوگا اسلیئے که سونے
کي مناسبت سے اگرچه چاندي کي قیمت میں تنزل آویگا مگر تمام جنسوں
کا مبادله چاندي سے اُسي مقدار پر هوگا جسسے که پهلے هوتا تھا اور سونیکے
بھاو کا بڑھنا عام هوگا یهانتک که اُسکي ایک قدر معین کے بدلے میں
چاندي اور علاوہ اُسکے اور تمام جنسوں کي مقدار پهلے کي نسبت
بقدر چوتھائي کے زیادہ آویگي اور جسکے پاس چاندي هوگي وہ
شخص تمام مطلبوں کے لیئے سواے سونے کي خریداري کے ایساهي مقدور
والا هوگا جیسے که وہ پهلے تھا اور جسکے پاس کچھه سونا هوگا وہ تمام
مطالب کے لحاظ سے پهلے کي نسبت زیادہ دولتمند هوگا *

جن سببوں کے طفیل سے هر قسم کي جنسیں مقدار حصول میں
محدود اور معین هوتي هیں همیشه تبدیل و تغیر کے قابل هیں بعض

اوقات ایسا ہوتا ہی کہ منجملہ اُنکے ایک سبب بدل جاتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ دونوں سبب ایک جانب کو میلان کرتے ہیں اور کبھی الگ الگ ہو جاتے ہیں اور ہر ایک کو بطرف مخالف میلان ہوتا ہی اور مختلف طرفوں کیطرف میلان کرنے سے اُنکی قوت قریب مساوي کے رہتي ہی *

مانگ کي بڑتي اور مقدار حصول کے خرچوں کے اثر اور مانگ کے بدل اور مقدار حصول کي اسانی کي نرخ سني کے معاملہ میں بخوبي منکشف ہوئي چنانچہ انگلستان کے اُس بڑے ہنگامہ سے پہلے پہلے جس میں سلطنت کو انقلاب ہوا اوسط قیمت سني کی في تن تیس ‡ پونڈ سے زیادہ تھي اور جب بسبب اتفاق ایک دریائي لڑائي کے باعث سے مانگ اُسکي بڑھ گئي اور اُس مانگ سے جو خرچ کہ مقدار حصول کے بڑھنے میں پیش آئی تاثیر اُنکي یہہ ہوئي کہ سنہ ۱۷۹۶ میں سني کي قیمت في تن پچاس پونڈ سے زیادہ زیادہ بڑھ گئي اور بارہ برس تک اُسي قیمت پر بکتي رہي مگر سنہ ۱۸۰۸ع میں انگلستان اور بحر بالٹک کے بادشاہوں میں جہاںسے انگلستان میں کثرت سے سني اتي تھي لڑائي ہوئي تو دفعۃً سني کي قیمت في تن ایکسو اٹھارہ پونڈ ہوگئي اور یہہ قیمت اُس قیمت سے چوگني تھي جو امن و امان کے دنوں میں عام تھي بعد اُسکے جب لڑائي ختم ہوگئي تو وہ مانگ اُسکي پھیکي پڑي اور مقدار حصول کے خرچ مرج بیکار ہوئے اور جیسي کہ قیمت اُسکي پہلے تھي ویسي ہي ہوگئي *

ہم یہہ بیان کرچکے کہ جنس کا ارادہ یعني بطریق بیع یا کرایہ کے اُسکي مانگ پر اور اُن خرچوں پر منحصر ہی جنسے مقدار حصول اُسکي محدود ہوتي ہی مگر باوجود اسکے بہت سي جنسیں ایسي ہیں کہ اُن کي مقدار حصول کے خرچوں میں کوئي تبدیل واقع نہووے تو بھي اُنکي مانگ ایسی ایسی بے حقیقت وہموںسے بدل جاتي ہے کہ شاید اُن خرچوں کي قوت ایندہ کو گھٹتی یا بڑھنگی اور یہہ حال اُن جنسوں میں واقع ہوتا ہی جنکي مقدار حصول کسي قاعدہ پر معین نہیں ہوتي بلکہ غیر معین مقداروں اور معین وقتوں میں جن میں کہ مقدار حصول اُنکي

‡ پونڈ انگلستان میں ایک سکہ ہی جو قریباً دس روپیہ کي برابر ہوتا ہی

نہ گھٹ سکتي ھی نہ بڑہ سکتي ھی حاصل ہوتي ہیں مثلاً جیسے کہ زمین
کي سالانہ پیداوار ہوتي ھی یا یہہ حال ایسي جنسوں میں پیش آتا ھے
کہ حصول اُنکا غیر ملکوں کے بقاء اتحاد پر موقوف ہووے اگر فصل کي
تہائي کم ہووے تو وہ کمي برس دن تک جاري رھیگي یا بذریعہ خرچ
کثیر کی غیر ملکوں کي امداد و اعانت سے پوري ہوگي چنانچہ اگر انگریز
روسیوں سے لڑنے جاویں تو سن کي مقدار حصول کے طرح طرح لڑائي
کے جاري رہنے تک ترقي پر رھینگے پس دونوں حالتوں میں فصل اناج
اور سن کے رکھنے والے بہت سا فائدہ اُٹھاوینگے تمام دولتمند ملکوں میں اور
خصوص انگلستان میں بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اُنکے پاس ایسي بہت
دولت ھی کہ معین چیزوں کي خرید میں یک لخت اُسکو صرف کرسکتے
ہیں اور جب کہ ایسے لوگوں کو سمجھہ ہوتا ھی کہ کسي چیز کي مقدار
حصول کے طرح غالباً بڑھنے والے ہیں تو اُنکو اُسکي خرید کي فکر ہوتي
ھی چنانچہ وہ لوگ نئي مانگ والوں کي طرز و انداز سے خریدنے جاتے
ہیں اسي سبب سے قیمت بڑہ جاتي ھی اور اس طرح قیمت کے بڑھنے
سے اور زیادہ قیمت اُسکي بڑہ جاتي ھی واضح ہو کہ تجارت کي تفصیلیں
کثرت سے ہیں اور اُسکي صحیح اور جلد اطلاع حاصل کرنے میں بڑي بڑي
مشکلیں ہیں اور علاوہ اُسکے حالات بھي ہمیشہ بدلتے رہتي ہیں چنانچہ
اکثر اتفاق ایسا ہوتا ھی کہ بڑے بڑے ہوشیار سوداگروں کو مشتبہ باتوں
پر عمل کرنا پڑتا ھی اور بہت سے نا تجربہ کار منفعت کي طمع پر اس
خیال سے نقصان کا اندیشہ نکرکے کہ وہ اُنکے قرضخواہوں پر عاید ہوگا اندھا
دھوند کام کربیٹھتے ہیں اور یہہ بات معلوم کرکے کہ فلاں چیز کي قیمت بڑہ
گئي اور اُسکے بڑہ جانے کا کوئي معقول سبب ہوگا یہہ کہتے ہیں کہ اگر ہم
لوگ ایک مہینے پہلے اس چیز کو خرید کرتے تو بڑا فایدہ حاصل ہوتا
اور یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اگر ہم آج خریدیں تو ایک مہینے پیچھے بڑا
فائدہ ملے غرض کہ وہ اپني اس تقریر کو اس غایت پر پہونچاتے ہیں کہ
کسي بڑي جنس کي ترقي قیمت سے عموماً ایسا ہوتا ھی کہ اور چیزوں
کي قیمتیں بھي بڑہ جاتي ہیں چنانچہ ایک لالچي سوداگر یہہ خیال
کرتا ھی اور کہتا ھی کہ ریڈ نے سن کو قیمت بڑھنے سے پہلے خریدا اور
بعد اُسکے فایدہ سے اُسکو فروخت کیا روئي کا بھاو ابھي تک بڑھا نہیں اور

جسقدر کہ مجکو سني کي قیمت بڑہ جانیکا سبب دریافت نہیں اُس سے زیادہ روئي کا نرخ بڑہ جانیکا باعث معلوم نہیں کہ وہ کس طور سے بڑہ جاویگي مگر ظن غالب ھی کہ سني کي مانند وہ بھي بڑہ جاویگي اور یہي باعث ھی کہ میں خرید اُسکي کرتا ھوں *

ھمنے جو یہہ بیان کیا کہ بڑي بڑي دولتیں ایسي ایسي تدبیروں سے جو کہوں میں پڑتي ھیں تو جو لوگ ازروے امتحان و تجربہ کے سوداگري کے معاملوں سے واقف نہیں ھوتے اور انگلستان کے سوداگروں اور سرمایہ والوں کو کمال حسن عقیدت سے ھوشیار و فہمیدہ سمجھتی ھیں وہ شاید یہہ سوچینگے کہ انکا مبالغہ ھی اور یقین نہیں کریں گے کہ خیال کو راے پر اسقدر غلبہ ھوتا ھی مگر ھم اپنے قول کي صداقت کے لئي توک صاحب کے قول کو سند تہراتے ھیں اسلیئی کہ یہہ سوداگر علم و عمل میں دستگاہ کامل رکھتي ھیں جس زمانہ میں کہ اُنھوں نے اپني کتاب لکھي ھی وہ اپنے سلامتي کے واسطے اُن عجیب حالتوں کو غور و تامل اور نہایت فکر و نظر سے دیکھتے تھے جنکو اُنھوں نے قلمبند کیا ھی چنانچہ یہہ عبارت جو یہاں نقل کیجاتي ھی منجملہ اُن عبارتوں کي ھی جو اُنھوں نے اُن حالات کے نسبت لکھي ھیں جنکے باعث سے سنہ ۱۸۲۵ع کي شروع میں جنسوں کي قیمتیں بہت بڑہ گئي تھیں *

توک صاحب کا بیان

واضح ھو کہ اختتام سال کا وہ زمانہ ھی کہ سالانہ رسم کے موافق سال حال کے ذخایر موجودہ کي کیفیتیں اور تخمیناً سال آیندہ کي مقدار حصول اور خرچ کے نقشے بذریعہ گشتي چٹھیوں کے جابجا کے سوداگروں اور دلالوں کے پاس روانہ کیئے جاتي ھیں اور اُنپر تقریریں اور بحثیں ھوتي ھیں چنانچہ سنہ ۱۸۲۴ع کے اختتام پر بذریعہ گشتي چٹھیوں کے دریافت ھوا کہ بعض بڑي بڑي جنسوں کے ذخیرے اُن ذخیروں سے کم ھوگئي جو پہلے برس کے اخر میں باقي تھے چنانچہ تھوڑي بہت فکر کر کے اِس کیفیت سے یہہ نتیجہ نکالا گیا کہ اُن چیزوں کي سالانہ صرف کي مقدار سالانہ مقدار حصول سے بہت زیادہ ھوتي جاتي ھی اِسلیئے قیمت اُنکي بڑھني چاھیئے اور اُسکے ساتھہ ھی فصلوں کي کمي اور اور ایسے سببوں کي خبریں اوڑاد ین

جس سے ثابت ہو کہ آیندہ روئی و ریشم کے مقدار حصول میں کمی ہوگی
غرض کہ قلت موہومہ اور قلت حقیقی کے ملانے سے تجارت پیشوں کو
جوش دلایا چنانچہ پہلے تو اُن چیزوں کی قیمت بڑھائی گئی جنکی
سوداگری کی معقول وجہوں سے کسقدر قیمت بڑھنی چاہیئے تھی کیونکہ
انکے خرچ کی مقدار اوسط مقدار حصول سے زیادہ ہوگئی تھی مگر جسقدر
قیمت کہ مقدار حصول کے بڑھانے یا خرچ کم کرنیکے واسطے بڑھانی ضرور
تھی وہ اکثر حالتوں میں بہت خفیف ہونی چاہیئے تھی لیکن جب کہ
تجارت کا ولولہ ایک دفعہ جوش میں آجاتا ہی تو کسی چیز کی قیمت
صرف حد و غایت سے زیادہ ہی نہیں بڑھتی بلکہ اور جنسوں کی ترقی
قیمت کا بلا واسطہ باعث ہو جاتی ہی اور جب کہ ترقی قیمت کو گونہ
سہارا مل گیا اور خریدنے والوں کے ڈھنگ ایسے معلوم ہونے لگے کہ وہ
فائدہ حاصل کرنے کی توقع کامل رکھتے ہیں تو جوں جوں قیمت بڑھتی گئی
اوسیقدر نئی نئی ترغیبیں نئے نئے خریداروں کو ہوتی گئیں اور یہہ
خریدار اب ایسی ہی بڑھے کہ وہ بازار کے حال سے" واقف ہوں بلکہ بہت
سے لوگوں کو اپنے اصلی کاموں سے دست بردار ہونے اور روپئے کے پھیلانے اور
بڑے بڑے ساہوکاروں سے معاملہ کرنے کی رغبت ہوئی تاکہ وہ اُس کام میں
جی جان سے مصروف ہوں جسکو دلالوں نے جلد حاصل ہونے والی بڑی
منفعت کا ذریعہ بنایا تھا *

غرضکہ روئی کی خرید اِس قدر ہوئی کہ جسکے حد و غایت نہیں اور
پشم و ریشم وغیرہ غرض کہ ایسی ایسی چیزیں جنکی قیمت کا بڑھنا اُنکے
مقدار حصول اور مانگ کی مناسبت پر مناسب تھا باین نظر خریدی
گئیں کہ آیندہ اُنکی قیمت بڑھ جاویگی اور مقدار مناسب سے زیادہ اُنکی
قیمتیں بڑھ گئیں اگرچہ روئی کی قیمت سے زیادہ نہ بڑھیں عام لوگوں اور
خصوص ایسے لوگوں سے جنھوں نے اپنے تئیں اُن کاموں میں پھنسایا ایسی
بڑی حماقت ہوئی اور سنہ ۱۷۲۰ع سے سوداگری کے قاعدوں اور تجارت کے
قانونوں سے کبھی ایسا بڑا انحراف ظہور میں نہیں آیا جیساکہ سنہ ۱۸۲۴ع
کے انجام اور ۱۸۲۵ع کے آغاز میں واقع ہوا آیندہ قیمت کی ترقی کا خیال
ایسی چیزوں پر منحصر نرہا جنمیں ترقی قیمت کی کوئی وجہہ معقول
تھی بلکہ ترقی قیمت کی ایسی چیزوں تک وسعت ہوئی جو حقیقت

میں افراط و کثرت سے نہیں مثلاً کافی کہ اُسکے دھرے پہلے برسوں کی اوسط مقدار سے بہت زیادہ تھے اتنی قیمتی ہوگئی کہ قیمت اُسکی ستر سے اسی پونڈ تک بحساب فی صدی بڑہ گئی بلکہ چند صورتوں میں مصالحوں کی قیمتیں سو سے دو سو تک بحساب فی صدی بڑہ گئیں اور اُس ترقی قیمت کی کوئی وجہہ خریداروں کی جانب سے قرار ندی گئی بلکہ وہ لوگ خرچ اور مقدار حصول کی مناسبت سے بھی ناواقف تھے عرصکہ تجارت کی کوئی چیز ایسی باقی نرھی کہ اُسکی قیمت کو ترقی روز افزوں نصیب نہوئی ہو اِسلیئے کہ دلال اور تجارت پیشہ جو قیمتونکے بڑھانے اور ٹہرانیکے خواستگار تھے تمام اس کام پر پل پڑے اور یہی کام اُنکا ٹہر گیا کہ عام مروج قیمتوں کی چھان بین کر کر بایں لحاظ اُنکو دیکھتے تھے کہ کوئی چیز ایسی ملے کہ وہ گراں قیمت نہوئی ہو تاکہ اُس چیز کا بھی لین دین کریں کیونکہ آیندہ اُسکی بھی مانگ ہوگی اور جو شخص کہ اِس عام دھوکہ میں پڑا جنس اور لوگ پڑے تھے اور وہ یہہ پوچھتا کہ فلاں چیز کی قیمت کیوں بڑہ گئی تو جواب اُسکو یہہ دیا جاتا تھا کہ اور سب چیزوں کی قیمت بڑہ گئی ہی اسلیئے اُسکی بھی قیمت بڑہ گئی*

جبکہ ہم یہہ بات سوچتے ہیں کہ بڑی بڑی جنسوں کی مقدار حصول غیر ملکونکے اتحاد اور مخالفت اور اُن ملکوں اور ہمارے ملکونکے قوانین ملکی اور قوانین تجارت اور موسموں کے اتفاق و موافقت پر منحصر ہی اور مقدار حصول کے موجودہ یا آیندہ ہرجوں اور بیر اکثر تجارت کے ایسے بے جوڑ اشتیاقوں سے جیسے کہ اناڑی جواریوں کو ہوتا ہی روز روز مانگ کی حالت پلٹتی رہتی ہی تو یہہ بات صاف واضح ہوتی ہی کہ تمام جنسوں کی عام قیمت یعنی وہ مقدار اُن کی جو کسی چیز کی مقدار معین سے بدل سکتی ہی ایک دن بھر بھی برابر نہیں رہ سکتی بلکہ ہر روز اُن جنسوں میں سے جو تجارت کے لیئے ہونی ہیں کسی نہ کسی جنس بلکہ کئی جنسوں کی مانگ یا مقدار حصول بدلتی رہتی ہی پس مقدار معین اُس جنس کی جسکا بہاو بدل گیا تمام جنسوں کی بہت یا تھوڑی مقدار سے بدل سکتی ہی اور یہی باعث ہی کہ تمام جنسوں کی قیمت بلحاظ اُس جنس کے بدل جاویگی اور جب کہ کسی جنس کی قیمت بدل گئی ہو تو دوسری جنس کی قیمت کا

بجاے خود بالکل بدلنا ایسا ناممکن ھی جیسکہ یہہ بات محال ھی کہ ایک روشني کا مکان کسي بندر کے کنارہ پر ھووے اور بعض جہاز اُس سے قریب اور بعض جہاز اُس سے بعد ھوویں اور باوجود اُسکے تمام جہازوں پر برابر روشني پڑے *

استقلال قیمت اور یہہ کہ استقلال کسقدر موقوف ھی

یہہ بات غور کے قابل ھے کہ جب ہم یہہ بولیے ھیں کہ فلاں جنس ایک معین زمانہ تک قیمت میں مستقل رہي تو اُس سے کیا مراد ھوتي ھی جواب اس سوال کا اُن مختلف امروں کے ملاحظہ سے دے سکتے ھیں جو کسي جنس کي قیمت پر اصلي یا خارجي سببوں کي تبدیل و تغیر سے جو قیمت کے مدار و مناط ھیں پیدا ھوے ھیں اور وہ سبب جو کسي جنس کو افادہ بخشیے ھیں اور مقدار حصول اُسکي محدود کرتے ھیں جنکو ھم اصلي اسباب کہیے ھیں اگر اتفاق سے بدل جاویں تو اُس چیز کي قیمت کا بڑھنا یا گھٹنا عام ھوگا اور پہلے وقتوں کي نسبت اُسکي مقدار معین کا مبادلہ ایسي دوسري چیز کي تھوڑي یا بہت مقدار سے ھوگا جو اُسیوقت اور اُسي کے مانند بدلي نگئي ھوگي اور ایسي مطابقت نادر و نادر واقع ھوتي ھی بلکہ ھر جنس کي قیمت کا بڑھنا گھٹنا بھي بلحاظ اُس جنس کے ضرور ھوتا ھے مگر فرق اتنا ھی کہ وہ عام و شایع نہیں ھوتا *

کسي جنس کي قیمت کے خارجي سببوں میں تغیر و تبدیل آنے یعني اور جنسوں کي اور مقدار حصول میں تغیرٔ تبدیل کے راہ پانے سے کمي اور بیشي اُسکي قیمت میں واقع ھوتي ھی اُن دونوں کا اثر جسطرح کہ اور اتفاقوں کے جمع ھو جانے سے ھوتا ھی مساوي رھتا ھی کیونکہ اُس جنس کا افادہ ویسي ھي سلامت رھتا ھی اور محدودیت مقدار کے اسباب جوں کے توں قایم و دایم رھتے ھیں اگرچہ اُس جنس کي معین مقدار خاص خاص جنسونکي تھوڑي یا بہت مقدار سے بدلي جاوے مگر تمام جنسوں کي اوسط مقدار سے بدلي جاونگي جیسے کہ وہ پہلے بدلي جاتي تھي اسلیئے کہ جو کچھہ اُس جنس کے ساتھہ مبادلہ کرنے میں نقصان ھوتا ھی وہ دوسري جنس سے مبادلہ کرنے سے پورا ھوجاتا ھی اور نتیجہ اُسکا یہہ ھی کہ اب یہہ بات کہہ سکتے ھیں کہ وہ جنس اپني قدر و قیمت

میں مستقل و مستحکم ہی اگرچہ کسی جنس کی قیمت کا ایسا بڑھنا گھٹنا جو افادہ کی تغیر یا مقدار حصول کے خرچوں کی تبدیل سے ہوتا ہے ہووے تو وہ تدارک کے قابل نہیں مگر تدارک اُسکا صرف اُن جنسوں سے ہو سکتا ہی جنکی افادہ یا مقدار حصول میں اُسی زمانہ میں اُسکی مانند تبدل واقع ہوا ہو اور جب کہ بہت سی جنسوں میں ایک سی تبدیل واقع ہوئی ہو اور حسب اتفاق اس جنس کے خلاف پر یہہ عام تبدل ظہور میں آیا ہو تو کوئی صورت تدارک کی متصور نہیں اور جو جنس کہ ایسی تبدیلیوں کی تابع ہوتی ہی تو اُسکے حق میں یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ جنس اپنی قدر و قیمت میں مستقل و مستحکم نہیں *

اکثر یہہ بیان ہوتا ہی کہ خاص خاص وقتوں میں دیکھا جاتا ہی کہ تمام جنسوں کی قیمت یک لخت بڑھتی گھٹتی ہی اگر ہمسے پوچھا جاوے تو ہم کہینگے کہ یہہ بیان صحیح نہیں ہی کیونکہ یہہ امر ممکن نہیں کہ ہر جنس کی مقدار معین ہر دوسری جنس کی مقدار کثیر و قلیل سے بدل جاوے اور جو لوگ اس بیان کے کچھہ معنے لیے ہیں وہ مدام ایک جنس خاص کو حساب سے خارج کرکے تمام جنسوں کے نقصان و زیادت قیمت کو اُسی جنس میں اندازہ کرتے ہیں اور وہ جنس خارج از حساب زریعہ ہوتا ہی یا محنت ہوتی ہی *

مثلاً انگلستان کا یہہ حال ہوا کہ تمام جنسوں کی قیمت جنس میں روپیہ بھی شامل ہی سولہویں صدی سے محنت کے حسابوں کھٹ گئی یعنی تھوڑی محنت کے عوض میں زیادہ روپیہ اور جنس دیجانے لگیں چنانچہ کوئی چیز ایسی نہیں معلوم ہوتی جسکی مقدار معین کے عوض میں جسقدر محنت شہزادی ایلزبتھ کی سلطنت کے آخر عہد میں ملتی تھی اُس سے کم نہ حاصل ہو اور سنہ ‡ ۱۸۱۵ کی لڑائی کے

‡ سنہ ۱۸۱۵ع میں نیپولین جزیرہ ایلبہ سے جہاں وہ پہلی لڑائی کے بعد بھیجا گیا تھا فرانس میں واپس آیا اور ہزاروں آدمی اُسکے ساتھہ ہوگئے اطراف و جوانب سے جوق جوق سپاہ اُسکے پاس آگئی تب وہ پیرس میں داخل ہوا اور وہاں کے بادشاہ قدیم کو خارج کیا یورپ کے وہ سب بادشاہ جنہوں نے اُسکو پہلے مغلوب کیا تھا پھر متفق ہوئے اور اُس سے مقابلہ کیا مقام واٹرلو کی آخر لڑائی میں اُسکو شکست فاحش اور کامل تباہی نصیب ہوئی بعد اُسکے جزیرہ سینٹ ہلینا میں جو بحر اٹلانٹک میں افریقہ کے مغرب کو ہی بھیجا گیا اور وہیں مرگیا

احتمام سے انگلستان میں اکثر جنسوں کی قیمت جنس محنت بھی شامل ہے بمقابلہ روپئے کے گھٹ گئی یعنی تھوڑے روپیہ کی عوض میں زیادہ محنت اور جنسیں حاصل ہونے لگ یں وہ کلام اخر جو قیمت کے مقدمہ میں ہم کرتے ہیں وہ یہہ ہے کہ باستثناے چند حالات کے تمام قیمتیں مقامی ہوتی ہیں یعنی حصر اُنکا خاص خاص مقاموں پر ہوتا ہی مثلاً اگر شہر نیوکسل میں ایک ٹن کوئلہ کی قیمت کھان کے اندر سوا روپیہ ہو تو کھان کے باہر اڑھائی روپئے اور دس میل کے فاصلہ پر ساڑھے تین روپیہ اور مقام ہل میں پانچروپیہ ہوگی یہانتک کہ جب وہ کوئیلہ دریاے پول تک پہنچ جاوے تو فی ٹن آٹھ روپیہ اُسکی قیمت ہوگی اور رفتہ رفتہ قدر اُسکی یہہ ہو جاوینگی کہ اگر گراس‌وینر سکوئیر کا رہنے والا اپنی کوٹھریوں کو † ساڑے بارہ روپیہ فی ٹن کے کوئلوں سے بھر لیوے تو آپکو بڑا نصیبی‌والا سمجھیگا ایک ٹن کوئلہ اگر ہر حالمیں فی حد ذاتہ وہی ہے مگر علم انتظام مدن کی روسے کھان کے اندر اور اُسکے باہر اور مقام ہل اور گراس‌وینر سکوئیر میں اُسکو مختلف الجنس سمجھنا چاہیئے اور جسقدر کہ وہ کوئیلے آگے کو بڑھتے جاتے ہیں اُسقدر مختلف خرچوں کے باعث سے مقدار حصول میں محدود ہوتے جاتے ہیں اسی سبب سے مختلف مقاموں میں مختلف جنسوں سے معاوضہ کے قابل ہو جاتے ہیں فرض کرو کہ مقام نیوکسل میں بہت عمدہ گیہوں کا ایک ٹن کوئلوں کے بیس ٹن کو بکتا ہے اور وہی کوئلے اور گیہوں لندن کے مغربی کنارہ پر ایسی مناسبت سے بدلینگے کہ ایک ٹن گیہوں کے بدلہ میں چار ٹن کوئلوں کے دیئے جاویں اور شاید اوڈسہ میں برابر برابر بدلے جاویں *

یہہ بات یاد رہے کہ کسی جنس کی قیمت بیان کی جاوے تو اُس جنس کا مقام اور نیز دُوسری جنس کا مقام جسکی مناسبت سے اُسکی قیمت قرار دیجاوے بیان کرنا ضروری ہے اور اکثر حالتوں میں دریافت ہوگا کہ اُن جنسوں کی قربت اُن مقاموں سے جہاں اُن کا استعمال کیا جاتا ہی اُنکی قیمتوں کا مقدم جز ہی چنانچہ دوردراز کی جنس کا خریدار اُسکے مقام استعمال تک لیجانے کی محنت اور اُس محنت

---

† یہہ مقدار قیمتیوں کی صرف ایک مثال سمجھانے کے لیئے فرض کرلی ہی حقیقی نہیں ہی ۔

کي اجرت پر پیشگي روپیہ لگانے کے زمانہ پر محصول ادا کرنے اور علاوہ اُن کے رستہ کي جوکھوں پر لحاظ کرتا هی باوجود اِن باتوں کے اسباب کا خطرہ بھي اُسکو ضرور ہوتا ھے کہ قسم اس جنس کي شاید اُس قسم کے نمونہ سے مطابق نہو جسکے خیال سے خرید اُسکي کي گئي اگرچہ اڈنبرا سے لنڈن تک ایک الماس کے لیجانے میں خرچ اور جوکھوں بہت تھوڑي هی مگر قیمت اُسکي اُسکے رنگ و روپ اور چمک دمک پر موقوف ھے اور یہہ وصف ایسے ہیں کہ اُنکي حیثیت سے خریداروں کا مطمئن کرنا ایسا دشوار هی کہ جو قیمت الماس کي کمال آساني سے اڈنبرا میں حاصل هوسکتي هی وہ لنڈن میں کمال دشواري سے مل سکتي هی اور اگرچہ کوئیلہ کسي معین کھان کا ایک اچھي قسم کا محقق هی مگر جو خرچ اور نقصان وقت اور جوکھوں اور محصول نیوکیسل سے گراس وینر سکوئیر تک لیجانے کا لازم آتا هي وہ ایسے امور ھیں کہ گراس وینر تک پہنچنے پر ایک ٹن کوئیلہ کي قیمت اُس قیمت سے پچگني بڑھ جاتي هی جو نیوکیسل میں عام رائج تھي *

اُن اعتراضوں کي تردید جو دولت کے معنوں پر ہوئے ہیں

همکو یقین واثق هی کہ دولت کے یہہ معني کہ وہ تمام چیزیں یا صرف وہ چیزیں ھیں کہ قیمت رکھتي ھوں یا اُنکو خرید سکتي ھوں یا کرایہ پر لے سکتي ھوں باستثناے آرچ بشپ ویٹلائي صاحب کے کسي اور مؤلف انتظام مدن سے اتفاق نہیں رکھتے *

مقدم اختلاف یہہ ھیں کہ بعضے مؤلف اصطلاح دولت سے صرف مادي پیداوار سمجھتے ہیں اور بعض بعض اُن میں اُن چیزوں کو داخل کرتے ہیں جو آدمي کي محنت سے پیدا یا حاصل ہوتي ھیں اور بعض بعض قیمت یا معاوضہ کو دولت کے معنوں میں داخل کرنے پر اعتراض کرتے ہیں *

اور یہہ سوال کہ غیر مادي چیزوں کو بھي دولت کي چیزوں میں سمجھنا چاہیئے یا نہیں بحث و مباحثہ کا مقام ھے لیکن جب تحصیل دولت کا مذکور ہوگا تب سوال مذکور پر بحث کیجاویگي معلوم ہوتا هی کہ بعضے

مؤلف مل مل صاحب و مکلک صاحب و کرنل ٹارنر صاحب اور مالتھس صاحب اور فلوررااستراڈا صاحب کے جو کنایتاً یا صراحتاً صرف اُن چیزوں کو اصطلاح دولت میں داخل کرتے ہیں جنکے تحصیل و تصرف میں آدمي کي محنت صرف ہوتي ہی یہہ خیال کرتے ہیں کہ ایسی محدود معنوں میں ہرشی جسکو مناسب طریقہ پر دولت کہہ سکتے ہیں داخل ہو جاویگي اور بعض بعض ایسے لوگ جیسے رکارڈو صاحب داخل ہیں یہہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ اصطلاح دولت میں بعضي ایسي چیزیں بھي داخل ہیں جو آدمي کي سعي و محنت سے حاصل نہیں ہوتیں مگر یہہ لوگ اُنکو ایسا خفیف جانتے ہیں کہ ترک کرنا اُنکا اس سے بہتر ہی کہ علم کي نیک اسلوبي کو ایسي وسعت و گنجایش سے خراب کریں کہ اُسمیں ایسي چیزیں بھي داخل ہو جاویں جو سعي اور محنت کے نتیجے نہوویں *

اُن عبارتوں کے ملاحظہ سے جو مالتھس صاحب اور کرنل ٹارنر صاحب اور مکلک صاحب کي کتابوں سے ذیل میں نقل کي جاتي ہیں پہلي راے واضح ہوتي ہی *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ہیں کہ دولت اُن مادي چیزوں کا نام ہی جو آدمي کو بجاے خود ضروري اور مفید یا پسندیدہ ہوویں اور اُنکي تحصیل و تصرف میں تھوڑي بہت محنت درکار ہووے *

اور کرنل ٹارنر صاحب کا یہہ مقولہ ہی کہ مفہوم دولت میں وہ مادي چیزیں داخل ہیں جو مفید خلایق اور مقبول طبایع ہوں اور اُنکي تحصیل و تصرف میں وہ خرچ محنت درکار ہو جو قصداً عمل میں آوے پس دو چیزیں دولت کے لیئے ضروري ہیں یعنی ایک افادہ اور دوسري وہ محنت جو قصداً کیجاتي ہے اور جو چیزیں کہ مضمون افادہ سے خالي ہیں اور برامدکار اُسسے نہیں ہوتا اور دل کي مرادیں پوري نہیں ہوتیں وہ ایسي ہوتي ہیں جیسے ہمارے پانو تلے کي خاک اور ساحل بحر کي ریت اور وہ چیزیں ہماري دولت کے اجزاء نہیں ہوتیں بر خلاف اسکے وہ چیزیں ہیں جو نہایت مفید اور حیات کے واسطے بہت ضروري ہیں اگر وہ علاوہ مفید ہونے کے قصد و محنت سے حاصل نہیں ہوتیں تو وہ مفہوم دولت میں داخل نہیں مثلاً ہوا جو دم کي راہ ہم

کھینچتے ہیں اور وہ شعاعیں سورج کي جو ہم کو گرم کرتي ہیں باوجود اسکے کہ وہ نہایت مفید اور نہایت ضروري ہیں مگر دولت کي چیزوں میں داخل نہیں مگر روٹي جو بھوک کا علاج ہی اور کپڑے جو سردي گرمي کو دفع کرتے ہیں اگرچہ وہ سورج کي شعاعوںسے کچھہ زیادہ ضرو ري و لابدي نہیں مگر ادخال اُنکا مفہوم دولت میں بایں نظر مناسب ہی کہ علاوہ افادہ کے اُنمیں یہہ بات بھي پائي جاتي ہی کہ وہ محنت سے ہاتھہ آتي ہیں *

اور مکلک صاحب کا یہہ بیان ہی کہ دولت کا مخرج صرف محنت ہی چنانچہ وہ مادہ جسکي تمام جنسیں بنائی جاتي ہیں انصرام اُسکا خود بخود ہوتا ہی یعني خدا ہمکو بے تکلف دیتا ہی مگر باوصف اُسکے جب تک کہ اُس مادہ کو استعمال اور قبض و تصرف کے قابل کرنے میں محنت صرف نہووے تب تک وہ قیمت سے خارج ہی اور اُسکو دولت سمجھنا محض خطا ھے کسي نہر کے کنارے یا کسي باغ کے صحن میں اگر ہمکو کھڑا کریں اور بعد اُسکے محنت کے ذریعہ سے پاني اور پھل پھلاري منہہ تک نہ پہونچاویں تو بھوک پیاس کے مارے بلاشبہہ مرجاوینگے بالغرض اگر کوئي چیز ایسي ہو کہ اُسکے مناسب مقصود اور قابل تصرف کرنے میں کسیقدر محنت درکار نہو تو وہ چیز اگرچہ نہایت مفید و نافع ہو مگر اسلیئے کہ وہ بے محنت ہاتھہ آئے اور محض خداداد ھے یہہ بات ممکن نہیں کہ وہ قیمت والي گني جاوے بلکہ وہ رایگاں سمجھي جاویگي *

واضح ہو کہ مکلک صاحب کے طرز تحریر سے یہہ بات مفہوم ہوتي ہی کہ وہ مفہوم محنت میں اُن تمام افعال و حرکات کو داخل کرتے ہیں جو قصداً ظہور میں آتے ہیں اور یہہ بات صاف ہی کہ اگر لفظ محنت کا استعمال ایسے وسیع معنوں میں کیا جاوے تو اکتساب دولت کو محنت و مشقت لازم ہی مثلاً اگر سیب کا چننا محنت کا کام ہی تو رکابي سے اوٹھانا بھي محنت کا کام ہی اور مجلس دعوت میں ہر مہمان اپني خوراک اُسی محنت سے حاصل کرتا ہی جس سے کہ وہ اُسکو اپنے قبضہ میں کرتا ہی غرض کہ ایسي ایسي بے ٹھکانے باتوں سے جیسے دولت وغیرہ کي اصطلاحوں کے توضیح کی گئي علم انتظام مدن ایسا خوار و

خراب ہوا کہ وہ خرابی ترقی کی مانع ہوئی *

مالتھس اور ناربر صاحب وغیرہ جو محنت کو دولت کا رکن اعظم سمجھتے ہیں وجہہ اُسکی یہہ دریافت ہوئی کہ پہلے اُنہوں نے یہہ تصور کیا کہ افادہ کے سوا کوئی اور وصف بھی قیمت کے لئیے ضروری چاہیئے اور دوسرے یہہ سوچا کہ جو مفید چیزیں محنت سے حاصل ہوتی ہیں وہ تمام قیمتی ہوتی ہیں اور تیسرے یہہ تامل کیا کہ قیمتی چیزوں کی تحصیل میں تہوڑی بہت محنت صرف ہونی چاہئیے مگر یہہ بات کہ محنت قیمت کے واسطے ضروری نہیں اُسوقت ثابت ہوجاویگی جب کہ ہم ایسے حال کا ملاحظہ کریں گے جس میں بلامحنت قیمت قایم ہوسکتی ہی مثلاً سمندر کے کنارے پھرتے پھرتے کوئی موتی اتفاق سے ہاتھہ آجاوے تو کیا اُس موتی کی قیمت نہوگی اور جوہری اُسکو مول نہ لیگے شاید مکلک صاحب اسکا یہہ جواب دینگے کہ موتی کی قیمت کا وہ محنت باعث ہی جو اُسکے اُٹھانے میں صرف ہوئی اچھا اب یہہ فرض کرو کہ وہ موتی ایسے حال میں ہاتھہ آیا کہ میں آسٹر مچھلی کھا رہا تھا تو اسصورت میں اُٹھانے کی محنت متصور نہیں ہوتی علاوہ اُسکے یہہ فرض کرو کہ اگر شہاب ثاقب میں سے سونا نکلے تو کیا اُسکی قیمت نہوگی اور اگر بجائے اس لوہے کے جو کہاں سے نکلتا ہی شہاب ثاقب کا ہی لوہا ہوتا تو کیا اُس آسمانی لوہے کی قیمت اس لوہے کی قیمت سے زیادہ نہ ہوتی ہاں یہہ بات سچ ہی کہ جو شے مفید ہی اُسکے حاصل کرنے کے واسطے ضروری محنت کا زیادہ ہونا اُسکی قیمت کو پورا کرتا ہی اسلیئے کہ محنت کی مقدار حصول محدود ہوتی ہی تو یہہ بات لازم آتی ہی کہ جس چیز کے وصول و حصول کے واسطے محنت ضروری ہی وہ چیز اُسی ضروری محنت کے باعث سے مقدار حصول میں محدود ہو جاتی ہی مگر کوئی اور بھی ایساہی سبب کہ مقدار حصول اُس سے محدود ہو جاوے ترقی قیمت کے لئیے ایساہی موثر باعث ہی حیسیکہ وہ محنت جو اُسکی تحصیل میں لادی ہی اُسکی قیمت کا سبب ہو جاتی ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ اگر تمام حسیں جو ہماری کام آتی ہیں بلا اعانت محنت محض عنایت قدرت سے پہنچا کریں اور جس کم و کیف سے کہ وہ بالفعل موجود ہیں ویسے ہی بلا کم و کاست

بہم پہنچتیں تو یہہ بات قیاس میں نہیں آتی ھی کہ وہ قیمتی بڑھیں یا جس مناسبت سے کہ فی‌الحال اُنکا معاوضہ ہوتا ھی اُسی مناسبت سے ہوتا *

باقی رکارڈو صاحب کو جواب بوجوہ مفصلہ ذیل دیا جاتا ھی اول یہہ کہ دولت کی وہ چیزیں جنکی قیمت کا باعث وہ محنت نہیں جو اُنکی تحصیل میں صرف ہوئی وہ دولت کا کوئی جزو نہیں بلکہ خود کامل دولت ھیں دوسرے یہہ کہ جب مقدار حصول کی محدودیت محنت کی قیمت کے واسطے ضروری ھی تو پھر محنت کو شرط قیمت تسلیم کرنا اور محدودیت مقدار حصول کو جسپر قیمت منحصر ھی شرط اُسکی ماننا عام سبب کی جگہہ جزوی سبب کو قایم کرنا ھی نہیں ھی بلکہ حقیقت میں ایسے سبب کو خارج کرنا ھی جو محنت کو قوت پہنچاتا ھی *

اب ھمکو اُن اعتراضوں پر غور و تامل باقی رہا جو دولت کے اُن معنوں پر کیئے گئے کہ دولت اُن چیزوں کا نام ھی جو قیمت رکھتی ہوں اور جو لوگ لاگت کی جگہہ قیمت کو استعمال کرتے ھیں اور دونوں کو برابر سمجھتے ھیں یا ایسی طرح اُسکو برتتے ھیں کہ اُسمیں ہر شے مفید کو شامل کرتے ھیں تو دولت کے مفہوم میں قیمت کے داخل ہونے پر اُنکا اعتراض بجا ھی اور ہم بھی معترض ہوتے اگر لفظ قیمت کے معنی ایسے لیتے کہ وہ معنی مذکورہ میں داخل ہوے مگر اور مؤلفونکا یہہ نقشہ ھے کہ اُنکے نزدیک استعمال لفظ قیمت کا اُسکے عام پسند معنوں میں مورد اعتراض ھے چنانچہ وہ یہہ اعتراض کرتے ھیں کہ اُن معنوں کے بموجب جو مؤلف رسالہ ھذا نے پسند کیئے لازم آتا ھے کہ ایک چیز ایک کے حق میں دولت ہو اور دوسرے کے حق میں دولت نہو اور یہہ بات کچھہ چھپی ہوئی نہیں اور یہہ بھی ظاھر ھے کہ ایک ھی وصف ایک آدمی کے واسطے بعض وقتوں میں دولت ہوسکتا ھی اور وھی صفت اُسکے لیئے اور وقتوں میں دولت نہیں ہوسکتی جیسے کہ انگریزی قانونوں کا علم انگلستان میں وجہہ معیشت اور فرانس میں فرانسیسی اصولوں کی مہارت ذریعہ رزق کا ھے اور بعد چندے یہہ اتفاق پڑے کہ انگریزی قانون داں اپنے علم و کمال کے سوا کوئی مال اپنے ھمراہ نہ لیجاوے اور فرانس کی حکومت

اختیار کرے یا فراسیسي قانوں داں انگلستاں میں جاکر بسے تو یہہ نہو آسودہ حالي سے افلاس میں پڑینگے اور کوئي بات اُنکي نہ پوچھیگا اور ایسي هي وہ داستاں گو سحر بیاں جسکا کمال ایشیا میں مال و دولت کا منشاء و مخرج هی ملک یورپ میں ہزار خواري سے بسر کریگا اور کوڑیوں تک محتاج رهیگا پس همارے معنوں کے موافق وهي کمال اُسکا بلاد ایراں میں مخرج دولت اور اصلاع انگلستاں میں منشاء افلاس هوگا اور ایسي هي اگر کوئي بہاند منقي هو جاوے تو وہ کمال اُسکے جو گانے بجانے اور نقلوں کے دکھانے سے متعلق هیں معاوضہ کے قابل نرهینگے اور وہ نقال اپنے فن و هنر کو اجارہ کے لایق نسمجھیگا اور اب یہہ کہنا شایاں هی کہ وہ استعدادیں نقال کي دولت کا وسیلہ نرهیں مگر هم بڑے حیراں هیں کہ صرف اتني تمیز و تفریق سے هماري تقریر شاني پر جو دولت کے معنوں میں بیاں کي گئي کس طرح اعتراض وارد هوسکتا هے بلکہ اس سے تو هماري تقریر کي اور خوبي ظاهر هوتي هے *

کرنل ٹارنز صاحب ایک ایسي قوم تجویز کرتے هیں کہ وہ صرف آپسمیں بسر کرتي هو اور کسي سے میل جول نرکھتي هو اور هر شخص اُن میں سے اپني اپني کمائي صرف کرتا هو تو ایسي صورت میں اگرچہ جنسوں کي بہت کثرت هوگي مگر اس لئیے کہ مضمون معاوضہ باهم معدوم هی تو وهاں هماري اصطلاح کے موجب دولت کا نام و نشاں نہوگا جیسے کہ اُسکے معني بیان کیئے گئے جواب اُسکا یہہ هی کہ علم انتظام مدن کي رو سے وهاں دولت نہوگي اسلیئے کہ جہاں کہیں ایسي صورت واقع هوتي هی تو علم انتظام مدن کے قاعدونکا عمل وهاں جاري نہیں هوتا هاں ایسے لوگوں میں فن کشتکاري اور علم ادوات وغیرہ جو اُن جنسوں کے پیداوار کے معاون هوتے هیں جنکا هم باهم مبادلہ کرتے هیں تحصیل هو سکتا هی مگر علم انتظام مدن وهاں قایم نہیں رہ سکتا اور جب کہ رواج عام کي رو سے تمام قیمت والي چیزیں دولت کے مفہوم میں داخل هیں اور هر حالت میں وہ رواج اچھا هی تو اُسپر یہہ کوئي معقول اعتراض نہیں کہ حقیقت کے ایک گروہ کي ایسي حالت سے وہ نامناسب هے جسکا همکو تجربہ نہیں *

علم انتظام مدن کے چار اصول

ہم بیان کرچکے کہ جن چیزوں پر بنیاد اُس علم کی ہے وہ حقیقت میں چند اصلوں میں منحصر ہیں اور وہ اصول غور و تحقیق اور صحیح قیاس کے ثمرے اور فکروں کی رسائی کے نتیجے ہوتے ہیں اور وہ کل چار اصول ہیں پہلے یہہ کہ ہر شخص جہاں تک ممکن ہو بہت تھوڑی محنت اور مال کے خرچ سے زیادہ دولت حاصل کیا چاہتا ہے *

دوسری یہہ کہ دنیا کی آبادی اخلاقی یا جسمانی خرابی کے باعث سے یا دولت کی اُن چیزوں کی قلت کے اندیشہ سے محدود و منحصر ہے جو ہر فرقہ کی خاص خاص عادتوں سے متعلق ہیں *

تیسری یہہ کہ محنت اور باقی اور تمام ذریعوں کی قوتیں جنکی بدولت دولت حاصل ہوتی ہے اسطرح سے بیحد و غایت بڑہ سکتی ہیں کہ اُن ذریعوںکے حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعہ ٹھہراویں *

چوتھی یہہ کہ جب فن کاشتکاری بدستور رہے اور کسی ضلع میں دستور معمول کے نسبت کسی زمین پر زیادہ محنت کیجاوے تو اُس محنت سے ایسا معاوضہ پیدا ہوگا کہ وہ محنت کی نسبت کم ہوگا یا یوں کہا جاوے کہ اگرچہ محنت کی کثرت سے حاصلات کی کل مقدار میں ترقی ہوتی ہے مگر اُس نسبت سے نہیں ہوتے جس نسبت سے کہ محنت زیادہ صرف کیجاتی ہے منجملہ ان اصولکے پہلی اصل صحیح قیاس کا نتیجہ ہے اور باقی تینوں غور و تحقیق کے نتیجے ہیں اور اسلیئے کہ پہلی دوسری اصل کے بیانمیں باستثناء اُن اصطلاحوں کے جو لفظ دولت سے تعلق رکھتی ہیں علم انتظام مدن کی اصطلاحوں کے استعمال کا موقع بہت کم آتا ہے تو پہلے پہل اُن دونوں کو بیان کرینگے اور بعد اُسکے تیسری چوتھی سے بحث کیجاویگی مگر پہلی اور دوسری اصل ایسی بدیہی ہے کہ پہلے ہمکو اُسکا سچ مان لینا چاہیئے کوئی شخص ایسا نہوگا جو انسان کے صرف ہدایتی قوت اور کلوں کی بڑی قوت اور سرمایہ کے فرق پر لحاظ کرنے کے بعد پہلی اصل کی راستی کی نسبت کسطرح کا شک و شبہہ کریگا اور دوسری اصل کی راستی درستی کے اعتقاد و یقین کے لیئے صرف اتنی بات تسلیم کرنی ضروری ہے کہ اگر وہ اصل صحیح اور درست نہوتی تو کوئی زمین عمدہ زمینوں کے سوا ہرگز کاشت میں نہ آتی اسلیئے کہ اگر

ایک اکیلے کھیت کے حاصلات بقدر اُس محنت کے جو صرف کیجاوے بڑھیے تو اُسي اکیلے کھیت کي پیداوار انگلستان کے لیئے کافي وافي ہوتي *

پہلي اصل کا ثبوت جو دولت کي عام خواہش پر مبني ھی

اس بیان سے کہ ہر شخص تھوڑي محنت اور تھوڑے مال کے خرچ سے زیادہ دولت چاہتا ھی یہہ سمجھنا نچاھیئے کہ مراد اُس سے یہہ ھے کہ ہر آدمي مال فراوان اور دولت بے پایاں چاہتا ھی اور یہہ بھي نہ سمجھنا چاھیئے کہ دولت انسان کي مقدم خواہش ھی یا مقدم مقصود ہونا چاھیئے بلکہ مراد اِتني ھی کہ ہر شخص اپني حاجتوں کو پورا سرانجام کیا گیا نہیں سمجھتا اور بعض بعض ایسي خواہشیں رکھتا ھی کہ اب تک وہ پوري نہیں ہوئیں مگر وہ یقین کرتا ھی کہ دولت کي ترقي سے پوري ہوجاوینگي اور لوگوں کي حاجتیں انھوکي انھوکي ہوتي ہیں جیسے کہ مزاج اُنکے مختلف ہوتے ہیں چنانچہ بعضے لوگ اختیار و حکومت چاہتے ہیں اور بعضے امتیاز و شہرت پر مرتے ہیں اور بعضے فرصت کو دوست رکھتے ہیں اور بعضے شغل جسماني پر جان دیتے ہیں اور بعضے شغل روحاني عزیز سمجھتے ہیں اور بعضے ایسے سخي داتا ہیں کہ نفع رساني کي فکر میں رہتے ہیں اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جو حتی الامکان اپنے دوستوں کو فائدہ نہ پہونچاویں باقي روپیہ وہ چیز ھی کہ سب لوگ اُسکے مرید ہیں اور سارا باعث یہہ ھی کہ وہ دولت کا خلاصہ ھی جسکے پاس وہ ہوتا ھی وہ اپنے جي کو خوش کرسکتا ھی لوگوں کے کام آسکتا ھی اور خاص خاص لوگونکو خاص خاص فائدے پہنچاسکتا ھی اور لذات نفساني کي تحصیل کے ذریعوں اور تکالیف جسماني کے رفع کے وسیلوں کو ترقي اور افزوني دے سکتا ھی اور عقلي شغلوں کو جنمیں زیادہ خرچ ہو بڑھا سکتا ھی (غرضکہ روپیہ کي ترقي بات ھی بلکہ سب خواہشات ھی) کسي شاعر نے خوب کہا ھی * اے زر تو خدا نئي ولیکن بخدا * * ستار عیوب و قاضي الحاجات توئي * اور منجملہ ان سب شوقوں کے ہر شوق بہت سي دولت کو کھو سکتا ھے جو کسي آدمي کے قبض و تصرف

میں ہووے اور جو کہ تمام آدمي ایک نہ ایک شوق ان شوقوں میں سے احسار کرتے ہیں اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ وہ تمام شوقوں کو اُٹھاتے ہیں تو یہہ لازم آتا ھے کہ دولت کي خواہش سیر ہونے کے قابل نہیں ہرچند کہ زیادہ دولت کي خواہش میں تمام لوگ شریک ہیں مگر جن طریقوں سے کہ وہ دولت کو صرف کرتے ہیں وہ بیحد و غایت ہیں *

جسقدر کہ تحصیل دولت میں مال اور محنت کے خرچ ایک آدمي یا چند آدمي کرتے ہیں تو وہ خرچ بھي بجائے خود مختلف ہوتے ہیں اور ایک ھي قسم کا خرچ محنت و مال کا ایک شخص نہ نسبت دوسرے کے بہت زیادہ ھي نہیں کرتا جیسے کہ علم کي دولت کي تحصیل کرنے میں کم محنتي سے بعضے لوگ آرام اور فرصت کو اور بعضے لوگ ہوا کھانے اور میدان میں رہنے کو اور بعضے لوگ مشغلوں اور یاروں کي صحبتوں کو ہاتھہ سے نہیں دیتے بلکہ اصل یہہ ھے کہ بعضے لوگ دولت کي حرص و طمع اور اُسکي تحصیل میں دقتوں اور محنتوں کے اُٹھانے کو بعضوں کي نسبت زیادہ گوارا کرتے ہیں اور اسي تفاوت سے خاص خاص شخصوں کي عادت اور قوموں کي خصلت کا امتیاز ہوتا ھے مگر تجربہ کي روسے دریافت ہوتا ھے بلکہ بلا تجربہ ھي معلوم ہوسکتا تھا کہ جن ملکوں میں مال و دولت نہایت محفوظ اور نام آوري اور امتیاز حاصل کرنے کے طریقے بہت وسعت سے ہیں وہاں تحصیل دولت کے لیئے بڑے بڑے خرچ مال و محنت کے ہوتے ہیں اور مدتوں تک جاري رہتے ہیں جیسیکہ ہالینڈ اور گریٹ برٹن اور اُن ملکوں کے باشندے جنکي حکومت کے قاعدے گریٹ برٹن کے قاعدوں سے ماخوذ ہیں اور یہہ ایسے لوگ ہیں کہ مال و محنت کے بڑے بڑے خرچوں کے مزے اُٹھاتے ہیں اور آج تک تحصیل دولت میں نہایت گرم جوش اور کامیاب رہے ہیں اور مکسیکو کے باشندے بھي جو ایسي مفلسي میں بسر کرتے ہیں جسکو انگریز اپنا وبال جان سمجھتے ہیں اگر بلا تکلیف و محنت کے دولت حاصل ہوسکتي تو بڑي خوشي سے دولتمند ہوجاتے *

ہمنے جس غرض سے ایسے امر بدیھي پر اسقدر گفتگو کي جو اظہرمن الشمس ھی اُسکا یہاں بیان کرنا ضرور ھی چنانچہ پہلي وجہہ یہہ ھی کہ اگرچہ ہم یہہ بات نہیں چاہتے کہ کسي کے نزدیک اس اصل کا بیان

حسن و تکلف کے ساتھہ ضروری چاھیئے مگر اس علم شریف کی تقریر میں
اسی اصل سے کام لیا جاتا ھے اور اِسلیئے تشریح اسکی مناسب سمجھی مرصکہ
یہی اصل اجرتوں اور منفعتوں کے مسئلہ یعنے معاوضہ کے مسئلہ کی بنیاد
ھے اور اس علم میں ایسی ھی جسیکہ علم طبعی میں میلان و کشش کا
قاعدہ ھی اور یہہ اصل بجائے خود ایسی ھی کہ اُس سے آگے عقل کی
رسائی نہیں اور باقی اصلیں غالباً اُسکا تبوت ھیں اور حسن تحقیق کامل
پر یہہ علم مبنی ھی اسکے بیان میں یہہ شایاں نہیں کہ بنیاد اُسکی
چھوڑ دی جاوے اگرچہ اسکے پڑھنے والے کا وقت ایک ایسی بدیہی امر
کے پڑھنے میں صرف ھوگا جس میں شک و شبہہ نہیں *

دوسری وجہہ یہہ ھی کہ اگرچہ یہہ اصل ظاھر و باھر ھی مگر بعض
بعض لوگوں نے اُسپر کنایۃً شبہہ کیا ھی اور یہہ اصل ایک مسئلہ سے
مخالف ھی جو نہایت مشہور و معروف ھی اور بڑے بڑے لوگ اُسکی
طرف دار ھیں اور وہ مسئلہ کسی شی کا حاجت سے زیادہ پیدا کرنا ھی*
واضح ھو کہ زائد از حاجت پیدا کرنے سے یہہ مراد ھی کہ کسی چیز
کو بہت افراط سے پیدا کریں خواہ تو وہ خریداروں کی خواھش سے زیادہ
ھووے خواہ اُس مقدار سے زائد ھووے جسکے بدلے لوگ ایسی سادی
چیزیں دے سکتے ھیں اور اُنکے دینے پر جی جان سے راضی بر ضا ھیں جو
اُسکے پیدا کرنے والے کے حق میں اجرائے کاروبار کی ترغیب کے لیئے کافی
سمجھی جاویں مثلاً کتابیں ایسی جنس ھیں کہ وہ اکثر حاجت سے زائد
طیار ھوتی ھیں اور جستقدر نسخوں کی تعداد گھٹائی جاتی ھی اُسیقدر
چھپنے اور مشہور کرنیکے خرچ بڑھ جاتے ھیں اور اھل تصنیف اپنی
محنتوں کی مانگ کا اندازہ اتنی رعایت سے کرتے ھیں کہ کوئی نسخہ
دو سو پچاس نسخوں سے کم نہیں چھپتا اور بہت کم کتابیں ھیں کہ
نسخے اُنکے پانسو سے کم چھپے ھیں لیکن حساب کی رو سے دریافت ھوا
کہ دو سو مختلف کتابوں میں سے ایک کتاب کے تمام نسخے بہزار دقت
و دشواری بھی اُس قیمت پر فروخت نہیں ھوتی جس قیمت پر شروع
میں وہ کتاب مشہور ھوئی تھی چنانچہ معمولی حالت میں پہلے سال
میں کل کتابیں پچاس سے لیکر سو تک فروخت ھوتے ھیں اور دوسرے
برس کل چھبیس چالیس بکتی ھیں یہاں تک کہ بعد اُسکے وہ کتاب نسیاً

منسیاً ہو جاتی ہی اور باقی سمجھےگاہ بےگاہ کسب فروشوں میں نیلام ہوتے
ہیں اور اُنکے حق میں یہی بھلا ہوتا ہی کہ وہ نیلاموں کے ذریعہ سے بک
جاویں تاکہ لوگوں میں پھر مشہور ہوویں مگر بعد اُسکے دریافت ہوتا ہی
کہ اکثر کتابیں کتابوں کے طور و طریقے پر خریدی نگئیں بلکہ ردی سمجھہ
کر خریدی گئیں *

واضح ہو کہ زائد از حاجت کی مثل کے لئیے کتابوں کو اس لیئے
منتخب کیا کہ اُنکے حال و حقیقت کے ملاحظہ سے ایسی زائد از حاجت
پیدا کرنے کی مثال واضح ہو جاویگی جو لوگوں کی خریداری کے قابل
ہونے کے خیال سے نہیں بلکہ اُنکی خواہش کی غلط گمانی سے ظہور میں
آتی ہی اور جہاں کہیں کہ نئی تجارت جاری ہوتی ہی تو عموماً ان
دونوں غلط فہمیوں سے تمام جنسیں اس کثرت سے اکھٹی کی جاتی ہیں
کہ وہ حاجت سے زائد سے زائد ہوتی ہیں چنانچہ ہر کسیکو یہہ بات یاد
ہوگی کہ جب انگریزوں کی امریکا کے اُس حصہ تک جسمیں برزیل اور
اسپین والوںکی عملداری ہی رسائی ہوئییعنی انگریزوں کی تجارت وہاں
تک پہونچی تو بڑی بڑی انگیٹھیاں اور برف پر چلنے کی جوتیاں اور
پانی گرم کرنیکی باسن کسقدر وہاں بھیجے گئے تھے اور جب تک کہ اُن
لوگوں کی اصل مفلسی دریافت ہوئی تب تک اُنکے ذخیرے خانوں کو
اشیاء مذکورہ بالا سے روز روز بھرتی رہے اگرچہ یہہ چیزیں اُنکی حاجتوں
کے مناسب تھیں مگر اُنکے مقدور سے خارج تھیں غرض کہ ایسی ایسی
غلط فہمیاں اکثر واقع ہوتی ہیں اور کثرت وقوع انکا تعجب کے قابل نہیں
تعجب یہہ ہی کہ بہت کم آدمی اُنسے بچتے ہیں مگر یہہ بات ظاہر ہے
کہ ان دو سببوں میں سے ایک نہ ایک سبب زائد از حاجت پیدا کرنے
کا باعث ہوتا ہے ایک یہہ کہ دولت کی وہ چیزیں جو حاجت سے زیادہ
ہوتی ہیں ایسے لوگوں کے لئیے پیدا کی جاتی ہیں کہ وہ محتاج اُنکے
نہیں ہوتے اور دوسرے یہہ کہ اُن لوگوں کے پاس ایسی چیزیں موجود
نہیں ہوتیں کہ وہ اشیاء مذکورہ کے پیدا کرنے والوں کی خواہشوں کے
مناسب و مائل ہوویں تاکہ وہ اُنکو اُنکے معاوضہ میں دے سکیں اور اصل
یہہ ہی کہ ایسا جزوی زائد از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا جو ان سببوں
میں سے کسی سبب کے ذریعہ سے واقع ہووے تجارت کی معمولی واردات

گیا جاتا ھی مگر یہہ پہلی اصل اُس راے کے خلاف ھے جسکی رو سے ضروری زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا اور بالکل زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا دونو ممکن ھیں اور اُسکی روسے یہہ بات ممکن سمجھی جاتی ھی کہ ایک ھی وقت میں جنسیں اور اُنکا کارآمدنی ھونا دونو زاید از حاجت ھوسکتی ھیں یعنی سب لوگ ھر چیز کا بہت سا ذخیرہ رکھہ سکتے ھیں اور یہہ ایک ایسی بات ھی کہ جو تجارتیں سوداگری معاملوں پر زبانی ھوتی ھیں اُسمیں اکثر واقع نہیں ھوتی بلکہ اچھے اچھے اھل تصنیف اسباب کو درج کتاب کرتے ھیں اب اُس رائی کی روسے دولت کی تمام چیزیں صرف زیادہ ھی نہیں بلکہ بہت افراط سے زیادہ ھوسکتی ھیں تو مساوی معاوضوں کی قلت زاید از حاجت ھونے کا سبب نہیں ھوسکتی ھی اور یہہ بھی خیال میں نہیں آسکتا کہ تجارت کے معاملہ تمام ایسے بیڈھنگے ھوجاویں کہ بایع و مشتری اُنکے سبب سے بطرز معقول خرید فروخت اور لین دین کرنے سے باز رھیں فرض کرو کہ زید کی مطلوب شے بکر کے پاس اور بکر کی مطلوب شے زید کے پاس موجود ھی تو یہہ ممکن نہیں کہ وہ دونو بجاے اسباب کے کہ باھم معاوضہ کریں اپنی اپنی جنسوں کو خالد و لید کو دیں جنکے پاس اپنی اپنی حاجتوں کی چیزیں موجود ھیں اور زید و بکر سے خریدنا نہیں چاھتے اور اُنکے پاس معاوضہ کرنیکے وسیلے موجود نہیں پس اب اگر یہہ خیال کرنا بیہودہ ھی کہ ایسی عام غلطی کے باعث سے بالکل زاید از حاجت پیدا ھونا چیزونکا ھوسکتا ھی تو صرف یہہ خیال باقی رھا کہ بالکل زاید از حاجت پیدا ھونا چیزوں کا اُس سبب سے ھوسکتا ھی کہ کسیکو کسی شے کی حاجت نرھی یعنی تمام لوگوں کے پاس اُنکی ضروری چیزیں اسقدر موجود ھوں جسکے باعث سے ایک دوسرے کی حصول حاجتوں کے واسطے بازار میں فروخت ھونا اُنکا ضروری نہیں اور واضح ھو کہ یہہ بات اُس اصل کے خلاف ھی جسکا ھم بیان کرتے ھیں یعنی ھر بشر زیادتی دولت کا خواستگار ھی *

دوسري اصل کا ثبوت جو آبادي کے محدود ہونے کے اسباب پر مبني ہے

بعد بیاں اُن معنوں کے کہ لفظ دولت کا استعمال اُنمیں کیا گیا اور نیز بعد اسکے کہ آدمي تہوڑي محنت اور مال کے خرچ سے بہت سي دولت کا خواہاں ہی ہمکو لازم ہوا کہ منجملہ اُن چار اصلوں کے جو اصل و اساس اس علم کي ہیں دوسري اصل کو یعني اسبات کو بیاں کریں کہ دنیا کي آبادي یعني تعداد اُن لوگوں کي جو دنیا میں بستے ہیں اخلاقي یا جسماني خرابي کے باعث یا دولت کي اُن چیزوں کي قلت کے اندیشہ سے جو ہر فرقہ کي خاص عادتوں سے متعلق ہیں محدود و منحصر ہی *

اب یہہ بات عموماً تسلیم کیجاتي ہی اور ایسي واضح ہے کہ کبھي اُسکي توضیح کي ضرورت پیش آنا تعجب سے خالي نہیں کہ ہر قسم کا درخت اور ہر نوع کا جاندار جو تخم و نسل کے ذریعہ سے بڑھنے کے قابل ہی ہمیشہ بڑھا کرے اور جو زیادتي کہ اُسکي تعداد میں ہووے وہ آیندہ زیادتیوں کي مخرج ہی یعني جس میں بڑھنے کي صلاحیت ہوتي ہی اُسکي ترقي میں صرف جمع کا قاعدہ برتا نہیں جاتا بلکہ ضرب کے قاعدہ سے ترقي ظہور میں آتي ہی غرضکہ بہت سي ترقي ہوتي ہی جس حساب سے کہ کسي قسم کا درخت یا کسي نوع کا جاندار بڑھنے کي قابلیت رکھتا ہی تو اُس طریقہ کا حصر اُسکي اوسط قوت تولد پر اور اُسکے اوسط عہد حیات پر ہوتا ہی چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ گیہوں سالانہ درخت ہی یعني ایک سال میں آغاز و انجام اُسکا پورا ہو جاتا ہی اور اوسط قوت تولید اسکي اِسقدر ہے کہ ایک درخت سے چھہ درخت پیدا ہو جاتے ہیں اور اسي قیاس سے ایک ایکڑ کي پیداوار چودہ برس کي مدت میں تمام روی زمین کو چھا سکتي ہی اور جس حساب سے نسل آدمي کے بڑھنے کي قابلیت رکھتي ہی تحقیق ہوا کہ بہت سے زمانوں تک معتدل ملکوں کے وسیع وسیع ضلعوں میں نسل انسان کي ہر پچیسویں برس دوگني ہوجاتي ہی *

ایک سی آب و ھوا والے ملکوں میں قوت تولید اِنسان کی نسل کی یکساں ھوتی ھی اور یہہ اِسلیئے کہتے ھیں کہ تولد کی کثرت سے جو بعض اوقات گرم ولایتوں میں پیش آتی ھی اگر قوت تولید جلد بند نہو تو بچوں کی ریل پیل ھو جاتی ھی امریکا کے اضلاع متحدہ میں جو ایسے اضلاع ھیں کہ اُنھیں میں اِنسان کی نسل بڑھنے کا وہ حساب جو ھمنے بیان کیا بہت صاف متحقق ھوا ھی باشندوں کا یہہ حال ھی کہ وہ تھوڑے دنوں جیتے ھیں عمریں اُنکی بڑی بڑی نہیں ھوتیں اور اسی سے یہہ نتیجہ نکال سکتے ھیں کہ اِنسانوں کی اوسط قوت تولید اور اُنکا اوسط عرصہ حیات ایسا ھی کہ تعداد اُنکی ھر پچیسویں برس میں دوگنی ھو جاتی ھی اور اسی حساب سے ھر ملک کے باشندے ھر پانسو برس کے عرصہ میں تعداد سابق سے دس لاکھہ مرتبہ زیادہ بڑہ جاتے ھیں اور اسی قاعدہ سے انگلستان کی آبادی پانچ سو برس کے عرصہ میں پچاس کھرب اور ایک نیل ھو جاویگی وہ ایسی گھنی آبادی ھوگی کہ پانوں رکھنے کو جگہہ نہ ملیگی جب کہ انسان میں بڑھنے کی قوتیں ایسی ایسی ھیں پھر اب یہہ سوال وارد ھوتا ھی - کہ اُن ترقیوںکے موانع کیا ھیں اور کیا باعث ھی کہ دنیا کی آبادی جیسے کہ پانسو برس پہلے تھی اُس سے دس لاکھہ مرتبہ بڑھنے کی جگہہ بظاھر اب دوگنی معلوم نہیں ھوتی اور حقیقت میں چوگنی نہیں ھوئی ھی *

مالتھس صاحب نے موانع آبادی کو دو قسموں پر منقسم کیا ایک ممکن الزوال اور یہہ وہ مانع ھی جو بارآوری کو محدود کرے اور دوسرے ممتنع الزوال اور یہہ وہ مانع ھی جو دراری عمر کو کوتاہ کرے قسم اول سے پیدایشوں میں کمی آتی ھی اور قسم ثانی سے موتوں کی زیادتی ھوتی ھی جو کہ آبادی کے محدود ھونے کے لیئے صرف باراوری کی کمی اور دراری عمر کی کوتاھی پر ھی یہہ حساب قایم ھی اسلیئے مالتھس صاحب کی تقسیم کامل ھی مانع ممتنع الزوال جسمانی خرابی ھی اور بدکاری اور تجرد یا بے شادی سے مانع ممکن الزوال ھی اور یہہ بدکاری اخلاق کی برائی ھی اور شادی سے پرھیز کرنے کی وجہہ معقول بالذات ایسی دو چار باتونکے جو اسقدر تھوڑی ھیں کہ اُنکے ھونے سے نتیجے میں فرق نہیں آتا بعض ایسی چیزوں کی قلت کا اندیشہ ھی کہ وہ دولت کی چیزوں میں

داخل ہیں اور اسي لئے مانع ممکن‌الزوال اور ممتنع‌الزوال کي تقسیم دور اندیشي اور اخلاق کي خرابي اور جسماني خرابي پر ہوسکتي ہی *

مانع ممتنع‌الزوال

یہہ ہمنے مشاہدہ کیا کہ اس مانع میں وہ سارے سبب داخل ہیں جو انسان کے عرصہ حیات کو ہمیشہ کم کرتے ہیں اور عمر طبعي تک نہیں پہونچنے دیتے مثلاً ایسے ایسے کام اور پیشي جو تندرستي کو مضر ہیں اور کڑي کڑي محنتیں اور گرمي سردي کھانا اور خراب غذا اور غذا بقدر ضرورت ہاتھہ نہ آنا اور میلي کچیلي پوشش اور پوشش کا بقدر حاجت بہم نہ پہنچنا اور بچوں کي بري پرورش اور ہر قسم کي زیادتي اور اسباب قدرتي اور شہروں کي آبادي سے ہوا کا خراب ہو جانا اور لڑائیوں کا ہونا اور سچوں کا قتل اور قحط سالي اور وبائے عام کا ظہور غرضکہ ایسے ایسے سبب مانع ممتنع‌الزوال میں داخل ہیں اور منجملہ ان سببوں کے بعض ایسے ہیں کہ بمقتضائے قاعدہ قدرت پیدا ہوتے ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ لوگوں کي جہل و حماقت سے ظہور میں اتے ہیں اور یہہ سب بالواسطہ جسماني خرابیاں ہیں اگرچہ منجملہ انکے بہت سے اخلاق کي خرابیوں کے نتیجے ہوتے ہیں *

اور وہ جسماني خرابي جسکا علاج نہیں ہوسکتا اور تدبیر اُسکي بن نہیں پڑتي ضروریات زندگي کي حاجت ہی یعني بھوکوں مرجانا اور یہہ مانع جانوروں کے بڑھنے سے علاقہ رکھتا ہی اور آدمي جسقدر جانوروں کي خو بو پکڑتا جاتا ہی اُسیقدر وہ مانع اسپر غالب ہوتا جاتا ہے چنانچہ نہایت پورے وحشیوں میں وہ مقدم اور علانیہ ہوتا ہی اور بہت تربیت یافتہ لوگوں میں نا معلوم ہونیکے قریب قریب ہوتا ہی مگر نامعلوم ہونے کا باعث یہہ ہی کہ بجائے اُسکے اور موانع کثرت سے ہوتے ہیں *

ہم ابھي بیان کرچکے کہ یہہ عام قاعدہ ہی کہ زمین کا محاصل زیادہ محنت کي نسبت سے زیادہ پیدا نہیں ہوتا اور نیز یہہ بات بھي بیان کي گئي کہ انسان کي قوت تولید اور حیات کا عرصہ ایسا ہی کہ ایک ضلع معین میں پچیس برس بعد آبادي دوچند ہوسکتي ہی تو بنظر مقدمات مذکورہ بالا یہہ واضح ہوا کہ ترقي پیداوار کا حساب اور کثرت

آبادي کا حساب دونو مختلف هیں جو زیادتي که اناج کي اُس مقدار
مں کنجاتي هی جو کسي وقت مبں پیدا هوئي تو وہ ایسي زیادتي
هی که اُسکي بدولت آیندہ کو زیادتي بهت دشوار هوجاتي هی اور جو
زیادتي که سردست آبادي حال میں واقع هوتي هے تو اُسکے ذریعہ سے
آیندہ ترقي کے وسیلہ وسیع و وافر هوجاتے هیں اگر حوایج ضروري کي
خرابي یا خرابي کا خوف انگلستان کي آبادي کا مانع و مزاحم نهو تو سو
برس کے عرصہ میں نوبت اُسکي بیس کرور تک پهونچی اور جبکہ یهہ
بات تسلیم کیجاوے که بیس کرور آدمیونکي خوراک اب انگریز پیدا کرسکیں
یا کسي اور جگہہ سے لاسکیں تو کیا یهہ امر ممکن هے که ایکسو پچیس برس
بعد چالیس کرور آدمیوں کي پرورش اور اڑهائي سو برس بعد اسي کرور
انسانوں کي خبر گیري کرسکینگے مگر باوصف اسکے یهہ بات صاف ظاهر
هے که پہلي هي صدي کے گذرنے سے ایک مدت پہلے اور پهر اُس زمانہ سے
ایک مدت پیشتر جب که بشرط عدم موانع کے انگریز بیس لاکهہ تک
پهنچیں تو اُنکے قوانین و قواعد کي کوئي عمدگي یا آب و هوا کي خوبي
یا نهایت محنت کي سختي اُن لوگونکو کهانے پینے کي ایسي قوي احتیاج
سے نہ بچاسکیگي جسکي ترقي اُنکي ترقي کے ساتهہ لازم و واجب هے اب
اگرچہ بالفرض والتقدیر تمام اور اخلاقي خرابیوں اور سارے جسماني
مرضوں سے نجات حاصل هو اور کسي لڑائي کے قصے قضایے بهي پیش
نهوں اور کسي طرح کي عیاشي بهي ظهور میں نہ آوے اور کام و پیشہ
ٹهیک ٹهاک اور مسکن اور عادتیں اچهي درست هوں اور اندیشہ افلاس
و عدم ملازمت بهي شادیوں کا مانع و مزاحم نهو تو صرف قحط هي
ایسي بري بلا هے که وہ همارا پیچها نچهوڑیگا اور آبادي کي مزاحمت
کرے گا *

اگرچہ یهہ بات مسلم ٹهري که اور سب موانع نهیں هوں گے تو قحط
تو کسي طرح ٹل نهیں سکتا مگر حقیقت یهہ هی که ایسا کبهي نهیں
هوا بلکہ آیندہ کو هوگا چنانچہ وجوهات اُسکي گذارش کیجاتي هیں *

پہلے یهہ که تمام اخلاقي اور جسماني خرابیوں کا هونا جو موانع
آبادي هیں ایک ایسي بڑي عمدہ تربیت پر دلالت کرتا هے جو انسان

کي آجتک حاصل کي هوئي تربيت سے بدرجها اعلے هے يهه بات ايسي تعليم يافته خلايق کي نسبت خيال ميں نهيں آتي که وه ايسي دانائي کي محتاج هووے جس سے بهت جلد جلد بڑهنے والي آبادي کي خرابيوں کے لئے پيش بيني کرے اور ايسي دوراندیشي کي محتاج هو که وه اُن برائيوں کي روک تهام کو کافي وافي هووے اس صورت ميں ممکن هے که مانع ممکن‌الزوال خوب تاثير اپني دکهاوے اور مانع ممتنع‌الزوال کو معطل کرے اور خود وهي کافي وافي هووے *

دوسرے يهه که يهه امر ممکن نهيں که جب قحط مانع ممتنع‌الزوال دهوم دهام اپني دکهاوے تو باقي موانع ممتنع‌الزوال اپنے ساتهه نه لاوے بلکه ايکدو ساتهه اُسکے لگے آويںگے چنانچه وباء عام اُس سے منفک نهيں هوتي اور قتل و قتال اُسکے تابع هوتے هيں اور وجهه اُسکي يهه هي که تمام لوگ افلاس وفاقه سے مرنا قبول نکرينگے اور اسيطرح جورو بچوں اور ماں باپونکا مرنا بهي اُنکو گوارا نهوگا جهاں کهيں که لوگوں ميں مال و دولت کا تفاوت هوتا هي يعني بعضے کوڑيالے اور بعضے کوڑيوں تک محتاج هوتے هيں تو وهاں قحط کے طفيل ايسي بڑي ملکي لڑائي اور خون خرابه کي صورت پيدا هو جاتي هي که اُسکا عربا کي بغاوت نام رکهتے هيں يا تربيت يافته قوموںميں قحط ايسي صورت پيدا کرتا هي که وه لوگ اپنے مکانوں کو چهوڑ چهاڑ کر پاس پڑوس کي سرحدوں ميں چلے جاتے هيں اور بڑے بڑے ملکوں پر قبضه کرتے هيں چنانچه آپ مرتے هيں يا پهلے قابضوں کو خاک سياه کرتے هيں اور اُنکو ملک و باغ سے خارج کرکے آوارهٔ دشت غربت کر ديتے هيں بعد اُسکے جب وه لوگ اُنپر حمله کرتے هيں تو هزاروں کے وارے نيارے هو جاتے هيں *

اصل حقيقت يهه هي که تمام موانع ممتنع‌الزوال آپسميں ايک دوسرے سے علاقه رکهتے هيں چنانچه آپسکي حرکات وافعال سے ايک دوسرے کے وجود اور نشو و نما کے باعث هوتے هيں جو لوگ کسي ايک مانع ممتنع‌الزوال سے ظاهرا برباد هوتے هيں حقيقت ميں اُنکي بربادي کا باعث وه ايک هي مانع نهيں هوتا بلکه چند اور مانع اُسکے پوشيده معاون هوتے هيں جن لوگوں کي تعليم ناقص هوتي هي اُنميں بڑا قوي اور برباد کرنيوالا

مانع ممتنع الزوال لڑائیاں ہیں جو لوٹ † کھسوٹ کے واسطے واقع ہوتی ہیں
اور یہہ مانع کمال کثرت سے پیدا اور بڑی خرابیوں کا باعث ہوتا ہی
یہاں تک کہ جس ضلع میں اِس مانع عظیم کا صدمہ اُٹھایا جاتا ہی
وہاں اور مانع بھی ظہور کرتے ہیں چنانچہ حملوں کے خوف سے تمام
باشندے ایک جگہہ بسنا قبول کرینگے اور کثرت ہجوم سے شہروں کی
ہوا خراب ہوگی اور کاشت اُن لوگوں کی ایسے کھیتوں میں محصور
رہیگی جو شہروں کے آس پاس ہونگے اور حملوں کے خوف سے اگر
تجارت اُنکی ایک لخت تباہ نہوگی تو اتنا خلل ضرور ہوگا کہ وہ
تجارت پرورش کا مخرج نہ رہیگی اور یہہ قاعدہ ہی کہ جب دھاوا ہوتا
ہی تو اکثر وہ لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں جن پر دھاوا پڑتا ہی چنانچہ
اسی مانع کی بدولت افریقہ اور ایشیا کے بیچ کے حصے اب تک
برباد ہیں *

اور جب کہ بروس صاحب نے ایبس سینیا سے سنار تک سفر کیا تو اُنھوں
نے اٹھارہ ضلع کو مشاہدہ کیا جسپر عرب دیوینا دھاوے کیا کرتے ہیں کہ
وہ بالکل ویران پڑا ہی اور مکان اُسکے کھنڈر ہو گئے ان صاحب نے موضع
گریگر میں ایک رات اِتفاق سے بسر کی کہ اُسکی فصلوں کو ایک برس
پہلے اس سفر سے عربوں نے تاخت و تاراج کیا تھا اور حال اُسکا یہہ ہوا
تھا کہ تمام باشندے بھوک کے مارے مرگئے تھے اور اُنکی ہڈیاں جابجا پھیلی
پڑی تھیں اور کسی نے اُنکو دفن نکیا تھا سیاحوں یعنی بروس صاحب کے
ہمراہیوں نے کوئی جگہہ ہڈیوں سے پاک صاف نپائی مجبور اُن ہڈیوں
ہی پر خیمہ ایستادہ کیا بعد اُسکے دوسری منزل مقام تیوا میں ہوئی
چنانچہ وہ صاحب اِس مقام کی نسبت یہہ فرماتے ہیں کہ یہہ مقام

† نہایت افسوس سے اِسبات کے یاد دلانیکا موقع ہی کہ اس رسالہ کے مولف
نے نا تربیت یافتہ قوم کا جو حال لکھا ہی خود اہل ہند نے کمبخت سنہ ۱۸۵۷ع
میں اپنی آنکھہ سے دیکھہ لیا کہ قطع نظر دیگر صدمات کے جو اُنکے اعمال کی سزا تھے
آپسکی لڑائی اور آپسکی لوٹ کھسوٹ سے کیسے کیسے لوگ اور کیسے کیسے گھرانے تباہ و
برباد ہوگئے نا تربیت یافتہ ہونا دوسرونکو نہیں بلکہ خود اپنے آپ کو تباہ و برباد
کرتا ہی دیکھئے کہ اہل ہند کب جاگتے ہیں اور کب اپنے منہہ پر سے ناتربیت یافتہ
ہونیکا دھبہ چھڑاتے ہیں

بھي اُسوقت تک صحیح و سلامت رھیگا جب تک که عرب اُسکا قصد نہیں کریںگے اور جسدن که رات کے وقت اُنکے سوار اُسکے کھیتوں کو جلا پھونک کر خاک سیاہ کرینگے تو اُسکے باشندوں کي هڈیاں بھي ایسے هي زمین پر پڑي رہ جاوینگي جیسیکه کریگرا کے باشندونکي سر بتر پڑي تھیں *

جو قومیں تربیت یافته نہیں ہوتیں یا کم تربیت یافته هوتي هیں اُن میں موانع ممتنع الزوال میں سے لڑائي سے دوسرے درجه کا مانع قحط عام هی چنانچه جب کوئي قوم ایسي معاش پر منحصر هوتي هی جو کمال آساني سے حاصل هووے اور یہه قومیں ایسي هي هوتي هیں تو صرف موسموں کے اُولٹ پھیر سے اکثر قحط نازل هوتا هی اور جہاں کہیں لوگوں کے رنگ ڈھنگ اچھے هیں اور حکم و اِنتظام اُنکا نہایت ٹھیک ٹھاک هی یعنے وہ اچھي تربیت یافته هیں تو موسموں کے فساد دولتمندونکي خیر و خیرات اور ملکوں کے مدد رساني اور خصوص دال دلیه پر گذر کرنے سے اصلاح پا جاتے هیں مگر کچھه تھوڑي تربیت یافته وحشي قومیں جو محتاج و غریب هوتي هیں اور غیر ملکوں سے تجارت نہیں کرتي هیں تو موسموں کے اولٹ پھیر سے نہایت سہمناک قومي بد بختي یعنے قحط کي کڑکڑي مصیبتیں اُٹھاتے هیں چنانچه ایسے لوگونکي جسقدر تاریخیں همارے پاس موجود هیں اُنمیں قحط کے حالات نہایت مشہور اور یادگار و تاریخ کے طرح مندرج هیں اور واضح هو که یہه موسموں کي اولٹ پھیر کے فساد ایسي حاجات اور مصائب کے درمیاں جنکو ایسے لوگ اُٹھاتے هیں جنکي تعداد اِسقدر بڑھ جاتي هی که اُنمیں غذا کي پیداوار سب خرچ هوجایا کرے اور ایسی افراط علّه کے درمیاں جو لڑائي اور وباے عام اور قحط تمام کے پیچھے رهے سبے لوگوں کو نصیب هوتي هی دایر و سایر رهتے هیں باقي موانع ممتنع الزوال مثل فساد آب و هوا اور خرابي عادات اور مضرت مکانات اور بچوں کے قتل آبادي کي اصلي کمي یا اصل ترقي کي مزاحمت کي نسبت ظاهرا اسباب پر زیادہ باعث معلوم هوتي هیں که لوگوں کي شادیاں اوائل عمر میں بہت آساني سے هوا کریں چنانچه بچوں کا قتل آبادي کے حق میں زیادہ مفید اسلیئے سمجھا گیا که دور اندیشي جو شادي کي ایک مانع هی اُسکے برخلاف ایسي بات بتلاتا هی که اُسکے برتاؤ سے اولاد کي فکر سے صاف نجات حاصل هوتي هی اگرچه

یہہ بات سوچ لینی آسان ہی مگر اسکا عمل درامد مشکل ہی کیونکہ ماں باپ کے جی بہر جاتے ہیں یہانتک کہ بچوں کے قتل سے باز رہتے ہیں اور اسمیں کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ بعض اضلاع کی آب و ہوا ایسے خراب ہوتی ہی کہ وہ ضلعے آباد نہیں ہوتے اور اگر آباد بھی ہوتے ہیں تو ایسے بیگانہ لوگ اُسمیں آکر بستے ہیں جنکی تعداد نئے لوگوں کے آنے جانے سے قایم رہتی ہی چنانچہ اٹلی کے نہایت بڑے حصوں کا حال ایسا ہی دریافت ہوا اور باوصف خوبی آب و ہوا کے بڑے بڑے کارخانہ والے شہروں کے رنگ ڈھنگ بھی ایسے ہی برے نظر آتے ہیں اگر عمدہ عمدہ بنوں اور کمال احتیاطوں سے اُن شہروں کی صفائی اور اُنکے اطراف و جوانب کی اصلاح عمل میں نہ آوے ایک نو آباد ملک میں جیسے کہ امریکہ کی پچھلی آبادیوں میں جہاں زمین کی افراط اور وسایل معیشت کی کثرت سے کوئی مانع ممکن الزوال ناسر ابہی نہیں کرسکتا کوئی ایسا سبب جو طول عمر کا قاطع ہووے ترقی آبادی کا مانع و مزاحم ہوتا ہی مگر باستثناء امور مذکورہ بالا کے آب و ہوا کی خرابی کا زور شور اسبات کی نسبت کہ وہ باشندوں کی تعداد اصلی تہوڑی تہوڑی کم کرے اسبات پر زیادہ باعث ہی کہ مسلسل نسلوں کو جلد جلد پورا کرے یعنی ایک نسل دوسری کے بعد پیدا ہووے چنانچہ سوئیٹزرلینڈ کے بعض بعض اچھے ضلعوں میں جہاں کی آب و ہوا بہت عمدہ ہی ایک برس کی اوسط موتیں اڑتالیس آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے زیادہ نہیں ہوتی ہیں اور بلاد ہالنڈ کے بہت سے گہادر کے گانوںمیں تیئیس آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے زیادہ زیادہ ہوتی ہیں مگر یہہ بات سمجھنا کہ پہلے ملک کی آبادی دوسرے ملک کے نسبت بہت گھٹی اور تری ترقی پر ہوگی کمال غلط فہمی ہے بلکہ حال اُسکا برعکس ہے اسلیئے کہ پہلے ملک کے دیہات میں جیسی موتیں کم ہوتی ہیں ویسے ہی پیدایش بھی کم ہوتی ہے اور اسلیئے آبادی چھدری اور مستقل ہی اور ہالنڈ میں موتوں کی بہ نسبت پیدایش کسیقدر زیادہ ہوتی ہی اسلیئے اُسکی آبادی گھنی اور فی الجملہ ترقی پر ہی پس جبکہ تمام خلقت کی تعداد سے سالانہ پیدایشوں کی نسبت معلوم ہوجاوے تو اندازہ ترقی کا موتوں کی مناسبت پر منحصر ہوتا ہی اور اگر تمام خلقت کی تعداد

سے موتوں کے مناسبت معلوم ہوجاوے تو پیدایشوں کی مناسبت پر ترقی کا
حساب موقوف ہوتا ہے یا بعبارت مختصر یوں بیان کیا جاوے کہ اگر عمر کی
تعداد معلوم ہوجاوے تو کثرت بار آوری پر ترقی منحصر ہوگی اور اگر
کثرت بار اوری دریافت ہوجاوے تو حصر زیادتی کا درازی عمر پر ہوگا اور
اگر دونوں باتیں دریافت ہوجاویں تو بڑھنے کا اندازہ شمار سے کیا جاسکتا
ہی مگر ایک کے معلوم ہوجانے سے نتیجہ پورا نہیں ہوسکتا اگر
سالانہ پیدایشوں کو لوگوں کی تعداد حال سے بڑی مناسبت حاصل ہووے
تو وہاں یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ آبادی جلد جلد بڑھتی ہی یا
برعکس اسکے موانع ممتنع‌الزوال اپنے کارو بار میں سرگرم ہورہی ہیں یعنے
لوگ بہت مرتے ہیں اور برخلاف اُسکے سالانہ موتوں کی قلیل مناسبت
سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہی کہ خلقت کی تعداد جلد جلد بڑھتی ہی
یا برعکس اسکے موانع ممکن‌الزوال تاثیر اپنی دکھا رہی ہیں یعنے پیدایش
بہت کم ہوتی ہی *

بلاد انگلستان میں اوسط عرصہ عمر کا امریکا کے اضلاع والوں کے اوسط
عرصہ حیات سے زیادہ ہی مگر موانع ممکن‌الزوال کی دھوم دھام انگلستان
میں اس حد و غایت کو ہے کہ اضلاع امریکا میں ترقی کا اندازہ اضلاع
انگلستان سے قریب دوچندکے ہے اور سوئٹزرلینڈ کے اُن حصوں کے لوگوں کا
عرصہ حیات جنکا ذکر ہوچکا انگلستان کے عرصہ حیات کے مساوے ہی مگر
انگلستان کے موانع ممکن‌الزوال اگرچہ اضلاع امریکا کی نسبت نہایت قوی و
زبردست ہیں مگر سوئٹزرلینڈ کی نسبت نہایت ضعیف و ناتوان اور
اتنے خفیف و کمزور ہیں کہ جب دونوں ملکوں میں سالانہ موتیں برابر
ہوتی ہیں تو سوئٹزرلینڈ کی آبادی تو اپنی حالت پر رہتی ہی اور
انگلستان کی آبادی روز روز بڑھتی ہی *

اگرچہ کسی ملک کے رہنے والوں کا اوسط طول عمر اسبات پر قطعی
گواہی نہیں دیتا ہی کہ اُس ملک کے باشندوں کی تعداد بڑھتی جاتی
ہی یا بجائے خود مستقل ہی مگر باوجود اسکے درازی عمر اُن باشندوں
کے لئے کمال صاحب اقبال ہونے کی ایسی عمدہ نشانی ہے کہ اُسمیں غلطی
کو بہت کم دخل ہی اور پیدایشوں کی تعداد کی نسبت جسکی بنیاد پر
پہلے مقنن بھروسا کرتے تھے درازی عمر ایسی پکی بات ہی کہ وہ دھوکہ

نہیں دیتی غرض کہ پیدایشوں کی سست درازی عمر صاحب اقبال ہونے کی دلیل روشن ہی *

واضح ہو کہ کوئی اخلاقی برائی یا جسمی خرابی ایسی نہیں کہ وہ بلا واسطہ یا بواسطہ کوتاہی عمر کی خواہاں نہو مگر بہت سی ایسی خرابیاں ہیں کہ وہ ترقی بارآوری پر صاف مایل و متوجہ ہیں چنانچہ گریٹ‌برٹن کا عرصہ حیات اُن اضلاع کے عرصہ حیات سے بہت زیادہ ہی جو ابادی میں گریٹ‌برٹن کی برابر ہیں اور یہہ ازدیاد اسباب کا ثبوت ہی کہ انگلستان کی آب و ہوا اور وہاں کے قانون و قاعدے اور مقاموں کی آب و ہوا و قانون و اصول سے نہایت عمدہ ہیں *

مانع ممکن‌الزوال

واضح ہو کہ اب ہم موانع ممکن‌الزوال سے بحث کرتے ہیں جو محدودیت آبادی کے باعث ہوتے ہیں یہہ بات پہلے معلوم ہو چکی کہ بدکاری کی کثرت اور شادی سے نفرت دونوں مانع ممکن‌الزوال ہیں *

معلوم ہوتا ہی کہ بدکاری ایسا بڑا مانع نہیں کہ جہاں بیں اُسکی بہت سی کہاوتیں ہاں یہہ بات مشہور ہی کہ بحر جنوبی کے بعض بعض جزیروں میں بدکاری بعضے عالی خاندانوں کی ترقی کی مانع مزاحم ہوئی اور معلوم ہوتا ہی کہ امریکا کے حبشیوں میں بھی تاثیر اُسنے بہت سی دکھائی مگر جزائر بحر جنوبی کے دولتمند اس بات کے شایاں و سزاوار نہیں کہ اُنکی علحدہ گفتگو کی جاوے اور جب کہ ہم اُن سب اخلاقی یا جسمی برائیوں کو جو اُن لوگوں میں پائی جاتی ہیں جمع کریں تو غالب یہہ ہی کہ ازالہ بدکاری سے اُنکی ابادی کی ترقی کو بہت تھوڑی مدد پہونچیگی *

باستثناے ان مثالوں کے ایسی عورتیں بہت کم ہیں کہ بدکاری سے بارآوری اُنکی یکقلم مسدود ہوگئی ہو یا قدرے قلیل کم ہو گئی ہو مگر وہ نسوانیں جو عام پیشہ کرتیں ہیں اس حکم سے مستثنی ہیں اور یہہ نسوانیں ابادی دنیا سے اسقدر کم مناسبت رکھتی ہیں کہ اُنکے بارآور ہونے سے جو امتناع ترقی ظہور میں آویگی وہ التفات و توجہہ کے قابل نہیں *

بدکاری کا حال بیاں کرنے کے بعد اب ہم سب شادی کی بحث کرتے ہیں ہماری کتاب کے پڑھنے والے بخوبی واقف ہونگے کہ لفظ شادی سے وہ مخصوص یا دایمی تعلق ہی مراد نہیں جو عیسائی ملکوں میں شادی کے نام سے خطاب کیا جاتا ہی بلکہ وہ اقرار مراد ہی کہ کسی مرد و عورت میں ہم صحبت ہونیکا اقرار ایسی صورتوں میں واقع ہووے کہ وہ صورتیں غالباً تولد اولاد کی باعث پڑتی ہیں ہم پہلے بیاں کرچکے کہ شادی سے پرہیز کرنیکی وجہہ معقول ایسی چیزوں کی قلت کا اندیشہ ہوتا ہی کہ وہ دولت کے نام سے پکاری جاتی ہیں یا یوں بیاں کریں کہ وجہہ اُسکی دور اندیشی ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ بعض بعض معاملے ایسے واقع ہو جاتے ہیں کہ بہت سے بھلے آدمی باوجود اسقدر دولتمندی کے کہ گھر باھر کے خرچ اُنکو معلوم بھی نہیں ہوتے کنوارے رہ جاتے ہیں مگر یہہ لوگ اتنے تھوڑے ہیں کہ وہ التفات و توجہہ کے قابل نہیں یعنی وہ لوگ آبادی کو نقصان فاحش نہیں پہونچا سکتے *

موانع ممکن‌الزوال کی بحث میں اگر دور اندیشی پر حصر کریں اور یہہ بات تسلیم کیجاوے کہ جسمی برائی کے سوا کوئی مانع صاف صاف انسانکی درازی عمر کو نہیں گھٹاتا اسلیئے کوئی چیز اندیشہ قلت اشیاء دولت کے سوائے بارآوری کو مانع و مزاحم نہیں تو ہمسے کوئی غلطی مشکل سے ہوگی اگرچہ بعض اشیاء دولت کی کمی کا اندیشہ ہی ترقی آبادی کا مانع ممکن‌الزوال ہی مگر باوجود اسکے یہہ امر بھی اظہر من‌الشمس ہی کہ مختلف چیزونکی حاجت کا اندیشہ مختلف مختلف طورونسے تمام لوگوں کو ہوتا ہی بلکہ ایک ہی چیز کی حاجت کا اندیشہ مختلف گروہوں کے لوگوں پر انہوکے انہوکے اثر پیدا کرتا ہی چنانچہ اناج کی قلت کا اندیشہ تمام انگریزوں کی طبیعت پر وہ اثر پیدا کریگا جو ریشم کی کمی کا اندیشہ اور کھتکا پیدا نکریگا اور گوشت کی کمی کا اندیشہ مختلف گروہوں کے انگریزوں کے مزاجوں پر مختلف اثر ظاہر کریگا غرض کہ ہر چیز کی کمی کا اندیشہ نئے نئے اثر پیدا کرتا ہی اور اسی لیئے اشیاء دولت کی تقسیم ضروریات اور تکلفات اور عیاشی کے سامان غرضکہ تین قسموںمیں مناسب سمجھی گئی اور بیاں اُن مختلف اثرونکا مناسب معلوم ہوا جو ان تینوں قسموں کی چیزوں کے اندیشہ سے ہوتے ہیں چنانچہ

حتی‌الامکان اب یہہ بیان چاهیئے کہ ضروریات اور تکلفات اور عیاشي کے سامان کي اصطلاحوں سے هماري مراد کیا هی اور یہہ ایسي قدیم اصطلاحیں هیں کہ آغاز علوم اخلاق سے استعمال اُنکا شایع هی مگر باوجود اسکے مناسب اور صحیح استعمال اُنکا نہیں هوا اور التفات اُسپر بہت کم کیا گیا *

پڑهنے والونکو یہہ بات یاد دلانی ضرور نہیں کہ یہہ اصطلاحیں کسي نہ کسي سے تعلق رکھتي هیں اور کوئي شخص ایسا همیشہ خاص هونا چاهیئے کہ کوئي معین جنس یا کام اُسکي نسبت عیاشي هی یا تکلف هی یا ضرورت هی *

واضح هو کہ ضروریات سے وہ چیزیں مراد هیں جنکا استعمال کسي شخص معین کے حق میں اسقدر صحیح و تندرست رکھنے کے واسطے لابدي هووے کہ وہ شخص اپنے کار و بار معہودہ میں مصروف رهے *

اور تکلفات سے وہ چیزیں مراد هیں جنکا استعمال کسي شخص معین کے واسطے اسلیئے ضروري سمجھا جاوے کہ اُسکي بات اُسکي قدر و منزلت کے موافق بني رهے *

اور عیاشي کے سامان سے یہہ مقصود هی کہ کوئي شخص ایسي شی کا استعمال کرے کہ برتاو اُسکا قیام صحت و طاقت اور بقاے قدر و قار کے لیئے ضروري نہو *

یہہ بات واضح هی کہ مختلف ملکوں کے باشندوں بلکہ ایک ملک کے مختلف باشندوں کي نسبت ایک هي قسم کي چیزیں عیاشي کے سامان اور ضروریات اور تکلفات میں داخل هوسکتي هیں چنانچہ جوتیونکا پہننا تمام انگریزوں کے حق میں اِسلیئے ضروریات میں سے هی کہ کوئي انگریز ایسا نہیں هی کہ برهنہ پائي اُسکي تندرستي کو ضرر نہ پہونچاوے اور وهي جوتیاں اِسکاٹلنڈ کے نہایت ادنے باشندوں کے حق میں اسلیئے عیاشي هیں کہ وهاں کے رهنوالے بدون اُٹھانے کسي تکلف اور بیعزتي کے برهنہ پا پھرتے هیں اور جب کہ کوئي † اِسکاٹلنڈ والا پایہ ادنیٰ سے پایہ اوسط تک ترقي کرتا رهتی تو وهي جوتیاں اُسکے حق میں تکلف هو جاتي هیں اور یہہ شخص بھي اِسلیئے جوتیاں نہیں پہنتا کہ پانوں اُسکے کانٹے چبھنے سے

† هندوستان میں بھي جوتیونکا حال قریب قریب اِسکاٹلینڈ کے هی یعنے هندوستان کے نہایت ادنی درجہ کے آدمي بغیر کسي تکلیف و بیعزتي کے برهنہ پا پھرتے هیں

محفوظ رہیں بلکہ اُسکے ہمسروں میں ابرو بھی بنی رہے اور منجملہ اُن لوگوںکے اعلیٰ درجہ کے لوگوں کی سبب جو س شعور سے جوتئیں پہننے کے عادی ہوتی ہیں وہ جوتیاں ایسی ضروری ہیں جیسکہ تمام انگریزوں کو ضروری ہیں اور ترکی یعنے روم کا یہہ حال ہی کہ وہاں بڑے لوگوں کے حق میں میبوشی عیاشی میں اور حقہ کشی تکلف میں گنی جاتی ہے اور ملک یورپ میں خلاف اُسکے معمول و مروج ہی مگر ترکی کے لوگ میبوشی میں اور یورپ والے حقہ کشی میں قواعد صحت اور رسوم خلایق کے موافق عمل نہیں کرتے بلکہ خلاف اُسکے عمل در آمد کرتے ہیں اور حقیقت یہہ ہی کہ بلاد یورپ میں شراب اور دیار ترکی یعنے روم میں حقہ کشی ایسی عمدہ چیزیں گنی جاتی ہیں کہ مہمان اُنکا مستحق ہوتا ہی یہاں تک کہ اگر بلاد یورپ میں شراب سے اِنکار کیا جاوے تو وہ ایسا خلاف تکلف سمجھا جاتا ہی جیسکہ روم میں شراب کی تواضع کیجاوے اور اگر دیار روم میں حقہ کی تواضع نکیجاوے تو ایسا خلاف مہمان دواری تصور کیا جاتا ہی جیسیکہ بلاد یورپ میں حقہ پیش کیا جاوے *

کہتے ہیں کہ کہاں میں سے کویلہ کاٹ نے والے اور جہازوں سے اسباب باہر نکال نے والے اور بعض بعض اور لوگ لندن کے جو کڑی کڑی مزدوریاں کرتے ہیں بدوں سہارے پورٹر شراب کے بڑی بڑی محنتیں اُٹھا نہیں سکتے اگر یہہ بات راست ہی تو اُن لوگوں کے لئیے پورٹر شراب ضروری اور باقی لوگوں کے واسطے محض عیاشی ہی اور ایسا ہی ایک گاڑی یا وضع عورت کو تکلف اور حکیم صاحب کو ضروری ہی اور سوداگر کو عیاشی ہی *

باقی یہہ سوال کہ فلانی جنس تکلف سمجھی چاہیے یا عیاشی

اور متوسطہ درجہ کے آدمی صرف پانو کی حفاظت ہی کے لیئے جوتیاں نہیں پہنتے بلکہ برہنہ پا پھرنا اپنے ہمسروں میں بے عزتی بھی سمجھتے ہیں اور اشراف آدمیوںکا برہنہ پا پھرنا اور بھی زیادہ بیعزتی گنی جاتی ہی ہندوستان میں اُس فرش پر جہاں بیٹھتے ہیں جوتی پہنے جانا خلاف دستور یا یوں کہو کہ بے ادبی ہی مگر اُس مقام سے جہاں سے اُنھی فرش شروع نہیں ہوا یا اُس جگہہ جہاں فرش نہیں ہی گو وہ جگہہ کیسی ہی صاف ہو جوتی اُتار کر جانا ایسی ہی بیعزتی کی بات ہی جیسیکہ برہنہ جوتی پہنے جانا بے ادبی ہی

کمي جاوے ایسا سوال هی که جواب اُسکا جب تک نہیں دیا جاتا که استعمال کرنے والے کي سکونت اور قدرو منزلت اور اُسکے استعمال کا زمانه دریافت نہوجاوے جو پوشاک که سو برس پہلے محض تکلف تھي وہ اب موتي جھوتي گني جاتي هی اور جو مکان و متاع که اب نہلے آدمي کي نسبت تکلف سمجھا جاتا هی وہ سو برس پہلے پارلمنٹ کے امیر کے حق میں عیاشي گني جاتي تھي اسباب اُس جنس کے جو ضروري کہلانیکے قابل هوتي هی تکلف و عیاشي کے اسباب کي نسبت زیادہ مضبوط و مستقل اور نہایت عام هوتے هیں اور یہه اسباب ضرورت کچھه اُن عادتوں پر منحصر هیں جن عادتوں میں کسي شخص نے پرورش پائي اور کچھه اُسکے کام اور پیشه کے خواص اور اُن محنتوں کي سختي آسانی پر جو کام ناکام اُسکو کرني پڑتي هیں اور کچھه اُس بستي کي آب و هوا پر جہاں وہ رہنا سہنا هی موقوف و منحصر هیں *

منجمله اسباب مذکورہ بالا کے پہلے دو سببوں یعني عادت و پیشه کو جوتیوں اور پورٹر شراب کي مثالوں سے ثابت کیا گیا مگر آب و هوا بڑا مقدم سبب هی چنانچه جو ایندھن اور مکان اور کپڑے سرد ولایت والوں کي زیست کے لئے ضروري و لابدي هیں وہ گرم ولایتوں میں محض بیکار و بےفائدہ هیں اور اس لئے که پیشه و عادت آهسته آهسته بدلتے هیں اور آب و هوا میں کبھي کبھي تغیر آتا هی تو وہ جنسیں جو کسي ضلع کے مختلف باشندوں کے لئے ضروري هوتي هیں سینکڑوں برس نہیں بدلتیں مگر تکلفات اور عیاشیاں همیشه بدلتي رہتي هیں *

تمام درجوں کے لوگوں میں وہ مانع شادي ضعیف هوتا هے جو صرف عیاشي کے سامان کي قلت کے خوف سے ظہور میں آتا هے جن مطلبوں بلکه جن معقول خیالوں کي روسے لوگ شادي کرنے پر مستعد هوتے هیں وہ خیال ایسے قوي اور مضبوط هیں که بخوف زوال ایسي راحتوں کے جو بقاے صحت اور قیام شوکت کے لئے واجب اور لازم نہیں هرگز تھامے نہیں تھمتے بلکه اصل یہه هے که قلت ضروریات کے خوف سے بھي ترقي آبادي کي روک تھام قرار واقعي نہیں هوتي چنانچه تربیت یافته ملکوں میں جہاں قلت ضروریات کثرت سے هوتي هے مانع ممکن‌الزوال یعني معطل سا رہتا هے اگرچه اُن لوگوں کو اندیشوں کي سوجھه بوجھه اور خطروں کي

سوچ بچار ہوتی ہیں مگر وہ اتنے دور اندیش اور عاقبت بین نہیں ہوتے کہ وہ خطرات اُن پر دخل و اثر کریں یعنی وہ لوگ اُن کی پروا نہیں کرتے اور جو لوگ ایسے تربیت یافتہ ہیں کہ تاثیر دور اندیشی کے قابل ہیں حال اُنکا یہہ ہے کہ یہہ خطرہ کہ اولاد اُنکی ٹھوکریں کھاویگی اُنسے نہایت بعید معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے چلن کا کوئی عام قاعدہ مقرر نہیں کرتے بڑا مانع ممکن الزوال آبادی کا تکلفات کے ہاتھہ سے جاتا اندیشہ یا اس امید کے پورے نہونے کا کہتکا ہے کہ بہت دنوں تک تنہا رہنے سے وہ اسباب تکلفات حاصل کرینگے جو شان و شوکت کے ذریعے اور جاہ و حشمت کے وسیلے ہوں اور جب کہ کوئی انگریز شادی اور دوراندیشی میں سوچ بچار کرتا ہے تو جس باتوںکا خوف اُسکو ہوتا ہے اُن میں خویش و اقارب کی فاقہ کشی اسلئیے داخل نہیں ہوتی کہ قوانین پرورش غربا کا سہارا ہوتا ہے یعنی وہ یہہ سمجھتا ہے کہ سرکارے محتاج خانوں سے کام اُنکا چلتا رہیگا *

یہہ تسلیم کیا کہ خواہشیں اُسکی نہایت ضعیف و ضعیف ہوویں مگر باوجود اُسکے بدوں پراگندہ دلی اور پریشان خاطری کے یہہ خیال نہیں کرسکتا کہ عالم تجرد کی آمدنی اُس قدر و منزلت کے لئیے جو آج کل اپنے ہمچشموں میں حاصل ہے شادی کے بعد بھی کافی ہو جاوے اور جن تعلیموں کے فایدوں کے مزے آپ اُٹھاتا ہے اولاد اپنی اُن سے محروم رہے اور بات کو بتا لگے باقی جو بڑے آدمی ہیں اور کار و بار اُنکے بخوبی جاری ہیں وہ شادی سے بخوف تنگدستی پرہیز نہیں کرتے بلکہ باعث اُسکا یہہ فکر ہوتی ہے کہ عالم بیفکری میں دولت کو ترقی ہوگی اور انتظام اُنکا یہہ ہوتا ہے کہ جب ترقی میں کوشش کرتے ہیں تو سعی انکی خالی جاتی ہے اور بجاے ترقی تنزل نصیب ہوتا ہے یہانتک کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اسی فکر و تلاش میں وہ وقت گذرجاتا ہے جس میں وہ خانگی خوشیاں انجام پاتی ہیں جنکو ہر شخص اپنی جوانی میں غالباً تجویز کرتا ہے *

تکلفات کی ایسی ہی خواہشوں کے باعث سے وہ ملک تربیت یافتہ جو مدتوںسے بستے چلے آتے ہیں ایسی آبادی کی برائیوں سے امن و امان میں ہیں جسکی تعداد ایسے پرورش کے وسیلوں سے جو آرام و راحت

سے بہم پہونچیں بہت زیادہ ہوجاتی ہے باقی ایسے پرانے مضمون جنپر عام
شکایت ہو سوا اسکے کہ پہلے لوگوں کی سادہ مزاجی اور حال کے
لوگوں کی عیاشی کا مقابلہ کیا جاتا ہی بہت تھوڑے ہیں اور لوگوں کا
یہہ حال ہی کہ وہ جیسی تعریف ایسے افلاس کی کرتے ہیں کہ جس
میں نان خشک پر قناعت اور نمود کی باتوں سے احتراز اور اسراف بیجا
سے پرہیز کیا جاوے ویسی تعریف کسی خوبی کی نہیں کرتے اگرچہ وہ
بجائے خود نہایت نافع ہووے اور تمام آراستہ قومیں ان سب باتوں کو
اپنی بزرگوں سے نسبت کرتی ہیں اور جسقدر کہ صرف بیجا کی مذمت
کیجاتی ہی جسکو ہر نسل اپنے گھرانے سے مخصوص کرتی ہی اُسقدر
کسی بری شے کی مذمت نہیں کیجاتی اگرچہ وہ شی بجائے خود
کیسی ہی بری ہو *

* سرسری نظر سے یہہ بات دریافت ہوتی ہی کہ جسطرح کہ اسراف
کی عادتوں سے کسی شخص خاص کی دولت میں کمی آتی ہی اُسیطرح
سے یہہ لازم ہی کہ کسی قوم کی دولت میں تاثیر اُسکی ایسی ہی
ظاہر ہووے اور یہہ بات بھی معلوم ہووے کہ ایک شخص کے بیفائدہ
خرچوں سے گو اُسنے وہ کیسے ہی مزے اُٹھاوے تمام لوگ محتاج
ہوجاتے ہیں اور وجہہ اُسکی یہہ ہی کہ جسقدر خرچ کیا گیا وہ عام
ذخیرہ سے نکل گیا اور بیجا ضایع ہوگیا اور جو کہ قومی سرمایہ لوگوں کی
بچت کی جمع سے مجتمع ہوتا ہی تو یہہ امر تحقیق ہی کہ اگر ہر
شخص اپنی آمدنی بالکل خرچ کردے تو ملک کا سرمایہ رفتہ رفتہ پورا
ہوجاویگا اور شامت عام اُسکا نتیجہ ہوگی مگر یہہ بات ایسی ہی محقق
ہے کہ اگر ہر شخص اپنے خرچوں کو صرف ضروریات پر منحصر کرے تو
ثمرہ اُسکا بھی ویساہی برا ہوگا جیسے کہ اسراف کا ثمرہ ہوتا ہے *

یہہ دریافت ہوچکا کہ اگر مانع دوراندیشی آبادی کی ترقی کی
ترقی کی روک تھام نکرے تو اُسسے طرح طرح کی اخلاقی برائیاں اور
نہایت بیحالت کی جسمی خرابیاں پیدا ہونگی ہم اوپر ذکر کرچکے ہیں
کہ اگر ہر شخص اپنے خرچوں کو اپنی ضروریات پر منحصر کرے تو اُسکا
بھی نتیجہ بہت برا ہوگا چنانچہ اِس صورت میں تمام لوگوں کی ساری
حاجتیں خوراک اور پوشاک اور مکان پر منحصر رہینگی جو حیات

چند روزہ کے واسطے ضروری ولادتی هیں اور وہ حاجتیں بھی کوڑیوں کے
مول کی چیزوں سے برآمد هونگی منجملہ ترقی یافتہ قوموں کے کچھہ
تھوڑے سے لوگ زمیں کے بونےجوتنے میں مصروف هوتے هیں اور یہہ دستور
قدیم هی کہ جب کسی قوم کی دولت روز بروز ترقی پاتی هے تو کاشتکار
بہت کم هو جاتے هیں چنانچہ بلاد انگلستان کے کل باشندوں کی تہائی
بھی کھیت کیار کے کام میں مصروف نہیں اور جو لوگ کہ مصروف بھی
هیں وہ عیاشی کی چیزیں پیدا کرتے هیں البتہ آلو ایک ایسی غذا هے
کہ اناج کی نسبت چھہ گنی ملتی هے اور گوشت سے بیس گنی زیادہ
ملتی هے اور ادنی باشندگان ایرلینڈ کے قیافوں اور قوتوں کی جانچ تول سے
هم کہہ سکتے هیں کہ یہہ خوراک مثل اناج اور گوشت کی صحت
بخش بھی هے اناج و گوشت جسقدر کہ آلوؤں کی نسبت گراں قیمت
هیں اُسیقدر وہ عیاشی کی چیزیں هیں علاوہ اسکی لوگوں کے مال و متاع
کی حیثیت کے موافق اور دولت کی کم خواهش کے بموجب کاشت کے
طریقوں کا استعمال ایسی طرح ممکن نہیں کہ اُسکے ذریعہ سے بڑا محاصل
حاصل هووے بلکہ مقصود یہہ هوتا هے کہ کاشت کے وسیلہ سے وہ محاصل
حاصل هووے جسکی کاشتکار کو ضرورت هے مگر اس مطلب کی تحصیل
میں اور کاموں کے لئیے وقت یا محنت کی کفایت کرنے سے بہت سی
پیداوار ضائع هوگی *

اگر علاوہ ضروریات کے کسی اور چیز کی خواهش نہووے تو زمیں اور
ملکیت کی چھوٹی چھوٹی موجودہ تقسیمیں مختلف هو جاوینگی اِسلیئے کہ
کوئی خاندان اُس چھوٹے قطعہ زمین سے زیادہ پر قبضہ نچاهیگا جو
آلوؤں اور دودہ بہم پہنچانے کے لیئے کافی وافی هووے فرض کرو کہ اُس
چھوٹے سے قطعہ کو لوگ ایسا درست کریں کہ نہایت عمدہ باغ کے مقابل
هووے باوجود اِسکے اُسکے چیں و تردد سے اتنی فرصت هاتھہ آویگی کہ
اپنے خاص استعمال کے واسطے چھوٹی موٹی چیزیں جو ضروری ضروری
هوویں تیار کریں تو ایسی صورت میں تمام خدائی کاشتکار هوجاوے گی
سات لاکھہ اٹھتیس هزار تین سو اڑتالیس گھرانے جو آج کل انگلستان میں
کاشتکاری کرتے هیں باوجود اِسکے کہ اُنکی سعی و محنت سے بہت بڑی
پیداوار حاصل نہیں هوتی انگریزی ستائیس لاکھہ پینتالیس هزار پانسو

چھہسس گہرانوں کي پرورس کے ساماں ندوں بہت سي اعانت اور امداد سگانے ملکوں کی بہم پہنچاتے هیں اور اگر سارے خاندان کاشتکاري مںں مصروف هو جاوںں اور کاشتکاري سے مقدم مقصود انکا صرف پیدوار هي هووے تو طن غالب هے که انگلستان کي زمںں معمولي موسموں مںں ڈیڑ کرور آدمیوں کي جگہہ چہہ کرور آدمیوں کي پرورش کرسکے گي اور تمام یورپ کي زمںں بیس کرور آدمیوں کي جگہہ اسي کرور آدمیوں کي پرورش کرسکے گي اور جب که اُن موانع سے جو امریکا کے اصلاع مفتتہ میں واقع هوئي کوئي قوي مانع موجود نهووے تو یورپ کي آبادي پچاس برس گذرنے پر اسي کرور هو جاویگي اور اسمیں شک و شبہہ نہیں که بلحاظ ایسے حالات پیش پا افتادہ کے بلادیورپ مںں کمال آبادي کي ترقي ایک عرصه دراز تک اُس ترقي سے نہایت زیادہ اور جلد هوگي جو اصلاع امریکا میں جلوہ گر هوئي کیونکه موانع ممکن‌الزوال سست و نابود هو جاوینگے اور شادیوں کي دهوم‌دهام هوگي اور دوراندیشوں کے جلسے نشین هونگے اسلیئے که قلب کا کھٹکا بڑهیگا اور شادیوں کي افراط سے حرام کاري کا پتا بڑهیگا اور عادتوں کي درستي سے موانع ممکن‌الزوال نہایت کم هو جاوینگے

یہاں تک تو یہہ ایسي معقول صورت هی که اُسکي بدولت اگرچہ لوگ آراستہ اور مہذب اور دولتمند نہیں هونگے مگر بہت کثیر خلقت تندرست اور قوي پرورش پاویگي اور وہ بہت سے مرے جو آغاز عمر کي شادیوں سے متعلق هیں بلا تکلف اُٹھاونگي مگر یہہ بات واضح هی که یہہ صورت همیشه قائم نرهیگي بلکه اڑهائي سو برس تک بهي قائم نه رہ سکیگي چنانچہ اس مدت تک یورپ کي آبادي بیس کھرب کے قریب قریب آپهونچیگي اور یہہ آبادي اِسقدر هی که بڑے سے بڑے تصور میں یہہ بات نہیں آسکتي که تمام روےزمین پر اِتني آبادي برابر آباد هوسکے*

غرضکه جلد یا دیر مںں ترقي کا امتناع ضرور هی هم معلوم کرچکے که دوراندیشي ایسا مانع هی که اسکے باعث سے کوئي بدبختي ظہور میں نہیں آتي مگر اُن طبعي جذبوں کي قوت جو انسانوں کو شادي کرنے پر مائل کرتے هیں ایسي قوي و توانا هیں اور هر آدمي اپنے چال چلن پر یہہ اور جذبوں کي زورآوري پر ایسا بھروسا رکھتا هی که شادي سے باز نہیں رهتا اخیر وہ خرابیاں اکثر واقع هوتے هیں جنکا اندیشه مانع دوراندیشی

کو بھاے حدود قائم کرنا ھی جہاں کہیں کہ اُن برائیوں کے ہونے سے
عاشقاں جاتی رہتی ھیں تو وہ برائیاں زوال عاشقوں کی صورت میں
ضعف اور زوال نطفات کی بیدار پر تحمل کے قابل ہوتی ھیں مگر
بصورت حالت مذکورہ یعنی اس صورت میں کہ ضروریات خانگی میں
سارے خرچ منحصر ہوں تمام مانع دوراندیشی قلت ضروریات کے اندیشہ
میں منحصر ہوگا اور اُس قلت کے باعث سے اکثر یہہ امر پیش ہوگا کہ
مانع ممنع الزوال بصورت مہیب ظہور کریگا اور وہ قلت ضروریات اُن اِتفاقات
کی غلط فہمی سے واقع ہوگی جنکے تمام انسان تابع ہیں اور جو لوگ
شادی کرنے کی خواہش رکھتے ھیں وہ بھی اُس سے مستثنیٰ نہیں بلکہ
ایسے واقعات کے سبب سے ظہور میں آویگی جنکو کسی اِنساں کا سوچ
بچار روک نہیں سکتا اِسلیئے کہ یہہ امر ممکن ہی کہ ایک بری فصل کا
تدارک ہو جاوے مگر جبکہ بری فصلیں پے درپے ہونے لگیں اور کبھی
کبھی ایسا واقع بھی ہوتا ہی تو بھوکوں کے مارے ایسے لوگ جنکا ذکر
ہو رہا ہی مرجاوینگے لیکن جب کہ ایسی بری فصلیں بری فصول خرچ
قوم پر ٹوٹ کر پڑیں تو تدبیر اُسکی یہہ ہو سکتی ہی کہ چند روز اُن
فضولیوںسے باز رہیں چنانچہ جو اناج کہ ہر برس شراب خانوں میں
شراب بنانے کے لیئے صرف ہوتا ہی وہ ایسا ذخیرہ ہی کہ رفع قلت کے
واسطے ہمیشہ موجود ہی اور جو غلہ خانگی جانوروں کے لیئے رکھا جاتا ہی
غریب غربا کے کام آ سکتا ہی علاوہ اُسکے یہہ ڈھنگ بھی معقول ہی کہ
[illegible] کی جگہہ ضروری ضروری چیزیں بیگانے ملکوں سے منگانے لگیں
مثلاً شراب کی جگہہ غلہ منگایا کریں *

یہہ بات کہہ سکتے ھیں بلکہ کہا بھی گیا ہی کہ جب تک زمیں کہیں
بہت آباد اور کہیں کم آباد اور کہیں کاشت اُسکی زیادہ اور کہیں نہایت کم
جیساکہ اب تک ہی رہے تو نقل مکاں اباد قوموں کے لیئے ایسا سہل
[illegible] کہ اُس سے تمام موانع دوراندیشی بیکار رہتے ہیں *

اور یہہ بات پر ظاہر ہی کہ جسقدر سرمایہ اور می کاشتکاری [illegible] کے
عمدہ عمدہ حصوں اور اِسکاٹلینڈ کی نشست کی زمینوں میں صرف ہوتا
ہی اگر اُسی [illegible] سے تمام قابل آبادی دنیا میں صرف کیا جاوے تو
ایک [illegible] لوگوں کے جو بالفعل روی زمین پر موجود ھیں دس گنے [illegible]

سو گئی بلکہ پانسو گنے لوگوں سے زیادہ کی ایسی ہی بلکہ اس سے بہتر
پرورش ممکن اور متصور ہی اور غالب ہی کہ یہہ ہمارا خیال کئی سو
صدیوں میں پورا ہوجاوے مگر تجربوں سے ثابت ہی کہ کوئی ایسی کثیر
و تربیت یافتہ قوم جسکے ہر چہار طرف اور تربیت یافتہ قومیں بستی ہوں
نقل مکان پر ایسا بھروسا نہیں رکھہ سکتی کہ وہ آبادی کا مستقل اور کامل
اصلاح کرنیوالا ہی اور یہہ بات ہم اِسلیئے کہتے ہیں کہ اوسط ایشیا اور
شمالی یورپ کے خانہ بدوش گروہ اور ایسی چھوٹی چھوٹی بستیوں کے
مناسب آبادی سے زیادہ بسنے والے جیسیکہ قدیم یونان اور فنشیا کے چھوٹے
صوبوں کے باشندے تھے کبھی کبھی اپنے ملک سے نکل جاتے تھے چنانچہ
وہ خانہ بدوش لوگ ہتیار لگاکر پرائے ملکوں پر دھاوے کرتے تھے اور قدیم
یونانی یافنیشیا والے بیگانے ملکوں میں بستیاں بساتے تھے اور اُن امریکا
والوں نے جو یورپ والوں کی آل و اولاد تھے اُس وسیع حصہ زمین یعنی
امریکہ میں جو یورپ نے پس پشت ہے سیکڑوں برس تک اسقدر جگہہ پائی
اور پھر آیندہ کو سیکڑوں برس تک اُنکو اتنی جگہہ ہاتھہ آویگی کہ ایسی
آبادی کے واسطے درکار ہو جو بلا مانع و مزاحم کثرت سے پھیل سکے مگر
یہہ ایسی مثالیں ہیں کہ اُنکی پیروی اہل یورپ اس زمانہ میں کہ وہ
نہایت شایستہ اور آباد ہیں نہیں کرسکتے کیونکہ تمام زمین تصرف میں
آچکی اور بیگانہ ملکوں میں بسنے کے لیئے زور و دعوے ممکن نہیں اور
مسافر زبان و قواعد کے اختلاف اور دینوں و مذاہب کے تباین کی وجہہ
سے سفر سے باز رہتا ہی اور جو سفر کہ وہ کرسکتا ہی وہ دریا کا سفر ہی
سو اُسمیں بڑا پھیر پڑتا ہی اور بہت خرچ ہوتا ہی اور بعد سفر کے
اگر کہیں پہونچیگا تو وہ ایسا اُجڑا ملک ہوگا جسکی آب و ہوا خراب
ہوگی یا وہ ایسا ضلع ہوگا جو پہلے سے آباد تھا سو اُس میں بھی کاموں اور
زبانوں اور دینوں اور مذاہب کے اختلاف و تباین سے بڑے بڑے ہرج پیش
آوینگے پس جبکہ ایسی ایسی مشکلیں ظہور میں آنی ممکن ہیں تو
نقل مکان کثرت سے پے درپے نہوسکیگا بلکہ ایک ہی سلطنت کے مختلف
حصوںکے لوگ اگر اُنمیں اختلاف زبان اور بعد مسافت حایل ہو نقل
مکان بہت کم کرسکتے ہیں چنانچہ آسٹریا کی سلطنت میں بعض بعض
ایسے مقام ہیں کہ وہ اُجڑ ہیں اور بعض بعض ایسے ہیں کہ وہ کمال آباد

هیں مگر لبارڈے کے میدانوں میں سے هنگری میں آکر بسنا آباد نہیں ہوتیں لیکن اگر کوئی قوم یورپ کی جو بتائے مانع دور اندیشی کے نقل مکاں کو کامل مانع قایم کرسکتی هی وہ صرف انگریزوں کی قوم هی چنانچہ دنیا کے هر نصف کرہ میں بڑے بڑے اوجڑ ملکوں پر انگریزوں کا قبض و تصرف هی اور وہ لوگ آج اپنے جہاز رکھتے هیں کہ ایسا دیکھی نہیں گئی چنانچہ اُن جہازوں میں سوار هوکر اُن مقاموں میں پہنچ سکتی هیں اور نقل مکاں کے خرچ اور احراجات کے واسطے اُسقدر سرمایہ موجود هی کہ آج تک کہیں اکٹھا نہیں هوا اور انگریز ایسے هیں کہ بڑی بڑی مہموں میں علی‌الخصوص سفر دریا وغیرہ میں بہت مشہور و معروف هیں اور سیکڑوں برس سے یہہ فائدے اُٹھاتے چلے آتے هیں چنانچہ عہدتوڈرر سے لیکر آج تک ادهر اودهر کے ملک اتنے انگریزوں کے هاتهہ آئے کہ جسقدر یورپ میں اُنکے پاس نہ تھے اُسیے وہ بہت زیادہ هیں اور باوجود اسقدر دراز عرصہ کے نقل مکاں نے کیسا تهوڑا سا اثر انگریزوں کی آبادی کی تعداد پر کیا هے چنانچہ گروہ کے گروہ جو ملک سے باهر بهیجے گئے اور اب بهی بهیجے جاتے هیں اُسیقدر اور اُنکی جگہہ بہت جلد قایم هوگئے اور هو جاتے هیں انگریزوں نے ایک شہنشاهی کی بنیاد ڈالی اور غالب یہہ هی کہ بہت سی اور سلطنتوں کی بنیادیں ڈالینگے مگر جب کہ ایک بستی کہیں قایم هو جاتی هی تو وهانکے لوگوں کی بڑی ترقی اُن تهوڑے لوگوں کے ذریعہ سے نہیں هوتی جو اُس بستی والوں کے اصلی ملک سے پہونچتے رہتے هیں بلکہ وہ ترقی انسان کی قوت بارآوری کی ترکیب سے هوتی هی *

اس کتاب کے کسی اگلے حصہ میں بیان اُن سببوں کا مفصل کیا جاویگا جو نقل مکانی مانع هوتے هیں مگر سر دست یہہ بیان کیا جاتا هی کہ تمام تجربوں سے یہہ بات ثابت هی کہ نقل مکاں ایسے ملکونکی آبادی میں رخنہ اندازی نہیں کرسکتا جو مثل یورپ و چین هندوستان کے بہت بڑے اور نہایت آباد اور درجہ اوسط کے تربیت یافتہ هیں پس معلوم هوتا هے کہ شادی کرنے کے معاملہ میں دور اندیشی اور بڑی اصول خرچ کی عادتیں هی ایسی مستقل مانع هیں کہ اُنکے باعث سے آبادی اتنی نہیں بڑھ سکتی کہ وسائل خوراک کی برابر پہونچے جسکی بدولت مانع

ممتنع الزوال بے دریے ظاہر ہوے ہیں اور اسلئے کہ دور اندیشی کے خیال مرتب یا متمدن ملکوں میں اور امراؤں کے طریقے دولتمند ولایتوں میں ہی پائے جاتے ہیں تو یہہ صاف واضح ہوتا ہی کہ جسقدر کوئی قوم آئین تربیت اور اسباب دولت میں ترقی کرتی ہی اُسیقدر مانع ممکن الزوال مانع ممتنع الزوال پر غالب ہوتے جاتے ہیں اگر یہہ بات سچ ہی تو بہت بڑي آبادي کي برائي یعنے ایسي آبادي کي برائي جسکو ضروریات کافي اور با قاعدہ حاصل نہو سکیں اُس قدر کم ہوتي جاویگي جسقدر کہ علم و دولت کو ترقي ہوتي جاویگي چنانچہ دولت کي روز بروز ترقي ہونے سے جو چیزیں ایک نسل کي نسبت عیاشاں گني جاتي تھیں اُسکي اولاد کي نسبت تکلفات سمجھي جاوینگي اور عیش و آرام کا صرف برابر ہی نہیں زیادہ بڑھتا جاتا ہی بلکہ اُنکا موجود نہونا بیعزتي سمجھا جاتا ہی محنت کي بارآور قوتوں کے اکثر کاموں میں بڑھنے سے لازم آتا ہی کہ پہلے لوگوں کي نسبت سے لوگ بہت سي راحت پاویں اور جو کہ یہہ بات بہت مفید ہی کہ ترقي خلقت کے ساتھہ ساتھہ آرام کي بھي زیادتي ہووے بلکہ ترقي خلقت سے پہلے حاصل ہو اور مقتضاے کارخانہ قدرت بھي یہي ہی کہ علاج واقعہ کا پیش از وقوع ہووے *

اگرچہ یقین اسباب کا واثق ہی کہ تربیت کي ترقي سے وجہہ معاش اوبھرتي جاتي ہی اور آبادي کا دباو کم ہوتا جاتا ہی مگر باوجود اسکے ہم یہہ بھي انکار نہیں کرتے کہ تمام اُن ملکوں میں جو مدت سے آباد ہیں قلت معاش کا فساد بجز اُن ملکوں کے جہاں نئي نئي بستیاں آباد ہوتي رہتي ہیں اور وہاں پرانے ملکوںکے علم ویران ملکوں پر صرف کئیے جاتے ہیں موجود ہے اور یقین کامل ہی کہ یورپ کے بہت کم حصے ایسے ہیں کہ اُنکے باشندوں کي تعداد کم ہونے پر بھي بہ نسبت پہلے کي زیادہ دولتمند نہوتے اور جس مناسب مقدار سے اُنکي آبادي ترقي پاتي ہی اگر وہ قایم رہے تو وہ لوگ آیندہ بھي زیادہ دولتمند نہونگے لوگوں کي بہتري کي کوئي تدبیر کامل جب تک نہیں ہوسکتي کہ تحصیل دولت کي ترقي اور خلقت کي ترقي کو اُسکي مناسبت پر روکنے کا کوئي معقول علاج نکالا جاوے اور پہلا مطلب یعني تحصیل دولت کي ترقي کي تدبیر مقننوں کے ذریعہ سے ہوسکتي ہی اور

دوسرا مطلب یعني تعداد خلقت کي ترقي دولت کي ترقي کي برابر ہوے دینے کي تدبیر لوگوں کي دور اندیشي سے ممکن و متصور ھی غرض که پہلا مطلب حاکموں پر اور دوسرا مطلب رعایا پر موقوف ھی اور یہه امر واضح رھے که لوگوں کي بہتري کے واسطے پہلے مطلب کي نسبت دوسرا مطلب زیادہ موثر ھی چنانچه هر شخص اُسپر عمل کرسکتا ھی یا غافل رہ سکتا ھی مگر اُس راے عام کي روشني اور تجارت اور محاصل کي تدبیر مملکت سے جیسے که آج کل یورپ میں مروج و معمول ھے یہه بات واضح ہوتي ھی که پہلے مطلب پر مستقل رھنے سے بهلائي کي زیادتي متصور ھی اور جو منتظم که منجمله ان دونو مقصدوں کے ایک مقصد پر لحاظ کرتا ھی اور دوسرے مقصد سے غافل رھتا ھی وہ لوگوں کي بهلائي کے صرف ایک حصه کي تدبیر کرتا ھی *

اب یہه بیان کرنا مناسب ھی که هماري رائے ایسي راے نہیں ھے که تمام لوگ اُسکو تسلیم کرتے ہوں بلکه هماري تقریر هرایک اُس مولف کي تقریر سے جس نے مضمون آبادي کو صاف صاف بیان کیا ھی کچهه نه کچهه مخالف ھی هر ایک مولف علم انتظام کا اپني اپني تحریروں کے اُس حصه میں جسکو اصول آبادي کہتے هیں دو مخالف فریقوں میں سے کسي ایک کي پیروي کرتا ھی اور وہ مخالف فریق صرف آپس میں هي مخالف نہیں هیں بلکه اُن مسئلو کے بهي مخالف هیں جنکي همنے چهان بین کي ھی چنانچه ایک طرف ایسے لوگ هیں که اُنکے اعتقاد میں یہه بات بیٹهي ھی که تعداد خلقت کي ترقي کے ساتهه قوت بارآوري کي صرف مستقل ترقي ھی نہیں ہوتي بلکه خلقت کي ترقي کي مناسبت پر اُسکو ترقي لازم ہوتي ھی اور کثرت آبادي اقبالمندي کا باعث اور محک امتحان ھی اگر تمام آدمي جو آفتاب کے تلے بستے هیں تمام قدرتي اور مصنوعي مانعوں سے پاک صاف ہوجاویں جو اُنکي ترقي و کثرت کے مانع و مزاحم هیں اور جسقدر که اولاد اُنکي ممکن الوقوع ہو وہ جلد پیدا ہووے تو بہت سي نسلیں اس سے پہلے گذرجاویں گے که ضروري غذا یعني قحط سالي واقع ہووے *

اور دوسري طرف ایسے لوگ هیں که اُنکے جیئوں میں یہه بات سمائي ھی که تعداد خلقت کي وجوہ معاش سے زیادہ ہوے پر مایل

رهتي هي يا يهه تدبير كيجاوے كه وجوه معاش كسي هي هوں مگر غالباً آبادي اُنكي غايت تك پهنچيگي بلكه اُنكي حد و غايت سے باهر نكل جاے پر جدو جهد كريگي اور آبادي كي روكنے والي صرف وه بد بختي اور خرابي هے جو اُسكي حد سے باهر نكلنے كے باعث سے پيدا هوتي هے *

واضح هو كه هم جو كچهه اس معامله ميں گفتگو كرچكے وه پهلے قسم كے مصنفوں كا جواب تها اعاده اُسكا قرين مصلحت نهيں مگر دوسري قسم كے مصنفوں كي رائيں ملاحظه كے قابل هيں چنانچه مكلك صاحب اور مل صاحب اور مالتهس صاحب كي كتابوں كي عبارات مفصله ذيل گذارش كيجاتي هيں *

مكلك صاحب نے كتاب دولت اقوام پر جو عمده عمده مطالب تحرير كيئے منجمله اُنكے وه مطلب نهايت دلچسپ هي جو آبادي سے تعلق ركهتا هي اور مقصود اُسكا يهه بات ثابت كرنا هي كه امريكا كے اضلاع متفقه كي آبادي نے جس حساب سے صدي گذشته ميں ترقي پائي هے اُسي حساب سے بهت دنوں تك آينده كو نهيں بڑه سكتي اور حقيقت يهه هے كه اس عاقبت انديشي كي صدق و صحت پر همكو يقين كامل حاصل هے باقي خلاصه مفصله ذيل جو هم لكهتے هيں اُس سے يهه غرض نهيں هے كه مكلك صاحب كي رايوں سے جو امريكا كي نسبت اُنكي هيں مخالفت كريں بلكه ساري وجهه اِسكي يهه هے كه جسطريق سے آبادي كے عام مسئله كو اُنهوں نے قرار ديا هم طرز اُسكي پسند نهيں كرتے *

مكلك صاحب فرماتے هيں كه يهه بات كهي جاسكتي هے كه جو ترقياں كهقياس كي روسے ترقي خلايق كے زمانه ميں فن كاشتكاري ميں واقع هوويں يا كسي آينده زمانه ميں جديد اور زياده بارآور فصلوں كي قسميں رواج پاويں اُنكي تاثيروں كي مراعات واجب ولازم هے مگر يهه بات آساني سے معلوم هوسكتي هے كه اگر ايسي ترقياں اور تبديلياں بالفرض حاصل بهي هوں تو اُنكا اثر چند روزه هوگا اور اس اصل كي صدق و تحقيق كو اُنكے اثر سے ضرر نهيں پهونچ سكتا كه انسانوں كے بڑهنے كي قوت وجوه معاش كے بڑهنے سے بهت زياده رهتي فرض كرو كه غله اور مثل اُسكے اور چيزوں كي مقدار كيسي عجيب ترقي كے باعث سے جو انسانوں كي پرورش اور آسايش

کے لئے گرینت برتن میں ہرسال بلاتکلف پیدا ہوتی ہے درچند ہو جاوے
جس سے تمام درجوں کے لوگوں کے حالات کو بہت ترقی ہونے سے اخلاقی
رکاوٹ یعنی دوراندیشی کے دخل و عمل کو بہت کم موقع باقی رہے اور
بہت جلد جلد شادیاں ہوا کریں اور ترقی کے قاعدہ کو ایسی قوت
حاصل ہاتھہ آوے کہ تھوڑے دنوں میں تمام ابادی پھر وجوہ معاش کے برابر
پہونچے اور بمقتضاے اُس تبدیلی کے جو لوگوں کی عادتوں میں بمقدمات
سادی اُس زمانہ میں ظاہر ہووے جسکا انجام ترقی یافتہ ذخیرہ خوراک
کی برابر آبادی کا پہونچ جانا ہے اسباب کی بڑی جوکھوں ہوگی کہ شاید
کثرت آبادی حد سے زاید بڑہ جاوے اور اُسکے سبب سے بہت لوگ مرنے
لگیں پس اگرچہ یہہ بات ممکن نہیں کہ ترقی بہبودی کے لئے کوئی حد
مقرر کریں مگر باوجود اُسکے یہہ امر ظاہر ہی کہ وہ ترقی معاش کی ایک
عرصہ دراز تک اُس مناسبت سے جاری رہ نہیں سکتی جس مناسبت
سے آبادی کو ترقی ہوگی گو کیسی ہی کثرت سے خوراک اُس آبادی کو
بہم پہونچ سکتی ہو خلقت کی ترقی میں کم پیداواری کے قابل زمینوں
پر کاشت کرنا جنکی پیداوار عمدہ زمینوں کے برابر حاصل کرنے میں بہت
سی محنت و سرمایہ صرف کیا جاتا ہی ایک صریح بات کی دلیل ہی
جسکو سب جانتے ہیں کہ جسقدر خلایق کی ترقی ہوتی جاتی ہی
اُسیقدر خوراک کے ترقی کرنے میں روز روز مشکل زیادہ ہوتی جاتی ہی *

اور مل صاحب نے جو اجرتوں کے باب میں تحریر لکھی ہی اُس سے
اُنکی راے واضح ہوتی ہی چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر † سرمایہ آبادی
سے بہت جلد بڑھنے کی طرف میلان کرے تو لوگوں کا اقبال بنا رہیگا اوراگر
خلاف اسکے آبادی سرمایہ سے زیادہ زیادہ بڑھنے پر مائل ہو تو بڑی مشکل
پیش آویگی اسلئے کہ محنت مزدوری روز روز کم ہوتی جاوے گی اور
اُسکی کمی سے لوگوںمیں مفلسی پہیلتی جاوے گی اور ساتھہ اُسکے شامت
و بدبختی جو اُسکے لازم سمجھے ہیں ظہور پاتے جاوینگے اور جب مفلسی
شایع ہوجاوے گی تو آدمی زیادہ مرنے لگیں گے اور نوبت یہانتک پہونچے
گی کہ بہت سے خاندانوں میں سے کچھہ تھوڑے آدمی وجہہ معیشت

† مل صاحب لفظ سرمایہ کے معنوں میں محنت کے ذریعے اور اُسکے استعمال
کے لوازم اور محنتی کی خوراک سمجھتے ہیں *

کي قلت سے پرورش پاسکیں گے اور جس مناسبت سے کہ آبادي سرمایہ سے زیادہ بڑھیگی اُسي مناسبت سے بیئے پیدا ہوئي لوگوں میں سے مرینگے غرضکہ خلقت و سرمایہ کي ترقي برابر رہے گي اور پھر اجرت زیادہ نہ گھٹیگي اور یہہ بات کہ اکثر مقاموں میں سرمایہ کي حقیقي ترقي کي نسبت آبادي جلد جلد بڑھنے پر میلان رکھتي ھی اکثر ملکوں کے لوگوں کي حالت کے ملاحظہ سے ایسي ثابت ہوئي ھی کہ کوئي اعتراض اُسپر وارد نہیں ہوسکتا چنانچہ اکثر ملکوں میں بہت سے لوگ روٹي کپڑیسے محتاج ھیں اور اگر حسب اتفاق ایسا ہوتا کہ تعداد خلقت سے سرمایہ زیادہ بڑھتا تو یہہ بات ہرگز واقع نہوتي بلکہ مزدوري زیادہ ہوتي اور مزدوریکے زیادہ بڑہ جانے سے مزدور لوگ قلت ضروریات کي مصیبتوں سے بچے رہتے انسانوں کي شامت و بد بختي کا باعث ان دونوں خیالوں میں سے ایک ہوسکتا ھی یعنے خواہ یہہ ہو کہ تعداد خلقت کا میلان سرمایہ کي نسبت زیادہ جلد بڑہ جاسکتا ھی اور خواہ یہہ کہ سرمایہ جسقدر بڑھنے کا میلان رکھتا ھی اسقدر بڑھنے سے کسي نہ کسي باعث سے باز رہتا ھی غرض کہ یہہ تحقیق ایسي ھی کہ بڑے کام آسکتي ھی *

مل صاحب اس تحقیق کا نتیجہ نکالنے کے طریق پر دوسرے خیال کے ظہور سے انکار کرتے ھیں جس سے ثابت ہوتا ھی کہ پہلا خیال اُنکے نزدیک قائم ھی یعني خلقت سرمایہ کي نسبت زیادہ جلد بڑہ جانے پر مائل ھی *

مالتھس صاحب نے جو ایک مدت تک حکمت کے علم و عمل کي مشاقي کي معلوم ہوتا ھی کہ اُس عرصہ میں اُنکي رائیں بہت بدل گئیں چنانچہ اُنکي بڑي کتاب کے پہلے نسخہ میں کثرت آبادي کو انسانوں کي دائمي بہبودي کے لئیے مانع مستحکم قرار دیا گیا اور پچھلے نسخہ میں بھي مقامات منفصلہ ذیل سے وھي معنے مفہوم ہوتے ھیں *

چنانچہ وہ فرماتے ھیں کہ ایسے ملک بہت تھوڑے ھیں جنمیں تعداد خلقت کي طرفسے وجوہ معاش سے زیادہ ہوجانے پر ھمیشہ جدو جہد نہوتي ہو اور اس جد و جہد دایمي سے غریب لوگ ھمیشہ آفت زدہ رہتے ھیں اور اُسیکے باعث سے اُنکو دایمي بہبودي نصیب نہیں ہوتي اور یہہ اثر لوگوں میں اسطرح پیدا ہوتے ھیں کہ کسي ملک کي وجہہ

معیشت مثلاً اسی فرض کیجاوے کہ وہاں کے رہنے والوں کی سہل پرورش کے واسطے ٹھیک ٹھیک کافی ہووے اور ترقی آبادی کی حدود جنکو دایمی جو بڑے بڑے گروہوں میں پائے جاتی ہی تعداد خلقت کو اس سے پہلے زیادہ کردیتی ہی کہ وجہہ معیشت کو ترقی ہووے اور حاصل یہہ ہوگا کہ جس خوراک سے ایک کرور دس لاکھہ آدمیوں کی پرورش ہوتی وہ ایک کرور پندرہ لاکھہ میں منقسم ہوگی غرضکہ غریبوں کی مٹی خراب ہوگی اور بہت لوگ آفتوں میں پڑینگے اور مزدوروں کی تعداد اُن کاموں کی تعداد سے زیادہ بڑہ جاویگی جو بازاروں میں ضروری ہونگے اور اسی باعث سے محنت کی اجرت بہت کم ہوگی اور ذخیرہ کی قیمت بہت زیادہ ہوجاویگی اور مزدور لوگوں کا یہہ حال ہوگا کہ جسقدر وہ پہلے کماتے تھے اُسیقدر کمائی کے واسطے بہت زیادہ کام کرینگے اور ایسے برے وقتوں میں شادی کرنے سے ہراس اور کنبے پالنے کی فکر اسقدر ہو جاویگی کہ آبادی کی ترقی رک جاویگی اور انہیں دنوں محنتوں کی ارزانی اور مزدوروں کی افراط اور خصوص اِستعانت کے لزوم سے کہ پہلے دنوں کی نسبت تھوڑی اُجرت پر بہت محنت کرنے لگے تمام کاشتکار اِستعانت پر دلیر ہو جاوینگے کہ اپنی اپنی زمینوں پر بڑی بڑی محنتیں کریں اور تازی مٹی کو لوتیں پوتیں اور جو کچھہ بویا ہو اُسکو کہتیانے سے ترقی دیں یہانتک کہ رفتہ رفتہ وجوہ معاش اسقدر ترقی پاویں کہ آبادی کی مناسبت پر ہو جاویں جیسیکہ بحسب فرض پہلے برابر تھیں اور مجنتی لوگ روٹی کہانے لگیں اور پہلی حالت پر عود کریں اور موانع آبادی کم ہو جاویں مگر تھوڑے دنوں بعد پھر وہی خرابی پیش آویگی *

اور مالتھس صاحب کا دوسرا قول یہہ ہے کہ اصول آبادی کے موافق نسل اِنسانوں کی تعداؤں کی نسبت بڑھنے چڑھنے پر زیادہ مائل ہی چنانچہ دائمی میلان اُسکا یہہ ہی کہ وہ لوگوں کو وجوہ معاش کی حدوں تک پہونچاتی ہی اور واضح ہو کہ حدود وجہہ معیشت سے وہ نہایت کم مقدار معاش مراد ہی جس سے اُس آبادی کی پرورش ہو سکے جو ایک حد تک قائم رہے اور حد سے آگے نہ بڑھے انتہی *

جب سینیر صاحب نے یہہ مختلف فیہ مسئلہ کہ درصورت نہونے مخل سببونکے وجوہ معاش آبادی سے زیادہ چستی و چالاکی کے ساتھہ بڑھنے کے

قابل هیں مالتھس صاحب کے روبرو پیش کیا تو صاحب موصوف اپنی باتوں پر جمے رهے مگر اُن نتیجوں سے صاف انکار کیا جو اُنکی تقریروں سے مفہوم هوتے تھے *

چنانچہ جواب اُسکے اُنھوں نے یہہ فرمایا کہ جس کلام پر تم اعتراض کرتے هو یعني آبادي خوراک کي چیزوں کے بڑھنے کي نسبت بہت زیادہ بڑھتي جاتی هی معنے اُسکے یہہ هیں کہ بشرط دور هو جانے موانع آبادي کے آبادي کي بڑھتري خوراک کي چیزوں کي بڑھتري پر غالب رهتي هی اور جلد بڑھنے پر میلان رکھتي هی اور اگرچہ یہہ موانع ایسے هیں کہ آبادي کو خوراک کي پیداواري کي حدود سے آگے بڑھنے نہیں دیتے بلکہ اُن حدوں سے ورے ورے رکھتے هیں مگر باوجود اُسکے کہ خواہ آبادي خوراک سے زیادہ بڑھتي هو یا خوراک آبادي پر غالب رهتي هو یہہ بات سچ هی کہ باستثناء اُن نئي بستیوں کے جہاں بستي والے تھوڑے اور کھانے پینے کے سامان بہت کثرت سے هیں هر جگہہ خوراک کو آبادي دباتي رهتي هی اور جس طور و طریقے سے کہ خوراکوں کو ترقي هوتي هی اُس سے بہت جلد آبادي بڑھنے پر همیشہ مستعد رهتي هی اور سب لوگ اِسبات پر متفق هیں کہ عقل و دوراندیشي کي حیثیت سے ایسي قوت انسانوں کو عنایت هوئي هی کہ اُن خرابیوں کے رفع دفع کے واسطے جو آبادي کے زور سے خوراکوں پر عاید هوتي هیں اُس قوت کو شایان و سزاوار سمجھتے هیں اور اِسبات پر بھي متفق هیں کہ خلقت میں جسقدر علم و تربیت کي وسعت هوتي جاتي هی بلحاظ اُسکے یہہ امر غالب هی کہ عمل کے زور سے وہ خرابیاں رک جاوینگي اور محنتي لوگوں کي حالت بہتر هو جاویگي انتہی *

غرضکہ مذکورہ بالا خلاصوں سے یہہ امر بخوبي واضح هی کہ مالتھس صاحب کي رائے مل صاحب اور مکلک صاحب کي تقریر سے مخالف هی چنانچہ یہہ بیان اُنکا کہ خلقت کے علم و تربیت کي ترقي سے وہ خرابیاں رک جاوینگي جو آبادي کے زور و دباو سے خوراکوں پر عاید هوتي هیں مکلک صاحب کے اس بیان سے مخالف هی کہ اِنسانوں کے بڑھنے کي قوت وجہہ معیشت کے بڑھنے سے همیشہ غالب رهیگي اور مل صاحب کي اس تحریر کے خلاف هی کہ یہہ میلان آبادي کا کہ وہ اکثر مقاموں

میں سرمایہ کے بڑھنے سے بہت جلد زیادہ بڑھتی ہی چنانچہ سطر حالات خلقت کے دنیا میں اکثر جگہہ ایسا پایا گیا کہ اُسپر بحث و تکرار نہیں ہوسکیہ مگر آرچ بشپ وتلائیے صاحب اپنی رسالہ بہم سے مقام متصلہ ذیل میں اشتراک ایک لفظ کا دو معنوں میں اختلاف مذکور کا باعث ٹھہراتے ہیں *

چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ یہہ مختلف فیہ مسئلہ کہ آبادی وجہہ معاش کی نسبت بہت زیادہ ترقی کی آمادہ ہی اور اسی وجہہ سے تعداد خلقت کا دباؤ خوراکوں کی مقداروں پر ہر آیندہ نسل میں بڑھتا جاویگا یہاں تک کہ اگر کوئی نئی تدبیر سوچی نجاوے تو اِنسانوں کی بھلائی کم ہوتی جاویگی اور اِس مسئلہ کو بعض لوگ جو برخلاف اِس حقیقت کے قایم کرتے ہیں کہ تمام تربیت یافتہ ملکوں میں پہلے وقتونکی نسبت فی زمانہ دولت زیادہ ہوگئی ہی وجہہ اُسکی مشترک ہونا لفظ میلان کا دو معنوں میں ہی جو آبادی کی بحث میں ایک مشترک اصطلاح کے طور پر مستعمل ہی واضح ہو کہ کسی نتیجہ کی طرف میلان سے کبھی ایسے سبب کی موجودگی مراد ہوتی ہی کہ بشرط نہونے کسی مانع کے اُسکی تاثیر و عمل سے وہ نتیجہ پیدا ہو جسکی طرف وہ میلان پایا جاتا ہی اور بلحاظ ان معنونکے یہہ کہنا راست ہی کہ زمین یا مثل اُسکے کوئی اور جسم جو اپنے مرکز کے گرد پھرتا ہی مماس کیطرف بھاگنے کا میلان رکھتا ہی معنی اُسکے یہہ ہیں کہ اگر زمین کو کشش اتصال نروکے جسکے سبب سے وہ سورج سے ایک مقام مناسب پر ہمیشہ رہتی ہی تو قوت مبعدالمرکز کے باعث سے وہ مرکز سے گریز کر جاوے اور ایسا ہی آدمی کا جسم سیدھا کھڑے رہنے کی نسبت پڑے رہنے پر زیادہ میلان رکھتا ہی یعنی میلان کی کشش اور مرکز میلان کا سکون ایسی چیزیں ہیں کہ ہوا کے تھوڑے صدمہ سے وہ آدمی گر سکتا ہے مگر قوت اعصاب کے عمل سے وہ گر جانے سے باز رہتا ہی خلاصہ کلام یہہ کہ معنی اِس کلام کے کہ آبادی کی تعداد خوراک کی مقدار سے زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتی یہہ ہیں کہ انسانوں میں ایسے خواص ہیں کہ اگر مانع روک ٹوک اُنکی نکرے تو آبادی معاش سے زیادہ بڑھ

مگر کبھی کسی سمت کی طرف میلان سے ایسے حالات کی ہیئت مجموعی مراد ہوتی ہی جسسے کسی سمت کے وقوع کی توقع پڑتی ہی غرض کہ یہہ وہ دو معنی ہیں کہ تقریرات مذکورہ بالا میں یہہ لفظ اُسمیں مستعمل ہوا اور دوسرے معنوں کی رو سے زمیں اپنی گردش پر بھاگنے کی سمت اور آدمی کھڑے ہوئے پر پڑے رہنے کی نسبت بہت زیادہ میلان رکھتا ھے اور ایسا ہی جب کسی ملک کی تاریخ میں نہایت وحشی زمانہ کو کمال تربیت یافتہ زمانہ سے متابل کیا جاوے تو یہہ بات ثابت ہوسکتی ہی کہ خلقت کی علم و تربیت کی ترقی میں مقدار خوراک آبادی کی نسبت زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتی ہی چنانچہ انگلستان میں باوصف اسکے کہ پانسو برس پہلے سے آبادی بہت زیادہ بڑہ گئی ہی مگر خوراک سے نہ نسبت اُسکے بہت کم کی مناسبت رکھتی ہی جسسے کہ پانسو برس پہلے رکھتی تھی یعنی اب بھی آبادی کی تعداد خوراک کی مقدار سے بہت کم ہی مگر یہہ مناسبت بھی خواہش سے زیادہ ہی *

اگر دنیا کی موجودہ حالت اُس حال سے مقابلہ کرنے سے جو نہایت قدیم تاریخوں سے ظاہر ہوتا ھے نہایت خراب و خستہ ثابت ہووے تو یہہ تسلیم کرنا چاہئیے کہ تعداد خلقت کی مقدار خوراک سے زیادہ بڑھنے پر مائل ہی اور اگر یہہ ثابت ہو کہ وجوہ معیشت باشندوں کی تعداد کی برابر چلی آئی ہی تو یہہ بات صاف واضح ہو جاویگی کہ خوراک و خلقت کی ترقی برابر ہوتی رہی ہی اور اگر وجوہ معیشت تعداد خلقت سے بہت زیادہ بڑھتی پائی جاوے تو کذب اُس مسئلہ کا بخوبی ظاہر ہو جاوے جسپر بحث و تکرار کے زور شور رہنے ہیں بلکہ خلاف اُسکے یہہ صحیح ثابت ہو جاوے کہ وجوہ معاش آبادی کی نسبت جلد تر بڑھنے پر مائل ہیں اب غور کرنا چاہئیے کہ اُن قوموں کی قدیم تاریخوں سے کیا دریافت ہوتا ہی جو اب تربیت یافتہ ہیں یا اب جو وحشی قومیں ہیں اُنکا حال اب کیسا ہی حال اُنکا یہہ ہی کہ مفلسی اُنکی قدیم ہی اور قحط سالی کی مار مار رہتی ہی اور آبادی اُنکی تھوڑی اور وجوہ معاش آبادی سے بھی نہایت تھوڑی ہیں یہہ ہمنے مانا اور تسلیم کرنے کے قابل ہی کہ تمام ملکوں میں بہت لوگ ایسے غریب و محتاج ہیں کہ حال اُنکا نہایت شکستہ ہی پھر بھی اُنکی ہمیشہ بدبختی رہنے سے

ملحاظ اسبات کے کہ اُنکی تعداد کی بڑھتی اُنکی دولت کی بڑھتی کی سمت زیادہ میلان رکھتی ہی ہم کیا نتیجہ نکال سکتے ہیں لیکن اگر کوئی ملک ایسا ہو کہ افلاس اُسکا وحشیونکے عام افلاس سے قلیل ہو تو وہاں یہہ بات درست ہوگی کہ اُن حالتونکے بموجب جنمیں وہ ملک ہوگا وجوہ معاش آبادی سے زیادہ بڑھنے پر مائل ہیں اب یہی حال ہر ایک تربیت یافتہ ملک کا ہی اگرچہ ایرلینڈ والے اب بھی غریب اور کثرت سے ہیں مگر باوجود اسی لاکھہ ہونے کے نہ نسبت اُس وحشیانہ حالت کے جب کہ وہ لوگ شکار کھیلنے والے اور مچھلیوں کے مارنیوالے تھے بہت کم تکلیف اُوٹھاتے ہیں انگلستان کی قدیم تاریخ میں بڑی بڑی خشک سالیاں اور کڑی کڑی وبائیں جو قحط سالی کے نتیجے ہیں جابجا مندرج ہیں مگر آج کل باوجود اسبات کے کہ تعداد آبادیکی نہ نسبت پہلے وقتوں کے تگنے چوگنے ہوگئی قحط و وبا کے چرچے سے بھی نہیں جاتے *

امریکا کے اضلاع متفقہ بڑی محقق مثالیں ہیں کہ وہاں خلقت نے بڑی اور برابر ترقی پائی اور وہ اضلاع ایسے میدان تھے کہ آبادی کی قوتوں نے وہیں کمال اپنے دکھائے مگر باوصف اسکے کہ وہاں ترقی خلقت نے کمال زور و شور اپنے دکھائے ترقی خوراک کی برابری نکرسکی پہلے بسنے والے کمال قلت کے باعث سے مرگئے اور آل و اولاد اُنکی بھی فاقہ کشی اور نہایت محتاجی سے مرگئی مگر باوجود اسکے معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر اُنکی تعداد خلقت میں ترقی ہوئی اُسیقدر وجوہ معاش بھی بڑھتی گئیں بلکہ تعداد خلقت سے پہلے خوراک کو ترقی نصیب ہوئی اگر یہہ بات مانی جاوے کہ نسل انسان کی ترک وحشت اور قبول تربیت کی صلاحیت رکھتی ہے اور وحشی قوموں کی نسبت تربیت یافتہ لوگونمیں وجوہ معیشت زیادہ ہوتی ہیں اور یہہ باتیں ایسی ہیں کہ اسنے انکار نہیں ہوسکتا پس یہہ لازم آتا ہے کہ خوراک آبادی کی نسبت ترقی کرنے پر زیادہ میلان رکھتی ہے *

اگرچہ خود مالتھس صاحب نے اپنے پہلے مشتہر کیئے ہوئے نسخوں میں کبھی کبھی ایسا مطالعہ کیا جو نئی تحقیق کرنے والونکا خاصہ ہے مگر جو غلطی کہ اُنہوں سے صادر ہوئی اُس سے اُن کے عملی نتیجوں کسیطرح کی مضرت نہیں پہونچی جنکی بدولت وہ آدم اسمتھہ کی برابر

انسانوں کے ورثے قرار دیئے گئے یہہ کوئی بڑی بات نہیں ہے کہ کچھہ موانع نہوں تو خوراک خواہ آبادی کمال تیزی سے ترقی پر مائل ہو بشرطیکہ یہہ تسلیم کیا جاوے کہ انسان کی خوشحالی یا تباہی معاش و آبادی کی مناسب مناسب ترقیوں پر منحصور و منحصر ہے اور ایسے اسباب انسان کے قابو میں ہیں کہ اُنسے وہ ترقیاں با قاعدہ رہ سکتی ہیں اور یہہ ایسے اصول ہیں کہ مالتھس صاحب نے اُنکو ایسے واقعات اور تقریروں سے مضبوط و مستحکم کیا جو پرانے پرانے تعصبوں کے مخالف تھے اور عوغائی لوگ اُنپر شور و غل مچاتے ہیں بڑے بڑے مقرر لوگ اُن کو تسلیم کرتے ہیں اور وہ لوگ بھی اُنکو مانتے ہیں جو اپنی رایوں کو مسلم جانتے ہیں *

باقی اسباب کا بیان کہ معاش و آبادی کی مناسب ترقیوں کے کیا کیا اسباب ہیں وہ ایسے مولف کی نہ نسبت کہ علم انتظام مدن سے ماہر ہووے زیادہتر اُس مؤلف کا کام ہے جو سیاست مدن میں کامل ہو ہاں سردست اتنا بیان گوش گذار کیا جاتا ہے کہ علم اور جان و مال کی نگہبانی اور تجارت بیرونی اور اندرونی کی آزادی اور منصب اور اختیار پر ہرایک کی رسائی وہ مقدم اسباب ہیں جو ایک ہی وقت میں افراط معاش کو ترقی دیتے ہیں اور لوگوں کے عالی حوصلہ کرنے سے تعداد خلایق کو بلا ترقی مس بسبب بخشتے ہیں اور تجارات اور معاوضات کے موانع اور خصوص ایسے مصنوعی موانع کہ بطفیل اُنکے اکثر لوگوں کو فخر و عزت پیدا کرنے سے محرومی ہوتی ہے اور جان و مال کی جوکھوں اور جہالت ایسے عام اسباب ہیں کہ بدولت اُنکے محنت کی اجرت گھٹتی ہے اور ایسی وحشیانہ حالت پیداہوتی ہے کہ حسب اقتضاے اُسکی خلقت کی ترقی کی قوت بلا مانع دوراندیشی حدود معاش تک پہونچنے میں دوڑدھوپ کرتی ہے اور وہ قوت صرف تباہی اور خستہ حالی سے مغلوب ہوتی ہے اور ان سب باتوں کو عام اسباب اسلیئے کہتے ہیں کہ وہ اسباب اُن میں داخل نہیں جو خاص خاص قوموں سے خصوصیت رکھتے ہیں اور وہ بجاے خود ملحوظ ہونے کے قابل ہیں اور وہ خاص اسباب ایسے ہیں جیسے کہ ملک چین میں اولاد کی لغو خواہش اور وہ ملکی خصوصے جنکی بدولت معافی دار ایرلینڈ میں قایم ہوئی اور انگلستان کے بعض

بعض حصوں میں قوانین پرورش غربا کا رواج   مگر قطع نظر خصوصیات
مذکورہ کے یہہ بات عموماً بیان ہوسکتي ہے کہ جس چیز سے کوئي قوم
پست ہمت ہوتي ہے اور اُسکي معاش پیدا کرنے کي قوت نقصان پاتي
ہے وہ چیز معاش کي مناسبت کو تعداد خلقت سے کم کرتي ہے جس
چیز سے لوگوں کي ہمتیں بڑھتي ہیں اور اُنکي معاش پیدا کرنے کي قوت
زیادہ ہو تو وہ چیز تعداد خلقت کي مناسبت کو مقدار معاش سے کم
کرتي ہے یعني وجوہ معاش زاید ہو جاتي ہیں حاصل کلام یہہ کہ وجوہ
معاش سے آبادي کا جلد جلد بڑھنا کمال بد انتظامي کي علامت ہے اور
اسباب کي دلیل ہے کہ اُس سے اور بھي نہایت بڑي بڑي برائیاں موجود
ہوں جنکے سببوں میں سے بد انتظامي بھي ایک سبب ہے *

باوجود اُن قولوں کے جو ہمنے اوپر لکھے ہمکو یقین ہے کہ مل صاحب اور
مکلک صاحب کي بھي یہي رائیں ہیں اور یقین واثق ہے کہ مشتملہ اِن
مشہور مصنفوں کے کسي مصنف کو اسبات میں شک شبہہ نہیں کہ
یورپ کے رہنے والوں کي حالت پانسو برس کے عرصہ سے روز بروز ترقي پر
ہے اور کسي مصنف کو یہہ خیال بھي نہیں ہے کہ وہ ترقي غایت کو
پہونچ گئي یا کوئي حد اُسکي معین ہے اور جب کہ وہ لوگ انسانوں
کي اُس حالت کا جو غالباً شدني ہے حال بیان کرتے ہیں تو اُنکا بیان
ہمارے بیان کے مطابق ہوتا ہے اور جہاں کہ صرف مضموں آبادي کي
علیحدہ گفتگو کي تو وہاں ایسي تقریر کا استعمال کیا کہ کام ناکام اُسپر
اعتراض کرنے کي دلیري ہووے اور یہہ بات یقیني ہے کہ اُنہوں نے اُس
تقریر کا استعمال اس طرح سے کیاکہ اُس سے وہ خود گمراہ‌نہوئے اور اس اپنے
گمراہ نہونے کي وجہہ سے اُنہوں نے یہہ معلوم نکیا کہ اور لوگ اسکے پڑھنے
سے خراب و گمراہ ہوں گے مگر اسبات سے انکار نہیں ہوسکتا کہ تعلیم یافتہ
لوگوں میں سے بہت اشخاص جو اس علم سے سرسري واقف ہیں وہ اُسي
طور تقریر سے گمراہي میں پڑے ہیں جسمیں وہ آبادي کا مسئلہ بیان کیا
گیا ہے اور جب کہ ایسے لوگوں سے یہہ بات کہي جاوے کہ انسانوں کي
نسلیں وجوہ معاش سے زیادہ جلد بڑھتے اور ملک کي آبادي کو وجوہ
معاش کي حدوں تک پہونچانے پر مائل رکھتي ہیں تو وہ لوگ یہہ نتیجہ
نکالتے ہیں کہ جو سے ہونے والي ہے وہ ضرور واقع ہوگي اور اسلیئے کہ

خلقت کي تعداد کي ترقي سے اِفلاس کي طبعاً ي ممکن ھے تو وہ لوگ سمجھتے ھیں کہ مفلسي ضرور آویگي اور اِس لئے کہ تعداد اُن لوگوں کي بقدر وجوہ معاش بڑہ جاتي ھے اور آخر کار بحسب زعم اُنکے وجوہ معاش کي قوت غالب بڑھیگي تو وہ یہہ سمجھتے ھیں کہ عدم غلہ ضرور واقع ھوگا اور بہت لوگ خود کام اور ایسي سامت مارے ھیں کہ وہ اس مسئلہ کو کمال ادعاں و اعتقاد سے قبول کرتے ھیں جس سے نہایت تکلیف و حرج سے بھاگنے کا حیلہ اُنکے ھاتھہ آتا ھے جو تجویز بہبودي کو لازم ھے علاوہ اُسکے وہ لوگ یہہ سوال بھي کرتے ھیں کہ نقل مکاں کو وسعت دینے سے کیا فائدہ متصور ھے اِسلیئے کہ جسقدر دنیا خالي ھے وہ آبادي کي ضرور ھونے والي ترقي سے پوري ھوجاوے گي اور † قوانین اناج کي تبدیل کي کیا حاجت ھے اسلیئے کہ اگرچہ معاش ایک عرصہ دراز تک کثرت سے اور وسعت سے رھے تو تھوڑے عرصہ میں معاش اور آبادي پھر برابر ھو جاویگي اور ھم لوگ ایسے خراب رھینگے جیسے کہ پہلے تباہ تھے *

منجملہ اُن لوگوں کي جو عقل و وھم کي سمت زیادہ مناسبت سے تقریریں کرتے ھیں بہت سے ایسے لوگ ھیں کہ ان مسئلوں کے سمجھنے کي قابلیت نہیں رکھتے اور باوجود اسکے اُنکو علم انتظام کے اُن مسئلوں میں سے سمجھتے ھیں جو مسلم و مقرر ھیں اور حقیقت اُنکي یہہ ھي کہ وہ لوگ اس تمام علم کو تقریروں کا ملونا اور باتوں کا بلونا جانتے ھیں اور بجاے اُسکے کہ تقریروں کي درستي کو ٹھیک ٹھاک کریں اُن مدارج کي تحقیق سے انکار کرتے ھیں جو ایسے ایسے برے نتیجوں کے مخرج و منشاء ھیں *

واضح ھو کہ اسقدر رد و بدل اور اتنے طول کلام کا باعث یہہ ھوا کہ ایسے غلط فہموں کي پھیلاوٹ دیکھي گئي اگرچہ یہہ رد و بدل ایسي ھے کہ بعض لوگ اُسکو ایسي تقریر سمجھتے ھیں جو لفظ مثال کے استعمال سے تعلق رکھتي ھے اور بعضے لوگ ایسا خیال کرینگے کہ ایسي جسمت کے ثبوت میں گفتگو کي گئي جو صاف صاف واضح تھي *

---

† قوانین اناج گریٹ برٹن میں کے اُن قوانین کو کہتے ھیں جنمیں غیر ملکوں کے اناج کي اُس ملک میں آنے کي ممانعت ھے باستثناے اُن زمانوں کے جنمیں قیمت معین مقدار سے زیادہ ھو جاوے یہہ قوانین سنہ ۱۸۴۶ ع میں منسوخ ھو گئے * ہ

تیسري اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني هے که محنت اور باقي اورتمام ذریعونکي قوتیں جنکي بدولت دولت حاصل هوتي هی اسطرح بیحد و غایت بڑه سکتي هیں که اُن ذریعوں کے حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعه ٹھراویں

تحصیل دولت کا بیان

لفظ دولت کے معني اور مسئله ابادي کے حالات بیانکرکے اُن وسائل دولت سے بحث کرتے هیں جن سے دولت حاصل هوتي هی مگر سب سے پہلے بیان اُن اصطلاحوں کا ضروري هی جو مصدر تحصیل اور اسم پیداوار کے نام سے بولي جاتي هیں *

پیداوار کا بیان

واضح هو که جهانتک علم انتظام کو سروکار هی وهانتک اجزاء مادیه کي تبدیل و تغیر کو پیدا کرنا کهتے هیں اور بعد اُن تبدیلات کے جو چیز حاصل هوتي هی اُسکو پیداوار بولتے هیں غرضکه نفس تبدیل کو پیدا کرنا اور حاصل تبدیل کو پیداوار کہتے هیں اور یهه بات یاد رهے که پڑهنے والوں کو یهه بات یاد دلانا کچهه ضرور نهیں که خود مادہ نقصان و زیادتی کے قابل نهیں اور جو تغیر که آدمي اور اور آزمودہ وسیلوں کے باعث سے اُس میں آتا هی وہ صرف اتني بات هی که اُسکي صورت بدلي جاتي هی اور اسلیئے که اس فن خاص میں عوارض دولت سے بحث کیجاتي هی اور منجمله تبدیلوں کے اُن تبدیلیوں کا بیان کیا جاتا هی جو دولت کے

محتاج کئي جاتي هيں باقي اور کل بد لموں کو قسم پیداوار سے خارج
کیا گیا واضح هو که جیسے ایک لڑکا دریا کے کنارے سے ریت اُٹھاکر قلعه
بناتا هی اور دوسرا لڑکا اُسکو لات مار کر گرا دیتاهے اور وه دونو لڑکے اپنا اپنا
کام دکهاتے هیں ایسا هي ایک آدمي محل بناتا هی ارر دوسرا اُسکو ڈها
دیتا هی مگر فرق اتنا هي که آدمي اجرت کا مستحق هوتا هی اور لڑکونکا
کام ضائع جاتا هے اور اسي لئے آدمي کي نسبت یهه بات کهني مناسب هے
که اُسنے ایک چیز اپنے زور بازو سے پیدا کي اور اُسکے کام کے نتیجے کو
پیداوار کهنا عین صواب هی عام اس سے که وه ویرانه کے بنانے پر مرتب
هو یا آبادي کے اوجاڑنے کا نتیجه هو *

بیان اسبات کا که کل پیداوار اجناس اور خدمات میں منحصر هی

واضح هو که کل پیداوار کو مادي اور غیر مادي قسموں پر تقسیم کیا جاوے
یا یوں بیان کیا جاوے که کل پیداوار اجناس اور خدمات میں منحصر
هی اور ظاهر یهه معلوم هوتا هی که یهه تقسیم آدم اسمتهه صاحب کي اُس
تقسیم سے ماخوذ هی جسمیں کل محنتوں کو بارآوراور غیر بارآور قسمونمیں
منحصر کیا هی غرضکه جن لوگوں نے تقسیم آدم اسمتهه صاحب کو کمال
افضل سمجها تو اُنهوں نے ساتهه اُسکے یهه بهي کیا که ایسي محنت کو غیر
بارآور کهنا مناسب سمجها که بدون اُسکے تمام مقتضیں پوري نهوں
چنانچه اُنهوں نے خاصلات اُس محنت کے ظاهر کرنے چاهے اور مادي اور
غیر مادي خدمات کي اصطلاحیں نکالیں *

لیکن معلوم هوتا هی که بارآور اور غیر بارآور محنتوں یا مادي اور غیر
مادي پیداواروں کے پیدا کرنے والوں اور خود جنسوں اور خدمتوں
کے درمیان میں جن جن تمیزوں کا ارادہ کیا تو وه تمیزیں ایسے اختلافوں
پر منحصر هیں جو خود اُن چیزوں میں پائے نهیں جاتے جیسے بحث
کیجاتي هی بلکه جن جن طریقوں سے وه چیزیں همکو متوجهه کرتے هیں
وه احلاف اُنمیں موجود هیں اور جن حالتوں میں که خصوص تبدیل پر هم
ملتفت نهیں هوتي بلکه حاصل تبدیل منظور نظر هوتا هے تو ایسي حالتوں
میں علماے انتظام مدن اُس شخص کوجو تبدیل کا مرتکب هوا بار آور محنتي

یا کسي جنس یا مادي پیداوار کا پیدا کرنے والا نام رکھتے ہیں برخلاف اُسکے جب کہ حاصل تبدیل سے قطع نظر کیجاوے بلکہ صرف تبدیل ہي تبدیل پر التفات ہووے تو علماے انتظام اُس تبدیل کرنیوالے کو غیر بارآور محنتي اور اُسکي محنتوں کو خدمات یا غیر مادے پیداوار قرار دیتے ہیں جیسے کہ ایک چمار چمڑے اور دھاگے اور موم سے جوتے کا جوڑا بناتا ہی اور بساھي پھیرنے والا اُنکو پاک صاف کرتا ہی منجملہ اُن دو صورتوں کے پہلي صورت کا یہہ حال ہی کہ نظر ہماري حاصل فعل یعني صرف جوتي پر متعین ہی اسلیئے یہہ کہتے ہیں کہ چمار نے جوتي بنائي اور دوسري صورت کي یہہ صورت ہی کہ یہاں نفس فعل ملحوظ ہی حاصل فعل سے کچھہ علاقہ نہیں اور یہي باعث ہی کہ اس شخص کي نسبت یہہ بات کہہ نہیں سکتے کہ اسنے جوتي بنائی یا صاف کي بلکہ یہہ صاف کہہ سکتے ہیں کہ اُسنے صاف کرنے کي خدمت پوري کي مگر یہہ بات یاد رہے کہ ہر حالت میں فعل اور حاصل فعل ہوتا ہی مگر فرق اتنا ہی کہ کبھي نفس فعل ملحوظ ہوتا ہی اور کبھي حاصل فعل پر نظر ہوتي ہی *

منجملہ اُن سببوں کے کہ اُنکے باعث سے کبھي نفس فعل پر نظر ہوتي ہی اور کبھي حاصل فعل ملحوظ ہوتا ہی پہلا سبب اُس تبدیلي کي کمي بیشي ہی جو ظہور میں آتي ہی اور دوسرا سبب وہ طریقہ معلوم ہوتا ہی جس طریقہ سے تبدیلي کے فائدہ کو اُس تبدیلي کا فائدہ اُٹھانے والا خرید کرے *

جہاں کہیں کہ تھوڑي سي تبدیل واقع ہوتي ہی اور خصوص ایسي صورت میں کہ شے تبدیل یافتہ تبدیل کے بعد بھي جوں کي توں اُسي نام سے باقي رہي تو التفات اپنا فعل پر مائل ہوتا ہی اور نظر بریں یہہ نہیں کہہ سکتے کہ باورچي نے گوشت بنایا بلکہ یہہ کہتے ہیں کہ اُسنے اُسکو پکایا مگر یہہ کہہ سکتے ہیں کہ گلگلے اُسنے بنائے اِسلیئے کہ تبدیل اُسمیں بہت واقع ہوئي غرضکہ تبدیل کے بعد نام کا بدل جانا شرط ہی چنانچہ درزي کي نسبت یہہ کہہ سکتے ہیں کہ اُسنے کپڑیکا کرتہ بنایا اور رنگریز کي نسبت یہہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اُسنے رنگین کپڑا بنایا اگرچہ تبدیل اسکي درزي کي تبدیل سے زیادہ ہی مگر فرق اتنا ہی کہ جب

کپڑا درزي کے ھاتھہ سے سلتا ھی تو نام اُسکا بدل جاتا ہی اور رنگریز کے پاس وصف اُسکا بدل گیا باقي نام اُسکا نہیں بدلا اور کوئي چیز اُسمیں پیدا نہیں ھوئي *

دوسرا بڑا سبب وہ طور ھی جس طور پر قیمت ادا کیجاتي ھی چنانچہ کبھي کبھي ایسا ھوتا ھی کہ نہ پیدا کرنے والا اپني محنت کي فروخت کا عادي ھوتا ھی اور نہ ھم لوگ اُسکي خرید کے عادي ھوتے ھیں بلکہ حقیقت میں اُس شئے کي بیع و شرا کے عادي ھوتے ھیں جسپر وہ محنت صرف ھوتي جیسے کہ جب دواکي قیمت خرید تے ھیں تو اُسوقت وہ دوا ملحوظ ھوتي ھی اور کبھي کبھي جو چیز ھم خرید تے ھیں وہ خود ملحوظ نہیں ھوتي بلکہ اُسکے تبدیل کي محنت خرید کي جاتي ھی جیسے کہ ھم فصاد یا طبیب کو نوکر رکھتے ھیں واضح ھو کہ ان تمام صورتوں میں توجھہ کي اصل خاصیت یہہ ھی کہ وہ آپ کو اُس چیز پر مائل کرتي ھی کہ جسکي بیع و شراکي عادت ھی اور جسقدر کہ ھمکو محنت کي خرید اور نیز اُس چیز کي خرید کي عادت ھی جو صرف محنت سے حاصل ھوتي ھی اُسیقدر ھم لوگ اُس جنس یا خدمت کو حاصل محنت سمجھتے ھیں چنانچہ مصوري اور تاریگري وہ کام ھیں کہ دونوں کا حاصل وہ خوشي ھی جو نقل و تاري کرنے سے حاصل ھوتي ھی اور جو وسیلے کہ مصور اور تاریگر اختیار کرتے ھیں وہ ایک ھي قسم کے ھوتے ھیں چنانچہ دونوں آلات جسمانیہ سے کام لیتے ھیں مگر نقاش اُن آلات جسمانیہ سے روغني کپڑوں پر رنگ آمیزي کرتا ھی اور تاریگر اُنھیں آلات جسمانیہ سے تاریاں دیکھاتا ھی اور اچھي اچھي تانیں بناتا ھی اور نفس محنت کو بیچتا ھی اور نقاش اُس حاصل محنت کو فروخت کرتا ھی جسپر محنت صرف کرتا ھی محنتي لوگوں اور ادنے خدمتگاروں میں فرق اتنا ھی کہ خاص خاص طور پر اُنکي خدمتیں بکتي ھیں چنانچہ وہ خدمتگار جو تہہخانہ سے کوئیلہ نکالکر کسي کمرے میں لیجاتا ھی وہ ویسا ھی کام کرتا ھی جیسے کہ کھان کھودنے والا آدمي کوئیلہ کو غار سے نکالکر اوپر تک لاتا ھی مگر جب کہ کوئلے کھان سے باھر نکل کر کوئلہ والوں کے تہہخانہ تک پہنچ جاتے ھیں تو وہ کوئلوں کي قیمت اداکرتا ھے اور نوکر کو لانے کي تنخواہ دیتا ھے

اور یہی باعث ہے کہ کہاں کھودنے والے آدمی کی نسبت یہہ بات کہتے ہیں کہ اُسنے حسن مادی یعنی کوئلوں کو پیدا کیا اور نوکر کی نسبت یہہ کہہ سکتے ہیں کہ اُسنے پیداوار غیر مادی یعنے بس خدمت کو پیدا کیا اور اصل یہہ ہی کہ وہ دونوں شخص ایک ہی سے کو پیدا کرتے ہیں یعنی مادہ میں تبدیل و تغیر پیدا کرتے ہیں مگر ہمارے الفاظ کی یہہ صورت ہی کہ ایک حالت میں نفس فعل پر اور دوسری حالت میں حاصل فعل پر مائل ہوتا ہی *

جب کہ لوگ ارتس حاصل ہوتے ہیں تو تمام چیزیں اپنے ہی گھروں میں بناتے ہیں چنانچہ اگلے وقتوں میں جس زمانہ میں سپہگری اور دلاوری کے چرچے رہتے تھے ساری بیگمات اور شاہزادیوں کا یہہ عالم تھا کہ اپنی لونڈی باندیوں کی کارگذاری میں بحسب مقتضاے رسم وعادت کے شریک ہو جاتی تھیں مگر تقسیم محنت نے وہ کام کیا کہ چرخہ اور تانا تک گھروں سے نکالکر کارخانوں تک پہنچایا اور اگر وہ گفتگو جو نزاع و بحث کا محل ہی راست اور درست ہو تو یہہ کہنا مناسب ہی کہ تقسیم محنت کے طفیل سے کاتنے والے اور بنے والے غیر بارآور محنتیوں سے بار اور محنتی ہو گئے اور غیر مادی خدمتوں کے پیدا کرنے سے مادی حسنوں کے پیدا کرنیوالے بنگئے *

جنس و خدمت میں امتیاز کرنے کا بیان

اگرچہ ہم ایسی اصل و اصطلاح پر اعتراض کرتے ہیں کہ اُسکی رو سے تمام پیدا کرنیوالے بحسب اپنی پیداواروں کے حواس کے خدمات و احساس کے پیدا کرنیوالوں میں منقسم ہوتے ہیں مگر باوجود اُسکے خدمات و احساس کی تمیز و تفریق کے فائدوں کو تسلیم کرتے ہیں اور ساتھہ اسکے یہہ بھی مانتے ہیں کہ خدمت کو ملفظ تبدیل اور حسن کو ملفظ سے مبدل تعبیر کریں اور لفظ پیداوار کا دونوں کو شامل رہے *

جب تک کہ کوئی شخص ایجاد سے میں مصروف نہووے تو حسب دستور اُسکو یہہ نہیں کہہ سکتے کہ اُسنے اُسکو پیدا کیا چنانچہ مچھلی پکڑنیوالا اگر اتفاق سے ایسی مچھلی یعنے سیپی پکڑے کہ اُسمیں موتی پایا جاوے تو اُسکو یہہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ موتی کا پیدا کرنیوالا ہی بلکہ اُسکو موتی کا اتفاق سے پانے والا کہینگے برخلاف اُسکے اگر جزیرہ لنکا یعنے سیلوں

کا مچھلي پکڑنیوالا جو موتي والي مچھلیوں یعنے سیپوں کو پکڑتا رہتا ھے موتي والي مچھلیوں کو پکڑے یعنے صدف نکالے تو اُسکي نسبت یہہ بات کہہ سکیے ھیں کہ وہ موتي کا پیدا کرنیوالا ھے اور کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ دونوں صورتوں میں موتي کا وجود بذریعہ قدرت کے ھی اور اُسکے قسمي ھونیکا باعث وھي مچھلي والا ھی جسنے اُسکو مقام سمندري سے نکالا اور جوھریوں تک پہونچایا مگر فرق اِتنا ھی کہ ایک صورت میں بقصد ھاتھہ آیا اور دوسرے صورت میں قصداً ھاتھہ لگا خلاصہ کلام یہہ ھی کہ ایک صورت میں ھماري توجہہ مچھلي یعنے سیپي پکڑنیوالے کی ذریعہ پر ھوتي ھے اور اِس سبب سے اُسکو موتي کا پیدا کرنیوالا کہتے ھیں اور دوسري حالت میں قدرت کے ذریعہ پر توجہہ ھوتي ھی اور اسي باعث سے اُسکو صرف قبضہ کرنیوالا کہتے ھیں مگر اِس علم کي رو سے یہہ بات اچھي معلوم ھوتي ھی کہ اُن دونو کو پیدا کرنیوالا کہنا چاھیئے *

خرچ کي تعریف

علماء اِنتظام کا یہہ دستور ھی کہ تحصیل کے مقابلہ میں لفظ خرچ کا استعمال کرتے ھیں اور مراد اُس سے یہہ لیتے ھیں کہ وہ دولت کے کسیقدر حصہ کا پورا یا تھوڑا ضایع کرنا ھوتا ھے اور ھر تحصیل کا مقصود بالذات اُسکو سمجھتے ھیں *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ھیں کہ تمام تحصیلوں کا بڑا مقصود خرچ ھے اور مکلک صاحب کہتے ھیں کہ خرچ کے معنوں سے اُن وصفوں کا معدوم ھونا مراد ھی جنکے ذریعہ سے تمام اجناس مفید اور قابل خواھش ھو جاتي ھیں اور دن و محنت کي پیداواروںکا خرچ کرنا اُس مادہ کي فنا ھوتي ھی جسکي امداد اور اعانت سے وہ پیداواریں مفید و نافع ھو جاتي ھیں اور اس مادہ کے فنا ھونے سے اُن چیزوں کي قابل معاوضہ قیمت ضایع ھو جاتي ھی جو صرف محنت سے اُمیں پیدا ھوئي تھي اور حقیقت یہہ ھی کہ صرف آدمي کي سعي و محنت کا مقصود اور نتیجہ خرچ ھی اسي نظر سے اگر کوئي جنس استعمال کے قابل ھووے اور خرچ اُسکا ملتوي رکھا جاوے تو نقصان واقع ھوتا ھی انتہی *

اگرچہ یہہ بات تسلیم کے قابل نہیں کہ جو چیزیں پیدا ھوتي ھیں *

فنا هوتي هين مگر يهه امر مسلم نهين كه وه فنا كرنے كے ليئے پيدا هوتي هين بلكه برتاؤ كے واسطے پيدا كيجاتي هين مگر معدوم هونا أنكا إستعمال سے لازم هى اور كوئي شخص أنكو جان كر معدوم نهين كرتا بلكه حتى الامكان أنكے حفظ و صيانت مين كوشش كرتا هى اور حقيقت يهه هے كه بعض بعض ايسي چيزين هين كه باستثناء اتفاقي نقصانوں كے معدوم هوسكني صلاحيت نهين ركهتين چنانچه عجائب خانوں مين بت اور جواهر خانوں مين ظروف اور جواهر سيكڑوں برس تك رهتے هين اور كسي طرح كا نقصان نهين هوتا اور بعض بعض ايسي چيزين بهي هين كه وه استعمال كے ساتهه فنا هوجاتي هين جيسے كه كهانے اور جلانے كي چيزين كه وه برتاؤ كے ساتهه معدوم هوجاتي هين اوراسليئے كه وه جنسين نهايت ضروري وندي هين تو لفظ خرچ كا استعمال عام اسطرح پر كيا گيا كه أس سے هر چيز كا برتاؤ سمجها جاتا هے مگر بهت سي جنسين ايسي هين كه أن ذريعوں كے باعث سے معدوم هوجاتي هين جنكے مجموعه كا نام وقت و زمانه قرار ديا گيا هى اور أسكے روك تهام مين نهايت كوشش كرتے هين اگر يهه بات صحيح هووے كه تمام تحصيلوں كا اصلي مقصود خرچ هى تو هر مكان كے بسنے والے كو خرچ كرنے والا كهنا چاهيئے نه يهه كه أسكو برباد كرنے والا كهين كيونكه اگر وه مكان آباد برهے تو اور زياده جلد برباد هوگا اگر بجائے لفظ خرچ كے لفظ استعمال كا برتا جاوے تو انتظام مدن كي بحث ميں ترقي متصور هووے مگر مقررہ اصطلاحوں كے بدلنے ميں ايسي مشكل هى كه هم چارناچار خرچ كا استعمال برابر كرينگے مگر معلوم رهے كه هماري مراد أس سے كسي شى كا استعمال هے اور استعمال أسكا وه برتاؤ هى جس سے وه شى اكثر فنا هوتي هى مگر يهه فنا هونا لازمي نهين *

هر ايك ملك كي دولت كا حصر اس سوال پر اكثر هوتا هى كه ملك والوں كے شوق ذوق أنكو ايسي چيزوں كي طرف مايل كريں جو بتدريج معدوم هوتي هين يا ايسے جنسوں پر رجوع كريں جو بهت، جلد معدوم هوتي هين *

مگر حصر دولت كا باشندوں كے خرچ بارآور يا غير بارآور كي ترجيح پر بهت زياده هوگا *

خرچ بارآور اور غیر بارآور کا بیان

واضح ہو کہ خرچ بارآور وہ کسی شے کا استعمال ہی کہ آیندہ کو پیداوار اُس سے حاصل ہووے اور خرچ غیر بارآور وہ کسی شے کا استعمال ہی جس سے آیندہ کوئی پیداوار حاصل نہووے خرچ غیر بارآور کی یہہ علامت ہے کہ خرچ کرنے والے کے سوا کسی کو لطف اُسکا حاصل نہو باقی اور تمام خلایق میں تاثیر اُسکی یہہ ہوتی ہی کہ جو اجناس اُنکے برتاؤ کے لیئے موجود ہوتی ہیں اُسمیں کمی آجاتی ہے *

بعض بعض ایسی چیزیں ہیں کہ بجز خرچ غیر بارآور کے صرف خرچ بارآور کی صلاحیت نہیں رکھتیں جیسے کہ قنطوں اور زرڈوزیکے کام اور اقسام زیور اور اصناف جواہرات جو صرف آراستگی کے کام میں آتے ہیں اور جاڑے گرمی کی روک تھام اُنسے نہیں ہوتی اور تماکو اور ھلاس اور سارے نشے اسی قسم میں داخل کیئے جاتے ہیں جنکی نسبت غایت سے غایت یہہ بات کہہ سکتے ہیں کہ وہ مضرت سے خالی ہیں اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ وہ صرف خرچ بارآور سے پیدا کی جاتی ہیں اور دیدہ و دانستہ خرچ غیر بارآور میں برتاؤ اُنکا نہیں ہوتا اور یہہ وہ قسم ہی کہ بیلچہ سے دخانی کل تک تمام آلات اور اوزار اور بڑا جہاز اس قسم میں داخل ہیں مگر اکثر جنسوں کا استعمال خرچ بارآور یا خرچ غیر بارآور کے طریق سے مالک کی مرضی کے موافق ہوسکتا ہی یعنے بجائے اُس چیز کے جو خرچ میں آوے کوئی اور چیز قایم ہوجاوے یا بجز حال کی خوشی کے اور کوئی بات اُس کا نتیجہ نہووے جس شے کی امداد و اعانت سے انسان کی حیات قایم رہ سکتی ہی استعمال اُسکا خواہ اُن لوگوں کی خاص پرورش میں ہووے جو خود اُسکو پیدا کرتے ہیں یا وہ اُن لوگوں کے خرچ میں آوے جو اُسکے پیدا کرنے والے نہیں مگر فرق یہہ ہی کہ پہلی صورت میں استعمال بطور خرچ بارآور کے ہوتا ہے اور دوسرے صورت میں بطریق خرچ غیر بارآور کے ہوتا ہی *

بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں امتیاز ایسا نہیں ہوتا جیسا کہ خرچ بارآور اور غیر بارآور میں ہوتا ہے اور یہی باعث ہے کہ لوگوں کی تقسیم بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں صحیح و سالم

نہیں ہوتي اس لیئے کہ ایسی لوگ بہت کم هیں کہ بعض بعض باتوں
کي روسے دونو قسموں میں داخل ہوں چنانچہ ایک هي آدمي
بقدر اُس خرچ ضروري کے جو اُسکے آیندہ کمانے کے لیئے ضروري هووے
بارآور خرچ کرنے والوں میں داخل هے اور وهي آدمي بسبب اخراجات
غیر ضروریہ کے غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں شامل هے اور محض غیر
بارآور خرچ کرنے والے وہ لوگ هیں جو بیہودہ خرچ کرتے هیں اور اُس
خرچ کے عوض میں آیندہ کچھہ پیدا نہیں کرتے اور بارآور خرچ کرنے والے
وہ لوگ هیں جو اسرافات بیہودہ سے پاک صاف هیں *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي اول قسم میں وہ لوگ داخل هیں
جو بذریعہ اپني پہلي محنتوں یا ارث و هبہ کے زرکافي پاس اپنے رکھتے
هیں اور فرصت اوقات اور آمد جایداد کو عیش و عشرت میں اوڑاتے هیں
مگر یہہ لوگ بہت کم هیں اور جو لوگ بسبب جہالت کے مفلس
هوتے هیں اُن میں ایسے بہت کم هوتے هیں کہ اپنے پیٹ پالنے کا ایسا
وسیلہ رکھتے هوں جو اُنکے زور بازو سے متعلق نہو برخلاف اُسکے تربیت یافتہ
قوموں میں مال و دولت اور جاہ و حشمت اور محنت و مشقت کي
تمنا اور لوگونکو فائدے پہنچانے کي آرزو هوتي هی ان هي باتونکا شوق
هماري خلقي کاهلي اور سستي عیش و آرام کے مخالف همکو مستعد
رکھتا هے اور جسقدر مال زیادہ محفوظ هوتا هے اور تحصیل جاہ و حشمت
کي جسقدر راهیں کھلتي جاتي هیں اور جسقدر کہ لیاقت اور دولت کي
قدر و منزلت علو خاندان کے مقابلہ میں لوگونکے نزدیک ترقي پکڑتي جاتي
هے اور جسقدر کہ وہ وحشیانہ تعصب جو محنت و مشقت کو بہت برا
جانتا هے کم هوتا جاتا هے اور جسقدر کہ پکا مذهب لوگوں کو یہہ بات
سکھاتا هے کہ انسانوں کو نہ بسبب خود غرضي اور ذاتي خوشي یا بیفائدہ
رنج کے عمدہ اور بہتر مطلبوں کے لیئے پیدا کیا گیا هی غرضکہ جسقدر
تربیت کي ترقي هوتي جاتي هی اُسقدر وہ تمام اسباب جنکی طفیل
آدمي دیدہ و دانستہ محنت و مشقت پر راضي هوتا هی زور و قوت
پاتے جاتے هیں اگرچہ تعداد اُن لوگوں کي جو اوقات اپني سستي اور
کاهلي میں کاٹتے هیں بجائے خود بڑهتي هی مگر پهر بهي اُن بدبختوں
کے مناسبت مستعد لوگوں سے کم هوتي جاتي هی *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کی دوسری قسم میں وہ لوگ شامل ہیں جو لوٹ کھسوٹ یا مانگ تانگ سے اوقات اپنی بسر کرتے ہیں اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جو لوگ لوٹ کھسوٹ سے اپنی بسر کرتے ہیں تعداد اُنکی ترقی تربیت کے باعث سے کم ہوتی جاتی ہی مگر منگتے فقیروں کی نسبت گونہ شک ہی کہ تعداد اُنکی کم ہووے اسلیئے کہ حصول دولت اُنکی موجودگی کا ضروری سبب معلوم ہوتی ہی اور یہی ظن غالب ہے کہ حصول خرچوں کے ساتھہ اُنکی تعداد بھی بڑھتی جاویگی اور یہہ بات اپنے تجربوں سے دریافت ہوئی کہ ایسے قانونوں کے سبب سے جو بناء معقول پر مبنی نہیں یا اُنکی عمل درآمد اچھی طرح نہیں ہوتی تعداد اُنکی بڑھنی ممکن و متصور ہی مگر یہہ بات شک و شبہہ کے قابل نہیں کہ اجراے تجارت اور شہروں کے انتظام اور عمدہ عمدہ قانونوں کے ذریعہ سے ہتے کٹے گداگروں کی تعداد اسقدر کم ہو جانی ممکن ہی کہ وہ نہایت خفیف سمجھی جاوے *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کی تیسری قسم میں وہ لوگ داخل ہیں جو ضعف و ناتوانی اور کبرسنی کے باعث سے ہمیشہ کمانے کے قابل نرہیں اور ہمیشہ کے لیئے اسلیئے کہے ہیں کہ لڑکے اور ایسے لوگ اس قید سے خارج ہوویں جو سبب ضعف و نقاہت مرض کے کمانے کے قابل نہیں اس لیئے کہ اگرچہ بچے اور بیمار بالفعل نہیں کما سکتے مگر پرورش اُنکی اسلیئے ضروری ہی کہ وہ آیندہ کما وینگے اور یہہ لوگ یعنی بوڑھے اور ضعیف غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں بہت کثرت سے ہوتے ہیں اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ اُنکی کثرت تعداد میں تعداد آبادی کی مناسبت سے کمی نہوگی اسلیئے کہ جو سبب بیماری اور نقصان صحت کے دور کرنے والے ہوتےہیں جہاں کہیں اُنسے وہ بیماری اور نقصان بالکل علاج پذیر نہیں ہوتا وہاں وہ طول حیات کے باعث ہوتے ہیں یعنے ایک مدت تک بیمار کو مرنے نہیں دیتے مگر جو علم و آگاہی کہ انگلستان کی مجلس عام کی پانچویں جولائی سنہ ۱۸۲۵ ع کی اُس رپورٹ میں ہی جو درباب اُن سوسیئٹیوں کے لکھی گئی جو ناتوانوں کے لیئے مقرر ہوئیں اُس سے یہہ امر واضح ہوتا ہی کہ اِس قسم کے لوگ انگلستان میں تمام خلقت کا چالیسواں حصہ یا فی صدی اڑھائی آدمی کے قریب ہیں *

مطلق بارآور خرچ کرنے والونکی تعداد یعنے اُن لوگونکی تعداد جو پھر کمانے کی غرض سے خرچ کرتے ہیں نہایت تھوڑی ہے کوئی ایسا ملک بھی ہے جو قید غلامی اور تواہیں غلامی سے آزاد ہووے اور پھر اُسمیں مطلق بار اور خرچ کرنیوالے پائے جاویں اسلیئے کہ ادنی مزدور بھی ایسا خرچ رکھتے ہیں کہوہ اُنکے تاب و طاقت اور صحت و قوت کے واسطے ضروری اور لابدی نہیں علاوہ اُسکے ہم لوگ اپنے پلے ہوئے جانوروں کے لیئے یہہ کوشش کرتے ہیں کہ جو چیز اُنکے لیئے ضروری ہے اُس سے زیادہ دیں اور جن ملکوں میں کہ آدمی پالتو جانور سمجھے جاتے ہیں وہاں یہہ گمان ہو سکتا ہے کہ غلاموں کا خرچ بھی ایساہی محدود و معین ہوگا یعنی ضروریات سے زیادہ نہوگا لیکن عموماً غلام بھی ایسے ہو جاتے ہیں کہ کسقدر اُنکی حاجتوں سے زیادہ پرورش اُنکی کی جاتی ہی *

تقسیم مذکورہ بالا یعنی تقسیم خرچ بارآور اور خرچ غیر بارآور سے دریافت ہوا کہ قریبا سب لوگ ایسے ہیں کہ کسی ایک قسم سے خصوصیت نہیں رکھتے بلکہ اپنے خرچ خاص کے حساب سے جو کسی وقت خاص میں واقع ہووے ایک نہ ایک قسم میں داخل ہو سکتے ہیں اور جسقدر کہ کاشتکار آدمی سیدھی سادھی خوراک اپنے مطلب کے لیئے کھاتا ہی اور موٹا جھوٹا کپڑا پہنتا ہی اور ایسے مکان میں رہتا ہی کہ جاڑے گرمی کے لیئے کافی وافی ہووے تو اُسقدر وہ بارآور خرچ کرنیوالا کہلاتا ہی باقی حقہ اور چپی شراب سے لیکر نیز شراب تک اور مکان و بدن کی زیب و آرایش اُسکا غیر بارآور خرچ ہی *

واضح ہو کہ مولف اِس بحث سے یہہ نہیں کہ علاوہ ضروریات کے تمام ذاتی خرچ غیر بارآور ہیں اِسلیئے کہ جو لوگ بڑے بڑے عہدوں پر مقرر ہیں بات اُنکی اُسوقت تک ٹھیک ٹھاک نہیں ہوتی ہی کہ مال و دولت کی نمایش اور شان و شوکت کی آرایش سے رعب داب اپنا لوگوں کے دلوں پر نہ بٹھاویں چنانچہ ایک جج یا کسی بادشاہ والا جاہ کے ایلچی کو اپنے منصب کے موافق ایسا عملہ رکھنے کی ضرورت پڑے جسکا خرچ سالانہ بیس ہزار روپئے ہووے اور وہ بجائے اُسکے چالیس ہزار روپیہ خرچ کرے تو نصف خرچ اُسکا بارآور ہوگا اور دوسرا نصف خرچ غیر بارآور ہوگا مگر یہہ سمجھنا چاہیئے کہ اُسکی گاڑی کے پیچھے وہ تیسرا پیادہ کہ

بوجھہ اُسکا گھوڑوں پر منحصر ہے فائدہ ہی وہ بھي غیربارآور خرچ کرنیوالا ہی
کیونکہ جو کچھہ وہ خرچ کرتا ہی وہ اُسکے خدمت کي اُجرت ہی اور
جسقدر کہ وہ غریب اِسلیئے خرچ کرتا ہی کہ اداے خدمت کے قابل رہے
وہ اُسکا خرچ بارآور ہی البتہ اُسکے خدمتیں غیربارآور طوروں سے اُسکا آقا
خرچ کرتا ہی اور یہہ بھي سمجھنا چاہیئے کہ پیدا کرنیوالے لوگوں کے
تمام خرچ بلکہ خرچ ضروري بھي بارآور ہیں اِسلیئے کہ وہ بیچارہ محنتي
جسکوآدھي مزدوري ملي اور سالانہ مزدوري اُسکي سو روپیہ اور خرچ
اُسکا دو سو روپیہ ہوویں تو وہ سو روپیہ غیربارآور طور سے خرچ کرتا ہی *

تحصیل دولت کے وسیلوں کا بیان

تحصیل اور خرچ کے بیان کے بعد اُن ذریعوں کا بیان مناسب متصور
ہوا جنکے برتاؤ سے تحصیل ہوتي ہی *

اول ذریعہ محنت

مقدم وسیلہ تحصیل کا محنت ہی اور وہ قدرتي وسیلے ہیں کہ اُنسے
بدوں امداد اِنسانوں کے ہمکو مدد حاصل ہوتي ہی *

اور محنت وہ جسماني یا نفساني حرکت ہی جو تحصیل مطلوب
کے واسطے قصداً کیجاتي ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ بیان ایسي اصطلاح
کا چنداں ضروري نہیں جو بجاے خود درست اور نہایت عام فہم ہووے
مگر بلحاظ اسباب قسمت کے خاص خاص قیمتوں کے باعث سے بعض
بعض اِنتظام مدن کے عالموں نے لفظ محنت کو ایسے مختلف معنوں
میں اِستعمال کیا کہ تھوڑے دنوں تک اِستعمال اِس لفظ کا جب تک کہ
تشریح اُسکے نہوگے تردد سے خالي نہوئیگا اور تعین مراد کي حاجت رہیگي
پہلے بیان ہو چکا کہ بہت سے علماے اِنتظام نے یہہ سمجھا کہ قیمت
صرف محنت پر منحصور ہی اور جب کہ ایسے لوگوں سے جواب اِس
سوال کا پوچھا گیا کہ مٹکوں میں شراب پڑي پڑي پراني ہو جاتي ہی
اور چھوٹے درخت بڑے ہو جاتے ہیں اور باوصف اُسکے کہ کوئي محنت
نہیں ہوتي مگر قیمت میں دونوں بڑھ جاتے ہیں تو جواب اُسکا یہہ دیا
کہ شراب کي ترقي اور درختوں کي نشو و نما کو ہم یہہ سمجھتے ہیں کہ کسیقدر

اُجرت مختص صرف ہوئی مگر یہہ وہ جواب ھی کہ معنی اُسکے سمجھہ سے خارج ھیں محنت کے معنے اس اندیشہ سے بیان کیئے گئے تا کہ یہہ بات نہ سمجھیں کہ وہ قدرتی عمل جو بدوں امداد و اعانت انسانوں کے ظہور میں آتے ھیں مفہوم محنت میں داخل ھیں علاوہ اسکے پڑھنے والوں کو یہہ بات یاد رھے کہ مفہوم محنت سے وہ سب کام خارج ھیں جو بذات خود یا بذریعہ اپنے پیداواروں کے معاوضہ کے قصد سے نکئیے جاویں چنانچہ ایک اجرت پر نامہ پہونچانے والا اور دوسرا تماشائی جو دل بہلانیکے لئیے سیر و تماشا کرتا پھرتا ھی اور سکاری جواری اور جلسوں میں اپنی خوشی سے ناچنے والی مممس اور ھندوستان کی ناچنی والیاں جو طوایف کہلاتی ھیں غرض کہ یہہ تمام لوگ اپنے اپنے موافق ایکسی محنتیں اُوتھاتے ھیں مگر بحسب دستور اُن لوگوں کو محنتی سمجھنا جو صرف اپنی دل لگی اور تفریح طبع کے لئیے محنت اُوتھاتے ھیں کمال خطا اور نہایت بیجا ھی

دوسرے قدرتی ذریعے

جو ذریعے کہ قدرت سے ھمکو حاصل ھوتے ھیں اور جنکو ھم قدرتی ذریعہ کہتے ھیں اُنمیں ھر بارآور ذریعہ داخل ھی جو بدوں امداد انسانوں کے تاثیر و عمل کی قوت رکھتا ھی *

اگرچہ قدرتی ذریعہ کی اصطلاح اچھی اصطلاح نہیں مگر ھمنے اس لیئے اُسکو اختیار کیا کہ اچھے اچھے مشہور مصنفوں نے استعمال اُسکا اسی معنوں میں کیا اور علاوہ اُسکے یہہ بھی ایک وجہہ ھی کہ سواے اُسکے کوئی لفظ ایسا ھاتھہ نہ آیا کہ وہ بہت سا مورد اعتراض نہو واضح ھو کہ منجملہ قدرتی ذریعوں کے مقدم ذریعہ زمین ھی اور زمین میں تمام کھانیں اور دریا اور جنگل اور جنگلی جانور غرضکہ جو کچھہ اُسپر ھی اور جو صرف قدرت سے اُسپر پیدا ھوتا ھی سمجھنا چاھئیے اور مناسب یہہ ھی کہ اشیاء مذکورہ پر سمندر اور ھوا اور روشنی اور گرمی اور علم طبعی کے قواعد مثل کشش، ثقل اور قوت برقیہ جنکے ذریعہ سے طرح طرح کی چیزیں پیدا کرتے ھیں بےتکلف بڑھاویں اور یہہ تمام بارآور ذریعے زمین کے نام سے پکارے جاویں زمین کے اعتبار کی عام وجہہ یہہ ھی کہ اُن سب ذریعوں

میں سے جو دخل و تصرف کے قابل ہیں زمیں منفعت کا بڑا مخرج ہونے کے سبب سے نہایت بڑا پایہ رکھتی ہی اور خاص وجہہ یہہ ہی کہ زمین کے قبضہ سے اکثر اشیاء مذکورہ پر بھی قبضہ ہو جاتا ہی واضح ہو کہ قدرتی ذریعے مادوں کی بہم پہونچانے کے لیئے جسر تحصیل کے اور ذریعوں سے کام لیا جاوے ضروری و لابدی ہیں مگر وہ قدرتی ذریعے آپ اُس حالت میں قیمت کا باعث نہیں ہوتے کہ اُنپر عام دسترس ہووے اسلیئے کہ ہم بیاں کرچکے ہیں کہ محدودیت مقدار حصول قیمت کا رکن اعظم ہی اور جو شے کہ عموماً حصول کے قابل ہی وہ مقدار حصول میں محدود نہیں *

تیسرا ذریعہ اجتناب

اگرچہ انسان کی محنت کا ذریعہ اور قدرت کا وہ وسیلہ جو بلا اعانت انسانوں کے حاصل ہوتا ہے نہایت بارآور قوتیں ہیں مگر انضمام ایک اور تیسری اصل کا ساتھہ اُنکے اس لیئے ضروری ہے کہ وہ قوتیں تمام و کامل ہو جاویں چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ محنتی لوگ بڑے زرخیز ملکوں کے رہنے والے تمام اپنی محنتوں کو ایسی باتوں کی تحصیل میں صرف کریں کہ سود اُنکا سردست ہووے اور جوں جوں کہ آمدنی پیدا ہوتی جاوے وہ بے تکلف صرف کرتے جاویں تو وہ لوگ اپنی غایت سعی و محنت کو ضروریات کے پیدا کرنے میں بھی ناکامی پاوینگے *

واضح ہو کہ اس تیسرے ذریعہ کو جسکے بغیر وہ دونو پورے نہیں ہوتی اجتناب کے نام سے پکارتے ہیں اور اِس اصطلاح سے ایک شخص کی ایسی چال چلن مراد ہے کہ جو کچھہ اُسکے پاس موجود ہو اُسکے غیر بارآور خرچ سے پرہیز کرے یا حاصلات بالفعل کی نسبت حاصلات مستقبل کو قصداً ترجیح دے *

جب کہ ہمنے اس اصل کو قایم کیا تھا کہ محنت اور باقی اور تمام ذریعوں کی قوتیں جنکی بدولت دولت حاصل ہوتی ہے اسطرح بیحد و غایت بڑہ سکتی ہیں کہ اُن ذریعوں کی حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعہ ٹہراویں تو ہمنے تحصیل دولت کے اسی تیسرے ذریعہ کی تاثیروں کی طرف اشارہ کیا تھا واضح ہو کہ لفظ اجتناب کی بحث جوہم

آیندہ کرینگے اس اصل کی تسریح ہے اور وہ ایسی واضح ہے کہ اُسکو دلیل اور برھان کی حاجت نہیں *

وسایل تحصیل کی تقسیم اُن تین قسموں میں علماے انتظام مدن کو بہت دنوں سے معلوم ہے جنکو محنت اور زمین اور سرمایہ کے نام سے نامی کرتے ھیں اگرچہ اس تقسیم کی دوسری اور تیسری قسم کے لئے مختلف مختلف اصطلاحیں ھمنے مقرر کیں مگر اس تقسیم کی بناد کی نسبت ھمکو گفتگو نہیں چنانچہ زمین کی جگہہ قدرتی ذریعوں کا لفظ وضع کیا تاکہ تمام جنس کو ایک فرد کے نام سے نہ پکاریں اس لئیے کہ زمین ایک فرد خاص ہے اور قدرتی ذریعہ اُسکی جنس ہے اور جنس کو اُسکی ایک قسم کے نام سے پکارنا ایک ایسی بات ہے کہ اُسکے سبب سے باقی اقسام اُس جنس کی غیر مشہور ھو جاتی ھیں اور بجاے لفظ سرمایہ کے لفظ احساب کے قایم کرنیکی چند وجوہ مختلف ھیں *

لفظ سرمایہ کا اسطرح مختلف معنوں میں برتا گیا ھے جس سے اُسکے عام تسلیم شدہ معنے ھونے پر شک ھوتا ہے البتہ یہہ ایک عام پسند معنے سمجھہ میں آے ھیں جنکو علماے انتظام مدن بھی باین شرط تسلیم کرینگے کہ معنی مشورہ اُنکے اُنکو جگائے بتاویں اور وہ یہہ ھیں کہ لفظ سرمایہ سے وہ دولت کی چیزیں مراد ھیں جو انسان کی سعی و محنت کا ثمرہ ھوتی ھیں اور دولت کی تحصیل و تقسیم میں لگائی جاتی ھیں اور سرمایہ گو انسانوں کی سعی و محنت کا ثمرہ اسلیئے کہتے ھیں کہ وہ بارآور ذریعی اُس سے مستثنی رھیں جنکو قدرتی ذریعوں کے نام سے نامی کیا گیا اور جیسے اس علم کی اصطلاح کے موافق منافع حاصل نہیں ھوتا بلکہ کرایہ حاصل ھوتا ھے *

جب کہ سرمایہ کے یہہ معنی بیان کیئے گئے تو ظاھر ھے کہ سرمایہ تنہا کوئی بارآور ذریعہ نہیں ھوسکتا بلکہ اکثر صورتوں میں تینوں ذریعوں کے مجموعہ کا نتیجہ ھوتا ھے اس لئے کہ قدرتی ذریعہ سے مادی اشیاء بہم پہنچتی ھیں اور اُنکے خرچ کرنے میں توقف کرنے سے وہ غیر بارآور خرچ سے محفوظ رھتی ھیں اور کسقدر محنت اُنکی تبدیل صورت کرنے اور اُنکے قایم رکھنے میں ھوتی ھے غرضکہ تینوں باتوں سے سرمایہ بن جاتا ھے لفظ اجتناب سے وہ ذریعہ مراد ھے جو قدرتی ذریعہ و محنت سے علحدہ ھے

اور اتفاق اسکا اُسے وجود سرمایہ کے لئے نہایت لابدی ھے اور جسے کہ اجرت کو محنت سے واسطہ ھے ویساھی منافع کو سرمایہ سے علاقہ ھے یہہ بات بہت واضح ھے کہ معمولی معنوں کی نسبت لفظ اجتناب کے نہایت وسیع معنی لئے گئے اور حقیقت یہہ ھے کہ صرف اجتناب پر توجہہ اُسوقت ہوتی ھے کہ مفہوم اُسکا مفہوم محنت سے علیحدہ ہووے چنانچہ اجتناب ایسے آدمی کی چال ڈھال سے بخوبی واضح ہوتا ھی جو کسی درخت یا کسی پلاؤ جانور کو پورے قدوں تک پہونچنے دیتا ھی مگر اُسوقت کم واضح ہوتا ھی کہ وہ درخت لگاتا ھی یا اناج بوتا ھے اور دیکھنے والوں کو اُسوقت اُسکی محنت پر نظر ہوتی ھی اور وہ جو آیندہ مقصود کامل حاصل ہونے کی توقع پر اپنی طبیعت کو مارتا ھی اُسکا خیال نہیں ہوتا جسکو ھم اجتناب کہتے ھیں اور اس لفظ کے اختیار کرنے کی یہہ وجہہ نہیں کہ کوئی اعتراض اُسپر وارد نہیں ہوتا بلکہ صرف یہہ باعث ھی کہ کوئی لفظ ایسا ھاتھہ نہ آیا کہ وہ اس لفظ سے زیادہ اعتراض کے قابل نہو چنانچہ ایک مرتبہ اتفاق ایسا ہوا کہ لفظ عاقبت اندیشی کا تجویز کیا مگر نقصان اتنا پایا کہ اس لفظ کے مفہوم سے نفس کشی اور منافع سے کوئی ضروری تعلق واضح نہیں ہوتا مثلاً چھتری لگانا ایک طرح کی عاقبت اندیشی ھی مگر جسکو اصل منافع کہتے ھیں وہ اُس سے حاصل نہیں ہوتا بعد اُسکے لفظ کفایت شعاری کا تجویز کیا گیا مگر اس لفظ میں یہہ خرابی پائی کہ تھوڑی احتیاط و محنت اُس سے مفہوم ہوتی ھی اور یہہ تسلیم کیا کہ اجتناب استعمال و رواج کی رو سے تھوڑی محنتوں سے منفک نہیں ہوتا مگر باوصف اسکے وسائل تحصیل کی ترتیب میں محنت سے اُسکو الگ سمجھنا ضروری ھی *

اور یہہ بھی مانا گیا کہ یہہ اعتراض اجتناب پر ہوسکتا ھی کہ صرف اجتناب سے جسکے معنی کسی فعل سے پرہیز کرنا ھی یہہ نہیں سمجھا جاتا کہ ایک کام سے پرہیز کرکے کسی دوسرے کام کا کرنا بھی مراد ھی اور علیٰ ھذالقیاس بیباکی اور آزادی پر بھی یہی اعتراض وارد ہوسکتا ھی مگر آج تک کوئی شخص اسپر معترض نہیں ہوا کہ وہ ایسے الفاظ کے برابر نہیں ھیں جسے کاموںکا کرنا صریح ظاہر ہوتا ھی جو لطف و لذت ھم اُٹھاسکتے ھیں اُس سے پرہیز کرنا یا حاصلات بالفعل کو چھوڑ کر حاصلات مستقبل کا

طالب ہونا ایسی کوشش ہے کہ اُسمیں انسان کو بہت سا غم و غصہ کھانا پڑتا ہی اور یہہ کوششیں خلقت کے ہر گروہ میں ناشائستہ ادنیٰ درجہ کے لوگوں کے ہوتی ہیں بلکہ اُسمیں بھی ہوتی ہیں اگر یہہ بات ہوتی تو خلقت کی حالت کو ہرگز ترقی ہوتی مگر جب حرف چھاپنا نیا تو منجملہ اُن ذریعوں کے جنسے چار آدمیوں میں برائی حاصل ہوتی ہی ذریعہ اجتناب کو نہایت موثر پایا اور بات ترقی میں ناندر اُسکی پہلے پہل تھوڑی تھوڑی ہوتی ہی اور آخر کار اُسکو نہایت وسعت ہوجاتی ہی قوموں میں سے نہایت کم تربیت یافتہ قومیں بلکہ ایک ہی قوم کے مختلف گروہوں میں سے وہ گروہ جو نہایت کم تعلیم یافتہ ہوتے ہیں ہمیشہ نا عاقبت اندیش اور نہایت کم احتیاط کرنیوالے پائے جاتے ہیں *

سرمایہ کا بیان

ہم ابھی بیان کرچکے ہیں کہ سرمایہ وہ دولت کی چیزیں ہیں جو آدمی کی سعی و محنت کا ثمرہ ہوتی ہیں اور دولت کی تقسیم و تحصیل میں کام آتی ہیں اور ہر چیز سرمایہ کی اجتناب و محنت اور قدرتی ذریعوں کے اجتماع کا نتیجہ ہوتی ہی جو تحصیل دولت کے مقدم ذریعے ہیں *

بیان اُن مختلف طوروں کا جنمیں سرمایہ خرچ ہوتا ہی

جب کہ کسی آدمی کے پاس کوئی چیز دولت کی موجود ہو اور وہ شخص اُس چیز کو صرف اِس طور سے خرچ نکرے کہ کچھہ لطف اور مزہ اُٹھے بلکہ بطور سرمایہ کے ایسی طور خرچ کرے کہ وہ دوبارہ تحصیل و تقسیم دولت کے ذریعہ کے طور و طریقے پر کام آوے تو اُسکے آٹھہ طریقہ ہیں کہ اِرادہ اُسکا اُسمیں پورا ہووے *

اول یہہ کہ وہ شخص اُس چیز کو صرف اِس طور سے خرچ کرے کہ جو آثار اُسکے خرچ کرنے پر مرتب ہوتے ہیں وہ بلا واسطہ اُسی شی سے حاصل ہوویں جیسکہ سرنگوں میں بارود اور دخانی کلوں میں کوئیلے خرچ ہوتے ہیں اور جو خوراک کہ کمانے والے کو حفظ ذات و طاقت کے

کے لئے ضروري هووے جسكي بدولت وہ کمانے جوگا هو وہ اسي طرح خرچ هوتي هی *

دوسرے یہہ کہ وہ اُس چیز کو رکھہ چھوڑے اور ایسے کاموں میں لگائے جسمیں بتدریج فنا هونا اُسکا ذاتي خاصہ هی اگرچہ وہ ارادتاً اور ضروري ٹھہرے چنانچہ سامان اوزار اور کلیں ایسي هي طرح کام آتی هیں *

تیسرے یہہ کہ اُس کي صورت بدل دے جسسکہ مادي اشیاء کي صورت پلٹ کر کوئي کامل جنس طیار کہلاتي هی *

چوتھے یہہ کہ وہ شخص اُسکو اُسوقت تک پاس اپنے رکھے کہ اُن تبدیلیوں کے باعث سے مول تول اسکا بڑہ جاوے جو زمانہ کے گذر نے پر خواہ مخواہ واقع هوتي هیں یا بازار کے بھاؤ تاؤ بدل جانے سے بھاؤ تاؤ اُسکا بدل جاوے جیسے کہ انگوروں والا بھاري فصل هوسکے ساتھہ اپني شراب اس لئے روک لیتا هی کہ یہہ دونو فائدے اُسکو حاصل هوویں *

پانچویں یہہ کہ وہ شخص اُسکو خریداروں کي رفع حاجت کے لئے فروخت کے واسطے مہیا رکھے جیسے کہ دوکانداروں کي کامل‌طیار چیزیں یا تجارت کے ذخیرے کام آتے هیں *

چھٹے یہہ کہ وہ شخص اُس کو بعوض استعمال کسي قدرتي ذریعہ کے اُس ذریعہ کے مالک کے حوالہ کرے جیسے کہ کاشتکار اپنے زمیندار کو زمین کا محصول دیتا هے *

ساتویں یہہ کہ وہ کسي مزدور کو اُسکي محنتوں کے بدلہ میں دے یعني اجرت کا مول ادا کرے *

آٹھویں یہہ کہ وہ شخص اُسکو کسي ایسي چیز سے مبادلہ کرے جسکو سرمایہ کے طور پر کام میں لاوے یعني اُس سے تجارت کرے *

چنانچہ جو سرمایہ والے کہ آٹھوں گانٹھہ پورے هوتے هیں وہ اپنے سرمایوں کو ان آٹھوں طریقوں سے کام میں لاتے هیں اگر هم کسي کلال شراب بیچنے والے کے اُس علم کو جو اُسنے اپنے کام میں حاصل کیا اور اُس ذخیرے خانوں اور کلوںکو جو اُسکي تجارت کے لئے ضروري هیں اور جنسوں کے اُس ذخیرے کو جو اُسکے خرچ روز مرہ کے واسطے درکار هیں اور نیز ایک سو شراب کے پیپوں کو اور بوتلوں کو غرض کہ جملہ اشیاء مذکورہ بالا کو سرمایہ اُسکا قرار دیں تو همکو یہہ امر بخوبي واضح هوگا

که علم و آلات اور جملهٔ ضروریات اُسکي اسطرح خرچ هوتي هیں که بلاواسطه کسي اور شے کے اُنکا معاوضه حاصل نهیں هوتا هاں فرق اتنا هی که علم اُسکا اُسکے مرتے دم تک یا اُسوقت تک خراب نهوگا که وه اپنا پیشه نچھوڑے اس لئیے که پیشه چھوڑنے پر علم اُس پیشه کا خراب هوجاتا هے اور آلات اور مکان اور پوشاک اور خوراک غرض که جملهٔ اسباب اُسکے برابر خرچ هوتے اور قایم هوتے چلے جاتے هیں مگر خوراک کي بربادي صرف بالفعل هے اور باقي اشیاء کا خرچ آهسته آهسته هوتا هے اور وهي شخص اپني شراب کا ایک حصه اُسوقت تک باقي رکھتا هی که تھوڑے دنوں بعد اُسکي ترقي هوجاوے اور تھوڑي شراب اس لئیے موجود رکھتا هے که کلھک اُسکے خالي نه پھریں اور دوکان اُسکي کھوتي نهو یهانتک که آخر کار اُسکو سبچ کھوبچ برابر کرتاهی اور بعد اُسکے قیمت اُسکي یوں خرچ کرتا هی که کسیقدر اُس زمین کا کرایه دیتا هی جس پر مکانات اُسنے بنائے اور کسیقدر اپنے ملازموں کي تنخواه میں ادا کرتا هی اور کسیقدر اپنے مکانوں اور کلوں کي حفاظت اور مرمت میں لگاتا هی اور کسیقدر دوباره میکشي اور سر اس کے سامانوں کي درستي میں صرف کرتا هی تاکه دوکان اُسکي ذخیره سے خالي نرهے اور جو کچھه که شراب کي قیمت میں سے باقي رهتا هی اور باقي رهنے میں کوئي شک شبهه نهیں ورنه حال اُسکا مثل اُسکے مزدوروں کي هوجاوے تو اُس بقیه کو فائده کهتے هیں اور اُس نفع کي یهه صورت هی که منجمله اُس کے کسیقدر اُن جنسوں کے دوباره بهم پهونچانے میں صرف کرتا هی جو اُسکي تاب و طاقت کو بنائے رکھیں اور بقاے صحت کے لیئے ضروري و لابدي هیں اور باقي کو کھاتا اوڑاتا هے جو غیر بارآور خرچ هے یا اپنے سرمایه کي ترقي میں یا کسي اور کا سرمایه قایم کرنے میں مثل اپني اولاد کي تعلیم و تربیت کے خرچ کرتا هے اور یهه خرچ بارآور هے *

دایر اور قایم سرمایونکا بیان

واضح هو که آدم اسمتهه صاحب نے سرمایه کو اقسام قایم و دایر میں تقسیم کیا چنانچه وه فرماتے هیں که صرف دو طریقوں میں سرمایه اسطرح خرچ هوسکتا هی که اُس سے آمدني یا منافع حاصل هووے *

چنانچه پہلا طریقه یہه هی که اسبابوں کے پیدا کرنے یا تیار کرنے یا خریدنے میں سرمایه صرف کیا جاوے اور پھر اُنکو فایدے سے بیچا جاوے اور جو سرمایه که اس طرح پر استعمال میں آوے اُس سے جب تک کوئي آمدني یا منافع حاصل نہیں هوتا که وہ مالک کے قبضه میں اپني شکل و شمایل پر موجود رهے چنانچه سوداگري کي چیزیں سوداگر کو جب تک مفید و نافع نہیں هوتیں که وہ روپئے کے بدله بیچي نہیں جاتیں اور روپئے سے جب تک فائدہ متصور نہیں هوتا که وہ اُسکو متاع و اسباب کے بدله صرف نکرے غرضکه سرمایه اُسکا نئي نئي صورتیں بدلتا رهے اور شک نہیں که تسلسل تبدلات سے اُسکو فائدہ حاصل هوگا اور ایسے سرمایوں کو سرمایه دائر کہتے هیں *

اور دوسرا طریقه یہه هی که وہ سرمایه زمین کي ترقي اور مفید کلوں اور آلات کي خرید غرضکه ایسي ایسي چیزوں میں خرچ کیا جاوے جسسے آمدني یا منافع بغیر اسباب کے که ایک شخص کے پاس سے دوسرے کے پاس مبادله میں آویں جاویں حاصل هو ایسے سرمایوں کا قائم سرمایه نام رکھتے هیں *

سوداگروں کے سرمائے تمام دائر هوتے هیں اور جو آلات اور کلیں که پیشوں میں کام آتي هیں سوداگروں کو اُس وقت تک اُنسے کام نہیں پڑتا جب تک که اُنکي دوکانوں یا ذخیرہ خانوں کو کارخانه نه سمجھا جاوے اور کاریگروں اور کار خانه والوں کے تھوڑے تھوڑے سرمایه اُنکے آلات و اوزاروں کي صورتوں میں قائم رهتے هیں مگر بعضوں کے لیئے یہه آلات بہت تھوڑے هوتے هیں اور بعضوں کے پاس بہت کثرت سے پائے جاتے هیں چنانچه درزي کو سوئیوں کے سوا کوئي آله درکار نہیں اور جوتي بنانے والے کو کسیقدر زیادہ چاهیے هیں اور بعض کاموں کے لیئے زیادہ زیادہ قائم سرمائے درکار هوتے هیں مثلاً لوهے کے بڑے کارخانوں میں گلانے اور ڈھالنے کي بھٹیاں اور لوهے کے کاٹنے کے اوزار ایسے آلات و اسباب هیں که بہت سے خرچ کرنے پر تیار هوسکتے هیں اور کاشتکاروں کے سرمایه کا وہ حصه جو کشتکاري کے اوزاروں میں صرف هوتا هی قائم سرمایه هی اور جو حصه که هالي اور کمیروں کي پرورش اور مزدوري میں خرچ هوتا هی وہ دائر سرمایه هی پس کاشتکار اپنے سرمایه کے ایک جزء کے رکھنے اور دوسرے جزء کے علحدہ کرنے سے فائدہ

اُٹھاتے ھیں مویشیوں کا ریوڑ جسکو اِس غرض سے خریدا جاتا ھی کہ انکے دودھ سے اور اُنکو موٹا تازہ کر کے بیچنے سے فائدہ حاصل کریں قائم سرمایہ ھی کہ اُنکے رکھنے سے منافعے حاصل ھوتے ھیں اور جو کچھہ کہ مویشیوں کے پرورش میں خرچ ھوتا ھی وہ دایر سرمایہ ھی جسکے علحدہ کرنے سے فائدہ ھوتا ھی انتہیٰ مولف کہتا ھی کہ ھمکو یہہ امر دریافت نہیں کہ آدم اسمتھہ صاحب کے قاعدہ تقسیم پر کوئي صاف اعتراض وارد ھوا ھاں شاید اسمیں کوئي شک شبہہ ھو کہ قائم اور دایر سرمایوں کي اصطلاح بہت اچھي ھی یا نہیں مگر آدم اسمتھہ صاحب نے انکي تشریح و توضیح سے اُن اصطلاحوں کے معني بیان کیئے کہ وہ اُن معنونکا بالکل مصداق ھو گئیں اور جب سے وھي معنے معمول و مروج رھے مگر رکارڈو صاحب نے معمولي استعمالوں کي حفظ و مراعات نکي اور یہي باعث ھوا کہ اُنکي تحریرونکا افادہ کم ھوگیا چنانچہ دائر و قایم سرمایوں کي اصطلاحوں سے ایسے معني مراد لیئے کہ وہ معمولي معنوں کے بالکل مخالف ھیں اور مل صاحب بھي اُنکے قدم بقدم چلے اور دائیں بائیں کا ملاحظہ نکیا اور اس لیئے کہ ان دونوں مصنفوں نے یہہ بیان نہیں کیا کہ جو معني اُنھوں نے اختیار کیئے وہ عام و شایع نہیں تو جو تفاوت کہ اسمتھہ صاحب اور اُن دونوں کے درمیان میں واقع ھے بیان اُسکا مناسب متصور ھوا *

رکارڈو صاحب فرماتے ھیں کہ ایسے سرمایہ کو دائر سرمایہ کہتے ھیں کہ معدوم ھونا اُسکا جلد جلد ممکن ھو اور اکثر پیدا ھوتا رھنا اُسکا نہایت ضروري ھووے اور اُس سرمایہ کو قایم سرمایہ بولتے ھیں جو آھستہ آھستہ خرچ ھووے مگر یہہ تقسیم اس لیئے معقول نہیں کہ اُسکي قسموں میں تمیز کامل حاصل نہیں چنانچہ کہتے ھیں کہ ایک ایسا نورہ بنانے والا جسکے آلات و مکانات اچھے قسمي اور بڑے پایدار ھووں اپنے قایم سرمایہ کا بہت سا حصہ کام میں لگائے رکھتا ھی اور برخلاف اُسکے اُس جوتي بنانے والے کا سرمایہ دایر گنا جاتا ھی جو اپنے سرمایہ کو ملازموں کي اجرتوں میں دیتا ھی اور وہ اجرتیں خوراک اور پوشاک وغیرہ میں صرف ھوتي ھیں جو ایسي جنسیں ھیں کہ الات و مکانات مذکورہ کي نسبت معدوم ھونیکے بہت زیادہ قابل ھیں انتہیٰ واضح ھو کہ یہہ قول رکارڈو صاحب کا کہ سرمایہ کے قسموں میں فرق و امتیاز کامل حاصل نہیں ھاں

جسطرح کہ اُنہوں نے اُس تقسیم کي توضیح کي ھے اُسکي نسبت راے مطلوب درست ھے اسلیئے کہ آهستہ آهستہ اور جلد جلد کي اصطلاحیں جو اختیار کي گئیں اُسیے زیادہ کوئي اصطلاح بیجا اور بیهودہ نہوگي مگر عمدہ یہہ ھے کہ خود اُنہوں نے اور میر مل صاحب نے یہہ تصور کیا کہ تقسیم اُنکي آدم اسمتہہ صاحب کي تقسیم سے مطابق ھے مگر ظاهر ھے کہ تقسیم اُنکي بجاي خود نادرست ھے اور تقسیم مذکور کے برعکس ھے اسلیئے کہ درزي کي سوئیاں جو آدم اسمتہہ صاحب کے نزدیک اس لیئے قایم سرمایہ ھیں کہ اُسکے پاس وہ بہت دنوں تک رهتي هیں اور وهي بقول رکارڈو صاحب کے جلد معدوم ہونیکے قابل یعني دایر سرمایہ قرار پاوینگي اور عکس اُسکا یہہ ھے کہ لوها ڈھالنے والونکي لوھے وغیرہ کي ڈھلي ہوئي چیزیں آدم اسمتہہ صاحب کے نزدیک دایر اور رکارڈو صاحب کے نزدیک قایم سرمایہ ھے *

قایم اور دایر سرمایہ کي جو اور قسمیں آدم اسمتہہ صاحب نے بیان کیں اُنکي نقل کرنے سے اُنکي درستي بهي اور سرمایہ کي حقیقت زیادہ تر واضح ہوتي ھی *

وہ فرماتے ھیں کہ قایم سرمایہ میں چار قسم کي چیزیں داخل ھیں *

اول وہ آلات اور اوزار جو پیشوں میں کام آتے ھیں اور بطفیل اُنکے محنت آسان اور کم ہو جاتي ھے *

دوسرے وہ عمارتیں جو مثل دو کانوں اور ذخیرہ خانوں وغیرہ نے تجارت یا کارخانوں کي غرض سے بنائي جاتي هیں اور حقیقت یہہ ھے کہ یہہ تمام اشیاء مذکورہ بهي تجارت اور پیشوں میں کام آنے کے واسطے ایک قسم کے آلات ھیں اور اُنکو آلات هي سمجھنا چاهیئے *

تیسرے زمینوں کي ترقي اور وہ کام جو زمینوں کے سکھانے بنانے اور کمانے کهتیانے میں منافع و محاصل کي نظر سے کیئے جاتے ھیں پس ترقي یافتہ کهیتوں کو بهي ایساهي سمجھا جاوے کہ گویا وہ بهي اوزار ھیں جیسے محنتوں میں تخفیف اور آساني ہو جاتي ھے *

چوتھے وہ مفید استعدادیں جنکو لوگ حاصل کرتے ھیں اسلیئے کہ طالبان علم و هنر کي پرورش میں جب کہ وہ تعلیم پاتے ھیں یا کوئي پیشہ سیکھتے ھیں جو کچھہ خرچ ہوتا ھے وہ ایسا سمجھا جاتا ھے کہ گویا اُنکي ذاتوں میں قایم سرمایہ ھے علاوہ کاریگروں کي جسدي چالاکي کو ایسا

خیال کرنا مناسب ہے کہ وہ تجارت کي ایک ایسي کل ہے کہ اسکے ذریعہ سے محنت نہایت آسان اور کم ہو جاتي ہے *

اور اسطرح دایر سرمایہ کے بھي چار رکن ہیں *

اول روپیہ جسکي بدولت باقي ارکان اس سرمایہ کے اُن لوگوں میں دایر و منقسم ہوتے ہیں جو لوگ اُنکو خرچ کرتے ہیں *

دوسرے وہ گلے گاے بیل بھیڑ بکریوں وغیرہ کے جو قصابوں اور چرواہوں وغیرہ کے پاس فروخت کے واسطے موجود رہتے ہیں *

تیسرے کپڑوں اور میز چوکي وغیرہ اور تعمیروں کي وہ مادي اشیاء جو پوري نہوئي ہوں اور کارخانہ والوں اور کاشتکاروں اور سوداگروں کے قبضہ میں باقي ہوں *

چوتھے وہ کام جو بنکر تیار تو ہو گئے ہوں مگر کارخانہ والوں اور سوداگروں کے ہاتوں میں ہوں جیسے کہ لوہاروں اور سناروں اور سادہ کاروں کے کام مرتب ہوویں اور اُنکے کارخانوں سے باہر نجاویں غرضکہ دایر سرمایہ میں تمام قسموں کے ذخیرے اور مصالح اور وہ پورے پورے کام جو بیپاریوں کے قبض و تصرف میں ہوتے ہیں اور وہ روپیہ پیسہ جو اشیاء مذکورہ بالا کو اُنکے خرچ کرنے والوں تک پہنچاتا ہے داخل ہے انتہی *

ہاں یہہ احتمال باقي ہے کہ ان قسموں میں دو مناسب باتیں چھوٹ گئیں اور بعضي بفائدہ داخل ہیں مگر عموم نظر سے بعضي تمام اقسام مذکورہ کے ملاحظہ سے واضح ہوتا ہی کہ سرمایہ کي قسموں کو عمدہ بیان کیا گیا اور وہ مناسب باتیں جو چھوٹ گئیں اُن میں سے پہلے وہ حیات کي ضروري چیزیں ہیں جنکو مزدور اور سرمایہ والے دونوں اپني پرورش میں صرف کرتے ہیں اور دوسرے وہ مکانات و اجناس جو آہستہ آہستہ ضایع ہوتي ہیں اور مالک اُنکا کرایہ پر اُنکو چلاتا ہے *

* ہم یہہ بات نہیں کہہ سکتے کہ آدم اسمتھ صاحب نے اُن ضروري چیزونکو جو مزدور لوگ اپنے پاس آمادہ رکھتے ہیں اقسام سرمایہ سے خارج کرنے کي کوئي وجہہ بیان کي ہے وہ صرف اتنا بیان کرتے ہیں کہ حتی الامکان محنتي کمال کفایت شعاری سے خرچ کرتا ہے اور صرف اُسکي محنت ہي اُسکو آمدني ہوتي ہے غرضکہ وہ صاحب ضروریات کو سرمایہ نہیں ٹھہراتے بلکہ محنت کو سرمایہ سمجھتے ہیں اور جبکہ

مالتھس صاحب نے اس مقدمہ میں توجہہ فرمائی تو آدم اسمتھ صاحب سے متفق ہوئے *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ہیں کہ صرف بارآور وہ خرچ ہی کہ سرمایہ والی دوبارہ پیدا کرنے کی نظر سے عمل میں لاتے ہیں اور یہی امر ھے کہ بسبب اُسکے خرچ بارآور اور غیر بارآور میں تمیز کامل ہوسکتی ھے وہ کاریگر جسکو کوئی سرمایہ والا نوکر رکھتا ھے اپنی مزدوریکا جو حصہ وہ جمع نہیں کرتا وہ پیٹ پالنے یا مزے اڑانے میں اپنی آمدنی خرچ کرتا ھے بطور سرمایہ کے اِسلیئے خرچ نہیں کرتا کہ آیندہ کو کوئی فائدہ اُس سے حاصل کرے انتہی *

یقین کامل ہی کہ مالتھس صاحب یہہ بات تسلیم کرینگے کہ دخانی کل کی بھٹی میں جو کوئلے جلائے جاتے ہیں وہ بطور خرچ بارآور کے خرچ ہوتے ہیں اِسلیئے کہ کل کے کام کے لئے جلانا اُنکا نہایت ضروری ہی پس اُس خرچ میں جو مزدور آدمی اپنے کھانے پینے میں اُٹھاتا ہی اُس صرف ضروری سے جو دخانی کلوں سے تعلق رکھتا ہی بجز اِسباب کے کیا فرق ہی کہ مزدور آدمی حظ نفس اُٹھاتا ہی اور دخانی کل کو کچھہ مزا نہیں آتا اگر کوئی مزدور ایسا ہوتا کہ کھانے پینے سے اُسکو سیری ہوتی اور کچھہ لذت نپاتا اور خوراک کی یاد اُسکو صرف اِسلیئے ہوتی کہ نہ کھانے سے کمزوری ہوگی تو خوراک اُسکی جو اِس صرف کے لئے کھائی جاتی کہ ناتوانی زور نہ پکڑے اور محنت کی قابلیت باقی رہے کیا بطور بارآور خرچ کے خرچ نہوتی قادر مطلق نے کمال حکمت سے بھوک پیاس کے علاوہ اور ذایقہ کے لذت سے کھانے پینے کو ایک روز مرہ کا ضروری ولذیذ کام مقرر فرمایا مگر اِس سے کیا یہہ لازم آتا ہی کہ کھانے پینے کی بارآوری ضایع ہوجاوے ہل جوتنے والوں کا کھانا پینا اُنکی محنتوں کا ذریعہ ہوتا ہی مگر وہ اس نظر سے کم نہیں ہو جاتا کہ وہ لوگ اُسکو اپنی محنتوں کا ثمرہ سمجھتے ہیں اور اِس میں کچھہ شک ہی کہ کام کے مویشیوں کی خوراک اچھی بارآوری سے صرف ہوتی ہی امریکا والے جاگیردار جو اپنے اپنے غلاموں کو رسدیں بھیجتے ہیں کیا وہ اُن رسدوں کو ایسا سرمایہ نہیں سمجھتے ہیں کہ وہ خرچ بارآور ہی *

آدم اِسمتھہ صاحب نے مکانات اور ایسي چیزوں کو جو مالکوں کي طرف سے کرایہ پر چلتي ھیں اصطلاح سرمایہ سے خارج کرنے کي وجوھات مفصل وار بیان فرمائیں چنانچہ بیان اُنکا یہہ ھی کہ لوگوں کے مال و چیزوں کا ایک حصہ خرچ بالفعل کے واسطے لگا رھتا ھی اور نشان اُسکا یہہ ھي کہ اُس سے کوئي آمدني یا منافع حاصل نہیں ھوتا اور اِس حصہ میں وہ تمام مکان داخل ھیں جو رھنے کي نظر سے بنائے جاتے ھیں اگر کوئي مکان جو خود کچھہ پیدا کرنیکي حیثیت نہیں رکھتا ھی کرایہدار کو دیا جاوے تو اُس کرایہدار کو کرایہ اُسکا ایسي آمدني سے دینا پڑتا ھی کہ وہ محنت و مال یا زمین کي آمدني سے حاصل ھوتي ھی چنانچہ جہاں کہیں نقلیں اور سوانگ ھوتی ھیں تو وھاں ایک دو رات کے واسطے عمدہ عمدہ پوشاکیں کرایہ دي جاتي ھیں اور سوداگر مہینے یا سال بھر کے لئے اسباب اپنا کرایہ پر دیتے ھیں مگر جو محاصل کہ ایسي ایسي چیزوں سے حاصل ھوتا ھی وہ ھمیشہ کسي اور آمدني سے پیدا ھوتا ھی کپڑوں کے ذخیرے کئي برس تک اور میز اور چوکي کے سامان سو پچاس برس تک باقي رہ سکتے ھیں اور بہت سے ایسے مکان جو بہت اچھي طرح بنائے گئے ھوں اور حفظ و مراعات اُنکي ملحوظ ھوتي رھے سیکڑوں برس تک بنے بنائے رہ سکتے ھیں اگرچہ اُنکے تمام ھونیکا زمانہ دور و دراز معلوم ھوتا ھی مگر حقیقت یہہ ھی کہ ایسے ذخیرہ جو مثل کپڑوں اور میز چوکي وغیرہ کي ھوویں خرچ بالفعل کے واسطے رکھي جاتي ھیں اِنتہی *

اگر آدم اِسمتھہ صاحب نے مثل اور متاخرین کے اصطلاح سرمایہ کو آیندہ خرچ ھونیوالي چیزوں پر منحصر رکھا ھوتا تو اُنکي تقریر میں نقص اور اختلاف واقع نہوتا مگر یہہ بات دریافت ھوچکي کہ وہ ایسي چیزوں کو جو خرچ بارآور کي صلاحیت نہیں رکھتیں اُسوقت تک سرمایہ میں داخل سمجھتے ھیں جب تک کہ اُن لوگوں کے ھاتھہ میں نہ پھونچیں جو آخر کار اُنکا برتاؤ کریں مثلاً جب کے ایک الماس کا جبتو جب تک جوھري کي دوکان پر رکھا ھی سرمایہ ھی جیسکہ آدم اسمتھہ صاحب نے مقرر اُسکا ... تو ایک مکان جسکو ابھي کسي نے تجارت کي نظر ... ھو سرمایہ ... خارج ھو گا یہہ بات معلوم کرني مشکل ھی

کہ آدم اسمتھ صاحب نے ان چیزوں کے فنا ہونے پر کیوں زور مارا ھی
فساد اور استحکام ایسی صفتیں نہیں ہیں کہ اُسسے ایسی شی میں
جسکو صحیح سرمایہ کہہ سکیے ہیں اُس شی سے جسکو صحیح سرمایہ
نہیں کہہ سکیے کوئی امتیاز ہوسکے چنانچہ بہت سی ایسی چیزیں
ہیں کہ بطور بارآور خرچ ہوتی ہیں مگر عمر اُنکی بہت تھوڑی ہوتی ھے
جیسے کہ گاس جسکی روشنی سے گھر میں چاندنا ہو جاتا ھی اور برخلاف
اُسکے ایک امیر خاندان کے جواہرات سرمایہ نہیں ہوسکتے اگرچہ اُنکی
پایداری کی کوئی حد معین نہیں ہاں یہہ امر قریب قیاس ھی کہ ایک
مکان ایسا تعمیر کیا جاوے کہ وہ مرمت کا محتاج نہو مگر اس
سے یہہ لازم نہیں آتا کہ وہ سرمایہ نہ ٹہرے بلکہ حقیقت یہہ ھی کہ ان
چیزوں کا فانی ہونا آدم اسمتھ صاحب کی راے کو توڑتا ھی اسلیئے کہ
وہ فانی ہونا اُنکو ایسی چیزوں سے مشابہہ کرتا ھی جنکو آدم اسمتھ صاحب
نے سرمایہ قرار دیا مثلاً کلال کی دوکان میں جو شراب کے حوض ہوتے ہیں
وہ آدم اسمتھ صاحب کے نزدیک دایر سرمایہ کی تیسری قسم میں داخل
ہیں اور جب کہ وہ حوض آہستہ آہستہ یہاں تک خالی ہو جاتے ہیں
کہ اُسمیں سے اخیر بوتل بھی بیچی جاتی ھی تو وہ سرمایہ تمام ہو جاتا ھی
ایک مکان جو ساز و سامان سے درست ہووے اور کرایہ پر دیا جاتا ہویا
ایسا کتب خانہ جسکی کتابیں لوگوں کے کام آتی ہوویں یا سیر کی گاڑی
یا منزل کی گاڑی یا ڈاک کی دخانی کشتی اور شراب کے حوض میں
صرف فرق اتنا ھی کہ ان چیزوں کا خرچ ہوتا رہنا شراب کے خرچ سے
بہت کم اندازہ کرنے کے قابل ھی چنانچہ جب کبھی استعمال اُسکا ہوتا
ھی تو کوئی نہ کوئی جز اُسکا فانی ہو جاتا ھی اور کرایہ پر لینے والے
اُس جز کو ایسی ھی خوشی سے خریدتے اور خرچ کرتے ہیں جیسے کہ
شراب کے حوض میں سے بوتل کو لیتے ہیں یہہ بات راست ھی کہ گاڑی
اور مثل اُسکے اور چیزیں جو بطور غیر بارآور خرچ ہوویں اور کرایہ دار اُنکا
کرایہ کو سوئی آمدنی سے ادا کرے جیسے کہ یہہ امر ہر ایسی شے کی قیمت
میں پیش آتا ھی جسکا خرچ بطور غیر بارآور ہوتا ھی مگر جب تک
کہ گاڑی اور مکان و اسباب کے اجزاء بالکل خرچ نہیں ہوتے اُنکے مالکوں
کے حق میں ویسا ہی سرمایہ ھی جیسے کہ آدم اسمتھ صاحب کے شراب

باقیماندہ کو کلال کا سرمایہ تصویر کیا *

سرمایہ کي تقسیم ثاني کا بیان

واضح ہو کہ جن چیزوں کا استعمال اس طرح سے کیا جاتا ہی کہ ہمجنس اُنکے پیدا ہووں تو اُن چیزوں کو مکرر بارآور سرمایہ کہتے ہیں چنانچہ کاشتکاري کے تمام ساز و سامان مکرر بارآور سرمایہ ہیں اور زندگي کي ضروریات بھي اسي قسم میں داخل ہیں چنانچہ ضروریات کا وہ حصہ جسکو مزدور اور سرمایہ والے جو رات دن ضروریات کے پیدا کرنے میں دھنسي پھنسي رہتے ہیں کھاتے پیتے میں صرف کرتے ہیں منجملہ اُن ذریعوں کے ایک ذریعہ ہی جنکي بدولت مقدار حصول برابر قائم رہتي ہی اور دخاني کل کي بھٹي کے کوئلے جو کوئلوں کي کھان کے کھودنے اور لوہے کے آلات جو لوہے کے کارخانہ میں کام آویں اور ایسے ہي وہ جھاڑ جو لکڑي ڈنگڑي اور بحري چیزوں سے لادا جاوے تمام ایسے سرمایہ ہیں کہ اُنکو مکرر بارآور کہہ سکتے ہیں اسلیئے کہ وہ اشیاء ہمجنس کے پیدا کرنے میں صرف کیئے گئے *

دولت کي وہ چیزیں جو بجائے خود تحصیل کے تو ذریعہ ہیں مگر ہمجنسوں کے پیدا کرنے میں صرف نہیں کیجاتیں بارآور سرمایہ کے نام سے پکاري جاتي ہیں چنانچہ پیمک بناسکے کل اسلیئے بارآور سرمایہ ہی کہ وہ پیمک بناتي ہی مگر اُس پیمک سے کوئي نئي کل نہیں بناسکتے اور ایسے ہي تمام آلات اور کلیں جو ایسي ایسي چیزوں کے بنانے میں سرگرم رہتے ہیں جنکا خرچ بطور بارآور سرمایہ کے نہیں ہوتا وہ خود بارآور سرمایہ ہیں *

غیر بارآور یا تقسیم کرنے والا سرمایہ اُن چیزوں کو کہتے ہیں نہ وہ غیر بارآور برتاو کے لیئے موضوع و مقرر ہیں مگر اب تک اُن لوگوں کے قبض و تصرف میں نہیں آئیں جو آخرکار اُنکو صرف کرتے ہیں اور ایسي چیزیں جو ترقي یافتہ ملکوں میں بنائي جاتي ہیں اُنکي تیاري کے آغاز و انتہا میں اُنکا بہت بڑا حصہ اور اُنکي قسمت کا بھي بہت بڑا حصہ غیر بارآور سرمایہ میں داخل گنا جاتا ہی *

ہم دریافت کرچکے کہ دنیا کے لوگوں میں بالکل غیر بارآور خرچ کرنے والوں کی تعداد تہوڑی اور بالکل بارآور خرچ کرنے والوں کی تعداد اُس سے بھی تہوڑی ہے مگر جسقدر دولت کی ترقی ہوتی جاتی ہی اُسیقدر ہر شخص اپنے خرچ غیر بارآور کو بڑھاتا جاتا ہے یہانتک کہ غیر بارآور خرچ کرنے والوں کی تعداد بارآور خرچ کرنے والوں کی کل تعداد سے بڑہ جاتی ممکن ہی اور اکثر اوقات زیادہ ہوجاتی ہی چنانچہ جب کسی شہر دولتمند کی دوکانوں کا ملاحظہ کیا جاوے تو یہہ امر بخوبی واضح ہوگا کہ قیمت اُن چیزوں کی جو لطف و لذت کے لئے بنائی گئیں اُن چیزوں کی قیمت سے بہت زیادہ ہوگی جو آیندہ تحصیل دولت کے لئے تیار کی گئیں *

آدم اسمتھہ صاحب کے بعد کے بعض بعض لوگوں نے اُن چیزوں کو مفہوم سرمایہ سے خارج کیا جنپر ہم گفتگو کر رہی ہیں مگر ہمنے جو اُنکو مفہوم سرمایہ میں داخل کیا تو اُنکے داخل کرنے میں اُن دو وجہوں سے آدم اسمتھہ کی پیروی کی اول یہہ کہ خارج کرنا اُنکا معمولی زبان سے بلا ضرورت تجاوز کرنا ہی چنانچہ یہہ کہنا کہ ایک ایسا جوہری جسکی دوکان میں پانچ لاکھہ روپئے کے جواہرات موجود ہیں سرمایہ نہیں رکھتا ایک ایسی بات ہی کہ اُسکو دوچار سمجھنے والے ہی سمجھہ سکتے ہیں دوسرے یہہ کہ اگر اس علم کے واسطے نئی نئی اصطلاحوں کا مقرر کرنا ممکن بھی ہوتا جسکی ضرورت شدید ہی تو بھی سرمایہ کی اصطلاح میں ان چیزوں کو داخل کرتے جو معرض بحث میں واقع ہیں تمام عالمان انتظام اس اصطلاح میں اُن لوازمات اور آلات کو داخل کرتے ہیں جن سے یہہ چیزیں بنائی جاتی ہیں جو خرچ غیر بارآور میں کام آتی ہیں چنانچہ وہ کہردرا ہیرا اور وہ سونا جسمیں وہ جڑا جاتا ہی اگر الگ الگ سرمایہ ٹہریں تو یہہ بات کمال مشکل سے دریافت ہوسکتی ہے کہ ایسی اصطلاحوں میں جنکی رو سے بعد امتزاج و ترکیب کے سرمایہ میں داخل رہیں کیا فائدہ ملحوظ آتا ہی اور کیا آرام ملتا ہی علاوہ اسکے کسی عالم کو اسبات میں کوئی شک و شبہہ نہیں کہ جن دنوں سوداگر والا ان چیزوں کو پاس اپنے رکھتا ہی تو اُس عرصہ کی مناسبت سے کچھہ کچھہ اُسکو فایدہ حاصل ہوتا ہی ساتھی [illegible] کہ یہہ فائدہ [illegible]

آنا هی هم پهر ثابت کرینگے مگر یهه امر که هاتهه آنا اُسکا ضرور هی قبول و تسلیم کے قابل هی پس تمام علماے علم انتظام مدن کا اسپر اتفاق هی که جس شے سے کسي طرح کا منافع حاصل هووے وہ سرمایه میں داخل هی *

بیان اُن فائدوں کا جو سرمایه کے استعمال سے حاصل هوتے هیں

واضح هو که جو مقدم فائدے اجتناب سے یا سهل طریق پر یوں کهو که سرمایه کے استعمال سے حاصل هوتے هیں وہ دو فائدے هیں اول آلات کا استعمال دوسرے محنت کي تقسیم *

بیان فائدے اول یعني استعمال آلات کا

جمله آلات دو قسموں پر منقسم هوتي هیں ایک وہ که قوت پیدا کرتے هیں اور دوسرے وہ که قوت پهونچاتے هیں چنانچه پهلي قسم میں وہ کلیں داخل هیں جو بدون امداد انسانوں کے حرکت پیدا کرتي هیں جیسے وہ کلیں که هوا یا پاني یا بهاپ کي قوت سے چلتي هیں اور دوسري قسم میں وہ تمام آلات داخل هیں جنکو اوزار بولتے هیں جیسے چهري برما سلنچا بسولا جیسے کاریگروں کي قوت کو اعانت پهونچتي هی یا وقت اُنکا کم صرف هوتا هے مگر کاریگروں کے هاتهوں سے اُنکو زور پهونچتا هے *

ان دونو قسموں پر ایک اور قسم زیادہ کرني مناسب هی جسمیں وہ تمام آلات داخل هیں جن سے پیدا هونا قوت کا یا ایصال قوت غرض نهیں هوتي اور اس قسم میں ایسي چیزیں داخل هیں که اوزار یا آلات یا کل کے نام سے عموماً اُنکو پکارا نهیں جاتا جیسے وہ زمین کا ٹکڑا جو کاشت کے واسطے کمایا جاوے اور وہ اناج که اُس زمین میں بویا جاوے یهه دونو ایسے آلات هیں که اُنکے اِستعمال سے اناج پیدا هوتا هی اور تمام کتابیں اور اور سارے قلمي نسخه ایسے اوزار هیں که آرک رائٹ یا برونل صاحب کے ایجاد کردہ اوزاروں سے زیادہ بارآور هیں اور باوصف اسکے اوزاروں کا اِطلاق ان پر متعارف نهیں علاوہ اُسکے بهت سي چیزیں هیں که اُنکو آلات کے نام

سے بالاستقلال پکارا جاتا ھی جسسے دورنہیں کہ اُسکو حرکت سے کچھہ واسطہ نہیں اور مثل اُسکے رنجیر یا لنگر بلکہ ہر شی اسی جنس سے ایصال قوت اور ایجاد حرکت مقصود نہو بلکہ برعکس اُسکے حرکت کا انسداد مقصود ہو *

جو آلات کہ آدمی کام لینے والے کے ہلانے جلانے سے ہلتے جلتے ہیں وہ نہایت سیدھے سادھے ہوتے ہیں اور کچھہ پیچیدہ نہیں ہوتے یہانتک کہ بعضے الات اُنمیں سے نہایت کندہ ناتراش لوگوں میں پائے جاتے ہیں جسسے کہ قدرت سے وحشی لوگوں کو ابتدا میں عدا ملتی ھی وہ وہ حیوانات ہوتے ہیں جو اُنکے آس پاس رہتے ہیں مگر علاوہ قدرتی آلات کے قدرت کے انعام کا فائدہ اُوٹھانیکے واسطے وحشیوں کو بعض بعض ہتیار ضروری و لابدی ہیں *

یہہ بات معلوم رہے کہ ہم تمام الات کے استعمال سے عمل اجسام کی مساقی مراد رکھتے ہیں جسکے معنی ایسے وسیع و فراخ ہیں کہ بحسب لحاظ اُنکے حال کے فائدوں پر آیندہ کے فائدوں کو ترجیح دیتے ہیں چنانچہ تربیت یافتہ لوگوں میں یہی امر معمول و مروج ھی یعنی استقبال کو حال پر ترجیح دیتے ہیں اور اُن تمام آلات و لوازمات کی نسبت بھی یہی بات راست آتی ھی جنکو حال کی لذت یا آیندہ کی پیداوار کے لیئے اپنی مرضی کے موافق استعمال میں لاسکتے ہیں جیسے کہ کشتکاروں کے سامانوں میں سے اکثر سامان ایسی ہی ہوتے ہیں اور پر اُن تمام آلات کے بنانے میں یہہ بات درست بیتھتی ھی جنکا برتاو عمر بارآور طریقوں میں ممکن نہیں جیسے اوزار اور کلیں کہ استعمال اُنکا ہمیشہ بارآور ہوتا ھی ترقی یافتہ لوگوں میں نہایت عام اوزار پہلے برسوں بلکہ پہلی صدیوں کی محنتوں کے ثمرے معلوم ہوتے ہیں چنانچہ بڑھئی کے اوزار نہایت سیدھے سادھے معلوم ہوتے ہیں مگر اُس سرمایہ والے نے جسنے کہاں کو پہلے پہل کھودا جس سے بڑھئی کی کیلیں اور برمی حاصل ہوئے حال کے مزہ کو کسقدر ہاتھہ سے چہوڑا ہوگا یعنی آیندہ کے فائدوں کی توقع پر روپیہ صرف کیا ہوگا اور اُن لوگوں نے جنھوں نے ایسے ایسے آلے بنائے کہ اُنکے ذریعہ سے کھانیں کہودی گئیں آیندہ کے فائدوں کی توقع پر کسقدر محنت و مشقت کی ہوگی اور حقیقت یہہ ہے کہ جب تمام اوزاروں پر غور کی جاتی ہے

تو ناسمناے انگہریز آلات اکہٹر لوگوں کے تمام اوزار پہلے اوزاروں کے بدلے بنائے جاتے ہیں اور اس سے ہم یہہ نتیجہ نکال سکیے ہیں کہ منجملہ اُن لاکہوں کہلونے کے جو بلاد انگلستان میں ہر سال بنائی جاتی ہیں کوئی کل ایسی نہیں جو کسیقدر ادنی محنت کا ثمرہ نہووے کہ وہ ثمرات آیندہ کی تحصیل کے واسطے یا ہماری اصطلاح کے موافق ایسے اسباب کا نتیجہ ہو جو فرانسیسوں کی قسم انگلستان سے پہلے بلکہ اُس عہد سے پیشتر عمل میں نہ آیا ہو جب کہ انگلستان میں سات بادشاہتیں قایم تہیں *

یہہ رائے کہ کل فائدے احتمات کے بدلے ہوتے ہیں ایسی پوری استعدادوں سے بہی منسوب ہے جنکو آدم اسمتہہ صاحب نے اسنا سرمایہ قرار دیا کہ اُن کے موصوفوں کی ذاتوں میں وہ قایم و برقرار ہی بہت سی صورتوں میں یہہ استعدادیں ایک عرصہ دراز کی ایسی سعی و محنت اور خرچ و اخراجات کا ثمرہ ہوتی ہیں کہ موصوف اُن کے اُنکو بلا تکلف اُٹہاتے ہیں اور وہ ایسی محنتیں اور خرچ ہوتے ہیں کہ وہ لذت بالفعل کی تحصیل کے لیئے صرف ہوسکیے تہی مگر حقیقت میں منافع استقبال کی امید پر اُٹہائے گئے اور تمام حالتوں میں استعدادوں کے ملاحظہ سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مربیوں اور نگہبانوں کا بہت سا خرچ یعنی لذت بالفعل کا نقصان ہوتا ہی آتہہ یا نو برس کی عمر تک لڑکے کی پرورش ایک ایسا بوجہہ ہی کہ وہ ہرگز تل نہیں سکتا پس اسکو لذت بالفعل کا ضایع ہونا نہیں کہہ سکیے مگر جو کچہہ کہ بعد اُس زمانہ کے خرچ ہوتا ہی وہ تمام دیدہ و دانستہ کیا جاتا ہی یہاں تک کہ وہ لڑکا نو دس برس کی عمر میں کسنکاری کے پیشہ سے اوقات اپنی بسر کرسکتا ہی اور اگر کارخانوں میں کام کرنے لگے تو اوقات بسری سے زیادہ کما سکتا ہی اور اکیس برس کی عمر میں ایسی مزدوری کرنے لگتا ہی کہ اُس سے زیادہ عہدہ بعد اُسکے حاصل نہیں کرسکتا اور جب خرچ کرنے والےکا حال کیا جاوے تو یہہ ظاہر ہی کہ ادنی سے ادنی درجہ کا ہنر بلا صرف کسر حاصل نہیں ہوسکتا چنانچہ ڈیڑھ سو دو سو روپئے ادنی ساگردی کی فیس میں دیئے جاتے ہیں اور وہ فیس کاشتکاروں کی سالانہ اوسط آمدنی کی تخمیناً آدہی ہوتی ہی اور اُس کے کام کی اُجرت کا بہت سا حصہ اُس اسباب کا نفع ہوتا ہی جو اُس ہنرمند کی تعلیم کے صرف کسر میں سمجہا جاتا ہی *

همکو یہہ ماننا چاهیئے کہ یہہ نظیر ایسے لوگوں سے متعلق نہیں کہ وہ ایسي کامل وحشیانہ حالت میں هیں جو اِس علم کي مسئلہ سے خارج هی چنانچہ وحشي اپنے تیرو کماں کے بنانے میں وہ وقت صرف نہیں کرتے جو خط بالفعل کے کسب و تحصیل میں صرف کرسکتے هیں اگرچہ وہ لوگ دور اندیشي اور محنت کرتے هیں مگر اجتناب یعني استعمال سرمایہ سے اجتناب رکھتے هیں اُنکي ترقي کے پہلے درجہ میں جب وہ شکار کرنے اور مچھلي پکڑنے سے ترقي کر کے ایسی حالت کو پہونچتے هیں کہ اوقات اُنکي دودهہ و دهي سے بسر هونے لگے اجتناب کا استعمال سمجھا جاتا هی اور مویشیوں کے دودهہ گوشت سے گذر کر کسنکاري کي حالت میں آنی کے لیئے اُس سے بہت زیادہ اجتناب کا اِستعمال درکار هی اور کارخانوں اور تجارتوں کي ترقي کے واسطے بہت زیادہ هي اجتناب نہیں بلکہ ایسا اجتناب درکار هوتا هی کہ اُسکو روز بروز ترقي هوتي رهے جس ملک میں صرف کسنکاري اوقات گذاري کا ذریعہ هو وہ ملک اپني حالت پر قائم رهتا هی اور جہاں طرح طرح کے کارخانہ اور بڑي بڑي تجارتیں معمول و مروج هوں وہ ملک ایک طرح پر قائم نہیں رهتا چنانچہ وہ سرمایہ جس سے پچاس برس پہلے انگلستان والے تاجروں اور کارخانہ داروں میں اول درجہ کے گنے جاتے تھے اُس بڑے اور کارآمدني سرمایہ سے جو آج فرانس کو حاصل هی بلکہ اُس گراں سرمایہ سے جو نیدرلینڈز کي بادشاهت میں جو اب قائم نہیں هی موجود تھا بہت تھوڑا اور کم کارآمد تھا اگر اِنگلستان والوں کا سرمایہ اُسي حالت پر رهتا تو یہہ لوگ اور ملک والوں سے دوسري یا تیسرے درجہ پر پہونچ جاتے اب اگر حسب اِتفاق تجارت اُنکي بند هو جاوے یا کسي طول طویل لڑائي کے سبب سے اُنکے سرمایوں کي ترقي تنزل پاوے اور اُنکے حریفوں کے سرمایہ روز بروز بڑهتے جاویں تو پھر وهي نتیجہ پیدا هو سکتا هے *

وسیع ہونے اجتناب اور آلات کے استعمال کے باهمي تعلق بیان کرنے کے بعد اُن فائدوں کا بیان کرنا مناسب متصور هوا جو استعمال آلات پر مترتب هوتے هیں مگر یہہ مطلب کچھہ تو اس وجہہ سے مختصر بیان کیا جاویگا کہ اُسکا مفصل بیان گو کسیقدر اختصار سے کیا جاوے

هماري اس كتاب كے حدوں سے باهر نكل جاويگا اور دوسرے يهه كه جهاں
كاريگروں اور مصنوعي چيزوں پر بحث كي گئي وهاں انهيں كي تحقيق
بخوبي هوئي اور كچهه اس وجهه سے كه هم بخوبي واقف هيں كه هماري
كتاب كے پڑهنے والے يهه بات اچهي طرح جانتے هيں كه انسانوں كي
قوتيں آلات كے استعمال سے بهت زيادہ بڑه جاتي هيں اگرچه غالب يهه
هے كه كسي آدمي نے قواے انساني اور استعمال الات كے تعلق اور نتيجے
مفصل وار نهيں سمجهے اور نه آينده كو كوئي آدمي سمجهے كا تاكه اُسكے
ذريعه سے زيادتي قوت كا انداز ه كرسكے يهاں جو كچهه هم بيان كرنا مناسب
سمجهتے هيں وه صرف اُن الات كے چند حالات هيں جو حركت پيدا
كرتے هيں جسكو علمي اصطلاح ميں قوت كهتے هيں *

زمانه حال كي پيداوار كو زمانه قديم كي پيداوار پر اسلئيے فضل و
فوق هے كه آج كل استعمال كلوںكا هوتا هى چنانچه همكو شبهه هے كه اگر
قديم رومي سلطنت كے تمام باشندوں كے جان و مال كپڑا طيار كرنے پرصرف
هوتي تو ايك پوري نسل سے اتنا كپڑا تيار هوتا جو صرف ضلع لنكا شائر
كے تهوڑے لوگ ايك برس ميں تيار كرتے هيں بلكه يقين كامل هى
كه جو كپڑا وهاں تيار هوتا وه اس كپڑے سے نهايت خراب هوتا جس
متحرك قوتوںكا رومي يا يوناني استعمال كرتے تهے وه صرف چهوٹے قد كے
جانور اور پاني اور هوا تهيں اور ان قوتوں كو بهي بهت كم كام ميں لاتے
تهے چنانچه هوا سے صرف اتنا كام ليتے تهے كه كشتيوں كو دهشت كے مارے
كناروں كنارے ليجاتے تهے اور دريا كا برتاؤ آنے جانيكے واسطے كرتے تهے اور
اسپر بهي كمال حسن و خوبي سے نكيا بلكه جيسا پايا ويسا برتا درياؤں كو
نهروں كے ذريعه سے نه ملايا اور گهوڑوں كو صرف بوجهه اُٹهانے اور گاڑي
كهنچوانے ميں برتا بسبب نهي تسموں سے مدد لينا سوجها اور استعمال اس
قوي كل كا جسكو هم † چكي كهتے هيں بهت كم كيا جسكے ايك چرخه
سے جو هوا يا پاني يا بهاپ يا كسي حيوان كي قوت سے پهرتا هے ايك
لڑكے كے قبضه ميں ايسي قوت كا استعمال هوجاتا هے جو بعض وقتوں ميں
هزار كاريگروں كے برابر هوتي هے *

م † چكي اُن تمام كلوں كا نام ٹهرايا گيا جنميں پهيه اور چرخيوں وغيره سے كام
هوتا هے

انسانوں کي قوت ایک پورے بادبانوں کے جنگي جہاز سے جسپر ستر بہتر توپیں لگي ہوتي ہیں نہایت عمدگي سے ظاہر ہوتي ہے مگر بات یہہ ہے کہ اگر مادوں پر حکومت کرنے اور بیجان چیزوں سے کام لینے اور اُسکے ساتھہ بہت بڑي ہولناک قوت پیدا کرنے اور نہایت نازک کام اُسکے ذریعہ سے لینے کو انسان کي قوت کي کسوٹي قرار دیں تو انسان کي قوت و حکومت کا ظہور ایسي حیرت و تعجب سے اور جگہہ نہوگا جیسے کہ روئي کے بڑے کارخانہ میں ہوتا ہی چنانچہ بہت بڑا کارخانہ روئي کا جو ہمارے دیکھنے میں آیا وہ کارخانہ ہے جسکو ماررلینڈ صاحب نے سٹاک پورٹ میں درست و مرمت کیا اور اسلیئے کہ اُس کارخانہ کے مشاہدہ سے کلونکي قوت اور نیز اسباب کي حقیقت کہ وہ کلیں قابو میں آنیکے قابل ہیں کمال وضوح سے واضح ہوتي ہی بیان اُس کارخانہ کا مختصر مختصر مناسب سمجھا جیسے کہ ہمنے اُس کو سنہ ۱۸۲۵ ع میں مشاہدہ کیا *

واضح ہو کہ ماررلینڈ صاحب ایک ندي دریاے مرسي اور ایک ایسے ٹکڑے زمین کے مالک تھے جو پاني کي دوشاخوں کے زمین میں گھس آنے سے زبان کي صورت جزیرہ نما بنگیا تھا اُس جزیرہ نما کي خاکنائے میں اُن صاحب نے زمین کے اندر اندر اتنا کشادہ ایک راستہ کیا کہ بڑے بڑے قطر کے ساتھہ پہیہ اُسمیں آجاویں اور اُسقدر پاني کو اُسمیں ڈالا کہ وہ اُنکے گھومانیکے لیئے کافي وافي ہووے چنانچہ اُن پہیوں سے عمودنما چرخوں میں حرکت دوري پہونچتي تھي اور اُن چرخوں سے وھي دوري حرکت اُن بہت سے افق نما چرخوں میں آتي تھي جو عمود کے چرخوں سے چھوٹے چھوٹے دندانہ دار پہیوں کے ذریعہ سے ملے جلے تھے اور ہر ایک افق نما چرخ ایک ایک کارخانہ کے کمرے کي چھت کے نیچے پھرتا تھا جو سو فٹ سے زیادہ زیادہ طول طویل تھا اور جو پہیئے کہ دریا کے پاني سے چلتے تھے وہ تمام ایسي ایسي عمارتوں سے متصل تھے جو چھہ چھہ بلکہ سات سات منزل کي تھیں اور ہر منزل میں الگ الگ افق نما چرخے تھے اور افق نما چرخوں سے چھوٹے چھوٹے تھوس پہیوں کے وسیلہ سے جنکو ڈھول کہتي ہیں اور وہ ہر کل کے بڑے چرخ سے لگے رکھے تھے اور تسمیوں کے ذریعہ سے سب سے بڑے افق نما چرخ سے ملے ہوئے تھے وہ دوري حرکت جاري رہتي تھي اور منجملہ ان کمروں کے

بہت سے کمرے صاحب کے کام میں بہیں رہتے تھے چنانچہ وہ صاحب فی گھنٹہ یا فی روز یا فی ہفتہ کے واسطے ایک کمرے نے تھوڑے بہت صحن کو مطور کرایہ دیتے تھے اور اتوسا چرخ کے کسقدر حصہ کے برتاو کی اجازت دیتے تھے اور کرایہ‌دار اپنی کلونکو صحن خانہ میں قایم کرکے ڈھول اپنا اُس چرخ سے ملاتا تھا جو تیزی سے اُوپر گھومتا ہوتا تھا اور فی‌الفور اپنی چھوٹی کلوں کو چلتا پھرتا دیکھتا تھا چنانچہ اُسکی کل کے تمام پہئے اور سلی اور تکلے کمال تیزی سے چلنے لگے تھے اور وہ تمام اسی تیزی اور درستی اور استقلال سے حرکت کرتے تھے کہ آدمی کی کوششوں سے بہت زیادہ ہوتی تھی کلونکے کام میں قوت مادہ کیطرح ترقی فراواں اور تقسیم بے پایاں کے قابل ہی بعض کاموں میں وہ کلیں نہایت زور و شور سے چلتی ہیں اور بعض کاموں میں ایسی چلتی تہیں کہ تمام اصوات و حرکات انکی معلوم ہوتی تہیں کل اُس روئی کو پکڑکر جس سے گلوبند بنانے منظور تھے پاک صاف کردیتی تھی اور اُسکے ریشوں کا جوڑنا تاگا سوت طیار کرتی اور اُسکو بلدیکر مضبوط دھاگے بناتی تھی اور آخرکار اُن دھاگوں سے ململ بنتی تھی بعد اُسکے جس اون سے کرتیاں بنانی منظور تہیں اُسکو اُسنے دھوچا اور اُس اون کا روئی کی نسبت بہت سی زیادہ ترکیبوں سے سوت طیار کیا اور رفتہ رفتہ کیڑا بن لیا فی‌الحقیقت جب سے دریاے مرسی بہتا ہی چھپیس ہزاروں سال گذرے مارلسٹ صاحب کے زمانہ تک جتنوں نے اُسکے پانی سے یہہ عمدہ کام لیا اُسکی تمام قوت بیفایدہ گئی جو ایسی انواع کے کام دینیکے قابل ہی *

کلوں میں یہہ بات عجب ہی کہ ترقی بے‌پایاں کی قابلیت رکھتی ہیں اور جو حالات اُس کمیٹی نے جمع کیئے جو سنہ ۱۸۳۲ع میں کلوں اور کاریگروں کی تحقیق کے لئے مقرر ہوئی تھی اُنکے ملاحظہ سے دریافت ہوگا کہ کوئی بات اس بات سے زیادہ منقوش خاطر نہیں ہوئی کہ تمام کلیں ترقی بے‌پایاں کے قابل ہیں جنکے سبب سے تھوڑے برسوں بعد ایسی ایجادیں بیکار ہوجاتی ہیں جنکو ایک زمانہ میں بڑے بڑے کام سمجھا کرتے ہیں *

* یہہ ہولڈ سورتھ صاحب جو مقام گلاسکو کے سوت کاتنے والے اور کل چلانے والے ہیں یہہ بیان کرتے ہیں کہ گلاسکو کی نہایت عمدہ عمدہ چکیاں

میںچسٹر کی اچھی اچھی چکیوں کی برابر هیں جو تیں چار برس پہلے بنائی گئیں تھیں ان صاحب کی کارروائی کی تاریخ سے هماری راے مذکورہ بالا یعنی کلوں کی قوت مدن قابلیت تقسیم و ترقی بے پایاں ثبوتی ثابت هوتی هی *

کمیٹی نے صاحب موصوف سے یہہ سوال کیا کہ جب آپ نے اپنا کام شروع کیا تھا تو یہہ چکیاں کہاں سے حاصل کی تھیں میںچسٹر سے یا کہیں اور سے اُنھوں نے یہہ جواب ارشاد فرمایا کہ میں نے وہ کلیں منچسٹر سے حاصل نہیں کیں بلکہ آپ اپنے هاتھوں سے اُنکا بنانا چاھا مگر اچھے کاریگروں کے هاتھہ آنے میں اتنی دقت پیش آئی اور هزاروں کا خرچ ایسا معلوم هوا کہ وہ اِرادہ پورا نہوا اور اُنکے بنانے سے باز رھا بعد اُسکے ایک قابل جوان اچھے کاریگر کو منتخب کیا اور اُسکے هاتھوں بنوانا ٹھہرایا چنانچہ اُسکے آگے نقشے اور نمونے پیش کئیے اُس چالاک دست اُستاد نے کمال سلیقہ شعاری سے وہ کلیں بنائیں جو پہلی چکی کے لئیے درکار تھیں پھر دو برس بعد میں نے دوسری چکی بنائی جسکی کلیں اُسی کاریگر نے تیار کیں اور پھر دو برس کے بعد تیسری چکی بہت بڑی تیار کی مگر اُسکی کلیں خاص اپنے هاتھوں سے بنائیں *

اُنسے پوچھا گیا کہ تیسری چکی کی کلیں آپ نے اپنے هاتھہ سے کیوں؟ بنائیں جواب دیا کہ اُس کاریگر کو فرصت نتھی اور علاوہ اسکے یہہ بات بھی تھی کہ کل بنانے والے اپنے نقشوں کی تبدیل پر راضی نہیں هوتے چنانچہ میں اُس کاریگر کو اِسبات پر قائم نکرسکا کہ وہ اُن ترقیوں کو پورا کرے جو میںچسٹر میں واقع هوئی تھیں انتھی *

ڈن لاپ صاحب سے یہہ بات پوچھی جاتی هی کہ وہ امریکہ کے کارخانوں کو گلاسگو کے کارخانوں سے کسیقدر پیچھے سمجھتے هیں چنانچہ وہ جواب دیتے هیں کہ تیس برس کے قریب قریب پیچھے سمجھتا هوں مگر امریکا کے کارخانہ روز روز ترقی روز افزوں پر چڑھتے چلے جاتے هیں اور وهاں کے لوگ بہت چالاک اور جفاکش هیں بعد اُسکے اُنسے پوچھا گیا کہ اگر انگریزی کلیں انگریزی مہتمم سمیت امریکا کو روانہ کیجاویں تو آپ کے نزدیک امریکا والے اپنے کارخانوں میں ایسا کام کرنا سیکھہ جاوینگے جیسے کہ اِس ملک کے لوگ کرتے هیں جواب دیا کہ یہہ امر مسلم هی

که امریکا والے بھي ویسا هي کام کرنے لگینگے مگر پہلے اس سے که وہ لوگ اسباب کو حاصل کریں انگریز لوگ ان میں مشاق هو جاوینگے اور واضح هو که یهه تقریر انگلستان اور اسکات لینڈ کے حالات کے مقابله سے کہتاتي هے چنانچه روئي کاتنے کا کام اسکات لینڈ والوں یعني همارے بھائي بندوں نے انگلستان والوں کے بعد شروع کیا اور هم لوگ اُن سے همیشه پیچھے رهے هیں اور کبھي اُنکے برابر نهوسکے اور یقین واثق هے که آیندہ کو بھي برابر نهونگے *

ایک قوم کي تاریخ میں ساٹھه برس کا عرصه بہت تھوڑا هوتا هے مگر باوجود اس تھوڑے عرصه کے دخاني کلوں اور روئي کي کلوں سے انگلستان میں اور اسکات لینڈ کے جنوبي حصوں میں کیا کیا تبدیل و تغیر واقع هوئي چنانچه اُن کلوں کي بدولت آبادي دوگني اور محنت کي اجرت دوچند سے زیادہ زیادہ هوگئي اور زمین کا کرایه تگنے کے قریب قریب پہنچا اور اُسي باعث سے انگریز ایسی عام قرض کے متحمل هوئے جو تگنے سے زیادہ هوگیا اور اُس محصول کي برداشت کرسکے جو چوگنے سے زیادہ هوا اگرچه یهه باتیں گونه تکلیف سے خالي نهیں اور اُنهیں کي بدولت انگریز اپنے ملک سے اسباب باهر لیجانے کے عوض غیر ملکوں سے † کچے مصالح لانے لگے اور اسي سبب سے یهه صورت پیش آئي که اناجوں کے قانون بدل گئے چنانچه پہلے باهر کو غله لیجاتے تھے اور محصول ادا کرتے رهے مگر اب نه فقط لیجانا موقوف کیا بلکه باهر سے لانا بھي کچھه کچھه موقوف هوگیا اور اُنهیں کلوں نے باریک اور نرم کپڑوں سے تمام دنیا کو پوشاک پہنائي اور کپڑے کو ایسا ارزاں کیا که اُسکے لطف و آسایش سے کامل اطلاع تک نهیں هوتي *

جبکه انگریزوں کي تجارت کے جلسوں میں اسبات کي وجهه معقول هاتهه نه آوے تو یهه تسلیم نهیں هوسکتا که آیندہ ساٹھه برس کي ترقیاں گذشته ساٹھه برس کي ترقیوں کے برابر هونگي روئي کي کلیں اتنک کمال طلوع سے نہایت بعید هیں اس لیئے که حالات مذکورہ بالا سے یهه صاف واضح هوتا هے که روئي کي کلیں روز روز ترقي پاتي جاتي هیں اور دخاني

---

† کچے مصالحوں سے همیشه ایسي چیزیں مراد هونگي جنسے اور چیزیں تیار هوسکیں جیسے روئي چمڑا لوهے وغیرہ سے کپڑہ اور جوتیاں اور آلات وغیرہ بنتے هیں

کل عہد طفولیت میں ہے چنانچہ ہماری یاد کی بات ہی کہ پہلی پہل استعمال اُسکا کشتیوں میں ہوا اور گاڑیوں میں اُسکا برتاؤ حال میں ہی شروع ہوا اور طی غالب ہے کہ بہت سی ایسی قوتیں قدرت کے کارخانہ میں مخفی پڑی ہیں اور اگر معلوم بھی ہوئی ہیں تو وہ ابتک برتی نہیں گئیں اور حقیقت یہہ ہے کہ اسوقت بیشمار بارآور آلات کا حال معلوم ہے مگر دیدہ و دانستہ اسلئیے اغماض اُنسے کیا جاتا ہی کہ وہ الگ الگ کام نہیں دیتے اور مجموعہ کی تاثیر ابتک دریافت نہیں ہوئی مثلاً چھاپے کا ٹیپ اور کاغذ یہہ دونو پہلے وقتوں کے ایجاد نہیں چنانچہ غالب ہی کہ چھاپے کا ٹیپ یونانیوں کو معلوم تھا اور رومیوں نے بیشک استعمال اُسکا کیا اس لئیے کہ شہر پومپے میں ایسی ایسی روشنائی پائی گئیں کہ نان بائی کے نام کے شروع کے حروف اوپر اچھی طرح نقش کئیے ہوئے تھے اور کاغذ اتنی مدت سے ملک چین میں مروج تھا کہ تاریخ اُسکی معلوم نہیں ہوتی مگر یہہ دونوں الگ الگ ہونے کی حالت میں کم قیمت تھے اور جبکہ اُسوقت میں بلبلی چمڑا سی بھاری قیمتی چیز جسپر رومی مصری لکھتے تھے اور پیپرس سی نازک چیز جو مصر کے ایک درخت کی چھال تھی لکھنے لکھانے کے واسطے عمدہ لوازم سمجھی جاتی تھی بلا اسقدر بہت سے نسخوں کے نکلنے کا یقین کامل نہ تھا کہ مول اُنکا چھاپے کی خرچ کو کافی ہوتا البتہ کاغذ چھاپے بدوں زیادہ مفید تھا نہ نسبت اسکے کہ چھاپا بدوں کاغذ کے مگر صرف اجرت ہی اُس محنت کی جو نقل و نسخ کے لیئے ضروری ہوتی بلا لحاظ اُن لوازم و مصالح کے جنکی امداد و اعانت سے لکھا جاتا ہے اسقدر گراں ہوتی کہ منجملہ عیاشی کی قیمتی چیزوںکے کتابیں بھی سمجھی جاتیں مگر جبکہ یہہ دونو جو تنہا تنہا چنداں مفید نہ تھی باہم ملے تو اُنکا ملنا نہایت بڑی ایجاد اسلئیے کی تاریخ میں سمجھا جاتا ہی *

بیان فائدہ دوم یعنی تقسیم محنت کا

واضح ہو کہ منجملہ اُن بڑے بڑے فائدوں کے جو اسباب یعنی استعمال سرمایہ سے حاصل ہوتے ہیں دوسرا فائدہ تقسیم محنت ہے *

ہم پہلے بیان کرچکے کہ تقسیم محنت کی نسبت تقسیم عمل اچھی اصطلاح ہے مگر آدم اسمتہ صاحب کی مدد سے تقسیم محنت کی

اصطلاح نے ایسا رواج پایا کہ ہم بھی استعمال اُسکا کرینگے مگر یہہ بات یاد رہے کہ استعمال اُسکا ایسے وسیع معنوں میں کرینگے جو معنے آدم اسمتھہ صاحب کی مراد معلوم ہوتے ہیں اور معلوم ہونیکی وجھہ یہہ ہے کہ اگرچہ آدم اسمتھہ صاحب نے بسبب اپنی عادت کے کہ وہ اصطلاحی معنوں کے بیاں پر توجھہ نفرماتے تھے اُس اصطلاح کے معنے جسیکہ مناسب تھے بیاں نہیں کیئے مگر وہ اپنی کتاب کے پہلے باب کے پچھلے حصہ میں اُن فائدوں کو جو ملکوں کی اندرونی بیرونی تجارت سے حاصل ہوتے ہیں منجملہ اُن فائدوں کے شمار کرتے ہیں جو تقسیم محنت پر مرتب ہوتے ہیں اور اس سے یہہ بات صاف واضح ہوتی ہے کہ تقسیم محنت سے اُنکی مراد تقسیم تحصیل ہی یا یہہ کہا جاوے کہ اُس سے اُنکی مراد ہر ایک شخص کا یا شخصوں کا جو کسی کام کے کرنے سے کچھہ پیدا کرتا ہی یا کچھہ پیدا کرتے ہیں ایک ایک قسم کے کاموں میں مصروف رکھنا ہی *

جو جو فائدے کہ تقسیم محنت سے حاصل ہوتے ہیں آدم اسمتھہ صاحب نے اُنکو تین مختلف سببوں سے منسوب کیا ہی پہلے ہرکاریگر کی چستی و چالاکی کی ترقی دوسرے مراعات اُسوقت کی جو عموماً ایک کام چھوڑکر دوسرے کام میں مصروف ہونے سے ضایع ہوجاتا ہی تیسرے بہت سی کلوں کا ایجاد ہونا جو محنت کو آسان و مختصر کرتی ہیں اور اُنکی بدولت ایک آدمی بہت سے آدمیوں کا کام دے سکتا ہی *

آدم اسمتھہ صاحب ہی سب سے پہلے مولف ہیں جنھوں نے تقسیم محنت کی بہت سی تاکید فرمائی چنانچہ اُن مثالوں کی خوب اور گوناگونی کے سبب سے جن مثالوں سے اُنھوں نے تقسیم محنت کی تشریح کی ہی اُنکی کتاب کا پہلا باب نہایت دلچسپ اور نہایت مشہور تھی مگر کہیں کہیں مثل اُن لوگوں کے جو نئے نئے اصول دریافت کرتے ہیں تقسیم محنت کے فائدوں کی تعریف بہت مبالغہ سے کی اور کہیں کہیں بیاں کرنیمیں کوتاہی برتی اور یہہ کلام کیا کہ اُن تمام آلات کا ایجاد ہونا جنکے ذریعہ سے محنت آساں و مختصر ہوجاتی ہیں تقسیم محنت کی بدولت ظہور میں آیا بہایت عام ہی یعنی یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ کاریگروں نے ہی انکو ایجاد کیا اور حال یہہ ہی کہ منجملہ ہمارے عمدہ عمدہ آلات کے بہت سے آلات ایسے لوگوں نے ایجاد کیئے کہ وہ پیسہ ور

کاریگر تھے اور کبھی اُن کاموں میں مصروف نہیں رہے جو کام اُن اوزاروں
کی بدولت سہل اور آسان ہوجاتے ہیں چنانچہ یہہ بات بخوبی ثابت
ہی کہ ارک رائیٹ صاحب دات کے بانی تھے اور کترا سی کی کل
کو ایک پادری صاحب نے ایجاد کیا لیکن اگر ہم یہہ بات کہیں کہ کلوں
کے استعمال سے محنت کی تقسیم ظہور میں آئی یعنی بہت سے کاریگر
ہوگئے تو شاید زیادہ راست درست آوے ہر آدمی کے پاس اکثر لوگوں
میں ہر قسم کا آلہ ہوتا ہی اور ہر شخص اُس آلہ سے کام کرسکتا ہی اور
جب کہ ترقی یافتہ لوگوں میں وحشیانہ حالت کے سیدھے سادھے چند
اوزاروں پر عمدہ عمدہ کلیں اور طرح طرح کے اوزار سبقت لیجاویں تو
صرف وہی لوگ آپ کو بڑے بڑے کارخانوں میں مصروف کرسکتے ہیں
جو کلوں کی امداد و اعانت سے کام چلاسکتے ہیں اور اُن اوزاروں کے برتاؤ
میں تعلیم یافتہ ہیں جنکے ذریعہ سے کارخانوں کے کام آسان ہوجاتے ہیں
اور محنت کی تقسیم اُنکا ضروری نتیجہ ہی مگر حقیقت یہہ ہی کہ
اوزاروںکا استعمال اور محنت کی تقسیم ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ کر اسطرح
پر عمل کرتے ہیں کہ اُنکے اثر علحدہ نہیں ہوسکتے یعنی وہ باہم لازم اور
ملزوم ہیں چنانچہ ہر بڑی کل کی ایجاد کے بعد محنت کی تقسیم
بہت کثرت سے ظاہر ہوتی ہی اور ہر تقسیم محنت کی کثرت کے بعد
نئی نئی کلیں ایجاد کیجاتی ہیں *

واضح ہو کہ کاریگروں کی بڑھی ہوئی چالاکی اور اُن کے وقتوں کا ضایع
نہونا جو ایسے ضایع ہوتے ہیں کہ ایک کام کو ادھورا چھوڑکر دوسرے کام
میں مصروف ہو جاتے ہیں دونوں باتیں اُسقدر توجہہ اور التفات کے
شایاں اور سزاوار ہیں جتنی کہ آدم اسمتھ صاحب نے اُنپر توجہہ فرمائی
اور یہہ دونوں باتیں تقسیم محنت کے نتیجے ہیں اور مستقلہ اُن کے
کاریگروں کی چالاکی بڑا نتیجہ ہی مگر آدم اسمتھ صاحب نے تقسیم
محنت کے اور ایسے فائدوں کے بیان میں کوتاہی کی جو مذکورہ بالا
فائدوں سے نہایت عمدہ ہیں *

اِن فائدوں میں ایک بڑا فائدہ اس بات سے حاصل ہوتا ہی کہ
جسقدر سعی و محنت ایک معین نتیجہ حاصل کرنے کے لئے ضروری
درکار ہی اُسقدر دوڑ دھوپ ویسی ہی سیکڑوں ہزاروں نتیجوں کے لئے

کافي وافي هوسکتي هي چنانچہ ڈاک اس فائدہ کے ثبوت کے لئے مشہور مثال هے اسلئے کہ جسقدر محنت مقام فالموتھہ سے مقام نوبارک تک صرف ایک چٹھي پہونچانے کے واسطے ضروري هوتي هی اُسقدر محنت پچاس چٹھیوں کے لیئے اور قریب قریب اُسي محنت کے دس هزار چٹھیوں کے لیئے بھي کافي هوسکتي هی یہانتک کہ اگر هرشخص اپنے اپنے خطوں کے پہونچانے میں کوشش کرے تو ایک بڑے سوداگر کي تمام عمر سفر میں هي بسر هوجاوے اور وہ اپنے اُن تمام خطونکو پہنچاسکے جو ڈاک کے درجہ سے ایکدن میں پہونچ سکتے هیں غرضکہ چند آدمیونکي محنت سے جو صرف چٹھیاں کے پہونچانے میں باهم مصروف هوتے هیں ایسے نتیجے ظہور میں آتے هیں کہ اگر تمام یورپ کے لوگ تنہا تنہا کوشش کریں تو وہ اُسیے هرگز پیدا نہو سکیں *

۷ اور گورنمنٹ کي فائدہ رساني بھي اسي اصل پر موقوف هی بڑے اکھڑ لوگوں میں هر شخص اپني جان و مال کے بچاؤ کے واسطے خاص اپني جان پر بھروسا رکھتا هی چنانچہ بلحاظ اُن مطلبوں کے همیشہ اُس کو هوشیار و مسلح رهنا پڑتا هی اور جو مال کہ اُس کے پاس هرتا هی منقولہ هونا اُس کا اِسلیئے ضروري سمجھتا هی کہ وہ مال اپنے مالک سے علیحدہ نرهے اور تمام خیالات اوراوقات اُس کے پناہ ڈھونڈنے اور دشمن سے بھاگنے میں صرف هوتے هیں اور باوصف اُن جانکاهیوں کے یہہ مدعا اُسکا پورا پورا حاصل نہیں هوتا چنانچہ ایک اِبسینیا کے گرد نواح کے باشندے نے بروس صاحب سیاح سے یہہ عرض کیا کہ اگر کوئي بڑا بوڑھا آدمي یہاں تمہاري نظر پڑے تو آپ یہہ سمجھیں کہ یہہ شخص اور کہیں کا رهنیوالا آدمي هی یہاں کا رهنیوالا نہیں اِسلیئے کہ یہاں کے رهنیوالے عین جواني میں برچھي سے مر جاتے هیں یعني امن و امان اُنکو نصیب نہیں هوتي *

۸ مگر جو محنت کہ هر ایسا شخص اٹھاتا هی جو اپني حفاظت اپني جان پر منحصر رکھتا هی وهي محنت چند آدمیوں کي اپني حفاظت بلکہ گروہ کثیر کي نگہباني کے واسطے قدر کافي سے زیادہ هوتي هے اور اسي اصل محکم پر حکومت کي اصل قائم کیجاتي هی معلوم هوتا هے کہ حکومت کا مدار ایسا نہدار معبر آدمي هوا هوگا کہ اُسکے اطاعت کی

عوض میں خلق کی حراست منظور کی ہوگی حاکم اور اُسکے رعیتوں اور
اور ملازموں پر واجب و لازم ہوتا ہی کہ غریبوں کو ظلم و تعدي سے بچاویں
اور مکر و فریب سے محفوظ رکھیں اور بلحاظ ملک کے اندر کے ظلم و تعدي
کے جسکا خوف ثروت یافتہ لوگوں کو دامنگیر رہتا ہی یہہ حیرت ہوتی
ہی کہ کسیے تھوڑے سے آدمی لاکھوں کی پاسبانی کرسکتے ہیں جیسے کہ
پندرہ ہزار جنگی اور پندرہ ہزار سے کم چوکیدار اور حاکم گریٹ برٹن
کے ایک کرور ستر لاکھہ باشندوں کی جان و مال کی حفاظت کرتے ہیں اور
کوئی تجارت ایسی نہیں کہ جسمیں اُن آدمیوں کی نسبت جو اس طرح
کام میں مصروف و مشغول رہتے ہیں بہت سے لوگ سرگرم نہوں *

مگر یہہ بات ظاہر ہی کہ محنت کی تقسیم جو حکومت کی اصل
و اصول تسلیم کی گئی کچھہ کچھہ برائیوں پر بھی مشتمل ہی چنانچہ
جو لوگ حفاظت ملک کی کرتے ہیں اُنکو اختیار و حکومت تفویض
ہونی ضرور ہی اور جو لوگ اپنی حفاظت کا بھروسا اوروں پر رکھتے ہیں
وہ اپنے وسائل حفاظت کو ضایع کر دیتے ہیں اور حفاظت کے ارادہ اور
ہمت کو کھودیتے ہیں یعنی آرام طلب ہو جاتے ہیں اور ایسی صورتوں میں
حکام و رعایا کا لین دین ایسی اُصول پر نہیں ہوتا کہ جنکی رو سے اور
معمولی معاوضے ہوتے ہیں چنانچہ حکام اپنی خدمتوں کا معاوضہ ٹھیک
ٹھیک اپنی رعایا سے نہیں لیتے بلکہ جو کچھہ کہ جبر و ہیبت سے حاصل
ہوسکتا ہی وہ اسطرح پر چھین لیتے ہیں کہ رعایا کے صرف آیندہ
پیداوار کی قوتوں کو کچھہ نقصان و مضرت نہیں پہونچتی اور حقیقت یہہ
ہی کہ حکام اکثر زیادہ لیتے ہیں اسلیئے کہ اگر ہم دنیا پر نظر ڈالیں تو
یہہ امر دریافت ہوگا کہ ایسی حکومتیں تھوڑی سی ہیں جنکے ظلم و تعدي
سے رعایا کے اقبال و دولت کو بہت ضرر نہیں پہونچتا چنانچہ جب ہم
لوگ افریقہ اور ایشیا کے ظلموں کے حالات پڑھتے ہیں جہاں لاکھوں آدمی
اپنے عیش عشرت کو اپنے ظالم حاکموں کے توہمات کے مقابلہ میں خاک
سیاہ سمجھتے ہیں تو بری حکومت کی برائیوں کو غایت درجہ کی برائیاں
تصور کرتے ہیں جو انسانوں پر عاید ہو سکتی ہیں مگر یہہ برائیاں اُن
برائیوں کے مقابلہ میں محض ناچیز ہیں جو عدم حکومت کی صورت
میں پیش آتی ہیں چنانچہ مصر اور ایران اور برھما کے باشندے یا اُسے

گھتکر ‡ دھومي اور اسندي کے رھنے والے نیوزیلنڈ کے غیر محکوم باشندوں کے مقابلہ میں حفظ و سلامت کے مزے اُٹھاتے ھیں عدم حکومت کي قباحت لوگوں کو اسقدر شدید معلوم ھوتي ھی کہ وہ ھر قسم کا ظلم اسلیئے خوشي سے اُٹھاتے ھیں کہ عدم حکومت کي مضرتوں سے محفوظ رھیں وہ مختلف تفاوت جو انسانوں کي قوموں میں پائي جاتي ھیں باعث اُنکا اُن مدارج کي رو سے قایم کیا جا سکتا ھی جن جن درجوں میں وہ عمدہ عمدہ حکومتوں کے محکوم ھیں اور وہ تفاوت ایسے بڑے تفاوت ھیں کہ بعض بعض اوقات ھم بھول جاتے ھیں کہ تمام انسان ایک ھي نسل سے ھیں اگر بري سے بري حکومت عدم حکومت سے بہتر پائي جاوے تو یہہ بات لازم آتي ھی کہ نہایت عمدہ حکومت کے فائدے بے نہایت ھونگے نہایت عمدہ حکومتیں جو دنیا میں ھوئیں وہ گریٹ برٹن اور اُن ملکوں کي حکومتیں ھیں جو گریٹ برٹن کے اصول و قواعد سے نکالي گئیں مگر ابھي تک اُس کمال سے بہت دور پڑي ھیں جسکے وہ قابل معلوم ھوتي ھیں اُن حکومتوں میں چھوٹے چھوٹے کاموں کو ایسے لوگ انجام دیتے ھیں جو خاص اُنھیں کے لئیے تعلیم پاتے ھیں اور بڑے بڑے کام اُنکے قبضہ قدرت سے خارج ھیں اور اس باعث سے یہہ خیال کیا جاتا ھی کہ علم شناخت مدن کي تحصیل و تکمیل جو نہایت وسیع اور دشوار علم ھی بڑے پایہ کے لوگوںسے قدرتي تعلق رکھتي ھی یا وہ علم ایسے وقتوں میں حاصل ھوسکتا ھی جو محنت کي دوڑ دھوپ کے بکھیڑوں سے محفوظ ھوویں جہاں کہیں کہ حاکم ظالم ھوتے ھیں اور تمام کاموںکا مدار اُنپر ھوتا ھے تو وھاں بڑي بڑي برائیاں کچھہ تو اُنکي جہل و حماقت سے اور کچھہ اُنکے غیظ و غضب سے پیدا ھوتي ھیں اور جہاں کہیں کہ لوگوں کو حکومت میں دخل و شرکت ھوتي ھی اگر وھاں برائیاں پیدا ھوں تو اُن کا باعث یہہ ھوتا ھی کہ وہ حکومت فضل و ھنر سے عاري ھوتي ھی مگر قوي ھوتي ھی کہ تقسیم محنت کي کثرت استعمال سے جو ایک اصل محکم ھی جسپر حکومتوںکي بنیاد قایم ھی اُن لوگوں کے بہت عمدہ تعلیم کے اقسام کي بدولت جو امورات سلطنت کو انجام دیتے ھیں

‡ دھومي اور اسندي یہہ دونوں سلطنتیں افریقہ کے مغربي حصہ میں ھیں اور وھاں کے باشندے نہایت بیرحم اور وحشی ھیں *

هم عرب حاکموں کي جہل و نا تجربہکاري سے بھي ایسے هي محفوظ رهینگے جیسے کہ آج اُنکے ظلم و نا انصافي سے مامون رهتي هیں *

تقسیم محنت کا دوسرا نتیجہ جسکو آدم اِسمتھ صاحب نے تصریح و توضیح سے نہیں بیان کیا وہ قوت هی جسکے ذریعہ سے هر ایک تجارت کرنیوالي قوم علاوہ اپنے ملک کے فائدوں کے دنیا کے اُن حصوں سے جنمیں تجارت هوتي هی قدرتي اور کسبي فائدوں کو حاصل کرتي هی کرنل ٹارنر صاحب نے جو اول مولف هیں غیر ملک کي تجارتوں کو تقسیم محنت میں شامل کیا هی چنانچہ اُنھوں نے قوموں کي باهمي تجارتوں کو ملکي تقسیم محنت کا خطاب دیا *

معلوم هوتا هی کہ خدا کي قدرت نے یہہ اِرادہ کیا کہ ایک کو دوسرے سے ربط و تعلق هونے سے تمام دنیا کے باشندے تجارات و معاملات کے ذریعہ سے ایک خاندان والوں کي طرح باهم مضبوط و مربوط رهیں چنانچہ بلحاظ اس بڑے مطلب کے هر ملک و ولایت بلکہ هر ضلع اور پرگنہ میں پیداواروں کو طرح طرح سے مختلف کیا اور اسي مطلب کے واسطے مختلف نسلوں کي حاجتوں اور اُنکے حاصل اور پیداواروں کي قوتوں کو جدا جدا کیا اگلے لوگوں کي دولت پر جو زمانہ حال کي دولت سبقت لیگئي سارا باعث اُسکا یہہ هی کہ هم لوگ اگلے لوگوں کي نسبت طرح طرح کي چیزوں کا برتاؤ کرتے هیں چنانچہ هر سال اِنگلستان میں تخمیناً تیں کروڑ پونڈ چائے بیگانہ لوگوں سے لیتے هیں اور مقدار مذکور کے خریدنے اور لانے میں دو کروڑ پچیس لاکھ روپئے کے قریب خرچ هوتے هیں یعني فی پونڈ بارہ آنے صرف هوتے هیں اور یہہ اتنا روپیہ هی کہ پیتالیس هزار آدمیوں کي اُجرت کي برابر هوتا هی جبکہ هر آدمي کي مزدوري فی سال پانسو روپیہ قرار دیئے جاویں اور انگریز لوگ کاشتکاري کے ذریعہ اور کوئیلے کي کھانوں کے وسیلے سے اور بجاے بارہ آنہ فی پونڈ کے بیس روپیہ فی پونڈ خرچ کرنے سے یعني بجاے پیتالیس هزار آدمیوں کي اُجرت کے بارہ لاکھ آدمیوں کي اُجرت کے لگانے سے عمدہ سے عمدہ چائے تیار کرکے چین کے محتاج نہ رہنے کا فخر حاصل کرسکتے هیں مگر بارہ لاکھ آدمي اُن آدمیوں کے برابر هیں جو بلاد اِنگلستان میں کھیت کیار کرتے هیں مگر ایک هي تجارت سے کہ وہ بھي کچھہ بڑي تجارت نہیں اِتنے

چائے حاصل ہو جاتی ہی اور غالب یہہ ہی کہ یہہ چائے اُس چائے سے بہتر ہوتی ہی جو انگلستان کے باغوں اور سارے کھیتوں میں بونے سے حاصل ہوسکتی *

چین اور انگلستان کی آب و ہوا میں اختلاف ہونے کے سبب سے چائے کے بونے اور تیار کرنے کی نسبت انگریزوں کو خریدنے میں بڑا فائدہ متصور ہی مگر بہت سے فائدہ کا باعث محنت کی اُجرت کا اختلاف ہی جو دونوں ملکوں میں معمول و مروج ہی چائے کے بونے اور اُس کے پتوں کی تیاری میں بہت سا وقت ضائع ہوتا ہی اور بہت سے توجہہ درکار ہوتی ہی بلاد چین میں اسقدر اجرت کم ہی کہ ایسے ایسے کاموں یعنی پتوں کی تیاری سے چائے کی لاگت کچھہ بہت زیادہ نہیں ہوجاتی اور انگلستان میں ایسا خرچ پڑتا ہی کہ وہ گوارا نہیں ہوسکتا اور جبکہ ایسی قوم جسکی پیداوار کی قوتیں اور اُن قوتوں کے باعث سے محنتوں کی اجرتیں بہت بڑی ہیں اپنے لوگوں کو ایسے کاموں کا منصرم کرے جو کم تربیت یافتہ لوگوں کی سستی محنتوں سے انجام پاسکتے ہیں تو وہ قوم ایسی جہل و حماقت میں مبتلا ہے جیسے کہ کاشتکار آدمی گھڑدوڑ کے گھوڑوں سے ہل چلاوے *

تقسیم محنت کا ایک اور بڑا نتیجہ خوردہ فروشی ہی اور خوردہ فروش وہ لوگ کہلاتے ہیں کہ کچی یا پکی جنسوں کے پیدا کرنے میں بذات خود مصروف نہیں ہوتے بلکہ وہ اُن جنسوںکو اُنکے آخری خریداروں تک ایسے وقتوں اور مقداروں میں پہنچاتے ہیں جنمیں اُنکو مطلوب ہوتی ہیں اور آرام و راحت حاصل ہوتی ہے جب کہ ہم لنڈن اور اُسکے اطراف و جوانب کے نقشوں پر نظر کریں اور یہہ بات سوچیں کہ اُس نہایت آباد صوبہ میں تمام انگلستان کے باشندوں کے دسویں حصہ سے زیادہ زیادہ لوگ آباد ہیں اور جسقدر روپیہ کہ تمام انگلستان میں صرف ہوتا ہے اُسکا پانچواں حصہ اُسمیں صرف ہوتا ہے اور جو کچھہ کہ صرف اُس صوبہ کا ہی وہ صرف اُسکے ذریعوں سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ تمام تربیت یافتہ دنیا کے وسیلوں سے حاصل ہوتا ہی تو یہہ بات عجیب اور غریب معلوم ہوتی ہی کہ اتنے لوگوں کی خوراک وغیرہ جو روزمرہ اُنکی حاجتوں کو پورا کرے کہاں سے آتی ہی مگر خوردہ فروشوں کے ذریعہ یہہ

یہہ امر دشوار اسلیئے حل ہوجاتا ہے کہ خوردہ فروش جو اپنے اپنے خریداروں کے دائرہ کا مرکز ہوتا ہے اُنکی حاجات ضروریہ کی اوسط تعداد ازروے تجربہ جانتا ہے اور تھوک بیپاری جو جنسوں کے پیدا کرنے والے اور خوردہ فروشوں کے درمیان میں واسطہ ہوتا ہے اپنے خریداروں یعنی خوردہ فروشوں کی مانگ کی اوسط مقدار ازروے تجربہ بخوبی سمجھتا ہی اور اسی اندازہ کے موافق پیدا کرنے والوں سے خرید کرتا ہے اور بیپاریوں کے خرید کی اوسط مقدار سے وہ اصول حاصل ہوتے ہیں کہ حسب لحاظ اُنکے پیدا کرنے والے بڑی بڑی رسدونکا انتظام کرلیتے ہیں خوردہ فروشوں کے ذخیروں کی آمادگی اور تقسیم در تقسیم سے جو فائدے ہوتے ہیں اُنکے شرح و بیان کی ضرورت نہیں چنانچہ بجاے اُسکے کہ کسی چرواہے سے ایک بیل پورا خریدیں قصائی سے ایک ٹکڑے کے خریدنے میں فائدہ ہے اور یہہ وہی فائدے ہیں کہ پہلے اُنپر اشارہ کیا گیا کہ خوردہ فروش اُس اوسط وقت کی مناسبت سے منافع حاصل کرتے ہیں جسمیں سوداگری کے ذخیرے اُنکے قبض و تصرف میں رہتے ہیں *

اب اسبات کے ثبوت پر بحث کرتے ہیں کہ محنت کی تقسیم احسان یعنی استعمال سرمایہ پر زیادہ تر منحصر ہے چنانچہ آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے اکثر لوگوں میں جہاں محنت کی تقسیم کا نام و نشان بھی نہیں پایا جاتا اور مبادلے بہت کم ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنے لیئے سارو سامان درست کرتا ہی یہہ بات ضرور نہیں کہ لوگوں کے کام جاری رکھنے کے واسطے ذخیرے پہلے سے جمع رکھے جاویں اور ہر شخص اپنی ضرورتوں سے اپنی حاجتوں کے پورا کرنے میں سعی و محنت کرتا ہی چنانچہ جب وہ بھوکا ہوتا ہی تو جنگل کو شکار کے لیئے جاتا ہی اور جب کہ کرتا اُسکا پھٹا پورانا ہوجاتا ہی تو کسی جانور کی کھال سے وہ ملبوس بناتا ہی اور جب کہ گھر اُسکا کھنڈر ہونے لگتا ہے تو وہ درختوں اور [illegible] گھاس کی ٹٹی سے بقدر اپنی تاب طاقت کی مرمت کرتا ہے لیکن جب کہ تقسیم محنت بخوبی رواج پا جاتے ہے تو ایک آدمی کی پیداوار [illegible] حاجتوں کے تھوڑے حصہ کے لیئے کافی ہوتی ہے اور اب حاجتوں کا بہت سا حصہ اور آدمیوں کی محنتوں سے انجام پاتا ہی جنکی پیداوار کو اپنی پیداوار یا اپنی پیداوار کی

قسمت سے خرید کرتا هی لیکن خرید اُسکي اُسوقت تک ممکن نہیں که پیداوار اُسکي تمام هوکر فروخت نہوجاوے اسلیئے یہه بات ضرور هی که مختلف مختلف انسانوں کے ذخیرے کسي جگهه جمع هوے چاهئیں جو اُسکي پرورش کے واسطے کافي هوویں اور اُسکے کام کے لوازم اور آلات کو اُسوقت تک بہم پہونچاسکیں که کام اُسکا پورا هوکر فروخت هوجاوے چنانچه جولاها اپنے کام کاج پر جب تک مصروف نہیں هوسکتا که اُسکي مصروفیت سے پیشتر کسي نه کسي جگهه خواه اُسکے قبضه میں یا کسي اور آدمي کے قبضه میں ایسے ذخیرے جمع نہووں که اُسکي پرورش کے واسطے اور نیز اُسکے اتمام کام کے واسطے اُسوقت تک کافي وافي هوں که اُسکا تانا بانا تمام هوکر فروخت هوجاوے غرض که موجود هونا ایسے ذخیرونکا پیشتر اس سے ضروري و لابدي هی که وه ایک مدت تک کام میں مصروف رهی انتهی *

گمان غالب هے که امر مذکوره بالا غلط بیان کیا گیا اسلیئے که بہت سے حال ایسے هیں که پیدا هونا اور بکنا اُسمیں برابر هوتا هی محنت کي نہایت عمده تقسیمیں وه هیں که اُنکي روسے چند آدمیوں کو باقي آدمیوں کي حفاظت اور تعلیم کا کام تفویض کیا جاتا هی لیکن خدمات اُنکي جب پوري هوجاتي هیں تب بکتي هیں اور یہي بات اُن سب پیداواروں پر صادق آتي هی جنکو خدمات کے نام سے پکارتے هیں باقي اور کسي صورت میں ضروري نہیں جیسے که آدم اسمیته صاحب کے لفظونسے مستفاد هوتا هي که تحصیل کے کسي کام میں آدمي کے مصروف هونے سے پہلے پہلے ذخیرونکا جمع هوناچاهیئے تا که خوراک اور لوازمات اُسکو اُسوقت تک بہم پہونچیں که اُسکا کام پورا هوکر فروخت هوجاوے هاں یہه بات مسلم هی که وه اسباب اُسکو بہم پہونچتي رهیں مگر پہلے اس سے که وه کام اپنا شروع کرے جمع هونا اُنکا ضروري نہیں اسلیئے که وه چیزیں اُس زمانه میں پیدا هوسکتي هیں جب که اُسکا کام جاري هے چنانچه ایک تصویر کے شروع هونے اور بکنے میں برس گذر جاتے هیں لیکن مصور کا کام شروع هونے سے پہلے اُسکي معاش اور تمام اوزار و لوازم بابت اُن برسونکي جرچ کے جو درمیان میں گذرے شمار و قطار میں نہیں آتي بلکه اُسکي محنت کے زمانه میں وقتاً فوقتاً پیدا هوتے هیں

هیں مگر غالب یہہ هی کہ آدم اسمتھہ صاحب کي یہہ مراد نہیں کہ اُس قسم کي امداد مناسب جو کام کے زمانہ میں درکار هووے انصرام اُسکا پہلے اس سے هونا چاهئیے کہ وہ کام شروع هووے جسکو اُس امداد واعانت کي ضرورت هو بلکہ مراد اُنکي یہہ هی کہ جب کام شروع هووے تو ایک ایسا ذخیرہ یا مخرج موجود رهے جس سے وہ مددیں حاصل هوتي رهیں جو اُسکے لئیے درکار هوني چاهیں اور اُس ذخیرہ میں بعض بعض چیزیں بشکل روپیہ کے موجود رهیں چنانچہ مصور کے پاس چوبہ کا هونا اور جولاهے کے پاس کوچ وبر اور اَور لوازمات کا اتنا کافي هونا ضروري نہیں کہ کام اُنکا پورا هوجاوے بلکہ اتنا ضروري هے کہ وہ کام اپنا شروع کرسکیں بعد اُسکے بلحاظ اُن حصوں کے جو کاریگر کو آیندہ درکار هوتي هیں بلاواور هونا اُس ذخیرہ کا کافي وافي هی جسپر وہ کاریگر بهروسہ رکھتا هی تاکہ اُسکي حاجتوں کو پورا کرتا رهے *

اب اگر کسي کاریگر کو کسي کام میں مصروف رهنے کے واسطے سرمایہ کا استعمال شرط ضروري هی تو یہہ امر نہایت واضح هی کہ پیدا کرنیوالوں کے گروهوں کو بذریعہ اپنے علیحدہ علیحدہ منصب کے ایک کام میں متفق هونیکے واسطے بہت سا سرمایہ درکار هوگا اور ایسي صورتوں میں طیار شدہ جنسوں کي قسم کا مختلف پیدا کرنوالوں میں هر شخص کي محنت کي مناسبت سے تقسیم هونے کے واسطے بہت بڑے سرمایہ کا مدت تک استعمال میں رهنا ضرور هے یا یہہ کہا جاوے کہ بہت بڑے احتیاط کي ضرورت پڑتي هی قدرت کي رو سے هر شخص اپني اپني ذاتي محنت کي پیداوار کا مالک هوتا هی مگر جہاں کہیں بہت سي تقسیم محنت هوتي هی تو وهاں کل پیداوار کا مالک ایک آدمي نہیں هوسکتا چنانچہ هم اُن لوگوں کي تعداد اگر شمار کریں جو صرف ایک گلوبند یا لیس یعني پتهري یا فیتہ کے تهان کي طیاري میں مصروف هوتے هیں تو وہ کئي هزار هونگے بلکہ کئي دس هزار هونگي اور جب کہ تعداد اُنکي کثیر هے تو یہہ بات بعید هی کہ اگر یہہ لوگ اُسکي طیاري میں حقوق اپنے دریافت بهي کرسکیں تو بهي آپ کو مالک نہ سمجهینگے اور سب اپنے حق بهي کے واسطے فروخت اُسکي دیکهسکینگے *

لیکن یہہ مشکل محنت کرنیوالوں میں سے اُن لوگوں کے تمیز کرلینے
سے حل ہو جاتي ہی جو جنس کي تیاری میں پیشگي سرمایہ سے امداد
و اعانت کرتے ہیں اور یہہ امتیاز اُن لوگوں کا اکثر کارخانہ دار اور کاریگر
مزدور کي اصطلاح سے ہوتا ہی اور اس مشکل کے حل ہونے کے واسطے یہہ
بھي ضرور ہی کہ مختلف سرمایہ والوں اور کاریگروں کو جو الگ الگ کاموں
میں مصروف ہوتے ہیں الگ الگ گروہوں میں ترتیب دیا جاوے اور
ہر سرمایہ والے کي یہہ صورت ہوني چاہیئے کہ جب وہ جنس سے کنارہ
کرے یعني اِس جنس کو دوسرے شخص کے ہاتھہ بیچ کھوچکے تو وہ
اپنے خریدار قائم مقام سے اپنے سرمایہ اور اپنے کاریگروں کي محنت کي قیمت
لیوے رنگیں گلوبند یا لیس یعنی فیتہ کے تھان کي تیاري کا حال ایسا
دلچسپ ہی کہ وہ بیان کے قابل ہی چنانچہ بیان اُسکا یہہ ہی فرض
کرو کہ جس روئي سے وہ بنایا جاتا ہی اُسکو کسي تنسسي یا
لوئیزیانہ کے زمیندار نے بویا اور اُسکے بونے کے واسطے زمین کے
بنانے اور درختوں کے لگانے اور اُنکي نگہباني کرانے میں برس روز سے زیادہ
زیادہ پھولنے پھلنے سے پہلے پہلے مزدور لگائے اور جب کھیتي پک پکاکر
طیار ہوئي تو بہت عمدہ کلوں کي مدد سے بنولہ روئي سے نکالنے میں
بہت محنت صرف ہوئے اور جب روئي صاف پاک ہوکر طیار ہوئي تو
اُسکو دریائے مسسسپي سے شہر نیوآرلینز کو لادہ باندہ کر لیگئے اور
وہاں جاکر روئي نے بیپاري کو وہ روئي دي اور جس قیمت سے وہ بکي
[illegible] کي تھي کہ اول تو زمیندار کي وہ اُجرتیں ادا ہوئیں جو اُسنے
اُن مزدوروں کو دي تھیں جنکو اُسنے روئي کے پیدا کرنے اور بیچنے میں
مصروف رکھا تھا اور دوسرے اُسکو اپني قیمت سے [illegible] حاصل ہوئي
جو اُسوقت سے مناسب رکھتي تھي جو مزدوروں کے دینے میں [illegible] کے
کے پہنچنے میں صرف ہوا یا یوں کہیں کہ جو اجتماع اُسنے [illegible] کے
[illegible] سے مدت تک کیا اُسکے عوض میں اُسکو منافع حاصل ہوا یا
اُسکے [illegible] کا بدلا سمجھا جاوے جو اُسکو جب حاصل ہوتي کہ وہ
شخص اپنے کاریگروں کو روئي بونے کے عیش و نشاط یا [illegible] کے لیئے
مصروف رکھتا بجائے اسکے نیوآرلینز کے بیپاري نے اُس روئي کو پانچ چھہ
مہینے رکھکر لورپول کے سوداگر کے ہاتھہ فروخت کیا اگرچہ نیوآرلینز میں

اُسپر کچھہ محنت صرف ہوئي اور کوئي ایسا امر اِتفاقي پیش نہ آیا جسکے ذریعہ سے قیمت اُسکي بڑہ جاتي مگر قیمت اُسکي صرف بیپاري کے منافع کے سبب سے بڑہ گئي اور وہ منافع اُس احتیاط کا عوض ہوتا ھی جو اُسنے اُس خط نصابي کي روک تھام میں پانچ چھہ مہینے کیا جو ایسي صورت میں وہ حاصل کرتا کہ وہ اُس قیمت کو جو زمیندار کو اُسنے ادا کي اپني ذات پر صرف کرتا بعد اُسکے لورپول کے سوداگر نے انگلستان میں لاکر مینچستر کے کاتنے والونکے ھاتھہ بیچا اور اُس سوداگر نے اُسکو ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ پہلے تو اُسکو وہ قیمت حاصل ہوئي جو اُسنے نیوآرلینز کے بیپاري کو خرید کے وقت ادا کي تھي اور دوسرے وہ کرایہ جہاز کا ھاتھہ آیا جو نیوآرلینز سے لورپول تک لیجانے میں صرف ہوا اور اُس کرایہ میں ملاحوں کي مزدوري اور نیز اُن لوگوں کي اجرت جنھوں نے کشتي بنائي تھي اور اُن لوگوں کے منافع جنھوں نے کشتي کے پورے ہونے سے پہلے پہلے بنانے والوں کو سرمایہ اجرت میں دیا اور اُن لوگوں کي اجرت و منفعت جو کشتي کے لوازم لائے اور اُنکے ذریعہ سے کشتي تیار ہوئي شامل ھیں اور حقیقت یہہ ھی کہ اجرتوں اور منافعوں کا سلسلہ ایک ایسا مسلسل ھی کہ شروع اُسکا وہ زمانہ ھی جب نہ تربیت اور بیدار مغزي آغاز ہوئي تیسرے لورپول کے سوداگر کي منفعت اُسي زمانہ کے بابت وصول ہوئي جسکے بعد اُسنے روئي کے کاتنے والے کے ھاتھہ اُسکو فروخت کیا *

۴۰ بعد اُسکے کاتنے والے نے اپنے کاریگروں کے حوالہ کیا اور کلوں سے کام لیا یہاں تک کہ اُسنے کسیقدر ململ کے قابل سوت کاتا اور کسیقدر ایسا باریک کاتا کہ اُس سے فیتہ بنے بعد اُسکے اُسنے اُس سوت کو [illegible] کے ھاتھہ ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ علاوہ اُس قیمت کے جو اُسنے لورپول کے سوداگر کو ادا کي تھي پہلے تو کاریگروں کي مزدوري جو اُنکي تیاري میں مصروف رہے تھے اور دوسرے اُن تمام لوگوں کي اجرت و منفعت وصول کي جنھوں نے پہلے کلوں کي [illegible] کارخانہ اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور اُسکے پاس سے چھاپنے والے کے پاس اور اُسکے پاس [illegible]

کے پاس اور اُسکے پاس سے خوردہ فروشوں کے پاس اور اُنکے پاس سے اخري خريدار کے پاس آيا اور علی‌هذالقياس اُس سوت کي تهوڑي گردش کا حال بيته کي صورت ميں بهي دقت سے خالي نهيں نسدسار کے پاس سے سوزن‌کار کے پاس اور وهاں سے آخر خريدار کے پاس اتا هی غرضکه که هر درجه پر ايک تازه سرمايه والا تمام گذشته سرمايوں کو ادا کرتا هی جو پهلے ادا کيئے گئے يهانتک که اگر جنس ناتمام هوتي هی تو اُسکی تکميل کے درپے هوتا هی اور اُن لوگوں کو پيشگي اجرت ديتا هی جو آينده طياري ميں مصروف هوويں اور جو سرمايه که وه پيشگي لگاتا هی اور جسقدر فائده که اُس عرصه کي مناسبت سے متصور هوتا هی جسمیں اُسنے اُس سرمايه کو ايسے صرف بيهوده ميں صرف نکيا جس سے کچهه فائده متصور نهوتا يه تمام اُسکو دوسرے سرمايه والے سے حاصل هو جاتا هی جو اُس سے خريدکرتا هی *

يهه امر واضح هی که همنے اس سلسله ميں وه محصول بيان نهيں کيا جوايک جگهه سے دوسري جگهه ليجانے ميں سرکار کو ديتا پڑتا هی اور نيز وه کرايه بهي محسوب نکيا جو مختلف مقبوضه قدرتي ذريعوں کے استعمال کي عوض ميں ادا کيا جاتا هی جنکي خدمتيں مطلوب هوتي هيں کرايه کا بيان اسليئے چهوڑا گيا که اُسکي تعداد اکثر اتفاق پر اسقدر منحصر هوتي هے که اُسکي طرف اشاره کرنے سے مضمون زياده پيچيده هو جاتا اور خصوص محصول کا ذکر اسليئے نهيں کيا که وه اُن خرچوں ميں داخل هے جنکا ذکر هوچکا جو روپيه که بطور محصول حاصل کيا جاتا هی وه اُن لوگوں کي اجرت و منفعت ميں صرف هوتا هی جو بذات خود يا اوروں‌کے ذريعه سے نهايت عمده عمده خدمتوں کا انتظام ديتے هيں يعني لوگوں کو ظلم و فريب سے بچاتے هيں اور يهه لوگ کارخانه‌داروں اور سوداگروں کے ايسے کام آتے هيں جيسے که گهر کا چوکيدار کام آتا هی جو ديگر جانوں کا محافظ هوتا هی يا جيسے که لوهار کام آتا هی جو ديگر جانوں کو لوهے کي جهڑوں اور قفلوں سے مضبوط و مستحکم کرتا هی *

جب خام کپاس مسي‌سپي کے کناروں پر روئي جمع کي گئي ايک پهٹو روئي بکي اسقدر ميں جو کچهه بتدريج ترقي اُس زمانه تک هوئي جبکه وه بازار ميں آنے کے واسطے محصول گهر کے دروازه پر لائي گئي *

کي صورت میں ظاهر هوئي اُس ترقي کے حالات دریافت کرنے کا قصد اس کتاب میں اسلیئے نہیں کیا کہ یہہ ایک چھوٹاسا رسالہ هے اگر یہہ بات کہیں کہ سب سے پچھلا مول اُس پونڈ کا پہلے مول سے هزار گونہ زیادہ هوا تو اس سے صرف اختلاف اول اور آخر تسب کا معلوم هوا یہہ بات ظاهر نہوئي کہ قیمت کي ترقي کسطرح درجہ بدرجہ هوئي جب کہ عمدہ عمدہ روئي کھیت سے نکلتي هی تو اُسکی ایک پونڈ کا مول ایک روپیہ سے کم هوتا هي اور عمدہ سے عمدہ سوتي لیس کی ایک پونڈ کا مول سو اشرفیوں سے زیادہ هوتا هی پس سرمایہ والے کے کاموں کو مزدوروں کے کاموں سے علحدہ کرنے اور ایک سرمایہ والے سے دوسرے سرمایہ والے کو سرمایہ ادا هوسکنے علاوہ اور کوئي ذریعہ ایسا نہیں کہ وہ اتنے هزار کمانے والوں کو ایک کام کي طرف مایل کرے اور ایک مدت اُنکو اُس میں مصروف رکھے اور اُنکي خاص خاص چاہتوں کا عوض مناسب کرسکے *

چوتھي اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني هے کہ جبکہ کاشتکاریکا فن یکسان اور مستقل رهے تو هرضلع کي زمین میں کثرت محنت سے پیداوار اتني هوتي هے کہ مناسبت اُسکي محنت سے کم هوتي هے

واضح هو کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتي هے تو وهاں محنت کا اثر زیادہ هوتا هے اور حالت اُسکے خلاف زمین پر زیادہ محنت هوتي هی تو وهاں اثر اُسکا اُسکي مناسبت سے کم هوتا هی *

اس تفصیل کے مقدمہ سے کنارہ کرنے سے پہلے یہہ بیان کرنا ضروري هے کہ کاروبار ذریعوں کو جنکے وسیلہ سے کھیتي کاشت میں ترقي هوتا جاوے اور نیز یہہ کہ اُنہیں ذریعوں کو کچھ مصالحوں سے جو کاشتکاري سے حاصل هوتے هیں

آدمي کے کام کے واسطے طرح طرح کي چیزیں طیار کرنے میں بونا جاوے تو
اِن دونوں صورتوں میں اُن ذریعوں کے فعل و تاثیر میں ایک بڑا فرق
ہو جاتا ہے غرض کہ کاشتکاري اور کارخانوں کي محنتوں کي تاثیروں کا فرق
اور تفاوت بیان کرنا ضروري ہے اور اسي بحث میں منجملہ اُن چار اصلوں
مذکورہ بالا کے جنہیں ہمارے نزدیک اس علم کي بنیاد ہي چوتھي اصل کو
بیان کرتے ہیں *

کاشتکاري اور کارخانوں کي محنت کي تاثیروں میں جو فرق و تفاوت
پایا جاتا ہے وہ صرف اسبات میں پایا جاتا ہے کہ کاشتکاري کي محنت
لوازمات کي ایک معین مقدار سے زیادہ پیدا کرنے کي قوت رکھتي ہے اور
کارخانوں کي محنت زیادہ پیداوار کي طاقت نہیں رکھتي ہم معلوم کرچکے
ہیں کہ اوزاروں کے استعمال اور محنت کي تقسیم سے آدمي کي سعي اور
محنت کو اتني اعانت ہوتي ہے کہ سردست اُسکا حساب نہیں ہوسکتا
اور محنت ظاہر وہ اعانت بتعدد و حساب بڑھنے کي قابلیت رکھتي ہے
اگرچہ کلوں کي خوبي اور ترقي سے ایک آدمي سیکڑوں بلکہ ہزاروں
آدمیوں کا کام کرسکتا ہے اور ترقیوں کے باعث سے معمولي لوازم اور مصالح
پر معمولي محنتوں کے ہونے سے زیادہ زیادہ مفید جنسیں طیار ہوسکتي
ہیں مگر اُسقدر محنت بلکہ زیادہ محنت سے بھي جو لوازمات کي
معمولي مقدار پر خرچ کیجاوے نہ نسبت پہلے کے اُسي قسم کي کامل
چیزیں بہت زیادہ طیار نہیں ہوسکتیں اگر وہ محنت جو آج انگلستان
میں سوتي کپڑوں پر صرف کي جاتي ہے دوگني ہو جاوے اور کچے
مصالح کي مقدار معمولي طور پر قایم رہے تو طیار جنسوں کي مقداروں
میں ترقي محسوس نہوگي ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اُنکي پیداوار کي قیمت
پہلے کي نسبت زیادہ ہوجاوے اور زیادہ باریک اور بہتر ہوں یعني عرض
اور طول اُسکا بڑہ جاوے مگر قطع نظر اُسکي صفت کي خوبي کے مقدار
اُسکي بحر اس صورت کے نہیں بڑہ سکتي کہ زیادہ کچا مصالحہ
جو اُسکي طیاري میں صایع جاتا ہي مصرف میں رکھا جاوے *

مگر کاشتکاري کا حال اس حال سے مختلف ہي ہاں ایسي ولایتوں
میں ترقیوں کي انتہا نہیں ہوتي جو ایسي حدود میں واقع ہیں جنمیں
ہمیشہ بہت رہتا ہے یا زمین اُنکي کنکریلي یا دلدلي یا پتھریلي ہوتي ہے

مگر علاوہ اُنکے اور ھر وسیع ضلع کی پیداوار ایسی محنتوں کے ذریعہ سے جو روز روز عروج و ترقی پاتی ھیں ترقیات بیشمار کے قابل معلوم ہوتی ھی علاوہ ایسی وسیع دلدل کے حصص جگہہ جگہہ گڑھے گڑھولے پانی سے بھرے رھتے ھیں اور سڑکتے ہے اور بڑسل اُسمیں پیدا ہوتے ھیں کوئی زمین ایسی سخت بنجر نہیں ہوتی مگر جذب رطوبت کے عمل اور اُس چونہ کے پتھر کو جلادینے سے جسمیں دلدل قائم ہوتی ھی جیسے کہ ایرلینڈ میں مشاھدہ کیا جاتا ھے اور اُس زمین میں کے پتری کے ریشوں کو بذریعہ چونہ کے ساتھ ریشوں سے بدلنے سے وہ زمین قابل پیداوار بلکہ نہایت زرخیز ھوجاتی ھی چنانچہ بلاد انگلستان اور ویلز میں تین کروڑ بیتر لاکھہ ایکڑ زمین کے قریب ھی اور اُسمیں پچاسی ھزار ایکڑ زمیں بلکہ حقیقت میں کل کے چوتھے حصہ سے کچھہ کم بہت اچھی کاشت کی حالت میں ھی چنانچہ اُسپر باغ لگائے جاتے ھیں اور ترکاریاں پھلواریاں بوئی جاتی ھیں اور کوئی پچاس لاکھہ ایکڑ زمین اوجڑ پڑی ھی اور جسقدر اباد ھی اس سے پیداوار لیجاتی ھی مگر وہ پیداوار اُس پیداوار کی تعداد سے بہت ھی تھوڑی مناسبت رکھتی ھی جو غیر محدود محنت اور بیشمار سرمایہ کے استعمال سے اس زمین سے حاصل ہوتی ھیکہ ھی اگر چونہ اور مارل جو چکنی متی اور کھریا متی سے مرکب ہوتی ھے اور علاوہ اُنکے اور کھاد کی چیزوں کی کھاتوں کا استعمال اچھی طرح سے ھوسکے اور جذب رطوبات فاسدہ اور آب رسانی کے عمل سے کسی جگہہ پانی کی کمی بیشی باقی نرکھی جاوے اور جتنی زمینیں کہ ویران اور خراب پڑی ھیں اُسمیں درخت لگائے جاویں اور احاطہ بندیاں کیجاویں اور جو زمینیں کہ زیر کاشت ھیں اُنکی کمائی بجائے ھلوں کے گھوڑوں کے ادمیوں کی محنت و مشقت سے مگر بذریعہ بیلچوں کیجاوے اور بیجوں اور جڑوں کے بموجب کریئے اور لگائے جاویں اور باکرہ پودھوں کے اوکھاڑ نے اور کھودنے میں بڑی محنت اور کمال احتیاط کیجاوے اور مویشیوں کی جوراک بجائے چراہے کے کاٹ کاٹ کر اُنکے آگے ڈالی جاوے غرضکہ جسقدر محنت ایک آدمی بستی کے آس پاس کے اپنے باغیچہ پر کرتا ھی اُسیقدر محنت تمام شہر و دیہات کی اراضیات پر جو کیجاوے تو تمام ملک کی پیداوار مقدار حال سے دس گنے بلکہ

اُس سے بھي زيادہ زيادہ تر سمجھي ھی روئي کے ايک پونڈ سے طيار ھونا
ايک پونڈ سے زيادہ کام کا کسي ترکي محنت يا عمدہ کل سے ممکن نہيں
معلوم ھوتا مگر ايک بشل بيج سے ايک ھي روڈ زمين ميں جو ايک
ايکڑ سے بہت کم ھوتا ھے بحسب اُس وں و محنت کے جو اُسپر صرف
کيا جاوے چار بشل بلکہ آٹھہ بشل بلکہ سولہ بشل پيدا ھوسکتے ھيں *

اگرچہ انگلستان ميں زمين ايسي صلاحيت رکھتي ھی کہ مقدار حال
کے بنسبت دس گنا بلکہ دس گنے سے زيادہ پيدا کرسکے مگر غالب يہہ ھے
کہ مقدار موجودہ کبھي چوگني اور بيس ھے کہ کاھی دس گني نہوگي *

برخلاف اُسکے اگر کسي لڑائي کے باعث يا ايسے قوانين کے جاري
رھنے يا جاري ھونے کے سبب سے جو انگريزوں کے کار خانوں کي ترقي کے
مخالف ھوں کارخانے اُنکے بند نہو جاويں تو پيداوار اُنکي آيندہ صدي
ميں بمناسبت پہلي صدي کے ترقي کرسکتي ھے بلکہ اُس سے بھي زيادہ
ھوسکتي ھے شايد چوگني ھوجاوے يا اُس سے بھي زيادہ *

جو فائدہ کہ زمين ميں دوام ترقي پيداوار کا زيادہ محنت کي عوض
ميں موجود ھے گو وہ زيادہ محنت معمولي وارموں پر کي جاوے وہ اُس
کمي کي مناسبت سے جو ترقي پيداوار کو ترقي محنت سے عموماً ھوتي
ھے گھٹ جاتا ھے يعني مزدوروں کي کثرت محنت و اجرت کے باعث
سے پيداوار کي ترقي کم سمجھي جاتي ھی اور کارخانوں ميں يہہ نقصان
[illegible] جسقدر پيداواروں ميں ترقي کرنا منظور ھو اُسيقدر لوازمات مصالحے
زيادہ خرچ ھونے چاھيئيں مگر وہ نقصان اُس ھميشہ کي زيادہ ھونے
والي آساني سے پورا ھوجاتا ھے بلکہ بہت سا مفيد ھوجاتا [illegible]
مقدار کثير چيزوں کي طيار کيجاتي ھی *

سو برس گذرے کہ گريٹ برٹن ميں جو مقدار روئي کي ھر سال عمل
ميں آتي تھي بارہ لاکھہ پونڈ کے قريب ترکيب ھوتي تھي اور جسقدر کہ
ھر برس گريٹ برٹن ميں روئي کے کام اب طيار ھوتے ھيں وہ چوبيس کروڑ
پونڈ روئي سے زيادہ کے ھوتے ھيں اور اگرچہ وہ مصالحے جنسے آج کل
چيزيں طيار کي جاتے ھيں مقدار ميں دوسوگني زيادہ ھوگئي مگر يہہ
ظاھر ھی کہ اُنکي طياري ميں جو محنت صرف ھوتي ھی وہ دوسو
گني اُتنک نہيں ھوئي بلکہ اُسکي تمس گني ھونے ميں بھي شبہہ

هی گریت برٹن میں تمام خاندان اُن خاندانوں کے علاوہ جو کھیت کیار کا کام کرتے ہیں سنہ ۱۸۳۱ع کی مردم شماری میں چوبیس لاکھ ترپن ہزار اکتالیس خاندان تھے اب اگر یہہ فرض کریں کہ منجملہ اُنکے آٹھویں حصہ کے یعنی قریب تیس لاکھہ خاندانوں کے روئی کے کپڑے بنانے اور بیچنے اور کہیں کہیں لیجانے میں مصروف ہیں تو یہہ سمجھنا چاھیئے کہ تھوڑے لوگ اُس کام کے واسطے قرار نہیں دیئے جاتے بلکہ حقیقت میں بہت ہیں لیکن سو برس گذرے کہ جب انگریزوں کی کلیں ایسے کام کی نہ تھیں تو بارہ لاکھہ پونڈ روئی کی سالانہ طیاری میں جو اُن کلوں سے ممکن و متصور تھی دس ہزار خاندانوں کی سالانہ محنت سے کم کی ضرورت نہ پڑی ہوگی بلکہ غالب ہی کہ زیادہ کی ضرورت ہوئی ہوگی غرضکہ اب یہہ نتیجہ ہاتھہ آیا کہ اگرچہ سو برس پہلے جسقدر کچھے مصالحے ہمکو درکار ہوتے تھے اُس سے دو سو گنے زیادہ درکار ہوے ہیں اور اِس زیادہ مقدار کے ہمیں سے حاصل ہونے میں بہ نسبت سابق کی محنت کے جو کم مقدار کے حاصل کرنے میں خرچ ہوتی تھی دو سو گنی محنت سے زیادہ خرچ ہوتی ہوگی مگر باوجود اُسکے اُس محنت کی کمی کے باعث سے جو ایک مقدار معین سے پارچہ کی طیاری کے لیئے ضروری ہوتی ہی جنس طیار شدہ کی قیمت ہمیشہ کم ہوتی رہی ہی اور وہ ایسی قیمت ہی کہ اُس سے اُس محنت کی مقدار جو مصالح حاصل کرنے اور اُن سے پارچہ طیار کرنے کے واسطے ضروری ہوتی ظاہر ہوتی ہی اور جب کہ سنہ ۱۷۸۶ع میں اُون کے دو کرور پونڈ غیر ملکوں سے سالانہ آتے تھے تو قیمت سو نمبر کے یارن کپڑے کی جو ایک پشمینہ کی قسم ہی اُنتیس روپیہ فی پونڈ تھی اور بعد اُسکے جب سنہ ۱۷۹۲ع میں آمدنی سالانہ تین کرور چالیس لاکھہ پونڈ کے قریب قریب ہو گئے تو اُسی یارن کی قیمت فی پونڈ آٹھہ روپیہ ہوگئی یہاں تک کہ ۱۸۰۲ع میں جب آمدنی اُون کی چھہ کرور ہوگئی تو مول اُسکا فی پونڈ تیس روپیہ نو آنہ چار پائی ہو گیا اور جب کہ مقدار اُسکی اور بڑہ گئی جیسیکہ آج کل طیار ہوتا ہی تو مول اُسکا [illegible] فی پونڈ ہو گیا غرضکہ جسقدر اُس مقدار میں زیادتی ہوئی جسکے پارچہ طیار ہوتے ہیں اُسیقدر ترقی کلوں میں بھی ہوتی گئی اور نتیجہ محنت بھی زیادہ ہوتی گئی اور اب دونوں کے اثر

اُس ترقی کے مقابلہ میں جو اُس محنت میں ظاہر ہوئی جس سے کچھ لوازم کی تحصیل بقدر بڑی مقدار بارچوں کے ضروری و لابدی ظہور میں آئی بہت زیادہ رہے *

واضح ہو کہ ثبوت اس اصل کا صرف ایک مثال پر توجہہ کرنے سے بخوبی واضح ہوگا کہ کاشتکاری میں کثرت محنت سے عموماً یہہ بات حاصل ہوتی ہی کہ پیداوار محنت سے بہت کم ہوتی ہی یعنی مثلاً بیس ادمی جو کسی ضلع معین کی زمین پر کاشت کرتے ہیں اگرچہ پیداوار اُنکی محنت کی دس ادمیوں کی محنت کی نسبت سے زیادہ ہوگی مگر دس ادمیوں کی محنت سے دو چند زیادہ پیدا ہونا ایک اتفاقی امر ہی کچھہ اعتبار کے قابل نہیں *

چنانچہ ہم ایک کھیت ایسا فرض کرتے ہیں کہ اُسمیں ہزار ایکڑ زمین کے ہوں اور منجملہ اُنکے دو سو ایکڑ نہایت عمدہ اور دس سو ایکڑ نیچ کی راس کے اور باقی کل بنجر ہوویں اور ان بنجر ایکڑوں میں بھیڑیں چرا کریں اور وہ اُنکی چرائی کے واسطے مقرر کئے گئے ہوں بعد اُسکے اب یہہ فرض کرو کہ اُس کھیت کے بونے والے بے دس ادمی اُسمیں لگائے اور چھہ سو کوارٹر گیہوں کے اوسط پیداوار سالانہ حاصل کی بعد اُسکے یہہ فرض کرو کہ اُسکے مزدوروں کی تعداد دوگنی کی اور اب دیکھو کہ پیداوار اُسکی پہلے کی نسبت دوچند ہوئی یا نہیں دو صورت اُسکی یہہ ہی کہ بیس ادمی جو موجود ہوے اگر اُنکو بنجر زمین کی کاشت میں مصروف کیا تو جو پہلے دس ادمیوں کی محنت سے پہلے زمین پر پیدا ہوا تھا اُسی پیداوار سے یہہ پیداوار بنجر زمین کی کچھہ کم ہوگی اسلیئے کہ یہہ بنجر زمین اُس پہلی زمین کی نسبت خراب اور اُفتادہ ہوئی اور اگر انکی محنت کو اُس زمین پر لگایا جو پہلے سے زیر کاشت تھی پر [illegible] کہ جسقدر پہلے محنت سے پیداوار حاصل ہوتی تھی اُس [illegible] کی پیداوار کچھہ کم [illegible] زمین کی پیداوار [illegible] دوچند اسلیئے نہوگی که [illegible] عمدہ زمینیں [illegible] باقی اور زمینوں کی کاشت [illegible]

[illegible] اُسکی کاشت میں [illegible] [illegible] کہ جسقدر محنت زیادہ کیا جاوے اُسکی

مناسبت سے پیداوار بھي زیادہ هوتي جاوے تو یهہ امر صاف هي کہ کمتر زمین کے دس سو ایکڑوں پر هرگز کاشت نکرتا اور حقیقت یهہ هي کہ اگر حال ایسا هوتا یعني کاشتکاري پر زیادہ محنت صرف کرنے کا معاوضہ بقدر محنت هوتا تو کاشتکار ایک ایکڑ بلکہ ایک هي روڈ کي کاشت کیا کرتا اور یهہ بھي فرض کیا کہ متحملہ بڑھی هوئے محنتوں کے اُس کاشتکار نے تھوڑے مزدوروں کو کسیقدر سحر کے چیرنے پھاڑنے میں مصروف کیا اور تھوڑوں کو اپنے زمین کامل کي کاشت میں لگایا جو زیر کاشت تھي اور جب کہ وہ مزدور اسطرح کام پر لگائے گئے تو چار سو یا پانسو اور نہایت ساڑے پانسو کوارٹر اناج کے پہلے کي نسبت زیادہ پیدا هونگے مگر یهہ بات بتحقیق هي کہ کل پیداوار چهہ سو کوارٹر کي برابر نهوگي جیسے کہ پہلے سے پیدا هوتي تھي خلاصہ یهہ کہ پیداوار بڑھیگي مگر دوچند نهوگي *

واضح هو کہ یهہ فرضي کھیت تمام انگلستان کي سلطنت کا ایک چھوٹا سا کنڈا هي چنانچہ انگلستان میں بہت ضلع خراب اور اوتادہ هیں اور هر قسم کي زرخیز اراضیات بھي زیر کاشت هیں جنمیں سے بعض بعض ایسي زمینیں هیں کہ فی ایکڑ چالیس بشل گیهونکے پیدا کرتي هیں اور بعض بعض ایسي هیں کہ فی ایکڑ بارہ تیرہ بشل اُن میں پیدا هوتے هیں اور اُن پر بھي وهي محنتیں صرف کیجاتي هیں جو اچھي زمینوں پر صرف هوتي هیں اب اگر پیداوار کي ترقي منظور هووے تو تدبیر اُسکي عموماً یهہ هوسکتي هي کہ اُس زمین کو بوئیں جوتیں جو سحر هونے کے باعث سے جونكي خوبي نکلتي تھي یا اُس زمین پر زیادہ محنت کریں جو همیشہ سے زیر کاشت اپنے تھي مگر هر صورت میں جو پیداوار زیادہ هوگي وہ اُس محنت سے جو زیادہ کي گئي مناسبت نرکھیگي بلکہ بلحاظ کم هوگي اور یهہ بات انگلستان کي تمام سلطنت سے ایسي واضح هوتي هي جیسے کہ ایک کھیت فرضي کي مثال سے واضح هوئي *

اگرچہ یهہ اصل محکم جسکي توضیح اور تشریح میں هم مصروف هیں کثیر الوقوع بھي مگر عام و شایع نہیں اسلیئے کہ یهہ چند امور اُس سے مستثنی هیں اول یهہ کہ کاشتکار یا زمیندار کي جہل اور غفلت اور بیز مفلسي کے هر جگہ کے سبب سے اکثر اوقات مدت تک بلحاظ اوسط درجہ کي محنت بعضي زمینوں پر نہیں هوتي جو ویسي هي اور زمینوں

پر کي جاتي هی اور جب کہ ایسي زمین پر زیادہ محنت کي جاوے
تو اسباب کي بخوبي توقع هوسکتي هے کہ جسقدر کاشتکاري کي اوسط
محنت بارآور هوتي هی اُسیقدر یہہ محنت بهي جو اس زمین پر کي
گئي بارآور بلکہ اُس سے زیادہ بارآور هوگي اس قسم کے فائدے گیلي زمینوں
کي رطوبت جذب کرنے اور احاطہ بندي کے جاري کرنے سے حاصل هوئی
مگر بڑے منافعوں کي امید پر زمین کی هرج مرج کي طرفسے لوگ ایسے
اندھے هو جاتے هیں کہ اس قسم کے کام ایسے وقتوں میں اُٹھاتے هیں کہ
ابهي وقت اُنکا نہیں هوا اور اکثر اوقات اُس وقت تک اُن کاموںکو ملتوي
نہیں رکھتے کہ اُن کے اختیار کرنے سے پہلے کچھ مصالحوں کي مانگ
هووے جس سے اُن کاموں کے کرنے کا اچها موقع هاتهہ آوے اور جو کام
ملکیت کے هر جز کے باعث سے ملتوي رهے وہ کام اکثر زیادہ بارآور هوتے
چنانچہ ایک عام آدمي کے احاطہ میں هل کے نیچے اکثر اوقات ایسي
زمین آجاتي هے کہ پہلے بارآور نهوتا اُسکا کچھہ کم زرخیز هونے کے سبب
سے نتها اور اسي قسم کے آثار اکثر ایسي جائدادوں میں ظاهر هوتے هیں کہ
وہ جائدادیں بعد اُس زمانہ کے بے قید هو جاتي هیں جس زمانہ میں
ایک عرصہ تک حق کاشتکاري کي یہہ صورت رهي هو کہ کاشتکار اپنے
پٹوں کي میعاد یا اُسکے دوبارہ حاصل کرنے پر بهروسا نرکهہ سکا هو غرض
کہ ایسی صورتوں میں تهوڑي سی محنت زیادہ کرنے پر بہت سي پیداوار
کي توقع هوسکتي هی *

لیکن عام قاعدہ کا نہایت بڑا اختلاف جب واقع هوتا هی کہ ازدیاد
محنت کے ساتهہ ازدیاد فن کا بهي مخلوط هووے چنانچہ عمدہ آلات اور
فصلوں کی اچهے دور اور محنت کي زیادہ تقسیم غرض کہ فن کاشتکاري
کي ترقیاں عموماً کاشتکاري کي محنت کي ترقي کے ساتهہ ساتهہ اُسوقت
هوتي هیں کہ ترقي محنت کے ساتهہ بڑي سرمایہ اور ترقي آبادي بهي
هوجاوے اور زمین کے ضعف و ناتواني پر فن کاشتکاري کي ترقیاں
همیشہ غالب آتي هیں یعني جو کمي کہ ضعف قوت کے باعث سے پیداوار
میں آتي هی اُسکو پورا کرتي هیں بلکہ زیادہ بارآور کردیتي هیں *

گذري هوئي صدي میں گریٹ برٹن کي کل پیداوار سالانہ دوچند سے
بہت زیادہ هو گئی مگر یہہ بات غالب نہیں کہ سالانہ محنت کي تعداد

بھي دوچند ہوگي جو اُسپر صرف کي گئي تھي اور يہہ نہيں سمجھا جاتا کہ اُس زمانہ میں گريٹ برٹن کي آبادي دو چند سے زيادہ ہوگئي اور مقدم ترقي آبادي کي جو اب تک ہوئي ہی وہ صرف اُن ضلعوں میں ہوئي ہی جنمیں بڑے بڑے کارخانے ہیں مگر وہ گذشتہ صدي باوجود ابھي بد اقبالیوں کے انگريزوں کي تاریخ کا کمال اقبالمند زمانہ ہی اِسلیئے کہ اسي زمانہ میں لاکھوں ایکڑ زمین کے گھیرے کئیے جو پہلے وقتوں میں ناکارہ پڑے تھے اور جسقدر وہ کشتکاري کہ وہ انگريزوں کو آج آتا ہی اُسي زمانہ میں مرتب ہوا اور اُسي زمانہ کي بدولت وہ تمام نہریں اور سڑکیں ہوئیں جنکے ذریعہ سے آفات اتفاقیہ روکي جاتي ہیں اور تمام سلطنت میں زمین کي حیثیت کے موافق محنت ہوسکتي ہی اور یہہ بات ممکن ہی اگرچہ غالب نہیں کہ صدي آیندہ میں انگريزوں کي ترقي اسقدر زيادہ ہوگي اگرچہ وہ ترقي غیر معین ہی مگر غیر محدود نہیں اور یہہ بات ممکن نہیں کہ کسي ضلع کي پیداوار اسطرح ہمیشہ بڑھتي رہے جسیکہ علم حساب میں عدد عمل ضرب سے بڑھ جاتے ہیں اگرچہ اُسپر غایت سے غایت محنت کیجاوے *

برخلاف اُسکے اگر کارخانہ کے مزدوروں میں جسقدر زيادتي کیجاوے تو اُسکي مناسبت سے ہي قوت پیداوار کي زیادتي نہیں ہوتي بلکہ اُسکي مناسبت سے بہت زيادہ بڑھ جاتي ہی مثلاً اگر تین لاکھہ خاندان گريٹ برٹن میں چوبیس کرور پونڈ روئي کے کپڑے طیار کرے اور ایدھر اودھر لیجاے میں اب مصروف ہیں تو یہہ بات ثابت ہی کہ چھہ لاکھہ خاندان اڑتالیس کرور پونڈ روئي کے کپڑے بلاشبہہ طیار کرسکینگے اور ایدھر اودھر لیجا سکینگے بلکہ یقین واثق ہی کہ وہ لوگ اس سے زيادہ بھي کرسکینگے یعني تہتر کرور پونڈ روئي کا کپڑا طیار کرکے ایدھر اودھر لیجا سکینگے اور جس ہرج کے لحاظ سے ہم یہہ پیش گوئي کرسکتے ہیں کہ وہ ہرج انگريزوں کے کارخانوں کي ترقیات آیندہ کا مانع و مزاحم ہووے وہ صرف یہہ ہي کہ لوازمات اور خوراک وغیرہ کے حاصل کرنے میں غیر ملکوں سے روز بروز مشکل ہوتي جاتي ہے اور اگر کچي پیداوار یعني کچے مصالحے چیزیں طیار کرنے کي بڑي قوت کے ساتھہ قدم بقدم چل سکیں تو دولت و آبادي کي ترقیوں کي کوئي حد باقي نرہے *

تقسیم دولت کا بیان

واضح ہو کہ منجملہ تین بڑے رکنوں علم انتظام کے ماہیت دولت
اور تحصیل دولت اور تقسیم دولت میں سے پہلي دو قسموں کا بیان ہوچکا
اور اب قسم ثالث یعني تقسیم دولت کا بیان کیا جاتا ہی یعني یہاں اُن
قاعدوں کا کیا جاتا ہی جنکي رو سے کل پیداوار اخیر خرچ کرنیوالوں میں
تقسیم ہوتي ہی انسان کے جن گروہوں سے علم انتظام مدن تعلق رکھتا
ہی اُن میں تقسیم مذکورہ بالا خصوصاً مبادلہ کے ذریعہ سے ہوتي ہی ہاں
انسانوں کا ایسا گروہ خیال کر سکتے ہیں کہ اُنمیں دولت کي تقسیم مبادلہ
بدوں ممکن ہو مگر ایسا گروہ تحقیقات علمیہ کا محتاج اور مستحق نہیں
علم انتظام انسانوں کي اُس حالت ترقي یافتہ سے تعلق رکھتا ہی جسکو
انسانوں کي تدریجي حالت کہہ سکیے ہیں اسلئیے کہ اُنکو اُس حالت کي
طرف توانیں قدرت سے ترغیب ہوتي ہی اور ہر شخص اُس حالت میں
جو کچھہ چیزیں خرچ کرتا ہی یعني استعمال میں لاتا ہی اُنمیں اکثر
بلکہ کل کے حاصل ہونیکا بھروسہ اپنے ہمجنسوں پر رکھتا ہی اپني حاجتوں
کو بالکل ایسے مبادلوں کے ذریعہ سے پورا کرتا ہی جن سے اپنے ہمجنسوں
کي حاجتوں کو بھي رفع کرتا ہی*

واضح ہو کہ تحصیل و مبادلہ کے الفاظ کو ہم معمولي رواج کے نسبت
نہایت وسیع معنوں میں استعمال کرتے ہیں چنانچہ اس امر کا ذکر اوپر
آچکا کہ مفہوم تحصیل میں ہم [illegible] کو بھي [illegible]
ہیں اور مبادلہ میں محصول سرکار کو داخل کرتے ہیں ہماري
رائے میں جو کچھہ منتظمان سلطنت پاتے ہیں وہ اُنکي [illegible] کے عوض
[illegible] جاتا ہے کہ وہ لوگ یہہ خدمتگذاري کرتے ہیں کہ لوگوں کو اپنے
ملک والوں اور بیگانہ ملک والوں کے مکر و فریب اور غصب و تعدي سے
بچاتے [illegible] اپنے مقدور کے بچاتے ہیں ہاں یہہ ضرور ہی کہ اس
قسم کے مبادلہ کا کام خاص خاص اصلوں پر مبني ہوتا ہي چنانچہ جس
سلطنت میں خود جمہور یا اُنکے مختار حکومت نہیں کرتے تو وہاں
حکام اپني مقدار یافتني کو آپ مقرر کرتے ہیں اور جہانتک کہ [illegible]

رعایا سے سرور و تعدي لے سکیں وهاں تک تشخص اُس مقدار کي کرتے هیں اور جن ملکوں میں که جمهور اں یا اُنکے مختار حکم رانی کرتے هیں تو کوئي رهنیوالا خراج عام سے بقدر اپنے حصه کے پاک صاف نهیں رہ سکتا گو کوئي شخص حفظ عام کے فائدہ اُٹھانے سے اِنکار کرے اور باوصف اُسکے که یهه معامله یعني اداے خراج سرکاري کا اکثر ناخوشي اور بے اِنصافي سے واقع هوتا هی مگر پھر بھي ایک قسم کا مبادله هی اور بهرحال یهه مبادله نهایت مفید هی اِسلیئے که بڑي سے بڑي سلطنت میں بھي رعایا کو کمال ارزاني اور نهایت تکمیل کے ساتھه بمعامله اُس حالت کے حراست نصیب هوتي هی جسمیں هر شخص کو اپني اپني ذاتي کوششوں سے بلا اعانت و امداد دوسرے کے حفظ و حراست کي صورت پیدا کرني پڑے *

جن قاعدوں کي رو سے مبادلوں کا اِنتظام هوتا هی اُنکي دو بڑي بڑي قسمیں هو سکتي هیں چنانچه ایک قسم میں وہ قاعدے داخل هیں جو عموماً جمیع مبادلات سے متعلق هیں اور دوسري قسم میں وہ اصول داخل هیں جو خاص خاص مبادلوں سے تعلق رکھتے هیں اور اُن مبادلوں میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے مالک اُن وسیلوں کي پیداوار کو آپس میں خاص خاص طوروں پر ادلا بدلي کرتے هیں *

پهلي قسم میں اُن عام قاعدوں کا بیان هوگا جنکي رو سے مبادلے هوتے هیں اور دوسري قسم میں اِس امر کا مذکور هوگا که قواعد مذکورہ کي بدولت تمام اِنسانوں کے مختلف گروہ کس کس مناسبت سے فائدہ اُٹھاتے هیں یعنی پهلي قسم میں اشیاء مبادله سے بحث کیجاویگي اور دوسرے قسم میں مبادله کرنیوالوں کا مذکور هوگا *

جن متفرقه مسئلوں سے که علم اِنتظام مرکب هی اُنکے باهم دیگر تعلق رکھنے سے مصنفوں کو یهه بڑي دقت پیش آتي هی که جب تک کئي اور مسائل کا حواله ندیا جاوے تب تک توضیح ایک مسئله کي بھي بخوبي نهیں هوسکتي اور یهه امر تقسیم دولت سے زیادہ خصوصیت رکھتا هی چنانچه بدون اِسکے که مبادله کے عام قواعد کا حواله ندیا جاوے توضیح اِس امر کي ممکن نهیں که اِنسانوں کے مختلف گروہ اشیاء پیداوار سے کس کس مناسبت سے پانیکے مستحق هیں اور علي هذالقیاس بدون اسباب کے کہ همیشه مبادله کرنیوالوں کا حواله ندیا

جاوے یہہ بات منصور نہیں کہ مبادلہ کے عام قاعدوں سے بحث ہو سکے
چنانچہ یہہ بات تسلیم کرکے کہ کوئي ترتیب اعتراض سے خالي نہیں
تقسیم دولت کے بیان کا یہہ طریقہ نہایت کم قابل اعتراض سمجھتے ھیں
کہ آغاز بحث میں عام ترتیب اُن شخصوں کي کیجاوے جنکے درمیاں
میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے حاصلات کي تقسیم عمل میں آتي
ھی اور بعد اُسکے مبادلہ کے عام قاعدوں کا بیان کیا جاوے اور انجام کار اُن
حالتوں کا بیان ہووے جنکے ذریعہ سے تفہیم اِس امر کي واضح ہوتي ھی
کہ اِنسانوں کے مختلف گروہ تقسیم عام میں کس کس مناسبت سے
شریک ہوتے ھیں *

بیان اِسبات کا کہ تمام اِنسان تین گروہوں میں منقسم ھیں یعنے محنتي اور سرمایہ والي اور قدرتي ذریعوں کے مالک

علمائے علم اِنتظام کے بیان کي بموجب محنت اور سرمایہ اور
زمین تین وسیلے تحصیل کے ھیں اور اسطرح پیدا کرنیوالوں کے
بھي تین گروہ ھیں یعنے محنتي اور سرمایہ والے اور زمیندار اور کل پیداوار تین
حصوں یعني اُجرت اور منافع اور لگان پر منقسم ہوتي ھی اور منجملہ
اُنکي اُجرت محنتي کے حصہ کا نام ھی اور منافع سرمایہ والے کے حصہ کو
کہتے ھیں اور لگان زمیندار کے حصہ کا نام ھی *

واضح ہو کہ جن اصلوں پر ترتیب مذکورہ بالا مبني ھی وہ جملہ
حالات کي نظر سے پسند کے قابل ھیں مگر جن لفظوں میں ترتیب مذکور
کا عموماً بیان ہوا کرتا ھی تبدیل اُنکي مجبوري کرني پڑي چنانچہ
چند اصطلاحیں جدید زیادہ کي گئیں اور بعض بعض لفظوں کي مراد
و مقصود کي وسعت میں کمي بیشي کي گئي *

نظر اِسبات کے کہ ترتیب مذکورہ بالا کا بطرز معقول انکشاف ہوجاوے
علاوہ لفظ اصطلاحي الگ الگ قائم ہونے ضروري ہوئے اِسلیئے کہ منجملہ
مرقومۃ الصدر گروہوں کے ہر گروہ کے لیئے یہہ امر مناسب ھی کہ ایک
ایک لفظ اُن وسیلوں کے واسطے مقرر کیا جاوے جو عمل میں آتے ھیں اور

ایک ایک اُن لوگوں کے گروہ کے واسطے چاھیئے جو اُن وسیلوں کو عمل میں لاتے ھیں اور ایک ایک لفظ ایسا معین کیا جاوے کہ عمل میں لانا اُن وسیلوں کا اُس سے ظاھر ھووے اور یک ایک لفظ اُس حصہ پیداوار کے لیئے چاھیئے جو عمل میں لانیوالےکو ملتا ھی مگر ھر گروہ کی کیفیت کے علیحدہ بیاںسے معلوم ھوگا کہ منجملہ ان مطلوبہ اصطلاحوں کے اُنکے نصف سے زیادہ استعمال میں نہیں ھیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو گروہ اولی یعني محنتیوں سے متعلق ھیں

جاننا چاھیئے کہ پہلے گروہ کے واسطے یہہ لفظ استعمال میں ھیں یعني محنت کرنا اور محنتي اور اجرت یہہ بات یاد رھے کہ منجملہ ان لفظوں کے کوئي لفظ ایسا نہیں کہ اُس سے تحصیل کے ذریعے سمجھے جاویں چنانچہ محنت اور محنت کرنے سے صرف فعل ظاھر ھوتا ھی اور محنتي وہ شخص ھی جو محنت مزدوري کرتا ھی اور اجرت اُس محنت کا نتیجہ ھی مگر یہہ پوچھا جاتا ھی کہ وہ کیا شی ھی جسکے ذریعہ سے محنتي محنت کرتا ھی جواب اُسکا یہہ ھی وہ شی اُس محنتي کے قواے نفساني یا جسماني ھیں واضح ھو کہ اس اصطلاح کے زیادہ ھونے سے پہلے گروہ کي اصطلاحیں پوري ھوجاتي ھیں یعني محنت کرنا تحصیل کي غرض سے قواے جسماني یا نفساني کو عمل میں لانا ھی اور جو شخص ایسا کام کرتا ھی اُسکو محنتي اور محنت کرنیوالا کہتے ھیں اور جو کچھہ اُس محنت کي عوض میں اُس شخص کو ملتا ھی اُسکو اجرت بولتے ھیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو دوسرے گروہ یعني سرمایہ والوں سے متعلق ھیں

اِس گروہ میں سرمایہ اور سرمایہ والا اور منافع استعمال میں ھیں اور ان اصطلاحوں سے وسیلہ اور وہ شخص جو اُس وسیلہ سے کام لیتا ھی اور اُس کا معاوضہ ظاھر ھوتا ھی مگر کوئي لفظ اُس فعل یا عمل کے واسطے موضوع نہیں جسکا بدلا منافع ھے اور وہ منافع کے ساتھہ ایسي نسبت رکھتا ھے جیسے

که محنت اجرت کے ساتھہ رکھتی هی هم اس عمل کو اجتناب کے نام سے نامی کرچکے اور اس لفظ کے زیادہ هونے سے دوسرے گروہ کی اصطلاحیں پوري هو جاتي هیں اور واضح هو که سرمایه دولت کا ایک ایسا جز هی که وہ آدمي کي اُس سعي و محنت سے پیدا هوتا هی جو دولت کي تحصیل و تقسیم میں کي جاتي هی اور اصطلاح اجتناب سے یهه غرض هی که سرمایه کے غیر دارآور استعمالوں سے پرهیز کیا جاوے اور اسي اجتناب سے اُس شخص کا فعل بھي مراد هی جو اپني محنت کو حاصلات بالفعل پر صرف کرنے کي جگهه تحصیل آیندہ پر خرچ کرتا هے اور جو آدمي که اسطرح پر عمل کرتا هے وہ سرمایه والا کهلاتا هے اور اُس کے اس عمل کے عوض کو منافع کهتے هیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو تیسرے گروہ یعني قدرتي ذریعوں کے مالکوں سے متعلق هیں

معمولی اصطلاحوں کا نقص اس تیسرے گروہ کے بیان میں بخوبي واضح هوتا هے جاننا چاهیئے که اجرت اور منافع کے حصول کا باعث آدمي هوتا هے چنانچه جب وہ راحت کو چھوڑتا هے تو اجرت اُسکو حاصل هوتي هے اور جب وہ بالفعل کے حظوظ نفساني کي روک تھام کرتا هی تو منافع اُسکو ملتا هی مگر هر ایک ملک میں بهت سي پیداوارین ایسي بھي هوتي هیں که وہ بلامشقت هاتهه آتي هیں اور جو لوگ ایسي پیداوار کو پاتے هیں نه محنت کرتے هیں اور نه اجتناب کرتے هیں بلکه صرف وہ اوروں کي پیشکشوں کے قبول کرنے کے واسطے هاتهه اپنا پھیلاتے هیں *

اجتناب اور محنت کي انسانوں کو مشق رهنے کے واسطے موجود هونا قدرتي قوتوں کا ضروري هے جنمیں انساني قوتوں کو داخل نه سمجھنا چاهیئے منجمله اُن قدرتي قوتوں کے بعض بعض قوتیں کثرت سے موجود هونے اور اُن کے برتنے کے طریقوں کے مشهور هونے کے سبب سے خاص تصرف کے قابل نہیں اگرچه وہ بجائے خود مفید و سود مند هیں مگر اس باعث سے که وہ سبھکو کمال آساني سے هاتهه آجاتي هیں انکي کچهه قیمت نهیں هوتي اور جو پیداوار که قدرتي قوتوں کے ذریعه سے حاصل هوسکتي هی جہانتک

اُسمیں اجتناب و محنت کا دخل ہوتا ہی وہانتک اُس پیداوار کی قیمت ہوتی ہی نظر بریں پیداوار مذکور اُس قیمت سے فروخت ہوتی ہی جو اجرت اور منافع کی تعداد سے زیادہ نہیں بلکہ برابر ہوتی ہی اور اگر جاری رہنا اُس پیداوار کا منظور ہوتا ہی تو اُسیقدر قیمت ملنی رہنی چاہئے چنانچہ انگلستان اور ایرکیبیڈا کے جنگلوں میں لکڑی پیدا ہونے کے لئے قدرتی قوتوں کے موجود رہنے کی ضرورت برابر ہے مگر فرق اتنا ہے کہ ایرکیبیڈا کے جنگلوں میں لکڑی کی مقدار حصول بیحد ہی چنانچہ ایک ایرکیبیڈا کے رہنے والے کے چھوپڑے میں اُس لکڑی کی قیمت جو اُس چھوپڑے میں لگی ہوئی ہی ان قدرتی ذریعوں کے سبب سے جسسے وہ پیدا ہوتی ہی نہیں لگائی جاتی کیونکہ چیڑ کا درخت جب تک جنگل میں کھڑا رہتا ہی اُسکی کوئی قیمت نہیں ہوتی بلکہ خریدار اُس لکڑی کا صرف اُس اجتناب و محنت کی وہ قیمت دیتا ہے جو لکڑی کے کاٹنے بنانے میں ضروری ہوتے ہیں *

مگر کسی مقبوضہ قدرتی ذریعہ کی مدد سے کسی پیداوار کا بہ نسبت اُس حالت کے زیادہ قیمتی ہوجانا ممکن ہی جس حالت میں وہ بلا اعانت قدرتی ذریعہ کے صرف اجتناب اور محنت کے سبب سے قیمتی ہوتی اور وہ پیداوار مذکورہ ایسی قیمت پر فروخت ہوتی ہے جو منافع اور اجرت کی تعداد سے کسقدر زیادہ ہوتی ہے اور اُس قیمت میں سے منافع اور اجرت کو محنتی اور سرمایہ والا لیتا ہی باقی جو کچھہ بچتا ہی وہ اُس قدرتی ذریعہ کے مالک کا حق ہوتا ہی اور مالک کو وصول ہونے کا یہہ باعث نہیں کہ اُسنے محنت کی یا اجتناب کو عمل میں لیا بلکہ یہہ باعث ہی کہ اُس شے کے برتنے جانے میں وہ مالک مزاحم نہوا جسکا وہ مزاحم ہوسکتا تھا یعنی اُسنے مملوکہ قدرتی ذریعہ کے استعمال کی اجازت دی *

اگر انگریزی بلوط کے درخت کی قیمت میں سے پودہ لگانے والے کی اجرت اور اُن لوگوں کے اجتناب کا منافع جنہوں نے سو برس تک اُس پیڑ کو پالا منہا کیا جاوے تو باوجود اِسکے بھی کسی نہ کسی قسم حق استعمال زمین کا جسپر درخت نے پرورش پائی دیا جاتا ہی اور یہہ حق اِنسان کی کارکردگی کا نہیں بلکہ قدرتی ذریعہ کی قیمت ہی *

منجملہ قدرتي ذریعوں کے زمین اپنے دریاؤں اور سمندروں اور کھانوں سمیت ایک بڑا ذریعہ هي اور جن شاد و نادر حالتوں میں کار آمدني زمین کي مقدار غیر محدود هوتي هے وہ ایسي حالتیں هوتي هیں جیسے کہ پہلے پہل بودباش آدمي کي کسي ملک نو آباد میں هوتي هي تو هر فرد بشر کو زمین هاتهہ آجاتي هي اور اس باعث سے کہ اُس زمین کے استعمال کے عوض میں کسي کو کچھہ دینا نہیں پڑتا کل پیداوار کا مالک صرف کاشتکار هوتا هي اور بسبب اُسکي منافع اور اُجرت کے نام سے سرمایہ والوں اور محنت کرنیوالوں میں هو جاتي هي جنکے اسباب و محنت کا نتیجہ هوتي هي *

مگر تمام پرانے ملکوں بلکہ آبادیوں میں بهي اُنکے بسنے پر تهوڑا عرصہ گذرنے میں بعض بعض ایسي ایسي زمینیں پائي جاتي هیں کہ اُنسے خواہ قسم زمین یا اُسکے موقع کي عمدگي سے ایسا محاصل حاصل هوتا هي جو سرمایہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے زاید هوتا هي اور ایسي زمینوں کو اگر زمیندار آپ کاشت کرے تو اُسکو مزدوروں کي مزدوري اور اپني سرمایہ کے منافع کے وضع کرنے کے بعد کچھہ بچت هووے اور اگر آپ کاشت نکرے اور کسي اور سرمایہ والے کو لگنہ پر دے تو بهي وہ بچت اُسکو ملیگي اور زمین مذکور کا کاشتکار ایسي صورت میں اپنا منافع اور محنتي اپني اجرت اسطرح پاوینگے کہ گویا اُس زمین میں سرمایہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے کچھہ زیادہ نہوا کیونکہ جو کچھہ فاضل رها وہ زمیندار کا حق هي اور اس صورت میں کل پیداوار کے بجاے دو حصوں کے تین حصے هوجاتے هیں یعني زرلگان اور منافع اور اجرت اور اگر زمیندار هي اپنا سرمایہ لگاوے یعني اُس زمین کو آپ بووے تو اُن حصوں میں سے دو حصے یعني لگان اور منافع پاتا هي اور اگر غیر شخص کے سرمایہ سے کاشت هووے دیتا هي تو وہ صرف لگان پاتا هي مگر یہہ بات ضرور هي کہ زمین کا مالک زرلگان پاتا هي خواہ وہ منافع سمیت پاوے خواہ بلا منافع پاوے اور جب کہ تمام ملک میں خاص خاص ملکیتیں قایم هوجاتے هیں تو گو یہہ امر صحیح هي کہ پیداوار میں سے تهوڑي سي پیداوار کچھہ زیادہ سرمایہ لگانے کے باعث سے بدون ادا کرنے زیادہ زرلگان کے حاصل هوتي هي اور اسي سبب سے اُس پیداوار کو لاحاصل

کہیے ہیں مگر باوجود اسکے یہہ بات بھی ایسی واضح ہی کہ کوئی بیگھہ بسوہ جو زیر کاشت ہوتا ہی زرلگان سے خالی نہیں ہوتا اور یہہ زرلگان قسم زمین اور حالت اور موقع کے بموجب کم و بیش ہوتا ہے مگر مقدار اراضی کی محدودیت اور قوت پیداوار کی موجودگی کے باعث سے زرلگان کا ہونا ضروری و لابدی ہی *

اگرچہ یہہ بات ظاہر ہی کہ اراضی بڑا قدرتی ذریعہ ہی مگر صرف یہی قدرتی ذریعہ قابل قبضہ کے نہیں بلکہ علاوہ اُسکے اور بھی قدرتی ذریعے موجود ہیں چنانچہ قدرتی افعال کے علم ہی سے اُس علم کے حاصل کرنیوالیکو جب تک کہ عمل اُس علم کا مخفی رہتا ہی یا قانون کے ذریعہ سے محدود و محصور رکھاجاتا ہے ایسا محاصل ملتا ہی جیسے کہ زمین کا لگان ہوتا ہی ایک گنوار نائی کو یہہ ترکیب سوجھی تھی کہ وہ بیلنوں کی کل کے ذریعہ سے روئی کا سوت کاتا تھا چنانچہ تھوڑے دنوں کے بعد اُسکو بدولت اُس ترکیب کے استقدر دولت ہاتھہ آئی کہ بڑے بڑے دولتمندونکو بھی نصیب نہوئی تھی اور اُس دولت سے زیادہ ڈاکٹر جنر صاحب کو دولت ہاتھہ آجاتی ممکن تھی اگر وہ صاحب اسباتکو قبول کرتے کہ وہ اُس § علم ایجاد کردہ اپنے کو اوروںکے ہاتھوں سے الگ تھلگ رکھہ کر صرف اپنے قبض و تصرف میں رکھتے جس سے لوگوں کو بڑا فائدہ پہونچا *

جب کسی سے معدن کا موجد اُس کو خود عمل میں لاتا ہی تو وہ شخص اُس مالک کی مانند ہوتا ہے جو اپنی زمین پر خود کاشت کرتا ہے اور اُس شے کی پیداوار سے بعد ادائے اوسط اجرت محنت اور اوسط منافع سرمایہ صرف شدہ کے تھوڑا بہت محاصل باقی رہتا ہے اور یہہ سرمایہ اور محنت کا ثمرہ نہیں ہوتا بلکہ اُس ایجاد کا ثمرہ ہوتا ہی جو انسان کی پیدا کی ہوئی نہیں ہی بلکہ وہ قدرتی پیدایش ہی اگر وہ شخص آپ اُس شے یا ایجاد کو عمل میں نہ لاوے بلکہ دوسرے شخص کو اختیار اُسکے برتنے کا دے تو اُس شخص موجد کو وہ حاصل روپیہ ایسے حاصل ہوتا ہی جیسے کہ مالک اراضی کو زر لگان اُسکا ملتا ہی یہانتک

---

§ اس علم سے مراد ٹیکا لگانے کی ترکیب ہی جو چیچک کا علاج ہی یہی ترکیب کو ڈاکٹر جنر صاحب نے سنہ ۱۷۹۸ ع میں ایجاد کیا تھا *

کہ بلاد انگلستان میں اُس روپئے کو بھی رر لگان اکثر کہتے ھیں چنانچہ جب کسی نئی ترکیب نکالنے والیکو اُس ترکیب کی † سند سرکار دولت مدار پادشاہ سے عنایت ہوتی ھی تو جو روپیہ اُس اسناد سند یافتہ کو کسی کارخانہ دار سے بمراد استعمال اُس ترکیب کے ملتا ھی اُسکو بھی انگلستان کے تجار اپنی اصطلاح میں رر لگان کہتے ھیں اور علیٰ ھذالقیاس تمام خاص خوبیاں جو کسی حالت اور نسل سے تعلق رکھتی ھیں اور سارے عجیب عجیب اوصاف جسمانی اور نفسانی قدرتی ذریعوں میں شمار کرنے چاھئیں اور جو کچھہ کہ بعد ادائے اوسط اجرت اور منافع کے ان خوبیوں سے حاصل ہوتا ھے اُسکی تحصیل میں کچھہ اور خرچ نہیں ہوتا زمیندار اور اُن خوبیوں کے مالک میں صرف اتنا فرق ھے کہ مالک مذکور اُن خوبیوں کو اور لوگوں کو استعمال کے واسطے بطور ٹھیکہ نہیں دے سکتا ھے بلکہ یا آپ عمل میں لاویگا یا معطل رہنے دیگا اور اسی لئے کام ناکام اپنے سرمایہ اور محنت کو اُن پر صرف کرتا رہیگا اور علاوہ رر لگان کے اجرت اور منافع بھی حاصل کریگا اور جب کہ اسصورت میں تقسیم مذکورہ بالا قایم رکھی جاوے یعنی پیداوار میں لگان اور منافع اور اجرت تین قسمیں قایم کی جاویں تو یہہ ترتیب اچھی معلوم ہوتی ھی اور اگر خاص خاص تردد اور تکلیفوں کا معاوضہ اجرت اور منافع یعنی محنت کا عوض اجرت اور احتیاط کا بدلا منافع تصور کیا جاوے تو یہہ صاف ظاہر ھی کہ لگان کی اصطلاح میں وہ جز پیداوار کا داخل ہونا چاھئے جو بلا تردد حاصل ہوتا ھے یعنی وہ سب اسمیں شامل ھی جو سرمایہ و محنت کے معاوضہ سے زیادہ قدرت یا خوش نصیبی کی بدولت ھاتھہ آوے اور حاصل ہونے والیکو کچھہ کوشش نکرنی پڑے *

جسقدر وسعت کہ مراتب مذکورہ میں لگان کے معنوں کو دی گئی اگرچہ وہ کسی اعتراض کی مورد نہیں ہوسکتی مگر زمین اور زمیندار کے معنوںمیں وہ وسعت دینی نہایت دشوار ھی اسلئے کہ ان لفظوں کے معنوں میں کسی قسم کی گنجایش نہیں اُنکے معنے کمال رصاحت سے

† کسی موجد کو جو سند ملتی ھی وہ اس مضمون کی ہوتی ھی کہ اسقدر مدت تک بدوں اجازت اس شخص کے کوئی اُسکی ایجاد کی ہوئی ترکیب کا استعمال نکرے یہہ حکم بموجب ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع اور ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۹ع کے ھندوستان میں بھی جاری ھی *

معنی اور محدود ھیں پس اُنکو ایک ایسی انوکھی اصطلاح ٹھہرانا کہ زمین کے مفہوم میں تمام قدرتی ذریعے جو خاص خاص ملک ہونیکے قابل ہوں اور زمیندار کے معنوں میں وہ ہر شخص جو اُن ذریعوں کا مالک ہو داخل کیا جاوے محض بیجا ھی اور اسی وجہہ سے یہہ ضرورت پیش آئی کہ بجاے الفاظ مذکورہ کے قدرتی ذریعے اور قدرتی ذریعوں کے مالک کی اصطلاحیں قرار دی جاویں پس تیسرے گروہ میں ایک اصطلاح تحصیل کے ذریعوں کے واسطے اور ایک اصطلاح اُن ذریعوں کے مالک کے واسطے اور ایک اُس حصہ پیداوار کے لیئے جو وہ مالک پاتا ھی قایم ہو جاویگے جیسکہ پہلے گروہ میں قواے جسمانی اور دماغی اور محنتی اور اُجرت کی اصطلاحیں مقرر کی گئیں اور دوسرے گروہ میں سرمایہ اور سرمایہ والے اور منافع کی اصطلاحیں ھیں مگر اب بھی احتیاج ایک اصطلاح کی باقی رھی جو اصطلاح محنت اور اصطلاح اجتناب کے مقابلہ میں واقع ہووے یعنی جس لفظ سے کہ وہ عمل سمجھا جاوے جسکے ذریعہ سے قدرتی ذریعوں کا مالک لگان حاصل کرتا ھی اور کوئی تکلیف اور خرچ اُسمیں اُٹھانا نہیں پڑتا اور وہ عمل صرف اتنا ھی کہ وہ شخص اپنے مملوکہ ذریعہ کو بیکار و معطل رھنے نہ دے اسلیئے یہہ بات ضرور نہیں کہ اُس عمل کے لیئے کوئی خاص نام مقرر کیا جاوے جب کوئی شخص اپنے قبض و تصرفؔ میں کوئی ملکیت رکھتا ھی تو یہہ فرض کیا جاتا ھی کہ وہ شخص اُس ملکیت کو بیکار نہیں چھوڑتا بلکہ وہ اُسکو خود استعمال کرتا ھی یا کسی کرایہدار کو دیتا ھی اور یہہ معمول و مروج ھی کہ لگان کا پانا لفظ مالکیت سے مفہوم ہوتا ھی اور جب کہ لفظ قبضہ کے معنے قدرتی ذریعوں کے مالک کی نسبت اسطرح استعمال کیئے جاویں کہ اُس سے اُس ذریعہ کے فائدہ کا وصول ہونا یعنے زر لگان کا حاصل ہونا سمجھا جاوے تو کچھہ قباحت لازم نہیں آتی ھاں اکثر اوقات ایسا ہوتا ھی کہ آدمی کی استعداد ذاتی کاھلی کے باعث سے محض بیکار پڑی رھتی ھی لیکن ایسی صورت میں علم اِنتظام مدن کی رو سے وہ اِستعداد اُسکے قبضہ سے خارج سمجھنی چاھیئے اور حقیقت بھی یہی ھی کہ جب لیاقت کا اِستعمال نہ کیا جاوے تو وہ لیاقت مفید نہیں ہوتی *

اگرچہ کل پیداوار کی تقسیم تین حصوں پر متصور ہوتی ھی یعنی

ایک وہ حصہ جسکو سرمایہ والا لیتا ہی اور دوسرا وہ جسکو محنتی پاتا ہی اور تیسرا وہ جسکو مالک اُن قدرتي ذریعوں کا وصول کرتا ہی جو پیداوار کے پیدا کرنے میں شریک ہوتے ہیں مگر یہہ اتفاق بہت کم ہوتا ہی کہ کسي ایک کام یا سی کي پیداوار کي تقسیم اقسام مذکورہ پر حسبت میں واقع ہووے قاعدہ مذکورہ کے قریب قریب اُن صورتوں میں تقسیم ہوتي ہی کہ مختلف گروہوں کے پیدا کرنے والے باہم شریک و سہیم ہو جاتے ہیں اور اُسپر اتفاق کرتے ہیں کہ مشترک کوششوں کي پیداوار فروخت ہوکر زر ثمن اُسکا باہم تقسیم ہوگا اور یہہ نوع شراکت اکثر اوقات ارباب محنت اور مالکان سرمایہ میں جب واقع ہوتي ہی کہ کام کي درستي محنت کرنےوالوں کے جان لڑانے پر منحصر ہوتي ہی اور سرمایہ والے اُن لوگوں کے کاروبار کي نگراني نہیں کر سکتے اور یہہ حال مچھلي کے اُس شکار کا ہی جو مقام † گرینلینڈ میں واقع ہوتا ہی چنانچہ اُس شکار میں محنت کرنے والوں کو وہ اُجرت بہت کم ملتي ہی جو پہلے سے مشخص ہو جاتي ہی بلکہ جب دریا کا سفر پورا ہوتا ہی تو ویل وغیرہ مچھلیوں کي چربي فروخت ہوکر زر ثمن اُسکا جہازي لوگوں اور مالکوں میں تقسیم ہو جاتا ہی اور یہي کام اُن لوگوں میں ہوتا ہی جو دشمنوں کے جہازوں کو اپنے ذاتي خرچ سے جہاز بناکر اپنے گورنمنٹ کي اعانت کے واسطے لوٹتے ہیں اور باقي اور دریائي کاموں میں جو فائدہ کے واسطے کئیے جاتے ہیں ایساهي ہوتا ہی اور وہ طریقہ بھي اِسي طریقہ کے لگ بھگ ہی جسمیں اراصاب کو بٹائي پر دیا جاتا ہی اور بلاد یورپ میں وہ دستور مروج ہی اور یہہ امر ممکن ہی کہ اِنسانوں کے بعض بعض گروہوں میں یہہ دستور ہمیشہ جاري رہے اور حقیقت اُسکي یہہ ہی کہ زمیندار کاشتکار کو زمین اور سرمایہ دیتا ہے اور آدھي پیداوار اُس سے بانٹ لیتا ہے اور نصف باقي کاشتکار کي محنت اُسکے مزدوروں کي مزدوري میں محسوب ہوتي ہے مگر یہہ ایسي مستثنی باتیں ہیں جو خاص خاص ضرورتوں کي وجہہ سے کرني پڑتي ہیں یا ناکامل تربیت یافتہ انسانوں کے افلاس و جہالت کے باعث سے ہوتي ہیں اور معمول اور مروج یہہ ہے کہ ایک شخص کي نسبت یہہ تصور کیا جاتا ہی کہ وہ

† یہہ ایک ملک امریکہ کے شمال میں واقع ہی اور ویل مچھلي اُسکے قریب ملتي ہی

کل پیداوار کے پانے کا مستحق ھی اور باقي لوگونکو اُنکي محنت مزدوریکا مول دیتا ھی اور جو کوئي کل پیداوار کا مستحق ھی وھي سرمایہ والا ھی اور جسقدر روپیہ اجرت اور لگان کي وجہہ سے دیتا ھی وہ محنتیوں کي خدمتوں اور قدرتي ذریعہ کے استعمال کا مول ھوتا ھی *

اکثر اوقات ایسا واقع ھوتا ھی کہ جب پہلے پہل قدرتي ذریعہ بڑھتا جاتا ھی اور مزدوروں سے کام لیا جاتا ھے تو شروع کام سے تکمیل پیداوار تک بہت عرصہ گذر جاتا ھے چنانچہ انگلستان میں ایسا اتفاق بہت کم ھوتا ھے کہ بونے کے بعد ایک برس گذرنے پر کہیتي پکتے اور مویشي کي طیاري کو اس سے زیادہ دن لگتے ھیں اور گہوڑے کے طیار ھونے پر اُس سے بھي زیادہ عرصہ گذر جاتا ھی اور درختوں کے بونے سے لکڑي کے قابل فروخت ھونے تک ساتھہ ستر برس کا عرصہ گذر جاتا ھی پس یہہ امر ظاھر ھی کہ زمیندار اور محنتي زرمعاوضہ کا انتظار اتني مدت نہیں کرسکتا اور حقیقت یہہ ھی کہ ایسا انتظار بعد ایک امر اجتماعي ھی یعني زمین اور محنت اسواسطے صرف میں آئي کہ بعد ایک مدت کے فائدہ ھاتھہ آئے غرض کہ جو سرمایہ والا ھوتا ھی وہ زمین و محنت کے خرچ ادا کرتا ھی اور اُسکو عوض مناسب یعني منافع حاصل ھوتا ھے اور وہ سرمایہ والا زمیندار اور محنتي اور اکثر کسي پہلے سرمایہ والے کي امداد و اعانتونکا مول پیشگي ادا کرتا ھی یعني زمین و سرمایہ کا کرایہ ایک کو اور طاقت جسماني اور نفساني کا کرایہ دوسرے کو دیتا ھی اور کل پیداوار کے پانیکا مستحق ھوتا ھی بلحاظ اُس نسبت کے جو پیداوار کي مقدار زر پیشگي کي مقدار سے رکھتي ھی اور نیز اُس مدت کے لحاظ سے جسکے واسطے زر پیشگي دیا جاتا ھی سرمایہ والوں کے کام کي درستي ھوتي ھی اسلیئے کہ اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگي سے کم ھوتي ھے تو سرمایہ والا نقصان اوٹھاتا ھے اور اگر دونوں برابر ھوویں تو بھي اُسکو نقصان پھونچتا ھے اسلیئے کہ اُسکو اجتناب کا فائدہ نہ پھونچا یعني اُسکو سرمایہ پر سود نملا اور اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگي سے اتني زیادہ نہیں ھوتي کہ حسب دستور معمولي نرخ منافع کے اُس مدت کي بابت ھوني چاھیئے جسمیں وہ زرپیشگي لگا رھا تو بھي سرمایہ والے کو ضرر پھونچتا ھی غرض کہ ان سب صورتوں میں پیداوار اُس قیمت سے فروخت ھوتي ھے

جو سرمایہ والے کے حق میں لاگت سے کم ہوتي هی پس سرمایہ کا لگانا ایک امر موهوم کي توقع پر ہوتا هی یعني حقیقت میں وہ ایک بارآور قوت کي معین مقدار کا خریدنا ہوتا هی جس سے معاوضہ کا حاصل ہونا ممکن بھي هی اور غیر ممکن بھي هی *

پس یہہ عام کلام علم انتظام مدن والونکا کہ زمیندار اور سرمایہ والا اور محنتي لوگ پیداوار کے باہم تقسیم کرنے والےهوتے هیں قابل سماعت نہیں اس لیئے کہ اکثر صورتوں میں پہلے پہل تمام پیداوار سرمایہ والے کي ہوتي هے اور وہ اُسکو پہلے لگان اور اجرت ادا کرکے اور پھر اجناس انبار کرکےیا کسي دوسرےسرمایہ والے کے اجناس کي قیمت ادا کرکے خریدتا هے اور جبتکہ پیداوار کو سرمایہ والا پاتا هی تو کچھہ جزو اُسکا اپنے صرف میں لاتا هی اور باقي بیچ ڈالتا هی یہانتک کہ اگر وہ چاهیے تو کل زرقیمت پیداوار کو اپنے عیش و نشاط کے سامانوں کي خرید میں صرف کرے مگر وہ شخص اُس قیمت کا کوئي جزو زمین و محنت کے کرایہ میں بایں نظر صرف نکرے کہ اُسکي اعانت سے پیداواري کا کام باقي چلتا رهی یا پھر شروع کرے تو وہ سرمایہ والا نہوگا اور ایسا اتفاق اکثر ہوتا هی کہ جب تک وہ شخص اُسیقدر زمین اور محنت کے کرایہ پر لینے میں جسقدر کہ اُسنے پہلے لي تھی کافي سرمایہ نہ لگاوے تو پورا منصب اُسکا سرمایہ والوں کے طریقوں پر قایم نہیں رهتا اور اگر وہ چاهی کہ دنیا میں بڑا آدمي کہلائے تو اُسکو عموماً یہہ مناسب هی کہ بارآور قوت کي خریداري میں جسقدر وہ روپیہ صرف کرتا هی اُسکو ایک هي مقدار پر قایم نرکھے بلکہ اُسکو بڑھاتا جاوے جیسے کہ ایک آدمي نے ایک برس کے واسطے دس ہزار روپیہ کے کرایہ پر ایک زمین اجارہ لي اور محنت کرنے والوں کو اجرت کي بابت دس ہزار روپیہ دیئےاور اور سرمایہ والوسے کشاورزي کے اسباب خرید نے میں دس ہزارروپئے صرف کیئے اور آخر سال پر کل پیداوار کو چوالیس ہزار روپئے کوفروخت کیا تو اُسکو اختیار حاصل هے کہ کل روپئے کو اپنے عیش و نشاط میں صرف کرے یا صرف چار ہزار روپیونکو عیش و نشاط میں خرچ کرے اور باقي روپیونکو زمین کے کرایہ اور محنت کرنیوالوں کي اجرت اور اسباب زراعت کي خرید میں خرچ کرے یا صرف دوہزار روپئے اپنے عیش و عشرت میں۔صرف کرے اور چالیس ہزار روپیوں کي جگہہ

چالیس هزار روپیہ زمین کے کرایہ اور زیادہ محنتیوں کي اجرت اور زیادہ اسباب زراعت کي خرید میں لگاوے اور اس طرح سے سرمایہ و منافع کي نسبت حاصل کرے غرض کہ جس طور سے چاہی وہ اُس چوالیس هزار روپیہ کو خرچ کرے مگر اُسکو یہہ امر ضروري هی کہ مالکان اراضي جسمیں تمام قدرتي ذریعوں کے مالک شامل سمجھے جاتے هیں اور محنت کرنیوالوں اور سرمایہ والوں کو وہ روپیہ دیوے *

اصطلاحات مذکورہ بالا پر یہہ اعتراض کیا گیا کہ وہ اصطلاحیں ناکامل هیں اسلئیے کہ لگان اور منافع اور اجرت سے وہ جزو پیداوار سالانہ کے مفهوم هوتی هیں جنکو پیدا کرنے والے اپني حظ نفساني کے سامانوں میں صرف کرتے هیں اور وہ ایک قوم کي امدني هوتي هی اور علاوہ اسکے پیداوار مذکورہ کا ایک بڑا جز سرمایہ کے طور پر نہ امدني کے طور پر ایسا چاهئیے کہ اُسکے استعمال سے یہہ غرض نہو کہ زمینداروں اور محنتیوں اور سرمایہ والوں کي حاجتیں پوري هوویں اور عیش و عشرت کے سازوسامان مہیا کئیے جاویں بلکہ صرف اتني غرض هووے کہ پیداوار کے وسیلہ قایم رهیں چنانچہ منجملہ کل آمدني اُس سرمایہ والے کے جسکی امدني چوالیس هزار روپیہ فرض کئیے گئے یہہ متصور هوسکتا هی کہ دوهزار روپیہ کا غلہ قایم کرکے زمین میں بیج ڈالا جاوے اور دوهزار روپیوں کو مویشیوں کي خوراک میں خرچ کیا جاوے تو یہہ اعتراض وارد هوسکتا هی کہ بیج اور خوراک اُنکے لگان اور منافع اور اجرت میں شامل نہیں *

جواب اُس اعتراض کا یہہ هی کہ مویشیوں کی خوراک اور بیج احسان اور اراضي اور محنت کا نتیجہ هی اور اسي نطر سے جب بیج اور مویشیوں کي خوراک پیدا هوئی تو لگان یا اجرت یا منافع میں گنی گئی اور اس بات سے کہ اُنکو حظوط بالفعل میں خرچ نہیں کیا گیا پیداوار آیندہ میں صرف هوئے اُنکي خاصیت نہیں بدلتي جب بیج اور خوراک پیدا هوئے تو وہ امدني میں شامل تھی اور اُنکا سرمایہ هوجانا ایک ایسي بات هی کہ وہ بعد کو واقع هوئي کوئي شخص اس کلمہپر اعتراض نہیں کرسکتا کہ فلاں محنتي نے اپني اجرت سے کوئي جزو بچاکر اپنے باغ کے سامان کي درستي میں صرف کیا اگر لفظ آمدني سے صرف یہہ سمجھا جاوے کہ مقدار آمدني کي صرف اُسیقدر هوتي هی جو رفع

حاجات اور خرید سامان حظوظ نفسانی میں صرف ہوا کرتی هی تو یہہ عام کلام کہ وہ آدمی اپنی آمدنی سے کم خرچ کرتا هی غلط ہوجاتا هی *

شاید امر مرقومہ بالا سرمایہ کے حال قدیم کی چھان بین سے واضح ہوگا پہلے زمانہ میں پیداوار کے وسیلہ ایک محنت اور باقی وہ بارآور ذریعے تھے جو خود قدرت سے مہیا ہوتے ہیں اور زمین کے پہلے رہنے والوں کو صرف لگان اور اجرت حاصل ہوتی تھی مگر بعد اُسکے جب وحشی آدمیوں نے جانوروں کو قید کرکے اس غرض سے پالا کہ اُنسے اور جانور پیدا ہوویں اور تھوڑے تھوڑے دانے غلہ کے بیج کی نظر سے رکھہ چھوڑے تو اُنہوں نے سرمایہ کی بنیاد ڈالی اور جانوروں اور اُس بیج سے جو پیداوار ہوئی اُسمیں کچھہ لگان اور کچھہ اجرت اور کچھہ سرمایہ شامل تھی اگرچہ اُنہوں نے اُس تمام پیداوار کو حظوظ بالفعل میں صرف نہیں کیا تب بھی اُس پیداوار کی وہی حالت رہی *

ہاں یہہ بات تسلیم کرنی چاہئیے کہ منجملہ پیداوار سالانہ کے جو جزو جاندار اور غیر جاندار سرمایہ کے قایم رکھنے میں صرف ہوتا هی اور اُس جزو کو لگان یا اجرت یا منافع کے نام سے پکارنا معمول اور رواج کے خلاف هی اور حقیقت میں کوئی خاص نام بھی اُسکا نہیں هی مگر ہمکو یہہ نہایت عمدہ ترکیب معلوم ہوتی هی کہ اُس جزو کے استعمال آیندہ سے قطع نظر کرکے اُس کو اُسکے مالک کے لحاظ سے لگان یا محنتانہ یا منافع سمجھیں تصور کریں *

مبادلہ کا بیان

واضح ہو کہ مراتب مذکورہ بالا میں عام ترتیب اُن شخصوں کی مذکور ہو چکی جنمیں وسایل تحصیل کے مختلف نتیجوں کی تقسیم ہوتی هی اور اب ذکر اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا هی جنکی رو سے یہہ انتظام ظہور میں آتا هی کہ مبادلہ میں ایک پیداوار کی کس مقدار کے بدلہ میں دوسری پیداوار کی کسی مقدار حاصل ہوتی هے اس معاملہ کا اُس موقع پر کچھہ کچھہ لحاظ کیا گیا جہاں مالیت کی بحث ہمنے کی هی مگر اس لئیے کہ جب تک الفاظ تحصیل اور اجرت اور منافع اور

لگان کي توصیح اچھي طرح نہوئي تھي تو مسائل مفصلہ ذیل کے علاوہ کوئي تحریر اُسوقت نہوسکي *

پہلے یہہ کہ وھي چیزیں مبادلہ کے قابل ھیں جو استعال کي صلاحیت رکھتي ھیں اور مقدار حصول اُن کي محدود ھی اور راحتوں کے پہونچانے اور تکلیفوں کے روکنے کي قابلیت یا واسطہ یا بلا واسطہ رکھتي ھیں اور اس قابلیت کو افادہ کہتے ھیں دوسرے یہہ کہ اُن دو چیزوں کي باھمي قیمتیں جسسے یہہ غرض ھوتي ھی کہ متحملہ اُن کے ایک چیز کي کسقدر مقدار کا مبادلہ دوسري چیز کي کسقدر مقدار سے ھوسکتا ھی اُن دو قسم کے سببوں پر منحصر ھیں ایک وہ جنکے ذریعہ سے ایک چیز کا افادہ اور مقدار حصول کي محدودیت ظہور میں آتي ھی اور دوسرے وہ جنکے وسیلہ سے دوسري چیز کا افادہ اور مقدار حصول کي محدودیت قایم ھوتي ھی چنانچہ جن سببوں سے کسي جنس یا خدمت کي مقدار حصول کي محدودیت اور افادہ ظہور میں آتا ھی اُنکا نام ھمنے اُس جنس یا خدمت کي مالیت کے اسباب اصلي رکھا ھی اور اسي نام سے پکارے جاتے ھیں اور جن سببوں سے اُن جنسوں یا خدمتوں کي مقدار حصول کي محدودیت اور افادہ ظاھر ھوتا ھی جسسے جنس یا خدمت مذکورہ بالا کا مبادلہ ھوسکتا ھی اُنکا نام ھمنے اُس جنس یا خدمت کي مالیت کے اسباب خارجي رکھا ھی تیسرے یہہ کہ مالیت قائم ھونے کے واسطے مقدار حصول کي محدودیت جسکو عام محاورہ میں قلت اضافي ھس اگرچہ بالکل کافي وافي نہیں ھوتي مگر تقرر مالیت کے لیئے ایک جزو اعظم سمجھي جاتي ھی اور اُسیپر افادہ کا جسکو مانگ بھي کہسکتے ھیں حصر ھوتا ھی جب کہ مالیت کي بحث ھوئي تھي تو مقدار حصول کے ذریعوں کا مذکور نہیں ھوا تھا مگر اب یہہ بیاں کرکے کہ اجتناب اور محنت اور قدرتي ذریعے تیں وسیلہ پیداوار کے ھیں توضیح اسبات کي کیجاتي ھی کہ کس کس مانع سے پیداوار کي مقدار حصول محدود ھوتي ھی اور کس کس طریق سے تاثیر اُن موانع کي اشیاء مبادلہ کي باھمی مالیتوں پر ھوتي ھی *

قیمت کا بیان

واضح ہو کہ اگلی بحث میں لفظ عام مالیت کی جگہہ لفظ قیمت کا عموماً اِستعمال کیا جاویگا جس سے مالیت کے معنی روپیہ کی صورت میں سمجھے جاوینگے *

واضح ہو کہ کسی شی کی مالیت عامہ جس سے وہ مقدار اور سب اشیاء کی مراد ہوتی ہی جو شی مذکور کی ایک مقدار معروض کے معاوضہ میں حاصل ہوسکتی ہی دریافت نہیں ہو سکتی مگر خاص مالیت اُس شی کی دوسری شی کی صورت میں مبادلہ کے ذریعہ سے تحقیق ہو سکتی ہی اور ہر مبادلہ کرنیوالے کو یہہ خواہش رہتی ہی کہ تھوڑا دیوے اور بہت سا لیوے تو حتی الامکان اُسکو کمال صحت سے یہہ تحقیق کرنی پڑتی ہی کہ تمام اشیاء مبادلہ کی مالیت کے کون کون سے اصلی سبب ہیں مگر یہہ کام بڑا دشوار ہی چنانچہ ایسے مبادلہ کا رواج گھٹانے کے واسطے جس میں ہر شی کے اصلی سبب تحقیق کرنے پڑیں بڑی بڑی تدبیریں عمل میں آئیں نہایت عمدہ تدبیر یہہ ہاتھہ آئی کہ اب ایک مبادلہ یا چند مبادلوں کا ایک متوسط اندازہ اُسی قسم کے آیندہ مبادلوں کے واسطے نمونہ قرار پایا ہی اور اُسی تدبیر کے پھیلانے سے ہر قسم کے مبادلوں کے واسطے وہی نمونہ قائم ہو سکتا ہی چنانچہ اگر تجربہ کی رو سے یہہ امر دریافت ہو کہ جب مختلف دو چیزوں کی معروض مقداریں تیسری چیز کی مقدار معروض سے مبادلہ ہوتی ہیں تو اُن دو چیزوں کی مالیت کی مناسبت حاصل ہو جاتی ہی یعنے اُنکی مالیت کی مقدار تیسری شی کے حساب کرنے سے دریافت ہوجاتی ہی یہاں تک کہ اگر ایک چیز بلکہ ایک نوع کی کئی چیزیں جنمیں ہر چیز ایکسی صفت رکھتی ہو منتخب کی جاویں جنکے ذریعہ سے ہر طرح کا مبادلہ عمل میں آوے تو یہہ امر صاف ظاہر ہی کہ انتخاب مذکور سے بہت سے فائدے متصور ہیں چنانچہ ایک فائدہ یہہ ہی کہ سب لوگ اصلی سببوں کو جنکے ذریعہ سے شی منتخب مالیت والی ہوتی ہی کمال تحقیق و تصحیح سے دریافت کرسکتے ہیں اور مبادلہ کی دقت و دشواری آدھی رہجاتی ہی اور دوسرا فائدہ یہہ ہی کہ اگر دو چیزوں میں مبادلہ کرنا منظور ہو تو تیسری چیز کی ایک مقدار معروضہ

کے عوض میں اُن دونوں چیزوں کي وہ مقدار جسکا مبادلہ جسطرح معمول و مروج ہو دریافت ہوسکتي ھے اور دونوں چیزوں کي مالیت کي مناسبت معلوم ہوجاتي ھی اور جو چیز کہ مبادلہ کے واسطے عام وسیلہ تہرائي گئي خواہ وہ نمک ہو جیسے کہ ایبسینیا میں مروج ھے یا وہ کوڑي ہو جیسے کہ ملک گني کے کناروں پر جو اِفریقہ کي جانب غرب میں واقع ھی معمول ھے یا قیمتي دھاتیں جیسے کہ یورپ کے ملکوں میں رایج ھی وھي چیز زر یا روپیہ پیسہ کہلاتي ھی اور جبکہ اُس شے کا عملدرآمد قایم ہو جاتا ھے تو روپیہ کي صورت کي مالیت ھي یعني قیمت ایسي مالیت ہوتي ھے جس سے سب واقف ہوتے ھیں اور اسلیئے کہ سونا چاندي جنکو تمام شایستہ قومیں روپیہ کی صورت میں استعمال کرتي ھیں نہایت کمیاب اور پایدار ھیں اُنکے اصلي اسباب کي جہت سے اُنکي مالیت میں تبدیل نہیں ہوتي نظر بوجوہ مرقومہ بالا یہہ بہتر سمجھا جاتا ھے کہ اگلي بحث میں مالیت عامہ کے بجاے قیمت کا استعمال کیا جاوے اور روپیہ کي مالیت جہانتک اصلي سببوں پر منحصر ھی غیر مبدل تصور کي جاوے *

اس امر کي توضیح سے پہلے کہ جن سببوں سے مقدار حصول محدود ہوتي ھے اُنکي تاثیر قیمت پر کیا ہوتي ھے یہہ بات مناسب متصور ہوئي کہ تحریر اس مسئلہ کي جو صاف بدیہي ھی اور اُسکو ھمیشہ یاد رکھنا چاہیئے قرین صواب اور عین مصلحت ھی یعني جہاں کہیں صرف ایسے قدرتي ذریعے جنکي مقدار حصول اس باعث سے محدود نہیں ہوتي کہ وہ ہر شخص کے ھاتھہ آجاتے ھیں برتے جاتے ھیں تو اُس جگہہ ضرور ھے کہ پیداوار کا افادہ یعنے پیداوار کي وہ قوت جسکے ذریعہ سے بواسطہ یا بلاواسطہ راحتوں کا ایصال اور تکلیفوں کا انسداد ظہور میں آتا ھي اُس تکلیف اور خرچ کے موافق ہو جس سے وہ پیداوار ایسي حالت میں حاصل ہوئي ہو کہ پیدا کرنے والے نے اپني کوششوں کا استعمال بیجا نکیا ہو اسلیئے کہ کوئي آدمي ایک شی کے پیدا کرنے میں ایک معین محنت و احتیاط دیدہ و دانستہ صرف نکریگا جب کہ وہ شخص اُسیقدر محنت و احتیاط کے ذریعہ سے دوسري شی پیدا کرکے زیادہ آرام و راحت حاصل کرسکتا ہوگا *

اب ہم اُن سببوں کي طرف متوجہہ ہوتے ھیں جسسے مقدار حصول

محدود ہوتی ہی واضح ہو کہ بعض بعض جنسیں ایسے ذریعوں کا ثمرہ ہوتی ہیں جو بالفعل موجود نہیں اور بعضی ایسے ذریعوں کے نتیجے ہیں جنکی تاثیر ایک عمر مستحق عرصہ دراز کے بعد ہوتی ہی ایسی جنسوں کی مقدار حصول نہیں بڑھ سکتی اور نہ اُسکے بڑھنے کی توقع ہوسکتی ہی وہ چیزیں جو قدیم زمانہ کی ہوویں اور اگلے لوگوں کی یادگار باقی رہی ہوویں وہ پہلی قسم میں شامل ہیں اور نہایت کم یاب قدرتی یا مصنوعی تمام چیزیں جیسے کہ بڑا ہیرا یا کوئی عمدہ تصویر یا لاثانی مورت دوسری قسم میں داخل ہیں اور ایسی چیزوں کی قیمت کسی قاعدہ کی روسے قرار نہیں پاسکتی بلکہ لوگوں کے شوق و دولت پر منحصر ہوتی ہی اور حقیقت یہہ کہ ایسی چیزوں کی قیمت صرف وہمی ہوتی ہی اسلیئے کہ جیسے لوگوں کے وہم و خیال ہوتے ہیں وہ مول اُنپر منحصر ہوتا ہی چنانچہ کئی برس گذرے کہ یک کاکسیپو بیس ہزار روپیہ کو فروخت ہوا اور دو برس بعد سات ہزار روپیہ کو فروخت ہوا اور یہہ امر ممکن ہی کہ پچاس برس کے بعد وہی آٹھہ آنہ کو بکے اور نویں صدی میں اگلے زمانوں کی یادگار چیزیں ایسی گراں قیمت تھیں کہ مول اُنکا ممکن نہوسکتا تھا اور اب وہی اپنی بیکاری کے باعث سے کسی مول کے قابل نرہیں مقصود یہہ ہی کہ بحث آیندہ میں اشیاء مرقومہ بالا سے کچھہ بحث نہوگی بلکہ احاطہ اُن چیزوں کا کیا جاویگا جنکا حصول ازدیاد کے قابل یا کسی قاعدہ مقررہ کے مطابق ہو یا اسقدر قاعدہ سے مناسبت رکھے جو حساب میں آسکتا ہو *

جو جنسیں محنت و احتیاط اور قدرت کی ایسی مدد سے پیدا ہوتی ہیں جو ہر فرد بشر کو نصیب ہوسکتی ہی اُنکی مقدار حصول کا مانع احتیاط اور محنت کرنے والونکا نہونا ہی کیونکہ اُنکے پیدا ہونے میں احتیاط و محنت ضروری ہیں یعنی اُن جنسوں کی مقدار حصول اُس لاگت کے سبب سے محدود ہوتی ہی جو اُنکے پیدا کرنے میں لگتی ہے *

استحصال کی لاگت یعنی کسی چیز کے پیدا کرنے کی لاگت کا بیان

وہ لوگ جو پہلے کے علماے انتظام مدن کی تصنیفات سے واقف

رکھتے هیں وہ استحصال کي لاگت کي اصطلاح سے خوب واقف هونگے اگرچہ یہہ اصطلاح علم انتظام مدن کي اور اصطلاحوں کي مانند عموماً مستعمل هی مگر تعریف اُسکی کبھي صحت سے نہیں هوئي اور یہہ بات غیر ممکن معلوم هوتي هی کہ تعریف اُسکي بدون امداد اصطلاح احساب یا ایسي هي کسي دوسري اصطلاح کے هوسکی *

رکارڈو صاحب جنہوں نے استحصال کي لاگت کي اصطلاح کو سب سے پہلے استعمال کیا مراد اُسکي یوں بیان کرتے هیں کہ وہ محنت کي وہ مقدار هی جو کسي جنس کے پیدا کرنے میں صرف کي گئی اور معلوم هوتا هے کہ مل صاحب بھي اپني کتاب کے تیسرے باب کي دوسري فصل میں استحصال کي لاگت سے یہي محنت مراد رکھتے هیں اور مالتھس صاحب تعریف اُسکي اسطرح کرتے هیں کہ سابق اور حال کی محنت کي وہ مقدار جسکي ضرورت استحصال کے واسطے هوتي هی اور جس مدت تک وہ محنت صرف کیجاوے اُس مدت کي بابت اُس محنت کي اجرت کے متصدی پر معمولي منافع استحصال کي لاگت هیں *

رکارڈو صاحب اپني کتاب مطبوعہ بارثالث کے چھالیسویں صفحہ میں یہہ بات تسلیم کرتے هیں کہ منافع بھي استحصال کي لاگت کا جزو هی اور مل صاحب اپنے لفظوں کو اتني وسعت دیکر جسکي مناسبت پر همکو اتفاق نہیں منافع کو بھي مفہوم محنت میں داخل کرتے هیں اور اسلیئے ظاهر هوتا هی کہ رکارڈو صاحب اور مل صاحب استحصال کي لاگت کي تعریف میں متفق هیں اور اُنکي اور مالتھس صاحب کي تعریف میں صرف اتنا فرق هی کہ مالتھس صاحب کے نزدیک وہ محنت مقصود نہیں جو صرف هوچکي بلکہ وہ محنت مراد هی جسکا استعمال استحصال کے قایم رکھنے کے لئیے ضروري و لابدي هی اور اسمیں کچھہ شک نہیں کہ اسمقدمہ میں مالتھس صاحب کا قول اسلیئے درست هے کہ کسي جنس مفروض کے استحصال یعنے پیدا کرنے پر جو خرچ اور تکلیفیں هوچکي هیں کوئي تاثیر اُنکي جنس مذکور کي مالیت میں نہیں هوتي اسلیئے کہ خریدار اُن تکلیفوں اور اخراجات پر نظر رکھتا هے جو مبادلہ کے وقت اُس جنس کے پیدا کرنے کے واسطے ضروري هوتي هیں چنانچہ اگر ایک جوڑے جراب کے استحصال کي لاگت اتفاقاً نصف

رهجاوے یاڈبوز هي هوجاوے تو اُس سے یہہ نتیجہ حاصل هوگا کہ تمام موجود خزانوں کي مالیت میں باوجود اسباب کے کہ جو محنت اُسپر صرف هوچکي اور تبدیل اُسکي ممکن نہیں کمي بیشي آجاویگي اور جب کہ رکارڈو صاحب اور مل صاحب یہہ بات لکھتے هیں کہ جس جنس میں محنت لگ چکتي هے تو تاثیر اُس محنت کي جنس مذکور کي مالیت پر هوتي هی تو اُنکي غرض یہہ سمجھي جاتي هی کہ استحصال کے حالات مبدل نہیں هوتے *

کرنل ٹارنز صاحب نے استحصال کي لاگت کے معني یہہ بیان کیئے هیں کہ وہ وہ سرمایہ هی جو استحصال میں صرف هوتا هی غرض کہ وہ صاحب منافع کو استحصال کي لاگت کا جزو نہیں ٹهراتے اور اُنکي رایوں سے اس مضمون کي نہایت وضاحت هوتي هی اسلیئے همکو اُنکا خلاصہ لکھنا ضرور هوا*

چنانچہ وہ فرماتے هیں کہ جو مصنف بازار کي قیمت اور اصلي قیمت کو برابر ٹهراتے هیں وہ لوگ معمولي منافع کو اصلي قیمت یعني استحصال کي لاگت میں داخل کرتے هیں مگر یہہ ترتیب غلط هی حکیمانہ نہیں کیونکہ ذخیروں کے منافع استحصال کي لاگت کے جزو نہیں هوتے بلکہ وہ ایک نئي چیز هے جو اُس لاگت کے سبب سے پیدا هوتي هے مثلاً ایک کاشتکار اپني اراضي کے بونے میں ‡ سو کوارٹر غلہ صرف کرتا هے اور بعوض اُسکے ایک سو بیس کوارٹر غلہ پیدا کرتا هی اس صورت میں بیس کوارٹر غلہ جو لاگت سے زیادہ پیدا هوا اُس کاشتکار کا منافع گنا جاتا هی مگر اس مقدار زاید یعني منافع کو استحصال کي لاگت کا جزو قرار دینا محض بیجا هی اس لیئے کہ استحصال کي لاگت سو کوارٹر تھي اور اُسکے مقابلہ میں بیس کوارٹر حاصل هاتھہ آیا اور اب اگر یہہ ممکن نہیں کہ بغیر مہیائي مقدار خرچ کے جو حاصل بچتا هی وہ بھي ایک جزو اُس خرچ کا قرار دیا جاوے اور ایکسو بیس کوارٹر برابر سو کوارٹر کے هوں تو یہہ بھي ممکن نہیں کہ بازاري قیمت اصلي قیمت کي برابر هووے اگر فرض کیا جاوے کہ تیس روپیہ فی کوارٹر کي شرح سے غلہ فروخت هوتا هے تو مثال مذکورہ بالا میں اُس کاشتکار کي پیداوار کي وہ اصلي قیمت تا

‡ ایک کوارٹر برابر چھہ من سولہہ سیر کے هوتا هی فی سیر اسي روپیہ بھر

سو کوارٹر غلہ جو استحصال میں صرف ہوا تیس ہزار روپئے ہونگے اور وہ ایکسو بیس کوارٹر غلہ کے جو خرچ مذکور کے معاوضہ میں حاصل ہوئی مول اُنکا تیس ہزار چھہ سو روپئے ہونگے غرضکہ جسقدر بازاری قیمت اصلی قیمت یعنی استحصال کی لاگت پر زیادہ ہی وہی منافع ہی پس یہہ بات قرار دیجے کہ استحصال کی لاگت میں منافع شامل ہی گویا یہہ کہنا ہی کہ سو کوارٹر غلہ یا تیس ہزار روپئے جو کاشت میں صرف ہوئے اُن ایکسو بیس کوارٹر یا تیس ہزار چھہ سو روپئے کی برابر ہیں جو اُس زراعت سے پیدا ہوئے *

کارخانہ داری اور کاشتکاری کی محنتوں میں ذخیروں کا منافع اُنکے استحصال کی لاگت سے علیحدہ شی ہی چنانچہ کار خانہ والا ایک مقدار مصالح اور آلات تجارت اور مزدوروں کی خوراک کی خرچ کرتا ہی اور اُسکے معاوضہ میں ایک مقدار طیار مال کی پاتا ہی اور یہہ امر ضروری ھے کہ آلات و مصالح اور خوراک مذکورہ کے خرچ کی نسبت جنکی پیشگی لگانے سے وہ مال حاصل ہوا مول اُس مال کا زیادہ ہو ورنہ کارخانہ والو کو اِجراے کام کی رغبت باقی نرہیگی یہاں تک کہ اگر مقدار حاصل مقدار خرچ شدہ سے زیادہ نہوگی تو کارخانہ داری یکقلم موقوف ہو جاویگی غرض کہ مصالح و آلات اور خوراک خرچ شدہ کی مالیت سے جسقدر مال طیار شدہ کی مالیت زائد ہوتی ہی وہی مقدار زائد کارخانہ والے کا منافع ہوتا ہی اور یہہ بات نہیں کہہ سکتے کہ کارخانہ دار کے ذخیرہ کا منافع اِستحصال کی لاگت میں داخل ہی اِسلیئے کہ اگر ایسا کہا جاوے تو یہہ لغو بات سچی ہوئی جاتی ہی کہ جو کچھہ خرچ سے بچتا ہی وہ بھی خرچ کا جزو ہوتا ہی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ آلات اور خوراک و مصالح میں تیس ہزار روپئے کا خرچ پڑا اور مال طیار شدہ تیس ہزار چھہ سو روپئے کی مالیت کا ہی تو فرق ان دونوں رقموں کا وہ روپئے کی مقدار ہی جو مالک کو بطور منافع ہاتھہ آیا خلاصہ یہہ کہ بدوں اِس لغو بات کے تسلیم کرنے کے کہ تیس ہزار روپیہ تیس ہزار چھہ سو روپیہ کی برابر ہیں یہہ بات درست نہیں ہوسکتی کہ سالانہ منافع استحصال کے لاگت کی مقدار میں داخل ہوتا ہی *

ذخیرہ کا منافع بجاے اُسکے کہ وہ استحصال کے لاگت کا جزو ٹھہرے

ایک ایسي مقدار فاضل هی که بعد وضع کل خرچ کے بچتا هی اور کاشتکار اور کارخانہدار اپني منافعوں کو اجراے کام میں صرف نہیں کرتے بلکه اُس منافع کو پیدا کرتے هیں اور جو کچھہ وہ پیشگي لگاتے هیں منافع کوئي جزو اُسکا نہیں هوتا بلکه جو محاصل که اُس سے حاصل هوتا هی منافع جزو اُسکا هوتا هی اور منافع اجراے کام میں صرف اِسلیئے نہیں کیا جاتا که انجام کام تک وہ خود موجود نہیں هوتا پس استحصال کي لاگت یعني پیشگي سرمایه منہا هوکر جو کچھہ فاضل رهتا هے وهی زر منافع گنا جاتا هی اور لاگت سے علحدہ ایک نئي چیز هوتا هی نظر بوجوہ مذکورہ بالا یهہ توقع پرتي هی که تحریر موصوم الصدر اِسبات کے اثبات کے لیئے کافي وافي هوگي که علماء اِنتظام جنکا یهہ مقوله هی که مال و منافع کا منافع استحصال کي لاگت میں شامل هوتا هی اور اصلي قیمت اور بازاري قیمت دونوں برابر هوتي هیں صاف غلطي کرتے هیں اِسلیئے که بازاري قیمت وہ کہلاتي هی جو بازار میں مبادله کے ذریعه سے کوئي شی حاصل کرنے پر دي جاتي هی اور اصلي قیمت وہ هی جو قدرت کے بڑے ذخیرہ میں سے کوئي چیز حاصل کرنے پر دي جاتي هی اور اُس میں سرمایه کي وہ متعدد چیزیں شامل هیں جو کسی شی کے پیدا کرنیکے واسطے صرف کي جاویں اور یهہ امر ممکن نہیں که اس اصلي قیمت میں وہ زر فاضل داخل هووے جسکو منافع کہتے هیں اور وجود اُسکا استحصال کے مدارج کے ساتهہ هوتا جاتا هے *

* کرنل تارنز صاحب کي رائیں وهاں تک واجبي هیں جہانتک وہ اُن باتوں سے تعلق رکھتي هیں جن کي وہ چھان بین کرتے هیں اِسلیئے که نفع ایک وسیله نہیں بلکه وہ ایک نتیجه هی که بدون اُسکي امید کے استحصال کا کام جاري نہیں رہ سکتا کیونکه بجز اُس امید کے کوئي کارخانہدار یا کاشتکار اپنے سرمایه کے عوض بازآوو خرچ کرنے سے اختلاف نہیں کرسکتا اور اسطرح اگر کھانیکي چیزیں بهي ضروري اور مزہدار نہوتیں تو کوئي شخص اُنکو حاصل نکرتا فصل پیدا کرنے کي لاگت کا کوئي جز منافع اس سے زیادہ نہیں هو سکتا جیسا که غذا پیدا کرنے کي لاگت کا جزو قیمت هوتا هی یا پوشاک پیدا کرنے کي لاگت کا جز سردي سے محفوظ رهنا هی * مالتھس صاحب سے نسبت بہونے اصطلاح احسان یا کسي اور ایسي

هي اصطلاح کی تقریر درست اور صحیح نہیں هوسکي معلوم هوتا هی که اُن صاحب کے دل میں یهه بات هوگي که محنت کے علاوہ کچهه اور بهي استحصال کے واسطے ضروري هی چنانچه اُنهوں نے خیال کیا هوگا که اکیلي محنت سے ایک کمدست میدان قسمتي لکڑي کا جنگل نہیں هوسکتا یعني جو آدمي که درخت لگاتا هی اگرچه وہ پودونکے لگانے اور حفاظت کرنے میں محنت صرف کرتا هی مگر علاوہ اُسکے حاصلات بعد کي توقع پر تکلیف و تردد بهي سهتا هی اور بعد اُسکے جو وارث اُسکے هوتے هیں وہ لوگ اُن چهوٹے درختوں کو درخت هونے کے قابل هونے تک پهونچنے دیتے هیں چنانچه وہ بهي اپنے فائدہ چهوڑ چهاڑکر اپنے وارثوں کے واسطے چهوڑ جاتے هیں پس معلوم هوتا هی که مالتهس صاحب نے یهه امر سمجها که لکڑي کے استحصال کي لاگت میں یهه تمام جانکاهیاں بهي داخل هیں اور جب اُنکے اظہار و تعبیر کے واسطے کوئي لفظ نه پایا تو اُنکے لئیے وہ نام مقرر کیا جو اُنکے نتیجے کا نام هی یعني لفظ منافع کا قرار دیا اور جب که اُنهوں نے لفظ منافع کو استحصال کي لاگت کا ایک جز قرار دیا تو معلوم هوتا هی که لفظ منافع سے منافع کے معني مقصود نتهے بلکه مراد اُنکي وہ کام کاج تهے جنکے معاوضه میں منافع ملتا هی اور اسیطرح کي غلطي وہ لوگ بهي کرتے هیں جو اجرت کو استحصال کي لاگت کا جز قرار دیتے هیں اور حال یهه هی که مراد اُنکي اجرت نہیں بلکه خود محنت مراد هی جسکے معاوضه میں اجرت هاتهه آتي هی *

باقي کرنل ٹارنز صاحب کي غلطي کا یهه منشا هی که اُنهوں نے ایک امرِ لازميِ کو ترک کیا اسلیئے که اگرچه اُنهوں نے منافع کو استحصال کي لاگت کا جز قرار ندیا مگر بجائے اُسکے لفظ اجتناب یا کوئي اور لفظ اُسکے مثل استعمال نکیا اور باوصف اسکے که وہ صاحب یهه تسلیم کرتے هیں که جہاں کہیں مساوي مقدار کے سرمائے برتے جاتے هیں تو وهاں اگر ایک پیداوار دوسري پیداوار سے زیادہ جلد بازار میں پهونچے تو اُن پیداواروں کي مالیت میں کمي بیشي کا فرق هو جاتا هی مگر وہ اُس اصل کو بیان نهیں کرتے جسپر وہ فرق و تفاوت منحصر هے اور وہ اصل یهه هے که اگرچه کمي بیشي کي صورتوں میں محنت برابر هوتي هی مگر ایک صورت میں اجتناب تهوڑا عمل میں آتا هی اور دوسري صورت میں بہت سا برتا جاتا هی *

استحصال کي لاگت کي تعريف

واضح ہو کہ استحصال کي لاگت سے وہ مقدار محنت و احتياب کا مجموعہ مراد ہی جسکي ضرورت استحصال کے واسطے ہوتي ہی اور يہہ استحصال کي لاگت جسکي تعريف اِس مقام پر قلمبند ہوئي دو قسموں پر منقسم ہی ايک وہ لاگت جو پيدا کرنے والے يا بيچنے والے کي طرف سے لگتي ہی اور دوسرے وہ کہ خرچ کرنيوالے يا خريدار کي جانب سے لگتي ہی پہلي قسم ميں احتياب اور محنت ہی جسکو ايسا شخص جو کسي قسم کا مال يا کسطرح کي خدمت فروخت کرتا ہی اِس غرض سے گوارا کرتا ہی کہ اِستحصال کو جاري رکھے اور دوسري قسم ميں وہ احتياب و محنت ہي جسکو ايسے لوگ جو کسي مال يا خدمت کو مول ليتي ہيں اُٹھاتے ہيں اگر وہ سب يا اُن ميں سے بعضے بجاے خريدنے کے خود پيدا کرتے پہلي قسم کي لاگت نہايت تھوڑي قيمت کي اور دوسري قسم کي لاگت نہايت بڑي قيمت کي دليل ہوتي ہی کوئي شخص اُس چيز کا پيدا کرنا فروخت کي غرض سے جاري نرکھيگا جسکي قيمت لاگت سے کم ملنيکي اور برخلاف اُسکے خريدار لوگ اُس چيز کو خريد نکرينگے جسکو تھوڑے خرچ کرنے پر سب کے سب آپ يا اُسميں سے بعضے سب کے لئے پيدا کر سکتے ہوں اُن جنسوں کي بلکہ اُنکے اُن جزوں اور وصفوں کي مالیت کي نسبت جنکے استحصال پر سب لوگ ہمت کر سکتے ہيں اور اُنکو مساوي فائدہ کے ساتھہ پيدا کر سکتے ہيں پيدا کرنيوالے اور خرچ کرنيوالے کي لاگت برابر ہوتي ہی اِسليئے اُن کي قيمت محنت و احتياب کا وہ مجموعہ ہی جو اُنکي استحصال کے لئے ضروري ہی اگر اُنکي قيمت گھٹ جاتي ہی تو اُجرت يا منافع اُن لوگوں کا جو اُنکے پيدا کرنے ميں مصروف ہوتے ہيں اُس محنت و احتياب کے زر اوسط معاوضہ سے گھٹ جاتا ہی جسکا اِستعمال اِجراے اِستحصال کے واسطے ضروري و لابدي ہی اور اسي ليئے انجام کار ايسا ہوتا ہي کہ اُن جنسوں کا استحصال اُسوقت تک يک لخت موقوف ہو جاتا ہے يا گھٹ جاتا ہے کہ مقدار حصول کے کم ہونے سے اُنکي مالیت پھر بڑھتي پکڑتي ہے اگر استحصال کے لاگت سے قيمت اُنکي زيادہ ہوجاتي ہے تو پيدا کرنيوالے اپنے محنتوں اور تکليفوں کے اوسط معاوضہ سے زيادہ معاوضہ پيدا کرتے ہيں اس خبر کے پھيلنے ہي اُس کام کرنيکي طرف

حسمیں بڑے فائدہ کا احتمال غالب ہوتا ہی سرمایہ و محنت کی مار مار ہوتی ہی یہانتک کہ جو لوگ پہلے خریداری کرتے تھے وہ پیدا کرنیوالے ہو جاتے ہیں اور جب تک کہ زیادتی مقدار حصول سے استحصال کی لاگت قیمت کے مساوی نہیں ہوجاتی تب تک وہ جوش خروش کم نہیں ہوتا *

کئی برس گذرے کہ لندن والونکا یہہ حال ہوا کہ سوریور کمپنی کے ذریعہ سے پانی اُنکو ہاتھہ اتا تھا اور مقدار اُس پانی کی جسکو وہ لوگ پہونچاتے تھے اتنی تھی کہ مکانوں کے بڑھنے کے ساتھہ اُسکی قیمت بھی بڑھی اور انجام کار وہ قیمت استحصال کی لاگت سے اتنی بڑھ گئی کہ پانے کے بعض خرچ کرنیوالوں کو پانے کے پیدا کرنے والے ہو جانے کی ترغیب ہوئی چنانچہ نئے نئے اور گروہ اب رسانی کے واسطے قایم ہوئے اور جوں جوں پانی کی مقدار حصول زیادہ ہوتی گئی اُسیقدر قیمت بھی گھٹتی گئی یہانتک کہ سوریور کمپنی کے حصوں کی مالیت پہلے کی نسبت قریب ایک چہارم کے رہگئی یعنی ایک لاکھہ پچاس ہزار روپئے سے گھٹتے گھٹتے چالیس ہزار روپئے تک باقی رہگئے اور یقین یہہ ہی کہ اگر لندن کی ترقی ایسی ہی ہوتی رہیگی تو ایسے ایسے معاملے مکرر وقوع میں آوینگے اور پانے کا مول بڑھتا جاویگا اور اُسکی لاگت سے قیمت زیادہ ہو جاویگی پھر نئے نئے گروہ پیدا ہونگے اور جو دقت آج کل لوگوں کو پیش آتی ہی اگر کوئی امر اُس سے زیادہ پانی کی مقدار حصول میں پیش نہوگا تو پانی کی قیمت پھر پھراکر پہلی حالت پر آجاویگی *

اگرچہ ہر قسم کے کام اختیار کرنے کی آزادی ہر ایک کو حاصل ہونے میں استحصال کی لاگت سے قیمت قایم ہوتی ہی مگر بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ استحصال کی لاگت کے امر میں بہت سا خلل پڑتا ہی اور جب کہ یہہ امر تصور کیا جاتا ہی کہ کوئی معقول سبب موجود نرہے اور سرمایہ و محنت ایک کام سے دوسرے کام میں بلا ضرر و نقصان یکبارگی منتقل ہوسکیں اور ہر پیدا کرنے والے کو ہر طرح کے استحصال کے معاملونکا بخوبی علم ہووے تو انہیں صورتوں میں استحصال کی لاگت کا اثر پورا ہوسکتا ہی مگر یہہ امر واضح ہی کہ یہہ سارے تصور اسلئیے راست نہیں آتے کہ جو سرمایہ استحصال کے واسطے ضروری ہی اُسکا بڑا حصہ یہہ

چیزیں ہیں یعنی مکان اور کلیں اور اوزار اور آلات جو بڑی محنتوں اور وقتوں کے سیکھے ہوئے ہیں اور علاوہ خاص کاموں کے دوسرے کاموں میں کم برتے جاتے ہیں اور اس سے بھی بڑا رکن سرمایہ کا علم اور لیاقت ظاہری اور باطنی ہوتی ہی اور یہہ تمام اوصاف صرف اُنہیں کاموں میں مستعمل ہوتے ہیں جنکے واسطے وہ اصل میں حاصل کئے جاتے ہیں اور علاوہ اُسکے کسی معین کام کا فایدہ بالکل اُس عقل و ہوشیاری پر منحصر ہے جسکی امداد و اعانت سے وہ کام جاری رہتا ہی کیونکہ ایسے سرمایہ والے بہت تھوڑے ہونگے جو اپنے منافع کا اندازہ سوائے چند سال کے اوسط منافع کے نکال سکیں اور ایسے لوگ اس سے بھی کمتر ہونگے جو اپنے پاس پڑوس والوں کے منافع کا تخمینہ کرسکیں بطور بریں جن سببوں کے ذریعہ سے کارخانے پہلے قایم ہوتے ہیں اُنکے گذر جانے کے بعد بھی وہ جاری رہ سکتے ہیں مگر اور کارخانوں کی نسبت جوں جوں اُنکا بیفائدہ ہونا واضح ہوتا جاتا ہی وہ کارخانے بتدریج نیست و نابود ہو جاتے ہیں محنت اور سرمایہ جو اُن کارخانوں میں لگا ہوتا ہی وہ ایسا ضایع جاتا ہے کہ کوئی عوض اُسکا حاصل نہیں ہوسکتا اسی وجہہ سے جن کارخانوں میں سرمایہ اور محنت کی گنجایش زائدہ سے ہوسکتی ہی اُن میں سرمایہ اور محنت خاطر خواہ اُنکے نہیں پہونچتی اور اس عرصہ میں ایک کارخانہ کی پیداوار استحصال کی لاگت کی نسبت تھوڑے مولوں اور دوسرے کارخانہ کی پیداوار مہنگے مولوں بکتی ہی غرضکہ یہہ بات واضح رہے کہ علم انتظام کا علاقہ خاص خاص صورتوں سے نہیں بلکہ عام سے ہی اور جبکہ یہہ بیان کیا جاتا ہی کہ استحصال کی لاگت ایسی صورتوں میں قیمت قایم کرنے کا باعث ہوتی ہی کہ سب کو کسی کارخانہ کے کرنے میں ایک سا اختیار حاصل ہو تو یہہ مقصود اُس سے ہوتا ہی کہ استحصال کی لاگت کے ساتھہ قیمت مستقل نہیں لگی رہتی بلکہ وہ ایک مرکز ہی کہ اُسکی طرف قیمتوں کا جھکاؤ لگاؤ ہمیشہ رہتا ہی *

مراتب مذکورہ بالا میں یہہ بیان ہوچکا کہ ہرکام میں سب کو ایکسا اختیار حاصل ہونے کی صورتوں میں یعنی جبکہ سب لوگ برابر فائدوں کے ساتھہ پیدا کرنے والے ہوسکتے ہیں تو پیدا کرنے والے یعنی بیچنے والے اور خرچ کرنیوالے یعنی خرید نیوالے کے استحصال کی لاگت مساوی المقدار

هوتي هى اور جو جنس استحال میں پیدا هوتي هى بروجب اُسکي استحصال کي لاگت پر هوتي هى يعني اُس قيمت پر هوتي هى جو مقدار محنت اور اخراجات کے مجموعہ کے مساوي هوتي هى اور بحسب رواج عام کے وہ قيمت اُس سرمايہ اور اجرت کے برابر هوتي هے جسکا ادا هونا اس عرض سے ضرور هوتا هى کہ پیدا کرنے والا اپنے کاروبار کو جاري رکھے تهوڑے دنوں سے یہہ راے عام هى کہ هرنام میں سب کو ايک سا اجبار حاصل هونے کي صورتوں میں بہت سي جنسیں پیدا هوتي هیں چنانچہ رکاردو صاحب نے اپني کتاب موسومہ اصول علم دولت و محصول کے دوسرے صفحہ میں لکھا هى کہ جن اسبابوں کي خواهش لوگوں کو رهتي هى منجملہ اُنکے اکثر محنت سے پیدا هوتے هیں اور اگر اُنکے پیدا کرنے میں محنت اچھي طرحسے کي جاوے تو وہ اسباب ایسے زیادہ پیدا هوتے هیں کہ بےحد و حساب هو جاتے هیں اور جب کسي ذکر اُن اسبابوں کا اور اُن کي قيمت کے مبادلہ اور اُن قاعدوں کا جنکي روسے اُنکي باهمي قيمت قايم هوتي هى کیا جاتا هى تو وہ اسباب مراد هوتے هیں جنکي مقدار اسبابوں کي محنت سے بڑہ سکتي هى اور اُنکے استحصال میں سب کو ايک سا اجبار حاصل هوتا هى انتہی *

اب یہہ بات ظاهر هى کہ جس استحصال میں کسي خاص مملوکہ قدرتي ذريعہ کي شرکت نہیں رهتي وهي استحصال ايسا هى جو هر کام میں سب کو ايک سا اجبار حاصل هونے کي حالت میں هوتا هى اور ایسي جنسیں بہت تهوڑي هیں جنکي استحصال کے کسي درجہ میں زمین و موقع یا جسماني اور نفساني بڑي بڑي لیاقتوں کي خوبیوں یا اُن ترکیبوں سے جو بہت لوگوں پر مخفي هیں یا جنکي نقلیں ازروے قانون ممنوع هى امداد و اعانت نہیں پہونچتي اور جب امداد ان ذريعوں کي حاصل هوتي هى جنکا نام همني قدرتي ذريعے رکھا هى تو بمقابلہ اُس نتیجہ کے جو بدون امداد مذکورہ صرف اخراجات و محنت سے هاتهہ آتا هى نہایت عمدہ نتیجہ حاصل هوتا هى اور وہ جنس جو اسطرح پیدا هوتي هے وہ انحصار تجارت کا مفہوم هوتي هى اور وہ شخص جسکا کوئي قدرتي ذريعہ مملوک هوتا هى وہ منحاصر تجارت کہلاتا هى *

انحصار تجارت کا بیان

واضح ہو کہ انحصار تجارت کي چار قسمیں ہیں *

پہلي قسم

یہہ وہ قسم ہے کہ محاصر کو پیدا کرنیکا کل اختیار تو حاصل نہیں مگر
پیدا کرنے کے چند ایسے خاص طریقوں پر اختیار اُسکو حاصل ہوتا ہی
جسسے وہ ایسي مقدار پیداوار کو ایسي آسانی سے بڑھا سکتا ہی کہ اُس
میں کمي نہیں ہوتي بلکہ روز روز ترقي ہوسکتي ہے جو جنس کہ حالات
مذکورہ میں پیدا ہوتي ہے مالیت اُسکي انحصار تجارت کي اور جنسوں
کي نسبت بیچنے والے کے استحصال کي لاگت سے زیادہ تر قریب قریب
ہوتي ہی اور ظاہر ہی کہ جنس مذکور الصدر کي قیمت پیدا کرنے والے
کے خرچ و تکلیف کي قیمت سے کبھي ہمیشہ کے لئیے کم نہیں ہوسکتي
اور خرچ کرنے والوں کے ایسے خرچ و تکلیف کي قیمت سے زیادہ نہیں
ہوسکتي کہ وہ آپ یا اُنکي طرف سے تھوڑے لوگ پیدا کرنے والے ہوجاویں
تو اُنکو اُٹھاني پڑے چنانچہ آرک رائٹ صاحب کا یارن کپڑا اُس مساوي
صفت کے یارن کپڑہ سے زیادہ قیمت پر فروخت نہیں ہوسکتا تھا جو بلااعانت
سیدي کل کے طیار ہوتا تھا اورجو اجناس و محنت کہ ارک رائٹ صاحب
یارن کپڑہ میں لگاتے تھے وہ اُس لاگت سے کم قیمت پر بھي فروخت نہیں
کرتے تھے پہلي قیمت خرچ کرنے والے کے استحصال کي لاگت تھي اور
دوسري قیمت پیدا کرنیوالے کے استحصال کي لاگت تھي اور اِن دونوں
قسموں میں بڑا فرق تھا چنانچہ ارک رائیٹ صاحب کي لاگت اُس
لاگت کا پانچواں حصہ بھي نہ تھي جو اُنکي خریداروں کو پڑتي تھے *

ارک رائٹ صاحب کي ایجاد کي ہوئي کلوں سے بڑي مقدار کپڑہ
کي طیار ہوسکتي تھي مگر بڑي عمدہ صفت کا کپڑہ طیار نہیں ہوتا تھا
جو لطف و لطافت آدمیوں کي اُنگلیوں سے حاصل ہوسکتي ہی وہ کلوں
کي کسي ترکیب سے ہاتھہ نہیں آئي چنانچہ جو ململ کے تھان

ھندوستانی ‡ لوگ اپنی محنت سے کلوں کے بدوں طیار کرتے ھیں وہ تہاں انگلستان کے بڑے بڑے کارخانوں کی پیداواروں سے زیادہ باریک اور پائیدار ھوتی ھیں غرضکہ ارک رائیٹ صاحب جو قیمت حاصل کرسکتے تھے وہ اور پیدا کرنے والے آلات کی ھمسری سے محدود تھی اگرچہ یہہ اور آلات زیادہ خرچ کے طلبگار تھے مگر اُسکے کار براری مساوی درجہ کی ھوتی تھی اور ارک رائیٹ صاحب جو قیمت لیتے تھے وہ زیادہ تر محدود اِس وجہہ سے تھی کہ صاحب ممدوح اپنے فائدہ کی طرف بھی نظر رکھتے تھے اُنھوں نے ایسی کل ایجاد کی تھی کہ بانےوبوں اُسکی بجاے تنزل کی روز بروز ترقی کرتی تھی کل کا کارخانہ اسلئیے بنایا کہ سو یا ھزار پونڈ روئی کا سوت ایک سال میں طیار ھووے ایک فعل عبث ھی اسلئیے کہ جو خرچ ایک ھزار پونڈ کے سوت بنانے میں پڑتا ھی اُس سے کچھہ تھوڑا زیادہ دس ھزار پونڈ کے بنانے میں لگتا ھی اور جو خرچ کہ دس ھزار پونڈ کے بنانے میں پڑتا ھے اُسکے دوگنے سے کچھہ کم چالیس ھزار پونڈ کی طیاری میں لگتا ھی غرض جسقدر مقدار کچی مصالحہ کی طیاری کے واسطے زیادہ ھو اسیقدر استحصال کی لاگت کم ھوجاتی ھی چنانچہ دس ھزار پونڈ یارن اگر ایک لاکھہ کو بکتا اور ارک رائیٹ صاحب کو پچاس ھزار روپئے کا نفع ھوتا تو اُسطرح لاکھہ پونڈ یارن کے بکنے پر پانچ لاکھہ روپئے کا فائدہ ھوسکتا اور دس لاکھہ پونڈ کے بکنے پر پچاس لاکھہ روپئے کا فائدہ متصور ھوتا مگر ظاھر ھی کہ ایسا واقع ھونا اسلیئے ممکن نہیں کہ جب محدودیت مقدار حصول پر مالیت منحصر ھی تو وہ صاحب زیادہ مقدار مال کی بغیر اسباب کے فروخت نہیں کرسکتے کہ قیمت میں تخفیف کرکے خریداروں کے دلمیں غبطہ پیدا کریں اور اگر تخفیف قیمت نکرتے تو بدوں اِسکے کہ بہت سا مال اُنکا باقی رہ جاتا فروخت اُسکی نکرسکتے پس فروخت ھوئے مال کی دوام ترقی کے واسطے ارک رائیٹ صاحب کا صرف یہہ طریق تھا کہ ھمیشہ قیمت کی اسقدر تخفیف ھوتی رھنے پر راضی رھتے تھے کہ اُسکے ذریعہ سے تعداد اُن لوگوں کی ھمیشہ بڑھتی رھی جو خرید پر آمادہ اور خریداری کے قابل ھوویں

---

‡ جیسکہ ھندوستان میں ڈھاکہ کی ململ طیار ھوتی ھی اُس خوبی کی ململ کلوں سے طیار نہیں ھوسکتی *

اور جیسا کہ ہمیشہ دستور ہی فائدہ اُس صاحب کا خریداروں کے فائدوں سے اتفاق رکھتا تھا اور اسي وجہہ سے وہ صاحب ایسي قیمت کو قبول کرتے تھے کہ اُنکے استحصال کي لاگت سے تو بہت زیادہ ہوتي تھي مگر خریداروں کے استحصال کي لاگت سے زیادہ کم ہوتي تھي غرضکہ ایک رائٹ صاحب کي انحصار تجارت نہایت محدود تھي یعنے اُنکی معاوضہ لینے کي ایک حد معین تھي اور فائدہ اُنکا یہہ تقاضا کرتا تھا کہ اُس حد تک بھي نوبت نہ پہونچے *

دوسري قسم

واضح ہو کہ یہہ قسم انحصار تجارت کي قسم مذکورہ بالا کي بعض ہی وجود اُسکا اُس حالت میں پایا جاتا ہی کہ پیدا کرنیوالیکے خوف و رجا سے قیمت رک نہیں سکتي اور اَور پیدا کرنیوالوں کے یکساں اختیار حاصل ہونے کا ڈر نہیں رہتا اور مقدار حصول کي زیادتي نہیں ہوسکتي بعض انگور والوں کو یہہ انحصار تجارت حاصل ہوتا ہی چنانچہ کانستینشیا شراب کي خوش مزگي کئي بیگہہ زمین کے اثر سے حاصل ہی یہانتک کہ اگر اُس زمین سے بہت سي شراب لینے کي نظر سے زیادہ انگور لگائے جاویں تو وہ بات بہکي بگڑ جاوے اور جب کہ کانستینشیا کہیت کے مالک کے سوا کوئي شخص اُس شراب کا پیداکرنے والا نہیں ہوسکتا تو خریدار خرچ کرنےوالے کي لاگت استحصال کي جہت سے شراب مذکور کي قیمت میں کمي نہیں آسکتي بلکہ اگر وہ مالک چاہے کہ اُس شراب کے خرچ میں زیادتي ہو تو اُس سے تخفیف قیمت نہیں ہوتي اِسلیئے کہ یہہ پیداوار زیادہ ہونے کے قابل نہیں اور اسي نظر سے اُسکا خرچ بھي زیادہ نہیں ہو سکتا اور لاگت استحصال سے قیمت بھي کم نہیں ہوسکتي بلکہ لاگت سے بیحد زیادہ ہوسکتي ہے اور حد اُسکي صرف خرچ کرنیوالوں کي رغبت اور قابل خریداري ہونے سے معین و قائم ہوسکتي ہی اور اگر دولتمند لوگوں میں رواج اور وضعداري کي وجہہ سے شراب مذکور کي کمال خواہش پائي جاوے تو اُسکے ایک پیپہ کي قیمت دو لاکھہ روپئے ہو سکتے ہیں جسکي لاگت استحصال صرف دو سو روپیہ ہونگے *

تیسری قسم

یہہ تیسری قسم انحصار تجارت کی زیادہ مروج اور دو قسموں مذکورہ بالا کے بیچ بیچ میں ہی یعنی قسم دوم کی طرح سخت اور قسم اول کی مثل نرم نہیں اور یہہ قسم ثالث اُن حالات پر مشتمل ہی کہ منحاصر تجارت کل پیداوار پیدا کرنیوالا ہی نہیں ہوتا بلکہ زیادہ محنت اور احتیاط کے اِستعمال سے اپنی پیداوار کو بھی بیحد بڑھا سکتا ہی تمثیل اُسکی کتابوں کی تجارت ہی چنانچہ جب کسی کتاب کی حفاظت بذریعہ حق مصنفی ہوتی ہی تو کوئی شخص اُسکے حق کے مالک کے علاوہ بیچنے اُس کتاب کی چھاپ نہیں سکتا اور وہ مالک زیادہ محنت و احتیاط کے ذریعہ سے کتاب مذکور کے نسخے بیحد بڑھا سکتا ہی اور ایسی صورت میں خریدار کی طرف سے کوئی لاگت استحصال قائم نہیں ہو سکتی اِسلئیے کہ وہ اُسکو چھپوا نہیں سکتا اور جسقدر اُسکی قیمت کے محدود کرنے سے خریدار کو تعلق ہوتا ہی وہ صرف یہہ ہی کہ اُسکی رغبت اور مقدور سے قیمت قائم ہوتی ہی اور بخوبی محدود ہونا قیمت کا چھپوانے والے کے فائدہ سے علاقہ رکھتا ہی جیسا کہ کارخانوں کی اور مصنوعی چیزوں کا عموماً حال ہوتا ہی اسیطرح سے جسقدر کتابوں کے چھپنے کی تعداد زیادہ ہوتی ہی اُسیقدر چھپوائی کے خرچ میں تخفیف ہوتی ہی چھپوانے والے کا فائدہ اِسبات میں منحصر ہی کہ اِستحصال کی لاگت سے جسمیں پیداوار کے زیادہ ہونے سے کمی ہوتی جاتی ہی کچھہ تھوڑی قیمت زائد مقرر کر کے کتاب کے زیادہ بکنے کی فکر کرے چنانچہ شاید کتاب † ویورلی کی سو نسخے بحساب فی نسخہ دس اشرفی کے بکے ہوں مگر اسمیں کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ دس ہزار نسخے جو بحساب فی نسخہ ڈیڑہ اشرفی کے فروخت ہوئے تو بہت زیادہ منافع حاصل ہوا *

چوتھی قسم

یہہ آخر قسم انحصار تجارت کی اُس صورت میں پائی جاتی ہی

---

† یہہ ایک قصہ کی کتاب مشہور ہی

کہ جب اِستحصال کے لئے ایسے قدرتی ذریعوں کی مدد ضرور ہوتی ہی جو مقدار میں محدود اور قوت پیداوار میں مختلف ہوں اور جسقدر کہ محنت و اخراجات میں ترقی کیجاتی ہی بہ نسبت اُس ترقی کے ذریعوں کی امداد و اعانت کم ہوتی ہی اُن ہی صورتوں میں اُس خام پیداوار کا بہت سا حصہ پیدا ہوتا ہی جو ہر ملک والوں کی خوراک معمولی ہوتی ہی جیسیکہ ایرلنڈ میں آلو اور اِنگلستان میں میں گیہوں اور ہندوستان ‡ میں چاول ہیں *

اور حقیقت میں یہہ چوتھی قسم انحصار تجارت کی زمین کی انحصار تجارت ہی اور جب کہ ایسے جنسیں بہت کم ہیں کہ اُنکے مقدار حصول کی محدودیت اُس اراضی کی مقدار محدودہ کے باعث سے نہیں ہوتی جو اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں کسی ترکیب کے واسطے ضروری اور کار آمد ہیں تو اِسلیئے جب تک وہ عام قاعدے دریافت نہ کیئے جاویں جنکی رو سے امداد اراضی کی مالیت قرار پاتی ہے تب تک اصول مالیت میں بیشک غلطیاں ہونگی نظر برین قواعد مذکورہ کی تفصیل تھوڑی بہت مناسب متصور ہوئی *

زمین واضح ہو کہ ہر وسیع ضلع کی زمین مختلف درجوں کی زرخیزی اور موقع کی خوبی رکھتی ہی اور ہر درجہ کی زمینوں سے ایسے علیحدہ علیحدہ قسم کے قدرتی ذریعے قایم ہوتے ہیں جسے مختلف مقدار کی امدادیں کاشتکار کو پہونچتی ہیں جیسکہ ہم دریافت کرچکے ہیں کہ ہر قطعہ زمین سے گو وہ کیسی ہی زرخیز ہو کاشتکاری کے فن یکساں اور مستقل رہنے کی حالت میں اُس محنت و اخراجات کا عوض جو اسکی کاشت پر زیادہ کیا جاوے ہمیشہ کم حاصل ہوتا ہی تو یہہ کہہ سکتے ہیں کہ ہر خطہ زمین میں مختلف قوتوں کے متعدد قدرتی ذریعے شامل ہیں اور مختلف قسموں کے قدرتی ذریعوں کا برتاؤ اُنکے اثروں کی مناسبت سے ایک دوسرے کے بعد ہوتا ہی چنانچہ جب تک بہتر درجہ کی قسم کے ذریعے دستیاب ہو سکتے ہیں تو کم درجہ کی قسم

‡ اِستعمال پر ہندوستان سے بنگالہ مراد ہی اگرچہ ہندوستان میں اکثر جگہہ چاول پیدا ہوتے ہیں مگر بنگالہ میں بہت کثرت سے پیدا ہوتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کی خوراک اکثر چاول ہی

کے ذریعوں کي طرف منتقل نہیں ہوتا اور جب تک کہ ہر قسم کے ذریعے ملک خاص نہیں ہوجاتي تب تک مقدار حصول اُنکي غیر محدود سمجھني چاہیئے اِسلیئے کہ وہ سبکے ہاتھہ آسکتے ہیں باقي تنتیم اس امر کي کہ سب سے بدتر کونسا قدرتي ذریعہ اِستعمال کے لائق ہی یعني کس حد تک ناقص زمینیں بوئي جا سکتي ہیں یا کہانتک احتیاج و محنت زائد کا اِستعمال عمدہ زمیں کي کاشتکاري میں غیر مناسب عوض کے ساتھہ ہو سکتا ہی لوگوں کي دولت و حاجت سے ہمیشہ متعلق ہی یعني تنقیح اس امر سے ہوگي کہ کس مقدار تک کھیتي کي پیداوار کي خرید کي طاقت و رغبت لوگوں میں پائي جاتي ہی اور جب کہ نہایت زرخیز اور عمدہ اراضي کے صرف ایک خطہ کي خفیف زراعت سے حاجتیں پوري ہو سکتي ہیں تو وہ زمیں مالیت کا کوئي مستقل ذریعہ نہیں ہو سکتي اگرچہ وہ اراضي نہایت سیر حاصل ہو یہانتک کہ محنت و احتیاج کي نسبت اُس سے بھي زیادہ بارآور ہو جیسکہ وہ آیندہ اس سبب سے ہوسکے کہ اُسکي خوب کاشت کیجاوے اِسلیئے کہ صورت مذکورہ میں وہ زمیں ایسا قدرتي ذریعہ ہی کہ سب کو ہاتھہ آسکتا ہی اور اُسکي پیداوار کا مبادلہ زیادہ پیدا ہوے پر بھي صرف اُس محنت و احتیاج کي مالیت کي عوض پر ہوگا جو اُس پر خرچ ہوئي غرض کہ حالت مرقومہ بالا میں پیدا کرنے والے اور خرچ کرنے والے دونوں کے استحصال کي لاگت کي مساوي‌المقدار ہوتي ہی چنانچہ یہي حال اُن بعض اضلاع زرخیز اور کم آباد کا ہی جو خط استوا کے قریب کے گرم ملکوں میں واقع ہیں جیسے کہ ملک میکسیکیو کے اضلاع تائیراکالیینت کے بڑے حصہ کے رہنیوالی اُس زرخیز جنگل سے جسپر وہ پھیلے ہوئے ہیں اپني مرضي کے موافق تھوڑي تھوڑي زمیں اپنے اپنے قبض و تصرف میں لاتے ہیں اور اُن چھوٹے ٹکڑوں سے رہنے سہنے اور کھانے پہنے کا سار سامان مہیا کرتے ہیں سنا ہی کہ اُن ضلعوں میں ایک ہفتہ کي محنت سے ایک برس کا کھانا پینا طیار ہو جاتا ہی مگر جب تک وہاں کي زمینوں کي امداد و اعانت غیر محدود رہیگي تب تک اُس قوت پیداوار کي کثرت کے باعث سے گو کیسي ہي ترقي اُس قوت میں کیجاوے امداد مذکورہ کي مالیت قرار نہیں پا سکتي *

مگر رمس لوگوں کي حالت کي ترقي شروع هوتي هی محدود هو جاتي هے اور اسباب کے اسباب و نتایج ایک نوآباد بستي کي مثال سے واضح هو جاوینگے *

جب کسي ملک کے رهنوالے ملک اپنا چھوڑ چھاڑ کر ویران ملک میں جاتے هیں تو پہلا کام اُنکا یہہ هوتا هی کہ ایک مقام اپنی دارالحکومت کے واسطے مقرر کرتے هیں تاکہ وهاں اُنکے اِنتظام حکومت اور بیروني تجارت اور قانون اور اُن کارخانوں کي جگہہ جہاں محنت کرنے والوں کے اجتماع کي ضرورت هوتي هی قائم و دایم رهیں اور فرض کیا کہ اُن لوگوں کي تعداد اسقدر هے کہ موقع کي خوبي سے اُنکو یہہ بات حاصل هے کہ هر کاشتکار جسقدر زر خیز زمین لونا چاهے اُسیقدر زمین بستي سے اتنے فاصلہ پر اپنے قبضہ میں لاوے کہ اُسکو کھیت کے آنے جانے میں نہایت تھوڑا خرچ پڑے اور جو پیداوار اس حالت میں هوگي تو مول اُسکا پیدا کرنے والے کے استحصال کي لاگت کي برابر هوگا اِسلیئے کہ هر خرچ کرنیوالا بھي جب جي چاهے اُنهیں فائدوں کے ساتھہ پیدا کرنیوالا هو سکتا هے جو پہلے پیدا کرنیوالوں کو هوتے هیں اور اس وجہہ سے خرچ کرنے والا پیدا کرنے والے کي محنت و احتیاط کا ایسا عوض دینے پر راضي نہوگا جو اُسکي اُسیقدر محنت و احتیاط کے عوض سے زیادہ هو یہہ بستي تعداد اور دولت میں جلد جلد ترقي پکڑیگي اور اس ترقي کے ساتھہ زراعت کي پیداوار کے خریدنے کي خواهش اور مقدور بھي بڑھیگا اور اگر خام پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي نہو تو لاگت استحصال سے ضرور قیمت زیادہ هو جاویگي مگر جب کہ شہر سے ایک فاصلہ مقررہ کے اندر نہایت زر خیز زمینیں قبضہ میں آ چکیں تو پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي صرف تین طریقوں سے هو سکتي هی پہلا طریق یہہ کہ شہر سے زیادہ فاصلہ کي زرخیز زمینیں بوئي جاویں دوسرا طریق یہہ کہ بستي کے پاس پڑوس کي ناقص زمین پر زراعت کیجاوے تیسرا طریق یہہ کہ جو زمینیں بالفعل قبضہ میں آچکیں اُنپر اخراجات و محنت کا اِستعمال زیادہ عمل میں آوے غرضکہ منجملہ ان طریقوں کے کوئي طریقہ عمل میں آوے اور غالب یہہ هی کہ تینوں طریقوں پر عمل کیا جاوے گا تو یہہ نتیجہ حاصل هوگا کہ زیادہ پیداوار زیادہ خرچ سے حاصل هوگي یعني پہلے طریقہ میں بار برداري کا

خرچ بڑھیگا اور یہہ امر ظاہر ھی کہ ناقص زمین کی کاشت کرنے یا عمدہ زمین کی ترقی دینے میں احسان و محنت کی مناسبت سے معاوضہ کم ہوگا *

پیداوار کی مقدار حصول میں ترقی ہوتے ھی فوراً قیمت میں کمی آویگی مگر وہ قیمت اُس مناسبت سے کم ہوگی جس نسبت سے پہلے بڑھی تھی اور یہہ زیادہ مقدار حصول سبکو یکساں اختیار حاصل ہونے کی صورت میں ہوتی ھی اسلیئے کہ ہر خرچ کرنے والے کو یہہ اختیار حاصل ھی کہ دور کی زمین یا ناقص زمین کو اپنے قبضہ میں لاکر خود کاشت اُسکی کرے اور اس اختیار حاصل ہونے کی وجہہ سے پیداوار مذکور پیدا کرنے والی کی استحصال کی لاگت پر فروخت ہوتی ھی مگر ایک ھی قسم کی جنسیں ایک ھی بازار میں کئی کئی بھاؤ سے نہیں بک سکتیں اسلیئے کہ جو شخص ایک من گیہوں مول لیتا ھی تو وہ تحقیق اس امر کی نہیں کرتا کہ وہ گیہوں بازار سے ایک کوس کی مسافت یا دس کوس کے فاصلہ پر پیدا ہوا تھا اور اسی وجہہ سے بازار کی آس پاس والی زرخیز زمینوں کی پیداوار بھی اُسی قیمت سے بکتی ھی جس قیمت سے دور کی یا ناقص زمین کی پیداوار بکتی ھی *

اور جب کہ وہ مول اُس پیداوار کے استحصال کی لاگت کے مساوی ہوتا ھی جسکی پیدا کرنے میں نہایت خرچ پڑا تھا تو اُس پیداوار کے استحصال کی لاگت سے جو نہایت تھوڑے خرچ سے پیدا ہوئی وہ مول زیادہ ہوتا ھی اور اچھی زرخیز زمین کا مالک اُسر قیمت سے تھوڑی کم نہ لیگا اسلیئے کہ کسی کل وغیرہ کی سند یافتہ موجد کی طرح مالک مذکور اپنی پیداوار کی مقدار بڑھا نہیں سکتا اور مساوی فائدہ کے ساتھہ ہمیشہ پیدا بھی نہیں کرسکتا باقی خریدار بھی کم قیمت دینیکا اختیار اسلیئے نہیں رکھتا کہ وہ بغیر گوارا کرنے اُن نقصانوں کے جنسے استحصال کی لاگت اور قیمت رایج الوقت برابر ہوجاوے پیدا کرنے والا نہیں رہ سکتا *

جوں جوں ترقیاں اُس نو آباد بستی کو نصیب ہوتی جاتی ہیں اور بدولت اُنکے وہ لوگ ایک خاص قوم ہوجاتی ہیں اور وہانکی سلطنت مضبوطی پکڑتی ھی مذکورہ بالا ترکیبوں کا ادل بدل ہوتا رہتا ھی یعنی وہاں والوں کی ترقی دولت و تعداد کے ساتھہ پیداوار خام کی قیمت بھی

بڑھتي جاتي هی اور قسمت کے بڑھنے سے پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي هوتي رهتي هی جو پہلے کي نسبت زیادہ خرچ سے پیدا هوتي هی اور مقدار حصول کے زیادہ هونے سے قسمت میں کمي آجاتي هی مگر وہ قسمت اتني کم نہیں هوتي کہ اپني پہلي حد پر پہونچ جاے اسلئیے کہ منجملہ اُس کل پیداوار کے جو بازار میں آتي هی ایک جزو پر استحصال کی لاگت بہت زیادہ لگتي هے *

مراتب مذکورہ بالا میں جس اثر کا حال بیان کیا گیا وہ سب جگہہ برابر هوگا خواہ وہ بڑا ملک هو یا کوئي جزیرہ هو یا کوئي ضلع ایسا هو کہ وهاں هر قسم کي زمین زر خیز موجود هو یا زرخیزي میں برابر هو چنانچہ امریکہ والے انگریزوں نے اپني حاجات زور افزوں کو اسطرح پورا کیا کہ اپنے ملک کے ایک نہایت وسیع مغربي ضلع میں پہیلتے چلے گئے اور باستثنائے اُن زمینوں کے جو اُنکي بستیوں کے پاس پڑوس واقع تہیں کسي ناقص زمین کو اپنے قبض و تصرف میں نہ لائے اور نہ زیادہ کوشش و تردد سے جس و تردد کیا چنانچہ ایلینوئس میں ایک میل مربع کي کاشت میں اتني محنت نہیں لگتي جو جزیرہ مالٹا میں ایک ایکڑ پر صرف هوتي هی مگر جس غرض سے مالٹا کے رهنے والے پہاڑوں پر مٹي پاٹ کر باغ باغیچہ بناتے هیں اُسي غرض سے امریکہ کے باشندے دریاے مسوري کے پاس جنگلوں کو صاف کرکے قابل آبادي کرتے هیں *

انسانوں کي ترقي کا حال جو اوپر بیان هوچکا اُس سے یہہ خیال هوسکتا هی کہ همارے وهم و خیال میں ترقي تعداد باشندوں سے پیداوار خام کي دستیابي میں بھي دشواري زیادہ هوتي جاتي هی اور حقیقت یہہ هی کہ بموجب بہونے اُسکے علاجوں کے یہي حال هوتا هی مگر یہہ علاج ایسے تھوڑے هیں کہ اگر قانون اُنکي مزاحمت نکرے تو بہت سي صورتوں میں اُن دشواریوں زیادتیوں کا مقابلہ کرسکتے هیں جوکہ بسبب درپیش هی ایک پر رونق آباد بستي میں وہ علاج صرف ایک مدت تک غالب رهتے هیں اور اُس خدمت کي بمعاد غیرمعمولي زر خیز زمین کي مقدار پر جو بستي کے قرب و جوار میں هوتي هی کسیقدر منحصر هی چنانچہ جب کہ مجموعہ زمین کي مقدار بڑھتي جاتي هی اور خرچ کرنیوالوں کو خرچ اُن چیزوں کا زیادہ ناگوار هوتا جاتا هی جو کھانے پینے سے علاقہ رکھتي هیں

تو اُنکو اشیاء مذکورہ کے حاصل کرنے کی کوشش اور پیروی ہوتی ہی جیسا کہ اُس نو آباد بستی کے رہنیوالے جو دارالحکومت ہو جاتی ہی تھوڑے تھوڑے اطراف و جوانب کو نکلتے جاتے ہیں یہاں تک کہ تمام ضلعوں میں زراعت بقدر اوسط پھیل جاتی ہی علاوہ اُسکے جب ہر ملک کے بسنے والوں کی تعداد اور دولت میں ترقی ہوتی ہی تو فن زراعت میں بھی ترقی ہوتی ہی اور آمد رفت کی سبیل بھی ترقی پکڑتی ہی چنانچہ استعمال آلات اور تقسیم محنت اور علم طبعیات سے کاشتکاروں کو بڑی مدد پہونچتی ہی اگرچہ اُس درجہ کی سحر کار قوت بخشنیوالی مدد نہیں پہونچتی جیسے تمام کلوں کے کاریگروں کو پہونچتی ہے اور آمدورفت کی سبیل کی ترقی اور بھی بڑھ کر ہوتی ہی جو مقدار محنت کی کسی زمین پر دس برس تک صرف کی جاوے تو آج کل بلاد انگلستان میں اُس مقدار محنت سے اِیسی پیداوار ہوتی ہی کہ پیداوار ایام فتح † اِنگلستان سے غالباً چوگنی پچگنی زیادہ سمجھی جاتی ہی مگر اب جتنی محنت سے پچاس کوس پر پیداوار کو لیجاتے ہیں وہ مقدار محنت ایام فتح مذکورہ کی محنت باربرداری سے بہاوہ درجہ کم ہوگئی چنانچہ اگلے زمانہ کے انگریزوں کے لادو گھوڑوں اور بری راہوں کی جگہہ جنمیں وہ بڑے دقت اُٹھاتے تھے گاڑیاں اور پکی سڑکیں اور بہری کشتیوں کے آنے جانے کی ندیاں اور ریل گاڑی قایم ہونا ایسی ترقیاں ہیں کہ اُنکی مانند کاشتکاری کے آلات اور جانوروں کی طیاری اور فصلوں کی دور بینی نہیں ہوئیں پہلے زمانہ میں یہہ حال تھا کہ اگر کوئی پہاڑ یا دلدل کہیں حائل ہوتی تھی تو اُسکے ایک جانب کے غلہ کی قیمت دوسری طرف کی قیمت سے دوگنی ہو جاتی تھی اور لندن کے لوگ اضلاع ملحقہ کی پیداوار کے اِتنے محتاج تھے کہ جب محصلات کی سڑکیں طیار ہوئیں تو اضلاع ملحقہ کے زمینداروں نے یہہ درخواست گذرانی کہ سڑکیں طیار ہونے پاویں اِسلئیے کہ سڑکوں کی طیاری سے اُنکے اُن حقوق میں خلل [illegible] جو لندن کی رسد رسانی میں بطور انحصار تجارت کے حاصل تھے مگر وہ [illegible] اِسلئیے منظور نہوئی کہ اور زمینداروں کا نقصان [illegible]

† یہہ فتح [illegible] ۱۰۶۵ء میں ولیم [illegible] سردار نارمنڈی [illegible] بادشاہ اِنگلستان پر پائی تھی

مگر جب کسي ملک میں رهنیوالوں کي تعداد و دولت بڑھتي هے تو روز افزوں زیادہ هونے والي لاگت کے نقصان کا علاج جو پیداوار خام کے زیادہ پیدا کرنے میں لگتي هے وہ آمدني هوتي هی جو بیگانہ ملکوں سے آتي هی *

یہہ بات اوپر بیان کي گئي کہ جب کارخانوں میں زیادہ محنت صرف کرنے سے زیادہ پیداوار پیدا هوتي هی تو مقدار اُسکي محنت کے مقابلہ میں بہت زیادہ هوتي هی یعني اگر میعاد معین میں ایک هزار آدمي دس هزار پونڈ روئي سے کپڑہ طیار کر سکتے هوں تو اُسي مدت میں دو هزار آدمي بیس هزار پونڈ روئي سے زیادہ کا کپڑہ بنا سکتے هیں اور دوچند مقدار مذکور سے بہت زیادہ مال چار هزار آدمي بناسکینگے غرضکہ جب کسي قوم کي تعداد و دولت زیادہ هو جاتي هی تو اُس قوم کي عاقبت اندیشي یہہ تقاضا کرتي هے کہ کاشتکاري کي جگہہ جسمیں روز روز نقصان عاید هوتے هیں صناعي کي طرف جو همیشہ ترقي پاتي هے زیادہ میلان کریں اور جوں جوں اُنکي محنت سے کار براري هوتي جاویگي اُستقدر وہ لوگ اِس قابل هوتے جاوینگے کہ اپنے اِحسان و محنت کي پیداواروں کے ذریعہ سے کم ترقي یافتہ قوموں کي پیداواروں کو بمقدار زائد خرید کریں چنانچہ جو مال ایک انگریز اپني محنت سے میعاد معینہ میں روئي سے پیدا کریگا تو اُس مال کے معاوضہ میں پانچ یا شاید دس هندوستانیوں کي محنت سے جو روئي پیدا هوئي هو خرید هوسکیگي یا تین یا شاید پانچ لتھوانیا یا پولنڈ والوں کے پیدا کیئے هوئے گیہوں حاصل هو سکینگے *

هاں یہہ بات یاد رکھني چاهیئے کہ جب کوئي قوم بہت صنعتیں تو ترقي دیتي هی تو اُسکے واسطے یہہ امر لابدي هی کہ پیداوار خام کي آمدني بیگانہ ملکوں سے بڑھاوے اور یہہ امر هم بپایۂ ثبوت پہنچا چکے کہ جس محنت زاید کے ذریعہ سے پیداوار زاید پیدا کرني ضرور هوتي هی اُسکے سبب سے قوم کي ترقي میں گونہ توقف هوتا هی اور یہہ توقف ضرور ظهور میں آتا هی یہاں تک کہ اگر تھوڑے دنوں تک یہي حال جاري رهے تو یہي مانع ترقي سے صنعتوں کي ترقي میں صرف توقف نہیں هوتا بلکہ رفتہ رفتہ انسداد اُنکا هو جاتا هی مگر مانع مذکور سے چنداں خوف اُنکے

ھوں میں نہیں ھوتا کہ جنکو معدد کاموں کی عوض سے حساب میں لایا معمولی ھوتا ھی اِسلیئے کہ پہلے تو فائدہ مند تجارت کے ذوق شوق سے جو لوگ اپنی پیداوار اپنے ملک سے دوسرے ملک میں بھیجتے ھیں وہ زراعت، کے فن میں ترقی کرتے ھیں اور آنے جانے کے طریقوں میں بھی ترقی ھوتی ھی اور یہہ سارے اسباب ایسے ھیں کہ اُنکے ھونے سے ھر قوم کے لوگ اپنے شروع ترقی میں اس قابل ھو جاتے ھیں کہ ایک عرصہ دراز تک زیادہ پیداوار خام کی مقدار معمولی محنت یا اُس سے کم محنت کے ساتھہ پیدا کرکے بازار میں لاسکتے ھیں اور دوسرے یہہ کہ اگر فرض بھی کیا جاوے کہ غلہ فروش ایسی لاگت سے غلہ بہم پہونچاتے ھیں جو معمول سے زیادہ ھوتی ھی تو اُس سے لازم نہیں آتا کہ پیشہ ور قوم کا بھی اُسی مناسبت سے خرچ زاید پڑے اِسلیئے کہ جو دشواری پیداوار خام کے پیدا کرنے میں پیدا کرنے والوں کو پیش آتی ھی وہ فریق ثانی کو صناعی کی چیزوں کے طیار کرنے میں آسانی ھونے کے سبب سے کچھہ نقصان نہیں دیتی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ ایک لاکھہ گز ململ کا مبادلہ جسکو بارہ انگریزوں نے طیار کیا ہو سو ساٹھہ من گیہوں سے جسکو چھبیس پولنڈ والوں نے پیدا کیا ھوسکے اور آبادی کی تعداد میں ایک ثلث زاید ھونے سے نوسو ساٹھہ من کی جگہہ بارہ سو اسی من کی آمدنی ضروری چاھیئے اور اس بارہ سو اسی من کو حساب سابق کی روسے اڑتالیس پولینڈ والے پیدا نہیں کرسکتے بلکہ ساٹھہ آدمی پیدا کرسکتے ھیں تو اس حساب کی روسے کہ انگریزوں کی لیاقت صناعی بھی آدمیوں کی تعداد کے ساتھہ بڑھتی جاوے اٹھارہ انگریز اس قابل ھونگے کہ کم سے کم دولاکھہ گز ململ طیار کرینگے نہ یہہ کہ پہلے حساب کی روسے ڈیڑ لاکھہ گز طیار کریں غرضکہ ان حالات میں پہلے کی بنسبت فائدہ سے مبادلہ ھوگا یعنے پہلے کی بنسبت مقدار محنت کی کمی سے انگلستان والے غلہ بہت سا اور پولنڈ والے بہت سی ململ خریدینگے *

[illegible] ضرور چاھیئے کہ امر مذکورہ بالا قیمت پیداوار خام کی کمی بیشی [illegible] تعلق نہیں رکھتا بلکہ اُس دشواری کی کمی بیشی سے علاقہ رکھتا ھی جو پیداوار خام کی دستیابی میں پیش آتی ھی اور قیمت اور دشواری آپسمیں لازم و ملزوم نہیں اِسلیئے کہ دشواریکا اثر اُس

سمتوں پر ہی جنکي تاثیر پیداوار خام کي عام مالیت میں ہوتي ہی اور قیمت کا حصر اُن سمتوں پر ہی جنکي تاثیر روپیہ کي عام مالیت میں پائي جاتي ہی ایک ہي جگہہ ایک وقت میں جنسوں کي قیمتیں اُنکي حاصل کرنے کي دشواري کے برابر ہوتي ہیں چنانچہ جو دشواري بیس روپئے والي چیز کي دستیابي میں اوٹھاني پڑتي ہی اُس سے آدھي دشواري دس روپئے والي چیز کے ہاتھہ آنے میں پیش آتي ہی مگر شرط اُسکي یہہ ہي کہ وقت اور مکان بھي ایک ہي ہوں چھہ من سولہ سیر غلہ کا مول بالفعل انگلستان میں پچیس روپئے ہیں اور آٹھویں ہنري بادشاہ کے عہد میں اُسی غلہ کي قیمت دس روپیہ تخمیناً تھي غالب یہہ ہی کہ اُن دنوں زمانہ حال کي نسبت چھہ من سولہہ سیر غلہ کي دستیابي دشوار تھي اور ضرور حال ایسا ہي تھا کہ پہلے زمانہ میں دس روپیہ کا ہاتھہ آنا اس زمانہ میں پچیس روپیوں کے ہاتھہ آنے سے زیادہ دشوار تھا اور اسیطرح یہہ بھي ظاہر ہی کہ آج انگلستان میں چھہ من ۱۶ سیر غلہ پانچ چھٹانک چاندي کو اور ملک پولنڈ میں تین چھٹانک چاندي کو فروخت ہوتا ہی لیکن اگر اِنگلستان میں پانچ چھٹانک چاندي کا ہاتھہ آنا پولنڈ میں تین چھٹانک کے بہم پہونچنے سے سہل ہی تو پولنڈ کي نسبت انگلستان میں چھہ من ۱۶ سیر غلہ کا حاصل ہونا نہایت آسان ہی از روے تجربہ ظاہر ہوا کہ دولت اور آبادي میں ہمیشہ ساتھہ ساتھہ ترقي ہوتي ہی مگر یکساں نہیں ہوتي اور دولت کي ترقي باشندوں کي تعداد سے عموماً زیادہ ہوتي ہی اور زیادہ ہونے والي آبادي کے سرمایہ اور محنت زاید کا مدار کارخانوں کي جانب ہوتا ہے جنمیں ہرطرح کي پیداوار زاید کمال آساني سے ہاتھہ آتي ہی اور جیسیکہ اُنکي محنت زیادہ بارآور ہو جاتي ہی اُسیطرح اُنکي معین مقدار محنت کي پیداوار کي قیمت بازار عام میں زیادہ ہوتي جاتي ہي یعني اُن لوگوں کو اپنے پیداوار کے بدلے زیاد سونا چاندي حاصل ہوتے ہیں یا یہہ کہا جائے کہ زیادہ قیمت حاصل ہوتي ہی پس اگرچہ اُنکو اپنے ملک یا بیگانہ ملک کي ایک معین مقدار پیداوار خام کے لیئے زیادہ قیمت دیني پڑے مگر اُس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ اُس مقدار معروض کے حاصل ہونے میں دشواري زیادہ ہوگئي ہی بلکہ یہہ امر ممکن ہے کہ اُس دشواري میں

اُٹھتی ہو اور جس قوم کا یہہ حال ہوتا ہی اُسکی مثال وہ آدمی ہی جسکی آمدنی ترقی قیمت غلہ کے ساتھہ ترقی پاتی جاتی ہی اگر غلہ کی قیمت کی زیادتی سے شخص مذکور کی آمدنی زاید ہوتی جاوے تو ہر سال اُسکو ایک مقدار معین غلہ کی خریدنے میں زیادہ آسانی ہوگی اگرچہ مختلف زیادہ قیمتیں اُسکو دینی پڑینگی *

قیمت پر استحصال کی لاگت کی تاثیر کا بیان

یہہ بیان ہو چکا کہ استحصال کی پانچ صورتیں ہیں *

پہلے یہہ کہ جب انحصار تجارت نہو یعنی سب لوگ بلاختیار مساوی پیدا کرنے کے قابل ہوتے ہیں *

دوسرے یہہ کہ جب محاصر تجارت کو پیدا کرنیکا کل اختیار حاصل نہیں ہوتا بلکہ پیدا کرنیکے چند طریقوں پر اختیار اسکو حاصل ہوتا ہی اور اُن طریقوں کو فائدہ مساوی یا زاید سے بیحد و غایت برتاؤ میں رکھتا ہی *

تیسرے وہ صورت کہ محاصر تجارت کل پیدا کرنیوالا ہوتا ہی اور پیداوار کو بڑھا نہیں سکتا *

چوتھے وہ صورت کہ محاصر تجارت ہی پیدا کرنیوالا ہوتا ہی اور اپنی پیداوار کو فائدہ مساوی یا زاید کے ساتھہ بیحد و غایت بڑھا سکتا ہی *

پانچویں وہ صورت کہ محاصر تجارت ہی صرف پیدا کرنیوالا نہو مگر اسکو چند خاص آسانیاں حاصل ہوتی ہیں اور جسقدر وہ اپنی مقدار پیداوار کو بڑھاتا جاتا ہی وہ آسانیاں جاتی رہتی ہیں *

جو جنسیں پہلی صورت میں داخل ہیں قیمت اُنکی ایسے قاعدوں کی تابع معلوم ہوتی ہیں جنکی تحقیق کمال صحت سے ہو سکتی ہی [illegible] جنس پر [illegible] محنت خرچ ہوگی تو قیمت اُسکی اُس [illegible] کی برابر ہوتی ہی اور جس خلاص میں محنت کی [illegible] ہوتی ہی یعنی جہاں استعمال محنت اور [illegible] میں ایک عرصہ گذر جاتا ہی تو قیمت اُس جنس کی [illegible] محنت کی اجرت اور اُس معاوضہ کے برابر ہوتی ہی جو محنتی کو اس وجہہ سے ملنا چاہیئے کہ اُسنے اپنی اجرت لینے میں

توقف کیا یا اُس سرمایہ والے کو ملنا چاھیئے جسنے اُس محنتی کی اُجرت پیشگی ادا کر دی ھو *

ایسی جنسیں بہت تھوڑی ھوتی ھیں جنکی کل قیمت محنت کی اُجرت یا احتیاط کا معاوضہ یا اُن دونوں عملوں کا عوض ھووے *

چنانچہ محض احتیاط سے کچھہ پیدا نہیں ھو سکتا بلکہ ضرور ھی کہ محنت یا قدرتی ذریعہ سے کوئی چیز ہم پہونچی جس پر احتیاط کیا جاوے ھاں یہہ امر ممکن ھی کہ کسی قدرتی دریعہ سے جوھر شخص کو دستیاب ھو سکتا ھو ایسی شی حاصل ھو سکے کہ پہلے پہل اُسکی کچھہ قیمت نہو مگر وہ شی صرف رکھے جانے سے قیمتی ھو سکے لیکن مثال اس قسم کی کوئی خیال میں نہیں آتی اگر ایسی شی کا وجود ھو سکے تو کچھہ تھوڑا سا دردن اُسکے رکھنے کے واسطے ضروری ھی *

صرف محنت سے بہت تھوڑی چیزیں پیدا ھو سکتی ھیں اور مثال اُنکی یہہ ھی کہ ضلع دیواں شائر کے کنارہ پر ایک نباتی شی پیدا ھوتی ھی اور انگریزی زبان میں اُسکو لیور کہتے ھیں اور وہ شی کھانے میں آتی ھی اور سمندر کے آس پاس کی چھوٹی پہاڑیوں پر جہاں جوار بھاٹا آیا جاتا رھتا ھی اور وہ کسیکی ملکیت خاص نہیں ھوتیں وہ شی آپ سے آپ اُگتی ھی اور کثرت کے سبب سے مقدار حصول اُسکی غیر محدود ھوتی ھی اور اُسکے جمع کرنے میں کسی اوزار کی ضرورت نہیں ھوتی اور اسلیئے کہ بہت دیر تک رکھے جانے سے خراب ھو جاتی ھی اُسکے جمع ھونے اور دھلنے کے بعد ترت پہرت فروخت اُسکی عمل میں آتی ھی اور نظر بوجوہ مذکورہ بالا مول اُسکی مقدار مفروض کا اُن لوگوں کی اُجرت ھوتی ھی جو اُسکو سمیت سمات اور دھودھوا کر بازار میں لاتے ھیں *

وہ جنسیں جو بیسوں محنت اور احتیاط کے ایسے تھوڑے ذریعوں کی استعانت سے پیدا ھوتی ھیں جو عموماً عاید ھوتے ھوں اُسے تو کچھہ زیادہ ھیں جو صرف محنت یا صرف احتیاط سے قیمتی ھوں مگر اکثر کے مقابلہ میں بہت تھوڑی ھیں لیکن ایسی جنسیں فروخت کے قابل کم ھاتھہ آینگی یہہ جنسیں صریح یا غیر صریح سیکڑوں بلکہ اکثر صورتوں میں ہزاروں ایسے جدا جدا پیدا کرنیوالوں کی شرکت سے جمع ھوتی ھیں ھر ایک کو کسی نہ کسی مخصوص قدرتی ذریعہ سے مدد ملتی ھوتی

ایسي چیزیں سواے † گھڑیکے بہت تھوڑي ھیں جنکي قیمت بالتخصیص اُجرت اور منافع سے مرکب ھو مگر جب تمام حال اُسوقت سے لیکر جب کہ دھات کھان سے نکلتي ھی اُسوقت تک جب وہ دھات گھڑي کي صورت میں خریدار کے پاس جاتي ھی دریافت کئے جاویں تو ھمکو یہہ دریافت کرنے سے خوشي ھوتي ھی کہ ھر درجہ میں اِس دھات پر لگان ادا کیا جاتا ھی اور لگان کا ادا ھونا مستقل نشاني کسي ایسے ذریعہ کي مدد کي ھی جو عموماً ھاتھہ نہیں آتا چنانچہ جو دھات گھڑي میں موجود ھیں اُنکو کھانوں سے نکالنے کے حق پر لگان ادا ھوا بعد اُسکے اُن زمینوںکا لگان اِدا کیا گیا جن پہ اُن جہازوں کے ساز و سامان اکتھے کیئے گئے جنکے ذریعہ سے وہ فلزات اِنگلستان کے بندرگاہ میں ائے اور اُس گھات کا لگان الگ دیا گیا جہاں وہ دھاتیں جہاز سے اُتاري گئیں بعد اُسکے اُن دکانونکا کرایہ دیا جہاں وہ بکنے کي نظر سے رکھي گئیں بعد اُسکے اُس زمین کا لگان ادا کیا جہاں گھڑي ساز کا کارخانہ واقع ھی اور گھڑیونکا خردہ فروش اُس زمین کا لگان دیتا ھی جہاں دوکان اُسکي ھوتي ھی علاوہ اُسکے کھانونکے کھودنیوالے اور جہازوں کے بنانے والے اور معمار اور گھڑي ساز ایسے آلات اور سامانوں کو عمل میں لاتے ھیں کہ وہ اُسیطور حاصل ھوتے ھیں جسطور سے گھڑي کے سامان ھاتھہ آتے تھے اور اُن چیزوں کے واسطے بطور مذکورہ بالا ھردرجہ پر لگان ادا کیا جاتا ھی اور جو روپیہ کہ لگان کي جدي جدي صورتوں میں دیا گیا وہ گھڑي کي مالیت کا ایک جزو ضعیف ھے یہانتک کہ اگر ھم اُن تمام صورتوں کو شمار کرنا چاھیں تو ایسي ایسي باریک شاخیں نکلیں کہ حساب اُنکا ممکن نہیں اور اُن صورتوں کے علاوہ جو کچھہ روپیہ گھڑي کي قیمت میں باقي رھتا ھی وہ کاریگروں کي اجرت اور اُن سرمایہ والوں کے منافع پر مشتمل ھی جنھوں نے محنت کرنے والوں کو پیشگي اجرت دي اور ان اُجرتوں اور منافعوں کا شروع سے حساب کرنا ایسا ھي بیفائدہ ھے [illegible] کے [illegible] کا [illegible] ھی [illegible] جب [illegible] کي [illegible] کا [illegible] کتنا [illegible] ھی تو ھم اُسکي قیمت [illegible] جو کاریگر اپنے آلات اور مصالح کے واسطے ادا کرتا

---

† [illegible] اور [illegible] استرالیا صاحب [illegible] مکلک صاحب نے گھڑي کو ایسي [illegible] ھی جسکي قیمت [illegible] سے ھوتي ھی

ھے جس میں تمام لگان اور نفعے اور اجرتیں پہلے کي شامل ہوتي ھیں *

اب ہم اُن ستموں کو دریافت کرتے ھیں جسسے اُن مصالحوں کي مالیت کاریگر کے پاس آجانے کے بعد بڑہ جاتی ھی فرض کیا جاوے کہ گھڑي ساز کا مصالح پانچ ہزار روپیہ کا ھی اور کارخانہ کے واسطے زمین اُسنے پانچہزار روپیہ کو خریدي اور مکانوں کي تعمیر میں نو ہزار روپئے صرف کیئے اور ایک ہزار روپیہ کے آلات خریدے اور آلات و مکانات کي شکست و ریخت کي مرمت میں ہزار روپیہ سالانہ خرچ پڑے اور دس کاریگر ایسے نوکر رکھے کہ ہر شخص کي اوسط تنخواہ سالانہ ہزار روپئے ہوئے اور شروع کام سے گھڑیوں کے بکنے تک ایک برس کا عرصہ گذرا اور یہہ بھي فرض کیا جاوے کہ وہ دس کاریگر پانچ ہزار روپیہ کے مصالح سے ایک برس روز میں پانسو گھڑیاں بناسکتے ھیں اور اُس گھڑي ساز کارخانہ دار کو دس روپیہ فیصدي سالانہ منافع پڑتا ھے تو اس منافع کے حصول کے واسطے یہہ امر ضرور ھی کہ وہ گھڑیاں سترہ ہزار پانسو پچاس روپیہ کو فروخت ہوویں چنانچہ حساب اُسکا مندرجہ ذیل ھی

مالیت مصالح . . .	پانچہزار روپیہ
اجرت سالانہ کاریگروں کي .	دس ہزار روپیہ
خرچ مرمت سالانہ	ایکہزار روپیہ
	میزان
	سولہ ہزار
ان رقموں اور قیمت مکانات اور زمین اور آلات پر منافع بابت چھہ مہینے کے بحساب فیصدي دس روپیہ سالانہ	ایکہزار پانسو پچاس روپئے
	میزان کل
	سترہ ہزار پانسو پچاس

* مراتب مذکورہ بالاسے واضح ھے کہ اگرچہ یہہ فرض کیا گیا کہ شروع کام سے گھڑیوں کے بکنے تک ایک سال کا عرصہ گذرے گا مگر حساب ایسا کیا جاتا ھے کہ گھڑي کے استحصال کي لاگت چھہ مہینے کے واسطے پیشگي لگائي گئي اسلیئے کہ منجملہ زر پیشگي کے کچھہ روپیہ چھہ مہینے کے واسطے اور کچھہ روپیہ چھہ مہینے سے کم کے واسطے ضرور لگایا ہوگا اسلیئے کہ یہہ امر فرض کیا جاوے کہ کاریگر برس دن تک گھڑي کے کام میں مشغول

رہا اور روز روز اجرت پائی تو یہہ لازم آتا ہی کہ اُسے گہڑی کے بکنے سے برس روز پیشتر پہلے دن کی اجرت پائی اور اخیر دن کی مزدوری بکنے کے دن حاصل کی بنظر بریں فروخت سے پہلے پیشگی لگائے کل روپیہ کی اوسط میعاد چھہ مہینے ہوتے ہیں اسلیئے کہ بحساب اوسط کی رو سے جسقدر روپیہ تہوڑے دنوں کی بابت لگایا گیا اُسیقدر زیادہ دنوںکی بابت بھی لگایا گیا *

یہہ بات بھی ظاہر ہوگی کہ ہمنے فرض کیا ہی کہ مصالحوں اور مرمتوں اور اجرتوں کی تمام مالیت وصول ہوئی اور مالیت زمین اور مکانات و آلات کی بابت صرف منافع حاصل ہوا اسلیئے کہ مصالح وغیرہ پر سرمایہ والے کا روپیہ سال بسال خرچ ہوتا ہی مگر مکانات و آلات وغیرہ آیندہ تحصیل میں کام آنے کے واسطے باقی رہتے ہیں اور اُن میں جو نقصان آتا ہی اُسکے لیئے ایک ہزار روپئے سالانہ مرمت کے محسوب ہوگئے باقی زمین ضایع ہونے کے قابل نہیں *

مگر ابتک تمام لاگت استحصال کی حساب میں نہیں آئی چنانچہ پہلے کچھہ اجرت خود کارخانہ دار گہڑی سازکی محنت کے لیئے لگانی چاہیئے جو وہ اپنے کام کی سربراہی میں کرتا ہے اور دوسرے کچھہ منافع اُسکی تعلیم کی بابت قرار پانا چاہیئے اور جبکہ اُسکے علم و عادات جو اُسکے باطنی سرمایہ ہیں اور بعد اُسکے باقی رہینگے تو یہہ امر ضروری ہی کہ اُن صفتوں کی مالیت کے وصول ہوجانے کے واسطے کچھہ منافع متوسط شرح سے زیادہ قرار دیا جاوے *

مثلاً اگر یہہ قرار دیا جاوے کہ اُسکی تعلیم میں دس ہزار روپیہ خرچ پڑے اور یہہ روپیہ بذریعہ اوسط منافع پندرہ روپیہ فیصدی سالانہ کے حساب سے وصول ہوسکتا ہی اور اُسکی اجرت کا اوسط تین سو روپیہ سالانہ ہی تو گہڑیوں کی قیمت مذکورہ پر ان جسلوں کی بابت اٹھارہ سو روپئے او زیادہ کرنے چاہیئیں اور علاوہ اُسکے یہہ اٹھارہ سو روپیہ چھہ مہینے کے واسطے پیشگی لگائے ہوئے روپیہ منافع کے اور بڑھانے سے گہڑیوں کی قیمت اکیس ہزار اٹھ سو چالیس روپیہ ہوتے ہیں *

واضح ہو کہ اب جو رقم اس میں بڑھتی باقی رہی وہ محصول کا خرچ ہی یعنی وہ اجرت اور منافع جو ایسے لوگوں کو دیا جاتا ہی جو

گھڑی کے سامانوں کی حفاظ حراست کے واسطے مقرر ھیں تاکہ اُنکو
اپنے ملک اور بیگانہ ملک کی جبر و تعدی اور مکر و فریب کا صدمہ
نہ پہونچے *

غرض کہ گھڑی ساز نے جو قیمت آلات و مصالحہ اور مکانات کی
بابت ادا کی متحملہ اُسکے بڑا جزو وہ محصول ھے جو ان چیزوں پر پہلے
سے پہلے لگ چکا تھا مگر جو محصول بالفعل بجویز طلب ھےوہ وہ ھے جو
گھڑی ساز کو اُس سال میں ادا کرنا ضروری ھے جسمیں گھڑیوں کا طیار ھونا
فرض کیا گیا *

محصول کا خرچ اس قابل نہیں کہ تخمینہ اُسکا کیا جاوے چنانچہ
کچھہ باعث تو یہہ ھے کہ انتظام حکومت کا خرج ایک طرح پر نہیں
رھتا اور کچھہ سبب یہہ ھی کہ کوئی قاعدہ کلیہ ایسا نہیں کہ اُسکی
روسے محصول کا چرتہ دینےوالوں میں ٹھیک ٹھاک ھوسکے انگلستان میں
اُن لوگوں سے عموماً محصول لیا جاتا ھی جو خاص خاص جنسوں کو
صرف میں لاتے ھیں یا پیدا کرتے ھیں مثلاً گاڑی رکھنے یا کھڑ کی لگانے اور
بتیوں اور شیشہ کے کارخانہ کرنے پر انگلستان میں محصول لگتا ھی فرض
کیا جاوے کہ جو دوکلیں اور آلات گھڑی ساز اپنے صرف میں رکھتا ھی اُنکی
بابت پانسو تینتیس روپیئے آٹھہ آنہ محصول سالانہ کے حساب سے اُسکو
دینے پڑتے ھیں اور اس روپئے کے پیسگی لگنے پر نصف سال کا منافع
چھبیس روپئے آٹھہ آنہ اگر حساب میں شمار کیئے جاویں تاکہ دونو رقموں
کا مجموعہ پانسو ساٹھہ روپئے ھوویں اور یہہ روپئے مشمول اونیس ھزار
چار سو چالیس روپئے کے ھوکر بیس ھزار روپئے ھوویں تو کل یہہ روپیہ پانسو
گھڑیوں کی طیاری کا ھوگا اور فی گھڑی چالیس روپیہ کا چرتہ پڑیگا *

یہ مثال مرقومہ بالا میں رقوم متفرقہ کے طور پر بسمجھہ تمام کی گئیں
لیکن حساب مذکور کا تفصیل وار قایم ہونا ضروری ہے اتمام تک اسلیئے
مناسب سمجھا گیا کہ ایک مثال ان حسابوں کی ظاھر ھوجاوے جنکی
روسے ھر کارخانہ دار کو اپنے کام کے نفع اور ضرر کا اندازہ قایم کرنا آسان ھووے
اور نیز اس وجہہ سے کہ کن کن صورتوں میں محنت و احسان اور قدرتی
ذریعوں لگان اور منافع اجرت استحصال کی ترکیبوں میں ہمیشہ
ظہور میں آتی ھیں *

پس جب که هم کسي قسم کي جنسوں کي نسبت يهه بيان کرتے هيں
که وه سب کو يکساں اختيار حاصل هونے کي حالت ميں پيدا هوئيں
يا يوں کهيں که وه بلا اعانت کسي اور متصوره قدرتي ذريعه کے محنت
اور اجتناب کا نتيجه هيں اور اُنکي قيمت اجرت اور منافع کے
مجموعه کي برابر هي جو اُن جنسوں کے استحصال ميں صرف هونا
چاهيئے تو هماري غرض يهه نهيں هوتي که ايسي جنسيں حقيقت ميں
موجود هيں بلکه يهه مطلب هوتا هي که بر تقدير وجود ايسي جنسوں
کي قيمت اُنکي قاعده مذکوره بالا کے مطابق قرار پاونگي اور جب که
کسي جنس کا استحصال محنت يا اجتناب يا دونوں کي وجهه سے هوتا
هي تو اُسکو يهه سمجهنا چاهيئے که سب کو يکساں اختيار حاصل هونے
کي صورتميں پيدا هوئي اور مول اُسکا اجرت يا منافع يا دونو کي برابر
هوگا جو محنت يا اجتناب يا دونو کا معاوضه هيں *

انحصار تجارت کي تاثير قيمت پر

جو جنسيں که استحصال کي دوسري اور تيسري اور چوتهي صورتوں
ميں حاصل هيں اُنکي قيمت کا انتظام عام قاعدوں کے ذريعه سے [illegible]
هوتا هي دوسري صورت کي جنسوں کي قيمت استحصال کي لاگت
سے ايسي حالت ميں زياده نهيں هوسکتي که انحصار تجارت کے ذريعه
سے اعانت نه پهونچے مگر محاصر تجارت کے استحصال کي لاگت کے
قريب قريب وه قيمت پهونچنا چاهتي هي اور تيسري اور چوتهي
صورتوں کي جنسوں کي قيمت کے ليئے کوئي ضروري حد معين نهيں
مگر تيسري صورت مين کي جنس کي نسبت جنسيں قدرتي ذريعوں کي
وجهه سے مقدار پيداوار سخت محدود هوتي هي اور چوتهي صورت ميں
کي جنس کي قيمت جنتيں محاصر تجارت هي پيداوار کو زياده بڑها
سکتا هي استحصال کي لاگت کے قريب قريب پهونچ جاتي هے *

* ليکن جو جنسيں پانچويں صورت ميں حاصل هيں اور وه شمار کي
غير متساوي اختيار حاصل هونے کي حالت مثل يا يهه کهو که ايک
خاص قسم کي انحصار تجارت ميں پيدا هوتي هيں اور جنکو سواے
[illegible] پيدا کرسکتے هيں ليکن اُنکي پيداوار زائد کي مقدار کي مناسبت

سے خرچ زیادہ ہوتا ہی اُن حصوں کی قیمت ہمیشہ یہہ چاہیے ہی
کہ اُس جزو پیداوار کے استحصال کی لاگت کی برابر ہوجاوے جس
جزو کے استحصال میں باقی حصوں کے استحصال سے نہایت خرچ پڑتا
ہی مثلاً شہر لندن کی سالانہ رسد رسانی میں پندرہ لاکھہ کوارٹر
گیہوں کی ضرورت پڑتی ہی اور منجملہ اسقدار کے پچاس ہزار کوارٹر
پچیس روپیہ فی کوارٹر کے حساب سے بڑی زراعت کے ذریعہ یا فاصلہ
بعید کی آمد کے وسیلہ سے ہاتھہ آسکتے ہیں اور چونکہ لندن والوں کی دولت
اور حاجات ایسی ہیں کہ اُنکی بدولت وہ پندرہ لاکھہ کوارٹر غلہ کی
خریداری کرسکتے ہیں اور اگر غلہ کی آمد و کاشت کا خرچ مبدل نہو
تو یہہ بات ظاہر ہی کہ وہ کل غلہ بشرطیکہ یکساں و برابر ہووے پچیس
روپیہ فی کوارٹر کے حساب سے فروخت ہوگا اور اگر اس سے کم قیمت کو
فروخت ہو تو پچاس ہزار کوارٹر مذکورہ بالاکا پیدا ہونا بالکل موقوف
ہوجاویگا اور نتیجہ اُسکا یہہ ہوگا کہ قلت آمد کے باعث سے قیمت بڑہ
جاویگی اور واضح ہو کہ منجملہ پندرہ لاکھہ کوارٹر مذکورہ بالا کے ممکن
ہی کہ پچاس ہزار کوارٹر نہایت زرخیز اراضی کی خفیف زراعت سے
بخرچ پانچ روپیہ فی کوارٹر کے پیدا ہوسکیں اور ایک لاکھہ کوارٹر دس روپیہ
فی کوارٹر اور دولاکھہ کوارٹر ساڑے بارہ روپیہ اور دولاکھہ کوارٹر پندرہ روپیہ
کے خرچ سے حاصل ہوویں اور پچاس ہزار کوارٹر پچیس روپیہ فی کوارٹر کے
[illegible] باقی کل غلہ کے استحصال کی لاگت پچیس روپیہ فی کوارٹر سے
کم مقدار پر پڑے مگر کل غلہ یعنی پندرہ لاکھہ کوارٹر پچیس روپیہ فی
کوارٹر کی شرح سے فروخت ہوگا باقی یہہ فرق جو قیمت اور استحصال
کی لاگت میں واقع ہی وہی لگان کہلاتا ہی اور لگان وہ منافع ہی کہ
ایسے قدرتی ذریعہ کے استعمال سے حاصل ہوتا ہی جسپر سب لوگوں کا
اختیار نہیں ہوتا اور اسی وجہہ سے جو شخص ایسے قدرتی ذریعہ کا
مالک ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے لگان ملتی ہی وہی لگان لیتا ہی *

مقرر ہے منجملہ کل مقدار غلہ مذکورہ بالا کے جس جزو کے پیدا کرنے
میں بہت سا خرچ پڑا وہ بدون ادائے زر لگان کے پیدا ہوا اگر غلہ کے
[illegible] ہوتے اور [illegible] کھیت سے بازار تک لانیکا خرچ اُسی جہات
سے [illegible] کہ ہزار روپیہ [illegible] کوارٹر کی بابت [illegible]

بابت اور ہزار روپیہ اسي کوارٹر کي بابت اور ہزار روپیہ ستر کوارٹر کي بابت اور ہزار روپیہ ساٹھہ کوارٹر کي بابت اور ہزار روپیہ پچاس کوارٹر کي بابت اور ہزار روپیہ چالیس کوارٹر کي بابت اور ہزار روپیہ تینتیس اور ایک تہائي کوارٹر کي بابت خرچ ہو اور تیس روپیہ في کوارٹر کي شرح سے بازار کا بہاؤ ہووے تو یہہ صاف ظاہر ہی کہ زمیندار کا لگان حسب حساب مندرجہ ذیل ہوگا

اول ہزار روپیہ پر	دس ہزار روپیہ
ہزار روپیہ ثانی پر	ایکہزار سات سو روپیہ
تیسرے ہزار پر	ایکہزار چار سو روپیہ
چوتھے ہزار پر	ایک ہزار سو روپیہ
پانچویں ہزار پر	اٹہہ سو روپیہ
چھٹے ہزار پر	پانسو روپیہ
ساتویں ہزار پر	دو سو روپیہ

غرض کہ کل پیداوار پر سات ہزار سات سو روپیہ زر لگان کے ہوئے *

یہہ بات واضح ہی کہ کاشتکار آخر پیداوار یعني تینتیس اور ایک تہائي کوارٹر کي لگان ادا نہیں کرسکتا اسلیئے کہ وہ ہزار روپیہ جنکے معاوضہ میں مقدار مذکور فروخت ہوئي لاگت استحصال میں صرف ہو جاتے ہیں اور یہہ مقدار اخیر جب تک پیدا ہوتي رہیگي کہ خریداروں کو حوایج دولت کے باعث سے ایسي مقدار غلہ کي خرید کي خواہش اور قابلیت باقي رہیگي جسکا حاصل ہونا بدون پیدا ہونے نہایت لاگت والے جزو اخیر کے ممکن و متصور نہیں یہانتک کہ اگر لوگوں کي دولت و حاجت ترقي کرتي رہے تو یہہ بھي ضرور ہوسکتا ہی کہ زیادہ مقدار حصول غلہ کي اور بھي زیادہ لاگت سے ہووے مثلاً صرف بیس کوارٹر غلہ ہزار روپیہ کے صرف سے پیدا کیا جاوے مگر یہہ بھي ظاہر ہی کہ جب مقدار حصول ایسي ہوگي تو في کوارٹر پچاس روپیہ کي شرح سے قیمت بھي ہوگي پس لیئیے کہ یہہ ایسي کم سے کم قیمت ہے جس سے آخر حصہ کي لاگت حاصل ہوسکتي ہی اور ظن غالب ہی کہ حصول پیداوار آخر سے پہلے پچاس روپیہ في کوارٹر سے زیادہ قیمت نہ ہو جاوےگي اسلیئے کہ یہہ بات ضروري ہی کہ جب خریداروں کي حاجت اور خواہش سے پیداوار

کي زيادہ مانگ ہو تو اُس وقت سے اُس وقت تک کہ مقدار حصول میں پيداوار اخير کي وجہہ سے بڑھوتري ہووے ايک عرصہ درمیان میں گذريگا اور اخير پيداوار زائد کے حصول سے مستقر قيمت قايم ہوگي اُس قدر سے زيادہ قيمت کا جاري رہنا بيچ کے دنوں میں ضروري ھی اور آخر پيداوار زايد کے بازار میں آنے سے قيمت میں اتني تخفيف ہوگي کہ پچاس روپيہ في کوارٹر قايم ہو جاوينگے کيونکہ اسي لاگت کے حساب سے وہ اخير پيداوار پيدا ہوگي مگر جب تک خريداروں کي حاجت اور دولت يا کاشتکاري کے خرچ اور غلہ کے لانے میں تخفيف نہوگي تب تک اُس قيمت میں کمي نہيں آسکتي *

يہہ مسئلہ اسقدر روشن ھی کہ بيان اُسکا تکلف سے ہونا ضروري نہيں مگر وہ نہايت زمانہ حال کي تحقيقوں میں سے ھی چنانچہ بہت لوگ انگلستان کے بھي اب تک اُسکو تسليم نہيں کرتے اور باہر کے لوگ اُسکو سمجھتے بھي نہيں اگر کسي مصنف سے يہہ توقع کيجاوے کہ وہ اُس سے بخوبي واقفيت رکھتا ہو تو اُسکے قائل صرف سي صاحب معلوم ہوتے ہيں جو منجملہ علماء انتظام مدن کے تمام يورپ میں معزز و ممتاز اور رکارڈو صاحب کي کتاب کے شارح تھے جو کتاب رکارڈو صاحب نے اصول دولت و محصول کے مقدمہ میں تصنيف کي اور فرانسيسي زبان میں اُس کا ترجمہ ہوا سي صاحب نے اُسکي شرح لکھي اور وہ ہر جگہہ رکارڈو صاحب کي دليلوں کے مقابلہ میں يہہ حجت پيش کرکے کہ تمام اراضيات مزروعہ سے لگان حاصل ہونا ھی يہہ کہتے ہيں کہ اس حقيقت کو اسمات سے کچھہ علاقہ نہيں ھی کہ اکثر غلہ بلا لگان بھي پيدا ہوتا ھے رکارڈو صاحب اپني کتاب میں اس حقيقت کا ابطال کرتے ہيں سي صاحب بحسب دستور اپنے اعتراض کو جماتے ہيں اور وہ مقام وہ ھی جہاں رکارڈو صاحب اپني کتاب کے چوبيسويں باب میں آدم اسمتہہ صاحب کي رائے پر جو لگان کے مقدمہ میں اُنہوں نے لگائي مباحثہ کرتے ہيں چنانچہ وہ عبارت نقل کيجاتي ھی *

آدم اسمتہہ صاحب نے يہہ بات اختيار کي تھي کہ پيداوار اراضي کا کوئي جزو ايسا ہوتا ھے کہ اُسکي مانگ ہميشہ اسي رہتي ھے کہ جو خرچ اُسکے مقابل پر رہتا ھے وہ بازار میں لانے پر پڑتا ھی مول اُسکا خرچ

مذکور سے زیادہ حاصل هوتا هی اور وہ کھاپیکي چیزوں کو اساهي جزو پیداوار اراضي سمجھتے تھے *

چنانچه وہ لکھتے هیں که هر زمین سے پیداوار خورش کي مقدار اُس مقدار کي نسبت زیادہ پیدا هوتي هی جو اُسکے پیدا کرنے اور بازار میں لانے کي محنت کے عوض کے لیئے ایسي کافي هوتي هی که محنت اُس سے قایم رهی اور جس سرمایه سے که اُس محنت کي اجرت ادا کیجاتي هی اُسکا منافع وصول هونے کے لیئے وہ مقدار مذکورہ کافي سے زیادہ هوتي هی اور اسي لیئے زمیندار کے لگان کے واسطے کچھه نکچھه حاصل بچتا هی *

مگر آدم استھه صاحب اپني اس راے کي تائید میں بجز اسبات کے کچھه نہیں کہتے که ناروے اور اسکاٹ لینڈ کے اُجڑے جنگلوںمیں جہاں ناقص زمینیں هوتي هیں کسي قسم کي پیداوار مویشي کي چرائي کے واسطےهوتي هی اور بدولت اُسکے دودھ اور مویشیوں کي تعداد میں اتني کثرت آجاتي هی که اُس سے چرواهے کي محنت کي اُجرت اور مالک کا منافع مجرا هو کر زمیندار کو لگان بھي حاصل هو جاتا هے مگر اُنکي اِسبات میں همکو شک اِسلیئے هے که کساهي ملک هو خواہ عمدہ سے عمدہ هو یا برے سے برا هو مگر اُسمیں کوئي نه کوئي زمین ایسي هوتي هے که پیداوار اُس سے صرف اسقدر حاصل هو سکتي هے که جو سرمایه اُسپر لگے وہ اور اُسکا معمولي منافع اُس سے حاصل هو زیادہ کچھه نملي چنانچه یہي حال امریکا کا سب پر روشن هی مگر باوجود اُسکے کوئي شخص یہه نہیں کہتا هی که امریکا اور یورپ کے قواعد لگان میں تفاوت هی لیکن اگر یہه بات درست هو که اِنگلستان والوں نے باب زراعت میں یہانتک ترقي بہم پہونچائي که آج ایسي کوئي زمین وهاں نہیں که اُس سے لگان حاصل نہوتا هو تو البته یہه بھي راست هی که پہلے ایسي زمینیں بھي تھیں جنسے لگان حاصل نہوتا تھا مگر ایسي زمینوں کا هونا نہونا امر متنازع فیه میں کچھه بڑي منزلت نہیں رکھتا کیونکه اگر گریٹ برٹن میں ایسي زمین پر جس سے صرف سرمایه اور معمولي منافع کي بازیافت هو سکتي هی پراني هو یا نئي هو سرمایه کا اِستعمال هوتا هی تو هماري مراد حاصل هی اگر کوئي ٹھیکدار زمین کا ٹھیکه سات یا چودہ برس کي میعاد پر

لیوے تو یہہ امر ممکن هی کہ وہ شخص اُس اراضي پر لاکھہ روپیہ کا سرمایہ یہہ جانکر تجویز کرے کہ پیداوار خام اور غلہ کي قیمت کے ذریعہ سے سرمایہ اپنا وصول کرسکونگا اور لگان بھي ادا کرونگا اور معمولي منافع بھي حاصل کرلونگا مگر وہ شخص ایک لاکھہ دس هزار روپیہ اُس زمین پر اُسوقت تک نہ لگائیگا جب تک کہ وہ یہہ دریافت نکرلیگا کہ دس هزار روپیہ کے لگانے سے اسقدر پیداوار هو سکتي هی یا نہیں کہ اُسکے پیدا هونے سے سرمایہ کا معمولي منافع حاصل هو سکے غرضکہ وہ شخص اپنے اِس منصوبہ میں کہ یہہ رقم زاید سرمایہ کي لگاؤں یا نہ لگاؤں صرف یہہ سوچیگا کہ پیداوار خام کي قیمت اسقدر کافي هوگي یا نہیں کہ اُس سے اُسکا سرمایہ منافع سمیت مل سکے اِسلئیے کہ یہہ حال اُسکو معلوم هی کہ لگان زاید دینا نہ پڑیگا اور انقضاے میعاد پر بھي لگان اُسکا زیادہ نہوگا اِسلئیے کہ اگر زمیندار اُس دس هزار روپیہ مذکورہ کي وجہہ سے لگان طلب کریگا تو یہہ ٹھیکہدار اُس روپیہ کو نہ لگاویگا کیونکہ اُس روپیہ کے لگانے سے اُسیقدر معمولي نفع اُسکو هاتھہ ایا جو کسي دوسرے کام میں لگانے سے حاصل هوتا † *

تحریر مذکورہ بالا کي نسبت سے صاحب یہہ بات لکھتے هیں کہ آدم اسمتھہ صاحب اِس بات کو نہیں مانتے وہ کہتے هیں کہ ملک اِسکاٹلینڈ میں بري سي بري زمین کا لگان اُسکے مالک کو ملتا هی مگر اِس کلام پر سے صاحب کو هم رکارڈو صاحب کي طرف سے یہہ جواب دیتے هیں کہ رکارڈو صاحب اسي امر کو لکھتے هیں کہ وہ کچھہ ضروري نہیں اِسلئیے کہ جس زمین کا لگان دیں اسرجان دي ایکڑ دیا جاتا هی تو ایک جزء اُسکي پیداوار کا ایسا بھي هوتا هی کہ اُسکے پیدا کرنے کے حق کي بابت لگان نہیں ادا کیا جاتا *

مگر یہہ بات تسلیم کرني چاهئیے کہ لگان کے باب میں مسئلہ مذکورہ بالا اکثر اوقات ایسي صورت سے بیان کیا گیا کہ اُسکے سننے سے ایسے ویسے

---

† رکارڈو صاحب کي اِس تحریر سے معلوم هوتا هی کہ دس هزار روپیہ زیادہ لگانے سے جو ٹھیکہدار زیادہ پیداوار بلا لگان حاصل کرسکتا هی گویا وہ ایسي زمین پر حاصل هوگي جسپر کچھہ لگان نہیں هی غرضکہ اُنھوں نے اپني خیال میں اُس [illegible] کو توڑ دیا کہ [illegible] اراضي مزروعہ ایسے نہیں هوتے جسپر لگان نہو حالانکہ یہہ [illegible] نے صاحب [illegible] کي تائید کرتي هی کہ [illegible] بلا لگان پیدا هوتا هی

آدمیوں کي توجہہ کي انتشار کا احتمال اور کم فہموں کي حرف گیري
اور آمادگي کا کمال قوي هوتا هے رکارڈو صاحب نے ایجاد اس مسئلہ کي
نہیں کي مگر عمدہ طور سے توضیح اُسکي کي اور باقتضاء اُن عیب و هنر کے
جو رکارڈو صاحب میں موجود هیں اُنکي عبارتوں میں بہت جگہہ
غلطیاں واقع هوئیں وہ صاحب علم منطق سے اتنے ماهر نتھے کہ مضمونوں
کو ٹھیک ٹھاک کرتے یا قدر اُنکي سمجھیے اور تحریر میں اسقدر تیز فہمي
کو دخل دیا کہ کم فہیم اور فہم دیکھنےوالوں کي معمولي فہمید کے واسطے
گنجایش باقي نہیں چھوڑي اور اسقدر راست پسندي اور سادگي اُمیں
تھي کہ وہ یہہ نہ سوچے کہ هماري تحریروں سے دیدہ و دانستہ خلاف مراد
سمجھینگے غرضکہ بوجوہ مذکورہ بالا اُنھوں نے ایسي غلطي کي کہ منجملہ
اُن بڑے لوگوں کے جو علم و فضل کے بڑے پایہ پر پہونچے یہي مصنف بڑا
غلط لکھنےوالا تھا اور باب لگان میں ایسي بري عبارت لکھي کہ اور جگہہ
اُس سے ایسي خطا نہیں هوئي *

رکارڈو صاحب نے یہہ دیکھا کہ جب لوگوں کو پیداوار خام کي
خریداري کي خواهش و طاقت زیادہ هوتي هی اور پیداوار زاید کا پیدا
هونا بدوں ازدیاد خرچ کے ممکن نہیں تو زرلگان زیادہ هوجاتا هی اور
زراعت کو وسعت هوتي هی چنانچہ انکے ذهن میں لگان کي زیادتي اور
زراعت کي وسعت نے ایک اتصال قرار پایا اور اُنھوں نے اُن دونو تصوروں
کو بہت جگہہ ایسا ظاهر کیا کہ گویا اُمیں سبب و مسبب کي نسبت
قایم هی یعني وسعت زراعت ازدیاد لگان کا سبب هی حال آنکہ یہہ امر
ظاهر هی کہ وسعت کي بدولت ازدیاد لگان کے واسطے ایک مانع پیدا
هوتا هے رکارڈو صاحب کي یہہ غلطي اتني روشن هے کہ کوئي کتاب کا
دیکھنے والا جو فکر و غور اعتدال کے درجہہ کا رکھتا هو ایسا هو کہ اُس
غلطي کو نسمجھے *

رکارڈو صاحب نے اکثر مقام سے اُن لفظوں کو کہ ایسي زمین کا پیدا
شدہ غلہ جسپر لگان نهو اور ایسا پیدا شدہ غلہ جسکا لگان نہ ادا کیا
جاوے ایک هي مراد میں استعمال کیا اور جب کہ اُنکے مخالفوں
نے یہ اعتراض اُنپر کیا کہ یوروپي سلطنتوں میں کل اراضي کا لگان دیا جاتا
هی تو اُنھوں نے کبھي کبھي اپنے کلام کي صحت سے انکار کیا حال آنکہ

اُنکو وہ اپنا مسئلہ ثابت کرنا چاہئیے تھا جو اُنہوں نے اصحاب مندرجہ بالا میں کہا یعنی یہہ کہ ہماری بات دونوں حالتوں پر صادق رہتی ہی خواہ اُسکو کسی ایسے ہی چھوٹے ضلع سے منسوب کریں جہاں تمام اراضیات پر بہت لگان لگتا ہی خواہ کسی ملک نو آباد سے نسبت دیں جہاں باستثناء لگان استحصال کی لاگت ہوتی ہو اور آزادی عام ہو *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے رکارڈو صاحب نے یہہ بھی اکثر لکھا ہی کہ لگان کا حصول اُس امر پر موقوف ہی کہ مختلف درجوں کی اراضیات بوئی جاویں یا ایک ہی سی زمین پر زیادہ سرمایہ لگایا جاوے اور اُس سرمایہ زاید کا بھی معاوضہ مناسبت سے کم حاصل ہوسکے مگر خلاف اُسکے یہہ ظاہر ہی کہ اگر کوئی ملک ایسا تصور کیا جاوے کہ وہاں آدمی بہت اور دولت زیادہ ہو اور اسکی زمینیں یکساں بہت سی زرخیز ہوویں اور اُس سے ایک معین سرمایہ کے خرچ کے معاوضہ میں بہت سی پیداوار حاصل ہوسکتی ہی اور اگر سرمایہ کم خرچ ہو تو اُس سے کچھہ معاوضہ حاصل نہو یا بہت زیادہ خرچ سے بہت زیادہ معاوضہ حاصل ہو تو اُس ملک سے بخوبی لگان حاصل ہوسکتا ہی اگرچہ ہر بیگہہ زمین اور ہر حصہ سرمایہ سے بمقدار مساوی پیداوار پیدا ہوتی ہے *

بیان اُس مسئلہ کے نتیجوں کا کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتی ہی تو وہاں محنت کا اثر زیادہ ہوتا ہی اور خلاف اُسکے جہاں زمین پر زیادہ محنت ہوتی ہی تو وہاں اُسکا اثر اُسکی مناسبت سے کم ہوتا ہے

واضح ہو کہ اب اس مسئلہ کے چند مشہور نتیجوں کا بیان کیا جاویگا کہ کارخانوں میں محنت زاید کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہی اور فن زراعت میں زیادہ [illegible] کی مناسبت سے ترقی نہیں ہوتی اور اس وجہہ سے کارخانوں کی [illegible] کی مقدار زاید بحسب لحاظ اُسکے خرچ مناسبت کے [illegible] ہوتی ہی اور زراعت کی پیداوار کی ہر [illegible] لاگت کے پر ہاتھہ آتی ہی *

پہلا نتیجہ

پیداوار مصنوعي اور پیداوار خام کي زیادہ مانگ کے مختلف اثر

جب کہ لوگوں کي تعداد میں ترقي ہوتي جاتي هی تو اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت اُس پیداوار خام کي مالیت سے متعلق ہوتي هی جس سے وہ طیار ہوتي هی بڑھنے پر مائل ہوتي هی اور اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت میں اُن شخصوں کي محنت اور احتیاط کے معاوضہ کو زیادہ دخل ہوتا هی جو اُسکو بناتے ہیں کہتنے پر راغب ہوتي هی یہہ امر واضح هی کہ جو جنسیں موتي جھوتي صنعت سے متعلق ہیں وہ پہلے قاعدہ کي تابع ہیں اور جو عمدہ صنعت سے تعلق رکھتي ہیں وہ دوسرے قاعدے کي تابع ہیں چنانچہ پہلي جنسوں کي مثال روتي اور دوسري جنسوں کي تمثیل فیتہ هے اور بالفعل انگلستان میں ایک پنسیري نان پاؤ کي اوسط قیمت دس آنہ ہیں جسمیں گیہوں کي قیمت چھہ آنہ اتھہ پائي قرار دے سکتے ہیں اور باقي میں پیسنے والے اور نان بائي اور خوردہ فروش کے منافع اور محنتانہ کي گنجایش ہوتي هے اب اگر ایسي اتفاق پڑے کہ اُس ملک کي پیداوار سے روتي کا مطالبہ دوگنا ہو جاوے تو یہہ بات ظاہر هی کہ مقدار محنت کي صرف دوني کرنے سے گیہوں کي مقدار حصول دوني نہوگي مگر یہہ بیان ہونا غیر ممکن هی کہ اتفاق مذکورہ کے پڑنے سے جو دقت کہ پیداوار کي مقدار حصول میں پیش آویگي اُسکے باعث سے گیہوونکي قیمت کسقدر زیادہ ہو جاویگي لیکن فرض کیا جاوے کہ گیہوونکي قیمت دو چند ہو جاویگي تو ایک پنسیري نان پاؤ میں جسقدر گیہوں صرف ہونگے اُنکي قیمت چھہ آنہ آتھہ پائي کي جگہہ تیرہ آنہ چار پائي ہونگے مگر ساتھہ اسکے وہ محنت بھي بہت موثر ہوگي جو روتي کے لگانے اور بیچنے میں صرف ہوتي هي جیسے کے پیسنے والے اور نانبائي عمدہ عمدہ [illegible] آلات استعمال میں لاوینگے اور محنت [illegible] تقسیم کرینگے اور خوردہ فروش بھي کچھہ تھوڑا سا [illegible]

جہاں تک روئی کی طیاری اور خوردہ فروشی قسمت سے تعلق رکھتی ہی وہاں تک روئی کی قیمت میں بقدر ایک چہارم کے تخفیف ہوگی یعنی جہاں اِس کام میں تیس آنہ چار پائی خرچ ہوتے تھے وہاں اڑھائی آنہ کا خرچ پڑیگا اور روئیوں کی مقدار حصول کی زیادتی کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ ایک پسیری یاں پاؤ کی قیمت دس آنہ کی جگہہ پندرہ آنہ دس پائی ہونگے *

اب دیکھنا چاہئیے کہ فیتہ کے اِستعمال کے زیادہ رواج کا کیا نتیجہ حاصل ہوتا ہی واضح ہو کہ آج کل جو فیتہ اور روئی کی قیمت ہی اُسکے حسابوں ایک پونڈ روئی سے جو مقام یورپول میں ایک روپیہ کو بکتی ہی فیتہ کا ایک تھان ایک ہزار پچاس روپیہ کی قیمت کا طیار ہوسکتا ہی اگر فرض کیا جاوے کہ فیتہ کا خرچ درچند ہووے اور مول اُس روئی کا جو اُس کے بنانے کے لایق ہووے اُسکی زیادہ مقدار کے حاصل کرنے کی دقت پڑنیکے سبب سے دو روپیہ پونڈ ہوجاوے تو باوجود اسباب کے کہ خرچ طیاری فیتہ کا بدستور سابق فرض کیا جاوے مول اُس کا ایکہزار پچاسویں حصہ کی قدر بڑھیگا یعنی ایک ہزار اکیاون روپیہ ہوجاویگا مگر جب فیتہ کے استعمال کے شوق کا ولولہ ہوگا تو ساتھہ اُسکے بنانے کی ترکیبوں میں بھی بلا شبہہ ترقی ہوگی یہانتک کہ اگر اُس ترقی کے سبب سے کل خرچ میں ایک ربع کی تخفیف اندازہ کی جاوے تو شاید یہہ تخمینہ بھی کم قرار پاوے پس اس تخمینہ کے قرار پانے پیداوار مزید کا یہہ نتیجہ ہوگا کہ فیتہ کا مول ایک ہزار پچاس روپیہ کی جگہہ سات سو اٹھاسی روپیہ آٹھہ آنہ ہونگے غرضکہ جن صورتوں میں روئی کی قیمت دوچند کے قریب قریب ہوگی اُنہیں صورتوں میں فیتہ کی قیمت میں ایک چہارم کی تخفیف ہوگی *

دوسرا نتیجہ

محصول کے مختلف اثر پیداوار مصنوعی اور پیداوار خام کی قیمتوں پر

واضح ہو کہ مسئلہ مرقومہ بالا کا یہہ دوسرا نتیجہ ہی کہ پیداوار خام اور پیداوار مصنوعی دونوں پر محصول لگنے سے دو اثر مختلف

پیدا ہوتے ہیں یعنی مصنوعی حصوں کی قیمت محصول لگنے سے انتہام کو زاید ہوجاتی ہی اور وہ زیادتی قیمت کی مقدار محصول سے زیادہ ہوتی ہی مگر یہہ لازم نہیں کہ کہیتی کی پیداوار کی قیمت جب تک کہ اُس سے کوئی چیز طیار نکی گئی ہو محصول کے لگنے سے آخر کو زیادہ ہوجاوے بلکہ اگر کبھی زیادہ بھی ہوتی ہےتو وہ مقدار زاید محصول کی مقدار سے کم ہوتی ہی *

محصول کا اثر پیداوار مصنوعی پر

توضیح اِسکی آسانی سے ہوسکتی ہی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ جب سے گہڑیوں کی تجارت شروع ہوئی تو اُسکی قیمت پر فی صدی پچیس روپیہ محصول لگتا ہی کوئی وجہہ خیال میں نہیں آتی کہ حالات موجودہ میں خود گہڑی ساز کا منافع یا اُسکے کاریگروں کی اجرت اُن لوگوں کے اوسط منافع اور اجرت سے زیادہ ہی جو اُسیطرح کے کام میں لگے لپٹے رہتے ہیں نظر بریں یہہ صاف ظاہر ہی کہ اگر محصول ہمیشہ سے لگتا رہا ہی تو گہڑی کی قیمت اُسکی اصلی قیمت سے مقدر ایک چہارم حصہ کے ہمیشہ زیادہ رہی ہی ورنہ گہڑی سازی کے پیشہ کو کوئی محنتی یا کوئی سرمایہ والا اختیار نکرتا اور یہہ بھی واضح ہے کہ قیمت کی اس زیادتی سے گہڑی کے بکنے میں ہمیشہ کمی یا توقف ہوتا رہا ہوگا اور اسی وجہہ سے گہڑی کے استعمال میں کمی ضرور آئی ہوگی لیکن اگر گہڑیاں کم طیار کیجاتیں تو کمی تعداد کی مناسبت سے استعمال کی لاگت بہت زیادہ لگتی اور قیمت اصلی سے قیمت بھی زیادہ ہوجاتی اور اس زیادتی کا باعث پہلے تو محصول کی مقدار اور دوسرے وہ خرچ زاید ہوتا جو کمی تعداد کی طیاری کے باعث سے لگتا ہے اور یہہ بھی روشن ہے کہ درصورت موقوفی محصول کے گہڑی کی قیمت میں تخفیف واقع ہوتی پہلی وجہہ یہہ کہ محصول موقوف ہو جاتا اور دوسری وجہہ یہہ کہ اُسکے موقوف ہونے سے ترقی پیداوار کے سبب سے بنانے کی ترکیبوں میں ترقی ہوتی اور یہہ بھی واضح ہے کہ اگر محصول اب پہلے پہل مقرر کیا جاوے تو گہڑی کی قیمت زیادہ ہو جاوے گی اور اس زیادتی میں پہلے محصول کی مقدار قلیل ہوگی اور دوسرے اُس خرچ

زائد کي مقدار قايم کي جاويگي جو گھڑيونکي کم مقدار کي بيع اور طياري میں عاید هوگي ورنہ جو اوسط منافع باقي تجارتوں میں حاصل هوگا وہ گھڑي کي تجارت میں باقي بڑھيگا اور یہہ بھي روشن هی کہ گھڑي کے برتاؤ میں جیسي جيسي تخفيف هوتي جاويگي اُسيطرح مول بھي اُسکا بڑھتا جاويگا چنانچہ اگر فی سال دس گھڑياں طيار هوويں تو في گھڑي پانچہزار روپیہ قیمت هوگي اور اگر ایکھي طيار هو تو مول اُسکا اُن دس گھڑیوں کے مول سے شاید کچھہ کم هوگا هاں یہہ بات راست هے کہ یہہ تمام امر بسبب تقرر یا موقوفي محصول کے ظہور میں نہیں آوینگے اسلئیے کہ دونوں صورتوں میں ایک ایسا زمانہ گذریگا کہ اُس زمانہ میں اس باعث سے کہ گھڑی کي تجارت میں جو سرمایہ لگا هوا هے وہ ایک هي ڈھنگ پر قائم رهیگا گھڑي کي مقدار حصول میں کمي بيشي نہوگي اور اس وجہہ سے سب پر بھي کوئي اثر ظاهر نہوگا اس عرصہ میں منافع اور اجرت اُن لوگوں کي جو گھڑي بنانے میں مصروف رهتے هیں خلاف معمولي رواج کے بہت کم یا بہت زیادہ هوگي اور درجہ معمولي پر جب پہونچيگي کہ درصورت موقوفي محصول کے بہت سے لوگ گھڑي سازي سیکھہ ساکھہ کر آمادہ هونگے یا درصورت تقرر محصول کے اُن شخصونکي تعداد میں کاہي کمي هوگي جو پیشہ مذکورہ کي تعلیم پاچکے جس سے گھڑیوں کي مقدار حصول مانگ کے مناسب ایسي قیمت پر هو جاوے کہ سرمایہ والوں کا منافع اور محنتیوں کي اجرت جو اُنکي طیاري اور فروخت میں مصروف هوں بحساب اوسط ملنے لگے *

محصول کا اثر کھیتي کي پیداوار پر

اگر کھیتي کي پیداوار پر محصول مقرر هووے تو جس طریقے یعني کمي استحصال سے پیداوار مصنوعي پر اُسکا دباؤ هوتا هی اُس طور سے کھیتي کي پیداوار پر کوئي دباؤ نہیں پڑتا *

یہہ فرض کرو کہ استعمال سرمایہ کے لئیے جو جو طریقے مختلف مقرر هیں اُنکے بموجب تقسیم اُسکي مناسب طور سے هووے اور جب کہ کوئي خاص سبب مخل نہو تو فی کاشتکاري میں بھي جو سب پیشوں میں سے نہایت پسندیدہ پیشہ هی نہ بیست اور پیشوں کے سرمایہ

کے اوسط حصہ سے تھوڑا نہیں لگا رہتا نظر نریں عموماً یہہ بات تسلیم
کیجاوے کہ جب تک اراضی کی پیداوار سے کاشت کا خرچ وصول ہوتا
رہی اور اُس سے زیادہ وصول ہو تب تک سرمایہ کا استعمال اراضی میں
ہوتا ہی یا یوں کہو کہ زمین کا قابض جب تک کاشت کئے جاتا ہی
کہ پیداوار زاید جو آخر کی محنت کرنیوالوں کی مصروفیت سے حاصل
ہوتی ہی اسقدر کافی ہووے کہ اُسکی قیمت رائج الوقت سے محنت
کرنیوالوں کی اجرت اور مالک کے پیشگی اجرت دینے کی بابت منافع وصول
ہووے غرض کہ محصول کے مقرر ہونے پر پیداوار قابض مذکور کی نسبت
مقدر تعداد محصول کے زیادہ ہوگی یا وہ شخص اُس جزو پیداوار کا پیدا
کرنا چھوڑیگا جسکی استحصال میں بہت سا خرچ ہوتا تھا *

فرض کیا جاوے کہ ایک ٹھیکہ دار کے قبضہ میں قابل زراعت اراضی
کے چھہ سو ایکڑ موجود ہیں اور اُس زمین میں زرخیزی کے جدے
جدے درجہ پائے جاتے ہیں چنانچہ منجملہ اُنکے سو ایکڑوں میں دس
آدمیوں کی سعی و محنت سے فی ایکڑ چھہ کوارٹر گیہوں اور دوسرے
سو ایکڑوں میں اُسیقدر آدمیوں کی محنت سے فی ایکڑ پانچ کوارٹر اور
تیسرے سو ایکڑوں میں فی ایکڑ چار کوارٹر اور چوتھے سو ایکڑوں میں سے
فی ایکڑ تین کوارٹر اور پانچویں سو ایکڑوں سے فی ایکڑ دو کوارٹر اور
چھٹے سو ایکڑوں سے جو بہت سے ناقص و ناکارہ ہیں فی ایکڑ ایک کوارٹر
پیدا ہوتی ہیں اور سالانہ اجرت دس مزدوروں کی بحساب فی کس
چار سو روپیہ کے چار ہزار روپئے ہوتے ہیں اور پیداوار کے بکنے سے ایک
برس پہلے وہ ٹھیکہ دار اُنکو پیشگی دیتا ہی اور علی ہذالقیاس ایسے
پیشوں میں منافع کی شرح اوسط دس روپیہ فیصدی سالانہ ہوتی ہے اگر
ان سب صورتوں میں گیہوں بائیس روپیہ فی ½ کوارٹر کے حساب سے
بموجب ہوویں تو جہانتک فی بعد دس کوارٹر پیدا ہوتا ہووے وہانتک
ٹھیکہ دار کو منجملہ لگانیکی گنجایش ہوگی اس لئے کہ دس کوارٹر
گیہوں کی قیمت چارسو چالیس روپیہ ہونگے منجملہ اُسکے چارسو روپیہ
مزدوری اور چالیس منافع کے برآمد ہوسکتے ہیں چنانچہ پہلی چاروں
عمدہ قسموں میں جنمیں چالیس آدمیوں کا مصروف ہونا فرض کیا گیا
ہر شخص اُنمیں سے بیس کوارٹر علیہ سرمایہ زیادہ پیدا کرسکتا ہی اور

پانچویں قسم میں جسمیں دس مزدوروں سے کام لیا گیا ہو مزدور بیس کوارٹر غلہ پیدا کریگا یعنی کل دس آدمی دو سو کوارٹر چار ہزار چارسو روپیہ کے پیدا کرینگے اور چھٹی اخیر قسم کی پیداوار سے جسمیں ایک آدمی صرف دس کوارٹر غلہ پیدا کریگا گیہوں کے بونے جوتنے کا خرچ بھی ادا ہوگا اب اگر پیداوار خام پر سات روپئے پانچ آنہ چارپائی فی کوارٹر محصول مقرر کیا جاوے اور قیمت میں کچھہ بیشی نہ آوے تو یہہ بات واضح ہی کہ وہ ٹھیکہ دار اُس قسم کی اراضی سے کمتر درجہ کی زمین پر کاشت نکریگا جس سے دس مزدوروں کی محنت کی بدولت تین سو کوارٹر غلہ پیدا ہوسکتا ہی اور مول اُس غلہ کا بائیس روپیہ فی کوارٹر کے حساب سے چھہ ہزار چھہ سو روپئے ہونگے جسمیں سے دوہزار دوسو روپیہ محصول میں جاوینگے اور چارہزار چارسو روپئے اجرت اور منافع میں محسوب ہونگے لیکن اس قسم کی زمین کی کاشت وہ ضرور کریگا اور اس سے عمدہ قسم کی کاشت میں بھی زیادہ محنت خرچ کریگا کہ ہر ایک زیادہ کیئے ہوئے مزدور کی محنت سے تیس کوارٹر پیدا ہوتے ہیں اور جب کہ محصول اسقدر زیادہ ہووے کہ زراعت کا باب مسدود ہوجاوے تو ٹھیکہ دار اپنے مزدوروں کو اُٹھاویگا اور عمدہ سے عمدہ زمینوں کو اُفتادہ چھوڑیگا مگر ایسا محصول واقع نہیں ہوتا اور یہہ محصول نہیں بلکہ ایک طرح کی سزا ہے ہم اِثبات سے انکار نہیں کرتے کہ اختیار اُس عمل کا جو ٹھیکہدار کی نسبت فرض کیا گیا اُسکو ضرر پہونچاویگا اور نہ ہم اُسکا انکار کرتے ہیں کہ ٹھیکہدار غلہ کی قیمت مقدار محصول کے مساوی زیادہ کرنیکو ترجیح دیگا جسکے ذریعہ سے اپنے سرمایہ کے اِستعمال کو جوں کے توں قایم رکھہ سکے مگر اِثبات کو ہم نہیں مانتے کہ واجبی محصول کے مقرر ہونے سے جب قیمت میں بیشی نہ آوے تو وہ شخص اپنے کاروبار کو یکقلم چھوڑ بیٹھے گا ناظر ہریں کتاب کے دیکھنیوالے غور کریں کہ زراعت اور صنعت کے حالات میں کسقدر تخالف ہی اسلیئے کہ اگر تھوڑا سا تھوڑا محصول مقرر کیا جاوے تو کارخانہدار کو قیمت کے زیادہ ہونے پر کام اپنا چھوڑنا پڑیگا خلاصہ یہہ کہ جو بہبودی کی صورت کاشتکاروں کے لیئے ہوتی ہی وہ اہل صنعت کے واسطے بری تباہت ہو جاتی ہی یعنی زراعت کی صورت میں سرمایہ میں تخفیف ہوکے جس

قدر باقي رهتا هی پیداوار اُس سے زیادہ هوتي هی اور صنعت کی سرمایہ کے نتیجہ سے پیداوار کم هوتي هی *

مگر لوگ ایسا خیال کرتے هیں کہ کھیتي کے پیداوار کي قیمت میں کل مقدار محصول تک بیشي هوتي هی بس وہ کل محصول خرچ کرنے والے کے ذمہ عاید هوتا هی اور رکارڈو صاحب اور مل صاحب کي بھي یہي راے هی اور اسي وجہہ سے قول اُنکا یہہ هی کہ یہہ وہ محصول هی جو اِنگلستان میں اراضي اور محنت کي پیداوار پر پادري لوگ امور دین کے واسطے لیتے هیں محصول دهک کے باعث سے خام پیداوار کي قیمت میں بقدر مالیت محصول مذکور کے بیشي هوتي هی اور اس بیشي کا اثر اُن تمام لوگوں پر پهونچتا هی جو پیداوار خام کو خرچ کرتے هیں مگر همارا راے یہہ هی کہ خام پیداوار پر محصول لگنے سے فی الفور قیمت بڑہ جاتي هی مگر یہہ بڑهوتري محصول کي برابر نہیں هوتي هاں محصول کا اخیر نتیجہ یہہ هی کہ پیداوار خام کے خرچ اور استحصال میں کمي آ جاتي هی مگر اُسکي قیمت پر اثر نہیں هوتا *

پہلي بات کے اثبات کے لئیے صرف اُسقدر ثابت کرنا چاهئیے کہ قیمت کي بیشي هو جانے سے جنس شی کي نسبت یہہ تسلیم کر چکے کہ محصول کے متعدد تقرر سے ظہور مئیں آتي هی جنس محصولي کے خرچ مئیں کمي آ جاتي هی اور اسي وجہہ سے اُس جنس کے استحصال میں بھي تخفیف پیدا هوتي هی اور یہہ ابھي بخوبي ثابت هو چکا کہ جب استحصال میں کمي آ جاتي هی تو جو پیداوار اُسکے بعد پیدا هوتي هے اُسکي استحصال کي لاگت میں بھي تخفیف هوجاتي هی اور کھیتي کي پیداوار کي قیمت اُس جزو پیداوار کے استحصال کي لاگت پر منحصر هی جو بڑے خرچ کے ذریعہ سے یعني مساوي همسري کي حالت میں پیدا هوتا هی اور ایسي صورت میں هم جس نتیجہ پر اعتراض کرتے هیں کہ مقدار محصول تک قیمت بڑہ جاتي هی اُسکے ثابت هونے کے واسطے یہہ ضرور هی کہ قیمت کے بڑهنے سے غلہ کے خرچ میں کمي نہو اور یہہ بات اُن اِنگلستان والونکي نسبت صحیح هی جنکي اوقات گذاري اُن آمدنوں کے بدولت هوتي هی جو مسلسل کي پرورش کے لئیے علیحدہ علیحدہ اکٹھي هوئي هیں اور جہاں

کہیں وہ مدد روٹی کی قیمت کے لحاظ سے ہوتی ہی تو وہاں ایکے خرچ
کے ذریعہ یعنے مقدار خرچ قیمت سے تعلق نہیں رکھتے یعنی نہ قیمت کے
گھٹنے سے بڑھتی ہی اور نہ قیمت کے بڑھنے سے گھٹتی ہی اور یہی امر اُن
دولتمند شخصوں اور نیز اُنکے متعلقوں کی نسبت جو معزز و ممتاز تو ہیں
لیکن خلقت کا بہت تھوڑا سا حصہ ہیں راست آتا ہی جنکا صرف روٹی
کا خرچ اور اخراجات کے نسبت بہت کم ہوتا ہی مگر عوام اِنگلستانیوں
کی نسبت ہرگز صحیح نہیں اور اُن عوام لوگوں میں وہ محنتی جو
امداد مذکورہ بالا سے اعانت نہیں پاتے اور بہت کثرت سے ہیں جنمیں
تمام چھوٹے دوکاندار اور کاشتکار بھی داخل ہیں یہہ لوگ اکثر قسمت پر
نظر کر کے گیہوں خریدا کرتے ہیں یعنے جب ارزانی ہوتی ہی تو اکثر
گلگلے اور سموسے غرض کہ جو مزے کے کھانے ہوتے ہیں خوب پیٹ بھر کر
کھاتے ہیں اور بعد اُسکے وہی لوگ اُن چیزوں کو تھوڑی گرانی پر چھوڑ
دیتے ہیں یہاں تک کہ اگر تھوڑے دنوں گرانی قایم رہے تو گیہوں کی روٹی
چھوڑ کر چھوٹے موٹے اناج کی روٹی کھانے لگتے ہیں چنانچہ شمالی طرف
کے لوگ جئی کے آٹے پر اور جنوبی طرف کے باشندے صرف آلوؤں پر
گذارا کرتے ہیں اسباب پر مفصل گفتگو کرنے کی چنداں ضرورت نہیں
صرف یہہ اصل عام اِستعمال کے لئیے قایم ہو سکتی ہی کہ جب کوئی مانع
موجود نہیں ہوتا تو قیمت کے بڑھنے سے جنس کے خریدنے کی خواہش
اور لوگوں کا مقدور کم ہوجاتا ہی *

اب ہم اپنی اسبابکو ثابت کرتے ہیں کہ پیداوار خام پر محصول لگنے
کا آخر نتیجہ یہہ حاصل ہوتا ہی کہ پیداوار کی قیمت نہیں بڑھتی بلکہ
پیداوار کی مقدار کم ہو جاتی ہی اور ہر شخص اسبات کو تسلیم کریگا
کہ کسی ملک میں پیداوار خام کی قیمت ملک کی مستقل وسعت یا
زرخیزی پر منحصر نہیں بلکہ در صورت یکساں رہنے اور تمام حالات کے
اُس ملک کی وسعت یا زرخیزی اُس ملک کے رہنے والوں کی دولت
اور تعداد سے جو مناسبت رکھتی ہی اُسی مناسبت پر قیمت کی کمی
بیشی منحصر ہی چنانچہ ایکسے اسقدر زمین والے ضلع میں جہاں
باشندے بہت تھوڑے ہوویں قیمت ایسی ہی کم ہوگی جیسے کہ ملک
خیز میں جہاں جنس کی کثرت ہووے بہت سی ہوگی مثلاً

اِسکاتلینڈ کي بوائي کي زرخیز اراضیات میں قیمت زیادہ هی اور پولنڈ کي ریتلي زمینوں میں بہت کم هی اور یہہ تسلیم کرنیکے قابل هی که تمام اَور حالات کے بدستور رهنے کي صورت میں ملک کي آبادي اُس کي زرخیزي اور وسعت کے مناسبت سے هوتي هی تو اِن زمینوںکي کاشت پر محصول دهک یا کسي دوسرے محصول کا آخر اثر ٹهیک ایسا هوتا هے که گویا اُن محصولوں کے ایک مدت دراز تک جاري رهنے کے باعث سے محصول نهونے کے زمانہ کي نسبت اُس ملک کي وسعت یا زرخیزي اور اُسکے باشندوں کي تعداد اور دولت میں زیادہ کمي آگئي *

محصول دهک

جو وسعت و زرخیزي آج انگلستان میں موجود هی اگر وہ اس سے زیادہ تر وسیع اور زرخیز همیشه سے هوتا تو کوئي شخص ایسا تصور نکرتا که غله کي قیمت رواج حال کي نسبت کم هوتي بلکه اُس حالت میں حال کي نسبت غله زیادہ هوتا اور اس غله کے کهانے والے بهي بہت سے لوگ هوتے اور یہہ زیادتي مستقل هوتي عارضي نهوتي اور ایسا هي دیوانشائر یا لنکن شائیر کے ضلع موجود نهوتي تو انگلستان کي پیداوار اراضي اور باشندوں کي تعداد میں مستقل کمي هوتي مگر جبکه ایک دوسرے کي بهي مناسبت رهتي جسکه اب هی تو غله کي قیمت اُس وقت اب کي قیمت سے زیادہ نهوتي غرض که اسي طور پر اگر محصول دهک انگلستان میں ظهور نه پکڑتا تو غله زیادہ هوتا اور لوگوںکي تعداد اور دولت بهي زیادہ هوتي اور اور تمام حالات بدستور رهتے هاں یہہ بات درست هے که اگر اس وقت انگلستان میں ایک نیا ضلع مانند دیوانشائیر یا لیکنشائیر کے زیادہ ایسا قایم هو جاوے که زمین اُسکي زراعت میں في الفور اُسکے تهي الیجاد یہہ ثمرہ هاتهہ آویگا که پیداوار کے حصول میں ترقي هوگي اور قیمت کو تنزل هوگا پهر باوجود اُسکے یہہ بات بهي درست هے که اگر ضلع جدید کے پیدا هونے پر انگلستانیوں کے رواج اور اصول اور رسم اور عادت میں کچهہ [illegible] تغیر واقع هو تو کهانے پینے کي چیزوں کي زیادتي کے سبب سے باشندوں کي تعداد میں رفته رفته بیشي هوکر

اراضي يکقلم منا هو جاويگي اور آخرکار ايسے هوجاويگے جسسے که وه اب ديکھے جاتے هيں مگر فرق اسقدر هوگا که باشندوں کي تعداد ميں ترقي هوجاويگي اور ايسي هي اگر تصاکار محصولات دهک کي صورت پلٹ جاوے اور زراعت کا کام اُن محصولوں کي خرابي سے پاک صاف هو جاوے تو اُسي طرح کے نتيجے حاصل هونگے گويا انگلستان کي اراضي کي زرخيزي يا وسعت ميں ناگاه بيشي واقع هوئي اور اگر لوگوں کي عادت و قواعد ميں کچهه تبديل واقع نهو تو باشندوں کي تعداد ميں بيشي هوکر پيداوار اراضي کي قيمت پهر اُسي درجه کو پهونچيگي جسپکه اب هی *

غالب هی که بلاد انگلستان ميں محصولات دهک کي موقوفي کا آخر نتيجه يهه نهوگا که خام پيداوار کي قيمت ميں کمي واقع هووے بلکه يهه هوگا که قيمت اُسکي زياده هوجاويگي اسليئے که باشندوں کے زياده هونے سے تمام زمينوں کي کاشت هونے لگے گي اور جسقدر لوگوں کي تعداد ميں ترقي هوگي اُسقدر اراضي کي پيداوار بهي زياده هوگي تو غالباً لوگوں کي دولت بهي بڑهيگي اور جب که ايک ملک کي زمين کي بارآوري اُس کي آبادي کي مناسبت سے بڑهائي جاوے يعني جب که مقدار پيداوار خام اور تعداد باشندگان دريافت هوجاوے تو جسقدر کم زمين سے وه مقدار پيداوار پيدا هوسکے اُسيقدر اولى اور انسب هى اسليئے که زراعت ميں خواه صنعت ميں استحصال کي لاگت کے بڑے اجزا امدورفت کي وه اخراجات اور تمام تردد اور نقصان اوقات هيں جو سفر ميں هوتے هيں اور تعداد اُن خرچوں کي ملک کي اُس وسعت پر منحصر و موقوف هی جهاں پيداوار کي مقدار معين پيدا هوتي هی جسقدر که انگلستان والوں کي محنت کار براري کرتے جاوے گي ويسي هي ديکهيگي بازار عام ميں اُنکي محنت کي ماليت بڑهتي جاويگي اور نتيجه اُسکا يهه هوگا که تمام اشياء کي قيمتوں ميں ترقي هوگي اور ساتهه اُسکے پيداوار اراضي کي قيمت بهي بڑهيگي مگر يهه سارے بيانات هماري تقرير ميں داخل نهيں اور همکو يقين واثق هی که محصولات دهک کا اخر نتيجه يهه هی که پيداوار خام کي قيمت ميں تخفيف لازم اتي هی مگر جو کچهه همکو ثابت کرنا تها وه يهه بات هی که ان محصولوں سے پيداوار مذکورکي قيمت زياده نهيں هوتي *

واضح هو كه مراتب مذكوره بالا سے بڑے بڑے كار آمدني نتيجے نكلتے هيں چنانچه اگر كسي ملك ميں مصنوعي جنسوں كے استحصال پر محصول مقرر كيا جاوے اور وه جنسيں اُس ملك ميں جس اساني سے پيدا هوسكتي هيں اُسي آساني سے اُسكے قريب قريب بيگانه ملكوں ميں بهي طيار هوتي هوں تو نهايت ضرور هى كه اُس بيگانه ملكوں كي اُس جنس كي آمدني پر اُسي قدر محصول بلكه كچهه زياده مقرر كيا جاوے جو اپنے ملك ميں مقرر كيا گيا اسليئے كه جو محصول اپنے ملك كي جنس پر مقرر كيا گيا اُس سے استحصال كي لاگت ميں اول بعد محصول زيادتي هوگي اور دوسرے اُس تهوڑي مقدار كے پيدا كرنے كے زيادہ خرچ سے جسكي مانگ قيمت كى زيادہ هوجانے كے بعد باقي رهتي هى استحصال كي لاگت زيادہ هوجاويگي اب اگر بيگانه ملك كي آمدني پر محصول مقرر نكيا جاوے تو اُسي ملك ميں استحصال كي لاگت ميں اس سبب سے تخفيف هوگي كه بهت سي مقدار مطلوبه كے پيدا كرنے ميں اُسكي مناسبت سے اُس ملك والوں كا خرچ كم هوگا اپنے ملك كي اُن جنسوں كے پيدا هونے ميں اور اُنكے محصول ميں صرف تخفيف هي نهيں هوگي بلكه دونو موقوف هوجاوينگے اور اصل نتيجه يهه هوگا كه بيتهے بتهائے بيهت كي قباحت پيدا هوگي مگر جب كه اپنے ملك ميں پيداوار ارضي پر محصول مقرر هوتا هى اور بيگانه ملك سے اُسي قسم كي پيداوار هاتهه آسكتي هى مگر بيگانه ملك كي آمدني پر بمقابله محصول اپنے ملك كے كوئي محصول مقرر نهيں تو صرف يهه نتيجه هوتا هى كه اپنے ملك كي پيداوار كے جسقدر حصے پر نهايت زيادہ خرچ پڑتا هى اُسي قدر كي پيداوار موقوف هوجاتي هى يعني كهيتي كے سرمايه كا وه حصه جو نهايت كم بار اور هوتا هى عليحده كيا جاتا هى يا وه صرف هوجاتا هى اور پهر دوباره قايم نهيں هوتا اور جو كمي كه اس [illegible] ميں آتي هى اُسكو بيگانه ملك كي آمدني سے پورا كيا جاتا هے [illegible] ملك كے باعث سے [illegible] كي لاگت استحصال [illegible] جنسوں كي حالت ميں تخفيف [illegible] زيادہ هوگي [illegible] كه [illegible] كي لاگت استحصال [illegible]

[illegible]

زیادہ ہونے کے کم ہوجاتی ہی اور جبتک کہ لوگوں کی حالت اُس تبدیل کے موافق نہیں ہوتی اور قیمت پھر اپنی حالت اصلی پر عود نہیں کراتی کھیتی کی پیداوار پر قیمت زیادہ ہوتی رہتی ہی مثلاً بلاد انگلستان میں جو بھاری محصول آج کل شیشہ آلات کے بنانے پر لگتا ہی اُسکے مقابلہ میں اگر ملک غیر کے شیشہ آلات کی آمدنی پر محصول مقرر نکیا جاتا تو انگلستان کے لوگ آخر کار شیشہ آلات بنانے چھوڑ دیتے یا اگر انگلستان میں بعض بعض شیشہ آلات کے کارخانے محصول سے بری ہوتے اور بعض بعض پر محصول رہتا تو محصولی کارخانے تباہ ہوجاتے مگر کاشت اُن زمینوں کی جنکے محصولات دھک انگلستان میں ادا کئیے جاتے ہیں اُن زمینوں کی جنس پر جن پر وہ محصول نہیں لگتے یا اسکات لنڈ کے بلا محصولی مویشی اور غلہ یا ارلینڈ کے بلا محصولی پیداوار کی آمدنی کے سبب سے چھوڑی نہیں جاتی غرض کہ جو اراضیات انگلستان میں محصولات دھک کے تابع ہیں پیداوار اُسسے حاصل ہوئی جاتی ہی اور زرلگان بھی اُن سے حاصل ہوتا ہی اگرچہ محصول کی گرانباری سے پیداوار میں کمی ہوتی ہی اور اُس سے زیادہ لگان میں کمی آجاتی ہے *

پہلے اس سے کہ محصولات دھک کی بحث ختم کیجاوے یہہ امر مناسب متصور ہوا کہ ایک اور غلطی جو اُن محصولوںکی بابت پائی جاتی ہی واضح کیجاوے یعنی عوام کو یہہ بات دلنشیں ہی کہ محصولات دھک لگان کی نسبت تعداد میں زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتے ہیں مگر ہماری راے میں اُسکے برعکس ہوتا ہے *

واضح ہو کہ محصولات دھک کے واسطے جو حصہ پیداوار میں مخصوص ہی وہ معین ہی اور جو حصہ کہ لگان میں جاتا ہی وہ معین نہیں چنانچہ پیداوار کے بیسویں حصہ سے محصول دھک کا کبھی زیادہ نہیں ہوتا [illegible] لگان کے واسطے [illegible] ضرور نہیں کہ وہ پیداوار کا [illegible] حصہ ہووے یا [illegible] بلکہ یہاں تک ممکن ہی کہ چوتھائی یا تہائی یا آدھا یا اُس سے زیادہ بھی ہووے حاصل یہہ کہ جہاں لگان کا حصول ممکن نہیں ہوتا وہاں محصول دھک حاصل ہوسکتا ہی مگر جب کسی اراضی سے لگان اور محصول دھک [illegible]

حاصل ہو سکتے ہیں تو اُن دونوں کے بڑھنے کی قوت میں کچھہ مشابہت نہیں ہوسکتی چنانچہ یہہ بات بیشی لگان کی تمثیل ذیل سے واضح ہوگی *

فرض کیا جاتا ہی کہ ایک ملک دس ضلعوں پر منقسم ہی اور یہہ دسوں ضلع نمبر ایک سے نمبر دس تک نامزد کئے جاتے ہیں اور یہہ سب ضلع باہم مساوی المقدار ہیں مگر اُن ضلعوں کی یہہ کیفیت ہے کہ ایک سے دوسرا ضلع درجہ بدرجہ زرخیزی میں کم ہی چنانچہ ضلع نمبر ایک میں ایک مقدار خرچ معروض کے ذریعہ سے دوسو کوارٹر غلہ پیدا ہوتا ہے اور اُسی خرچ معروض سے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں درجہ بدرجہ دس دس کوارٹر کے حساب سے غلہ کم پیدا ہوسکتا ہی یہاں تک کہ ضلع نمبر دس میں صرف سو کوارٹر ہو سکتے ہیں اب سمجھنا چاہیئے کہ ضلع نمبر ایک سے صرف کاشت کا خرچ اور بیس کوارٹر محصول دھک کے حاصل ہوتے ہیں اور کچھہ لگان حاصل نہیں ہوتا اور جبکہ غلہ کا مول اسقدر زیادہ ہو جاوے کہ نمبر دو کی کاشت ہو سکے تو نمبر ایک اور دو سے محصول دھک کے واسطے اُنتالیس کوارٹر اور نمبر ایک سے لگان کے لئے دس کوارٹر حاصل ہونگے اور جب نمبر تین زراعت کے قابل ہوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین کے محصول دھک میں ستاون کوارٹر اور نمبر ایک اور دو کی لگان کے لئے تیس کوارٹر دیئے جاوینگے اور جب نمبر چار کاشت کے قابل ہوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار کے محصول دھک میں چوہتر کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین کے لگان کے لیئے ساٹھہ کوارٹر ادا کیئے جاوینگے اور جب نمبر پانچ کاشت کے قابل ہوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار اور پانچ پر محصول دھک کے واسطے نوے کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین اور چار پر لگان کے لئے سو کوارٹر دینے پڑینگے اب محصول دھک سے لگان زیادہ ہوا اور اُسکی آیندہ زیادتی حیرت انگیز ہوگی چنانچہ جب نمبر چھہ بونے جوتنے کے قابل ہوگا تو محصول دھک ایکسو پانچ کوارٹر اور لگان ڈیڑھ سو کوارٹر ہوگا اور جب نمبر سات کی زراعت کی نوبت پہونچیگی تو محصول دھک ایک سو ایس کوارٹر اور لگان دوسو دس کوارٹر ہوگا اور جب نمبر آٹھہ کاشت کے قابل ہوگا تو ایکسو چھتیس کوارٹر دھک اور دو سو اسی کوارٹر

لگان ہوگا اور جب نمبر دو کاشت کے قابل ہوگا تو محصول دھک ایکسو چوالیس کوارٹر اور لگان دس سو ساتھہ کوارٹر لگے گا اور جب نمبر دس کاشت کیا جاویگا تو محصول دھک ایکسو پچیس کوارٹر اور لگان چار سو پچاس کوارٹر ہوگا اور اگر بجاے ایسی نئی زمینوں کی زراعت فرض کرے کے جنکی زرخیزی درجہ بدرجہ کم ہووے یہہ تصور کیا جاوے کہ ایک ہی زمین میں زیادہ سرمایہ لگایا جاوے جسکی پیداوار درجہ بدرجہ سرمایہ زاید کی مناسبت سے گھٹتی جاوے تو یہی نتیجہ ظاہر ہوگا ہاں یہہ ہماری غرض نہیں ہی کہ جو کچھہ ہمنے فرض کیا ہی ویساہی حقیقت میں ہوتا ہے بلکہ غرض یہہ ہے کہ ہماری فرض کی ہوئی باتوں سے وہ طریقہ ظاہر ہوتا ہی جسپر واقعات وقوع میں آتے ہیں اور حالات مرقومہ بالا سے یہہ امر واضح ہوتا ہی کہ درصورت نہوے موانع کے بیشی لگان اور بیشی محصول میں کیا مناسبت قایم رہتی ہی مگر یہہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ علاوہ اُس حالت کے کہ تمام اضلاع مذکورہ جو ایک دوسرے کے بعد بوئی جانی فرض کئے مساوی المقدار ہوویں اور سرمایہ مساوی المقدار ہر مرتبہ استعمال میں آوے اور کسی حال میں ترتیب کے ساتھہ درجہ بدرجہ واقعات مذکورہ ظہور میں نہ آوینگے چنانچہ اگر منجملہ اور ضلعوں کے کسی ضلع سے ضلع نمبر دس کا دس حصہ بڑا ہووے اور اُس میں دس گنا سرمایہ صرف ہووے تو تمام پیداوار قابل محصول میں اس ضلع کے ذریعہ سے بجاے سوکوارٹر کے ایکہزار کوارٹر زیادہ ہوگی اور محصول دھک ایک سو چوالیس کوارٹر کے بجاے دو سو چوالیس کوارٹر ہو جاویگا اور زرلگان تین سو ساتھہ کوارٹر سے چارسو پچاس کوارٹر ہونگے بطرزیں ایسی صورت میں محصول دھک زرلگان سے زیادہ بڑھیگا یہہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ محصول دھک اور زرلگان میں ایک ہی وقت میں بیشی نہیں ہوتی اسلیئے کہ جب اراضی پیداوار زاید پیدا کرنے کیلیئے کاشت کی جاتی ہی اُس سے پہلے ہی غایت درجہ کا لگان بڑھ جاتا ہی اور اُس وقت نہیں مانگ کی گرم بازاری ہوتی ہی لیو پیداوار مزید سے اثر مخالف مانگ پر نہیں پہونچتا مگر بعد پیدا ہونے پیداوار زاید کے محصول دھک کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہی اور اسی وجہہ سے یہہ دستور ہی کہ جب لگان میں

چندے تحسف آجاتي هی تو محصول دهک میں زیادتی هوتی هی اور شاید یهي وجهه منجمله اُن وجوه کے هی که عوام الناس کي راے میں لگان کے زیادہ هونے کي میلان کي سمت محصول دهک کا میلان زیادہ هونے پر بیش از بیش هی اور علاوہ اسکے یهه وجهه بهي عوام کو منقوش خاطر هی که سیکڑوں برس سے بلاد انگلستان میں اراضي کي تقسیم در تقسیم هوتي آئي هی اور برخلاف اسکے محصول دهک میں باستثناء اُسکے تهوڑے جزو کے جو پادریوں کے سوا اور لوگونکا مملوک اور مقبوض هے تقسیم واقع نہیں هوئي چنانچه ایک معین وقف کا قابض و متصرف اُسقدر اراضي سے محصولات دهک آج کل حاصل کرتا هی جس سے تین سو برس پہلے اُسکا مورث حاصل کرتا تها لیکن تین سو برس پہلے وهي زمین ایک یا دو شخصوں کے قبض و تصرف میں هوگي اور اب وہ زمین دس یا بیس شخصوں میں منقسم هوگئي پس یهه امر ممکن هی که صرف ایک زمیندار کي اوسط آمدني کي نسبت جسقدر آمدني اُس وقف کے قابض قدیم کي تهي قابض حال کي آمدني اُس سے زیادہ هی مگر اس علاقه کے زمینداروں کي آمدني کے مجموعه کے مقابله میں قابض حال کي آمدني بہت کم هی خلاصه کلام یهه که یهه بات بطور یک عام مسئله کے هی اور همکو اُسکي صحت میں کچهه شک و شبهه نہیں که جس ملک میں ترقي روز افزوں هوتي هی اُس میں مقدار محصول دهک کي اُس زمین کے ترقي پانے والے لگان کي نسبت جس سے وہ محصول حاصل هوتا هی کم ترقي کریگي *

بوجوه مذکورہ بالا یهه امر واضح هی که نو آباد یا کم آباد ملکوں میں جہاں اراضي کي کثرت اور کهیتي کے سرمایه کي قلت کے باعث سے لگان قریب العدم هوتا هی تمام اراضیات سے بقدر محصول دهک کے کوئي ذریعه ایسا نہیں جس سے پادریوں کي پرورش هوسکے چنانچه یهي باعث تها که جب بني اسرائیل نئي نئي بستیوں میں بسے تو وہ محصول اُنکے [illegible] تها اور اسي وجهه سے ڈینش اور سیکسن [illegible] قوموں نے جو [illegible] هیں بهي محصول اختیار کیئے تهے اور ملک کینیڈا واقع امریکه میں [illegible] لوگ نئے چاکریسے اخراجات [illegible] کے واسطے جو زمینیں وقف کي گئیں اُسسے مطلب حاصل نہوا [illegible]

میں محصول دهک کا مقرر هونا مناسب وقت تھا اگرچه وہ تدبیر مملکت کے خلاف هوتا جو زمینیں که وقف کے ارادے سے دی گئیں وہ اُن زمینوں کے درمیان میں جنپر خوب تردد هونا هی خراب و افتادہ پڑی هیں اور اُنکے باعث سے آبادی کی ترقی موقوف رهی اور لوگوں کے آنے جانے میں هرج واقع هوئی اور پاس پڑوس کے لوگوں کی دولت و سامان میں نقصان آیا هاں یہه امر ممکن هی که پانسو برس بعد اُن زمینوں سے بہت سا ذخیرہ حاصل هو *

لگان اور منافع اور اجرت کي مقدارون میں کیا مناسبت هی

واضح هو که مراتب مذکورہ بالا میں اُن بڑے تین گروهوں کا بیان هو چکا جن میں پیداوار کی تقسیم هوتی هی اور وہ عام قاعدے بھی مذکور هو چکے جنکی رو سے اقسام پیداوار کی مالیت مقرر هوتی هی اب یہاں اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا هی جنکی رو سے یہه بات قایم هوتی هی که زمیندار اور سرمایه والے اور محنتی لوگ اپنا اپنا حصه کس کس مناسبت سے تقسیم عام میں حاصل کرتے هیں یعنی لگان اور منافع اور اُجرت کی مقداریں باهم کیا مناسبت رکھتی هیں *

اِصطلاحات

واضح هو که همیں اُن مشہور اِصطلاحوں کی پیروی کی جنکی رو سے زمیندار اور سرمایه والے اور محنتی لوگوں کی قسموں تمام اِنسانوں کی تقسیم اور لگان اور اُجرت اور منافع کی قسمیں هر کلی کی اِصطلاح کی [illegible] هوتی هی اور لگان کی هم یہه تعریف [illegible] هیں [illegible] حاصل [illegible] اِتفاق کے ذریعه [illegible] حاصل هوتا هی اور اُجرت [illegible] تعریف هی که وہ [illegible] کی جزا هی اور منافع احتیاط کا ثمرہ هی واضح هو که بادی النظر میں یہه تقسیمیں متباین معلوم هوتی هیں مگر جب غور سے نظر کیجاتی هی تو وہ تقسیمیں اِتنی باهم مخلوط هیں که هزار مشکل سے ایسی ترتیب اُنکی کر سکتی هیں که

بعض حالتوں میں بے ربط اور اکثر وقتوں میں بے اصل بہو مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ترتیب کا معاملہ واقعات کی نسبت زبان کے ساتھہ زیادہ علاقہ رکھتا ہی چنانچہ صحیح اور نا ربط اصطلاحیں مقرر کرنے سے اگر ہم حافظہ کے امداد و اعانت کر سکیں تو ہمارا مطلب پورا پورا حاصل ہوجاویگا *

ہم اُس مضموں پر دوبارہ توجہہ کرکے جسپر پہلے اِشارہ کر چکے ہیں گفتگو شروع کرتے ہیں یعنی اکثر اوقات انفصال اس امر کا دشوار معلوم ہوتا ہی کہ فلاں آمدنی کو لگان کہنا چاہیئے یا نہیں چنانچہ جب کسی کاشتکار ہوشیار کو ایک معین میعاد کے لئے زمیں ٹھیکہ پردیجائے تو ایسا اِتفاق اکثر ہوتا ہی کہ اُس کاشتکار کے باعث سے زمیں مذکور کو درستی اور ترقی نصیب ہو جاتی ہی اور اسی وجہہ سے بعد انقضاے میعاد ٹھیکہ کے پہلے زمانہ کی نسبت زمیندار کو لگان زیادہ حاصل ہو سکتا ہی مثلاً جس دلدل کی زمیں سے ایک روپیہ فی ایکڑ سالانہ حاصل ہوتا تھا بعد اُسکے جب حال اُسکا بدلا گیا یعنی زراعت کے قابل یا چرائی کے لائق ہوئی یہاں تک کہ فی ایکڑ دس روپیہ سالانہ کی لیاقت حاصل ہوگئی تو اس محاصل زاید کو لگان کہنا چاہیئے یا منافع واضح ہو کہ یہہ بیشی محاصل کی زرخیزی زاید کے سبب سے جو اراضی کو بالاستقلال عارض ہوئی ظہور میں آئی اور زمیندار اس بیشی کو بغیر سعی کسی تکلف کے حاصل کریگا عرصکہ اس بیشی محاصل اور لگان سابق کی صورت میں کچھہ تمیز نہیں ہو سکتی اور برخلاف اُسکے بیشی مذکور کاشتکار کے احتیاط کے سبب سے وقوع میں آئی اِسلیئے کہ اُسنے غرض بعید یعنی ترقی اراضی کے واسطے وہ محنت لگائی جسکو سامان عیش و نشاط حال کے مہیا کرنے میں صرف کر سکتا تھا چنانچہ اگر خود زمیندار اُس زمین کو اپنی کاشت میں لاتا اور اُسکی درستی اور ترقی مستقل کے لیئے وہ محنت صرف کرتا تو اُس ترقی سے جو محاصل زاید حاصل ہوتا وہ صریح منافع کہلاتا نظر برین کمال اقتضائے مصلحت [illegible] ہوتا ہی کہ جب کاشتکار کے ترقی دینے سے محاصل زاید پیدا ہو [illegible] نفع کے نام سے پکارا جاوے اسلیئے کہ حقیقت میں [illegible] کے نام سے نامزد ہوتے ہیں جسیکہ [illegible] میں داخل تھی مگر [illegible]

سوال ہو سکتا ہی کہ ترقی کا سامان کس شخص کا سرمایہ ہی جواب اُسکا یہہ ہی کہ وہ سامان پٹہ داری کے زمانہ میں کاشتکار کا سرمایہ تھا اور بعد انقضاے میعاد پٹہ کے زمیندار کا سرمایہ ہوگیا اِسلیئے کہ ترقی مذکورہ کے سامانوں کو زمیندار نے اُس وسیلہ سے خرید کیا کہ اُس نے پٹہ داری کے دنوں میں لگان کے زیادہ نکرنے کا عہد کیا تھا *

ہاں یہہ استفسار اب ہم سے ہوسکتا ہی کہ ہر ضلع میں جہاں زراعت بخوبی ہوتی ہی جس جس ترقیکے ذریعہ سے اراضی کی حالت کو ترقی نصیب ہوئی کیا اُن سامانوں کا نام سرمایہ ہونا چاہیئے اور نام اُن سامانوں کا ہمیشہ کے لیئے یہی چلا جاوے ضلع لنکنشائر میں زمینداری کے جس علاقہ کی زمینوں کو زمینوں نے سمندر سے نکالکر ٹھیک ٹھاک کیا اُس علاقہ کے مالک کو جو کاشتکار محاصل دیتے ہیں کیا اُس محاصل کو لگان کہنے کے بجاے اُس سرمایہ کا منافع کہنا چاہیئے جو اراضی مذکورہ کی بر آمد پر پندرہسو برس گذرے خرچ ہوا تھا جواب اس سوال کا یہہ ہے کہ لگان اور منافع کا فرق و تفاوت تمام مفید کاموں کی غرض سے اُسوقت زایل ہوجاتا ہے کہ وہ سرمایہ جسکی بدولت محاصل حاصل ہوتا ہی ایسے شخص کی ملکیت میں ہدیہ یا وراثت کے ذریعہ سے آوے جسکے اجداد اور سعی و کوشش سے وہ سرمایہ حاصل ہوا ہو چناچہ جہاز بنانیکے کارخانہ یا ہل اوتاریکی جگہ یا گھاٹ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جہاز بنانیکے [illegible] عیش و نشاط کے [illegible] ہوتا مگر یہہ باقی ہر قسم کی ملکیت قابل انتقال [illegible] منسوب ہوسکتی ہی اسلیئے کہ ہر قسم کی حقیت خرید [illegible] اور [illegible] اُسکا صرف کیا جاسکتا ہی غرض کہ جو [illegible] ترتیب [illegible]

میں قرار دیگئی اگر وہ قایم رہی تو جسکو تمام علماے انتظام مدن نے لگان قرار دیا اُسکو منافع بھي کہنا چاھیئے *

علاوہ امر مذکورہ بالا کے یہہ امر بھي واضح ہو کہ ایسے کام بہت کم ھیں جسمیں جسماني یا نفساني بڑي بڑي قوتیں لگانے سے بہت سا معاوضہ حاصل ہوتا ہو اور استعداد سے ہرکام بطور معقول اور کمال آساني سے ہوسکتا ھی بظور برین اکثر ایسا پایا جاتا ھی کہ جس جس کو کوئي اول درجہ کا کاریگر طیار کرتا ہے یا جس خدمت کو وہ ادا کرتا ھی مول اُسکا اوسط درجہ کي قیمت سے زیادہ ہوتا ھی مگر اُسمیں اوسط درجہ کي محنت سے محنت کم لگتي ھی مثلاً جیسے کہ سروالتراسکات صاحب ایک مہینہ کے عرصہ میں تین گہنتہ في یوم کي محنت سے ایک بڑي کتاب تصنیف کرسکتے تھے اور اُس کتاب کے لکھنے سے پانچہزار یا دس ہزار روپئے حاصل کرسکتے تھے باقی اور کوئي مصنف اُسیطور پر محنت کرنے سے تین مہینے میں ایک جلد کتاب کمال دقت و دشواري سے تصنیف کریگا اور ہزار دشواري سے پانسو روپئے مول اس کتاب کا ہوگا *

بہت سا معاوضہ جو ایسي محنت کرنیوالے کو حاصل ہوتاھے جیسے بڑي استعدادوں کي امداد واعانت سے کام انجام کنا اُسکو لگان کہنا چاھیئے یا اجرت واضح ہو کہ معاوضہ مذکورہ قوت خداداد سے حاصل ہوتا ہے اسلیئے وہ لگان معلوم ہوتا ھی مگر چونکہ شرط اُس کے حصول کي محنت بھي ھی اسلیئے وہ اجرت معلوم ہوتا ھی غرض کہ یکساں محنت سے لگان بھي کہہ سکتے ھیں جو محنتي حاصل کرتا ھی اور اجرت بھي کہہ سکتے ھیں جو مالک مقدرتي ذریعہ کا پاتا ھی مگر جو کہ اُس معاوضہ میں سے بعد مجرا ہونے اوسط اجرت کے کچھہ باقي بچتا ھی تو وہ فاضل قدرت کي بخشش ھی اسلیئے اسکو لگان کے نام سے پکارنا نہایت مناسب سمجھا اسي وجہہ سے ہم اتفاقي منافع کو بھي صحیح طور سے لگان کہہ سکتے ھیں یعني وہ حاصل منافع جو سرمایہ کے استعمال کے بعد مجرا دیئے [illegible] کے سرمایہ والے کو حاصل ہوتا ھی چنانچہ اسیطرح [illegible] کو ناگاہ حاصل ہوجاتا ھی [illegible] رکھتے ھیں یا جب کوئي شخص

شاهي جاندان کا استمال کرے تو وہ منافع اُن لوگوں کے هاتهہ آتاهی جنکے پاس کالے کپڑے طیار رهتے هیں اگر کوئي کہاں کہودنے والا ایگلسي جزیرہ کا تانبی کي کہان میں چاندي کي کہان پالیوے تو اُسکے ذریعہ سے جو محاصل زاید اُسکو هاتهہ آوے وہ بهي منافع اتفاقی میں داخل هی اگرچہ یہہ ضرور هی کہ اس چاندي کا حصول بهي احتیاط اور محنت کے ذریعہ سے هوگا مگر اُس احتیاط اور محنت کا بدلا مساوي‌المقدار وہ تانبا هوتا اور جو چاندي سے زیادہ قسمت ملیگي وہ قدرت کي بخشش کہلاویگي اور اسي وجہہ سے وہ محاصل لگان سمجها جاویگا *

اُجرت اور منافع میں زیادہ فرق قایم کرنا مراتب مذکورہ بالا سے بہت دشوار هی اِسلیئے کہ ایسي حالتیں بہت کم هیں کہ اُسمیں سرمایہ کو خرچ سے محفوظ رکهیں اور بلا اهتمام یا تبدیل کے سرمایہ کي مالیت ترقي پاوے اور احتمال هی کہ اُنهي حالتوں کے مثال میں شراب اور لکڑے داخل هیں مگر شراب کے حوض اورُ لکڑي کے جنگل کي جهرگیري میں اگر یکقلم غفلت ہوئي جاوے تو اُسمیں بهي خرابي آجاتي هی غرض کہ معمولي قاعدہ یہہ ٹهرا کہ سرمایہ وہ وسیلہ هی کہ اگر اُس سے نفع حاصل کرنا منظور هووے تو اِستعمال اُسکا ضروري و لابدي هوتا هی اور جو شخص اِستعمال کا اهتمام کرتا هی تو اُسکو یہہ بات لازم هی کہ محنت کرے اور مشقت اُٹهاوے یعني کسیقدر یہہ بات اُسکو لازم هی کہ اپني سُستي کو رفع کرے اور شوق کے کاموں کو چهوڑے اور طرح طرح کي تکلیفیں [illegible] اور اُن شخصوں کے فراق کي اُٹهاوے جنکے ساتهہ [illegible] میل [illegible] ضروري [illegible] اور اکثر اوقات [illegible] باتوں کو بهي قبول کرے جو اُسکے منصب و مرتبہ کے قابل [illegible] اور [illegible] حالتوں [illegible] مادي سرمایہ کے لیئے محنت کي ضرورت [illegible] هی تو [illegible] هی [illegible] سرمایہ [illegible] ضروري هوتي [illegible] اعمال اور فہم و [illegible] سرمایہ هی کہ مادي سرمایہ کي نسبت اُسکے حفظ و تحصیل میں بڑا خرچ پڑتا هی اور اُسکا محاصل بهي زیادہ ملتا هی لیکن جو کہ اُس کا انتقال واقع نہیں هوسکتا یعني ایک آدمي کي لیاقت دوسرے آدمي کو نہیں ملتي [illegible]

تک اُسکا قابض خود محنت مشقت نہیں کرتا تب تک اُس سے کچھہ حاصل نہیں ہوتا *

پس اب محنت مذکورہ کے معاوضہ کو اُجرت کہنا چاہیئے یا منافع اُسکے خاص اُس جزو کو اُجرت پکارنا چاہیئے جو عمر سرمایہدار محنتی کی مقدار محنت اور تکلیف کا کافی معاوضہ ہوتا ہی اور جسکہ سرمایہ والے کی بڑی قدرتی استعدادوں یا اتفاقات مفیدہ کے باعث اوسط معاوضہ سے زاید حاصل ہووے تو وہ حاصل منافع حسب امور مذکورہ بالا لگان کہلاتا ہی لیکن جس محاصل کی بابت گفتگو در پیش ہی وہ وہ ہی جو سرمایہ کے اِستعمال سے بعد مجرا دیئے سرمایہ کے معمولی سود کے جو سرمایہ والوں کے اجتناب کا معاوضہ ہوتا ہی اور بعد وضع اُس معمولی اُجرت کے جو اُسکی محنت کا معاوضہ ہوتا ہی اور نیز بعد منہائی غیر معمولی فائدہ کے جو اِتفاق سے حاصل ہوتا ہی ہاتھہ آتا ہی *

واضح ہو کہ یہہ مقدمہ مذکورہ چند مثالوں سے واضح ہوگا چنانچہ کمال کوشش سے چند مثالیں ایسی پائی گئیں جن میں سرمایہ والے کی محنت کا معاوضہ اُسکی اور آمدنوں میں مخلوط نہیں ہوتا بلکہ ایک رقم علحدہ قایم رہتی ہی جیسے ہنڈوی کی دوکان چنانچہ اِس پیشہ والے کا یہہ کام ہےکہ ہنڈی کی مدتی پوری ہونے سے پہلے وہ شخص اُسکا روپیہ ادا کرتا ہی اور منجملہ اُس روپیہ کے کچھہ سود بٹے کے نام سے بشرح مقررہ فی صدی سالانہ کے ہنڈی کی بابت کاٹ لیتا ہی اور اس کے دنوں میں جب روپیہ کا بازار اعتدال پر ہوتا ہی تو شرح بٹے کی فی صدی چار روپیہ سالانہ سے تین روپئے تک بدلتی رہتی ہی اور کبھی اڑھائی روپیہ تک بھی گھٹ جاتی ہی بادی النظر میں ایسے پیشہ کا وجود ایک اچنبے کی بات اِسلیئے معلوم ہوتی ہی کہ جو کچھہ اور محنت زاید کا معاوضہ تو درکنار رہا جو روپیہ اُسمیں برتا جاتا ہی اُس سے اِتنا بھی منافع حاصل نہیں ہوتا جتنا کہ سرکار میں جمع کرنے سے حاصل ہوسکتا ہی اصل حقیقت یہہ ہی کہ وہ پیشہ ایسا ہی ہی کہ اگر روپیہ اپنا اُسمیں لگاتا ہی تو کوئی شخص اُسکو قبول نکریگا *

[illegible] تو وہاں کے سوداگروں کے پاس [illegible] بہت سا روپیہ موجود رہتا

هی چنانچه انگلستان میں کوئی علاقه بیع یا رهن هوتا هی جب تک
اهل قانون کی معروف تکمیل اُس معامله کی نهیں هوتی تب تک رهن
و قیمت کا روپیه مهاجن کی کوٹهی میں جمع رهتا هی اور وه روپیه کسی
معامله دیرپا میں لگایا نهیں جاتا هاں اِتنا هوتا هی که ایک ایک هفته کی
میعاد اور ایک ایک هفته کی میعاد پر قرض دیا جا سکتا هی اور حقیقت
یهه هی که اس روپئے کے بیکار پڑے رهنے سے نهایت قلیل سود پر قرض
دینا نهایت عمده بات هی حاصل یهه که هنڈوی والے کا یهه کام هوتا هی
که اُس روپیه کو هفته هفته کی میعاد بلکه کبهی کبهی روز روز کی میعاد پر
سود معین کی شرح سے قرض لیتا هے اور اُسی روپیه کو ایک ایک یا دو
دو یا تین تین مهینے کی میعاد پر بشرح سود زاید قرض دیتا هی مثلاً
دو روپیه فیصدی کے سود سے روپیه لیا اور تین روپیه کی شرح سے قرض دیا*

یهه امر ظاهر هے که اس اوکهے کام میں بهت سی معلومات اور نهایت
هوشیاری چاهیئے چنانچه صراف مذکور کو یهه لازم هے که اکثر بڑے بڑے
سوداگروںکے حالات سے واقفیت رکهے تاکه اُن لوگوں کے هنڈی پرچه کی سکار
ولگهت کی قدر و منزلت سے آگاه رهے اور دوام تحقیق و تفتیش سے
معلومات اپنی تازه رکهے اور رموز اور اشارات سے نتیجے نکالے اور کام انجام دینے
کے واسطے اتنی هوشیاری درکار هے که روپیه کی آمدنی ایسے ایسے وقتوں پر
هونی چاهیئے که دوسروں کا روپیه عین اقرار پر ادا کرے یهه معلومات اور
وه فهم و فراست اور خوش معاملگی جس سے وه اُن معلومات کو کام میں
لاتا هی اُسکا غیر مادی یا ذاتی سرمایه گنی جاتی هیں مگر باوجود اِسکے
مادی سرمایه کا بهی اُسکے پاس موجود هونا ضروری هے اور موجود هونے
سے یهه غرض نهیں که وه روپیه اُس پیشه میں لگاوے اِسلیئے که کوئی
شخص ایسے کام میں روپیه اپنا نهیں لگاتا بلکه اس واسطے چاهیئے که
لوگوں میں اعتبار اُسکا قایم رهے لوازم خود شود وه صراف دیتا هی وه اتنا
[illegible] هوتا هے که اُسکی [illegible] کچهه بهی جوکهوں هووے تو
[illegible] اُسکو روپیه قرض دیدیا [illegible] صراف مذکور کے واسطے یهه
وثیقه نهایت عمده هے که اُسکی یهه شهرت قایم رهے که وه بڑا سرمایه والا
هے تاکه جب کبهی اُسکی معمولی آمدنی میں کوئی خلل دکهائی پڑے
تو اپنے سرمایه سے لوگوںکا قرضه ادا کرے اور اُسکو یهه امر ضرور چاهیئے

کہ وہ اپنے سرمایہ کو ضایع نکرے بلکہ اُس سے بطریق ناراور کام لے اور حاصل
منافع سالانہ کو اپنے خرچ میں لاوے علاوہ اسکے جو ساکہہ اُسکی اس سرمایہ
سے ہوتی ہی وہ علحدہ فائدہ ہی *

فرض کیا جاوے کہ ایک ہنڈی والے کا سرمایہ دس لاکہہ روپئے ہیں
جو اُسنے بحساب فی صدی چار روپیہ سود پر قرض دے رکہے ہیں اور اُس
کو اس قدر کافی علم اور غایت ہوشیاری اور کمال نیک نامی کار و بار اور
دولت معدنی کے مقدمہ میں حاصل ہی کہ ایک سال میں مقدار اوسط
کے حساب سے چالیس لاکہہ روپیہ فی صدی دو روپیہ سود پر لے سکتا ہی
اور اُس روپیہ کو دس روپیہ فی صدی کے حساب سے قرض دے سکتا ہی
اور جب کہ اُسکو اس کام میں چالیس ہزار روپیہ سالانہ حاصل ہوگا تو
یہہ روپیہ اجرت ہی یا منافع ہی *

علی‌ہذالقیاس انگلستان میں جس سرمایہ کے استعمال سے سرمایہ
والے کو دس روپیہ فی صدی حاصل ہوسکتے ہیں تو ایسا اتفاق اکثر ہوتا
ہے کہ وہ شخص اُس سرمایہ کو جزیرہ جمئیکا یا کلکتہ میں کسی کام میں
لگاتا ہی اور پندرہ بیس روپیہ فی صدی حاصل کرتا ہے اگر سرمایہ والا
اپنے پانچ لاکہہ روپیہ لیکر جزیرہ جمئیکا میں جاوے اور وہاں کی آب وہوا
اور غیر شخصوں کی صحبت گوارا کرے اور اُسکو یہہ معلوم ملے کہ اُسکی
آمدنی پچاس ہزار روپیہ سالانہ سے زاید ہوکر پچہتر ہزار روپیہ کو پہونچے
تو یہہ پچیس ہزار روپیہ زاید اُسکی اجرت ہیں یا منافع ہیں *

ہاں اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ منجملہ ان پچیس ہزار روپیہ
زاید کے جس جزو کے ذریعہ سے کسی نے سرمایہ والے کی اُسی قسم کی
خدمت خریدی جاوے تو اُسکو اجرت تصور کرنا چاہئیے مگر اس
خدمت کی غایت سے غایت اجرت پانچ ہزار روپیہ فی سال ہوسکتے ہیں
باقی بیس ہزار روپیہ کو ہم صحیح طور سے اجرت کہہ سکتے ہیں جسکو
پانچ لاکہہ روپیہ کا قابض پاسکتا ہی اور منافع بھی قرار دے سکتے ہیں
جسکو ہر شخص پاسکتا ہی جو جزیرہ جمئیکا میں محنت کرنے پر
راضی ہی [illegible]

قدر استنباط [illegible]
وہ ہوجاتے ہیں کہ [illegible] سرمایوں کا منافع ایک [illegible]

خاص کي محنت یعني اهتمام کے محنت کي اجرت کا نام هی مگر حقیقت یہہ هی کہ منافع ایک شے مستقل هی جسکا انتظام اصول حداگانہ کے ذریعہ سے هوتا هی اور اهتمام کي قیمت کي مقدار یا سعي یا هوشیاري کے ساتهہ منافع کو کچهہ علاقہ نہیں چنانچہ مستعمل سرمایہ کي مالیت پر منافہ کا حصر هوتا هی یعني منافع کي کمي بیشي بقدر کمي بیشي سرمایہ کی هوتي هی اگر دو کارخانہ داروں کي نسبت یہہ فرض کیا جاوے کہ منجملہ اُنکے ایک آدمي دس هزار روپئے کا سرمایہ اور دوسرا بہتر هزار روپئے کا سرمایہ ایک ایسي جگہہ استعمال کرتا هی کہ وهاں فیصدي دس روپئے کے حساب سے کارخانوں کے سرمایہ کا معمولي منافع پڑتا هی تو پہلے شخص کو هزار روپیہ سالانہ اور دوسرے شخص کو سات هزار تین سو روپیہ سالانہ منافع کي امید هوگي مگر اُن دو نوں شخصوں کے اهتمام کي محنت قریب قریب بلکہ ایکساں هوگي اور بہت سے بڑے بڑے کارخانوں میں ایسي قسموں کي محنتیں کسي بڑے متصدي کے سپرد رهتي هیں اور جو اجرت اُس متصدي کي هوتي هی وهي محنت اهتمام اور سربراهي کي واجبي قیمت سمجهي جاتي هی اگرچہ تنقیح اس اجرت کي صرف متصدي کي محنت و هوشیاري کے لحاظ سے نہیں بلکہ اُسکے اعتبار اور دیانت کے لحاظ سے بهي هوتي هی مگر کبهي وہ اجرت اُس سرمایہ سے کوئي معین نسبت نہیں رکهتي جسکا وہ اهتمام کرتا هے اگرچہ سرمایہ والا تمام محنت سے پاک صاف هوجاتا هی پهر بهي یہہ امید اُسکو هوتي هی کہ منافع اُسکا مقدار سرمایہ سے ایک حساب معین کے ساتهہ مناسبت رکهے انتهی *

واضح هو کہ [illegible] کے بعد [illegible] مذکورہ بالا کو [illegible] سمجهہ کر [illegible] دیا یعني صرف [illegible] کے [illegible] کو اجرت [illegible] [illegible] کہ محنت سے متعلق رکهتي هوں [illegible] [illegible] کے استعمال [illegible] [illegible] خارج [illegible] آدم اِسمتهہ صاحب نے [illegible] بالا میں کمال [illegible] تحریر فرمائي هیں *

[illegible] یہہ فرض کیا گیا کہ سرمایہ والا [illegible] جسکا میں گیا سو وهاں [illegible]

پچیس ہزار روپئے سالانہ کے حساب سے محاصل زاید حاصل ہوا یعنی
یہہ امر ظاہر ہی کہ اگر کوئی دوسرا سرمایہ والا دس لاکھہ روپئے لیجاوے
تو در صورت تمام جمیع حالات مذکورہ کے پچاس ہزار روپئے زاید اُسکو
ہاتھہ آوینگے اور اس حصول کے واسطے یہہ امر ضروری نہیں کہ دوسرے
شخص کو پہلے شخص کی نسبت زیادہ محنت پڑیگی بلکہ حقیقت
میں کم محنت ہوگی اور یہہ انتظام بہتر معلوم ہوتا ہی کہ محض
محنت کے معاوضہ کا نام اجرت اور محض اجتناب کے معاوضہ کا نام
سود رکھا جاوے اور مجموعہ اجرت اور سود کے واسطے جو اجتناب و
محنت کا معاوضہ ہوتا ہی منافع نام قرار دیا جاوے اور ترتیب مذکور
سے یہہ لازم آتا ہی کہ سرمایہ والے دو قسموں پر منقسم کیئے جاویں ایک
وہ لوگ جو بیکار بیٹھے رہتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو کام کاج میں
پھنسے رہتے ہیں چنانچہ پہلے لوگوں کو سود اور دوسرے لوگوں کو منافع
ملتا ہی *

مگر معمولی اصطلاحوں اور ترتیب مقررہ کے ترک کرنے سے جو دقتیں
پیش آتی ہیں وہ ایسی بڑی ہوتی ہیں کہ اگرچہ تمام امور
زیادہ تر صحیح ہو جاویں مگر اُس تصحیح سے اُن دقتوں کا
کافی عوض نہیں ہوتا نظر بریں ہم اُس تمام محاصل کو مفہوم منافع
میں داخل کرتے ہیں جو سرمایہ کے استعمال سے بعد مجرا دیئے اُن
ابتدائی فائدوں کے جو لگان کے نام سے نامی ہوئے اور وضع کرنے اُس کافی
روپئے کے جو سرمایہ والے کو بشرط محنت اجرت کے طریقہ سے ہاتھہ
لگتا ہی حاصل ہوتا ہی مگر ایک بات میں آدم اسمتھہ صاحب سے
مخالفت کرنی پڑتی ہی اسلیئے کہ اگرچہ آدم اسمتھہ صاحب
یہہ کہتے ہیں کہ کسی ملک کے رہنے والے جو مفید علم و لیاقت رکھتے
ہیں وہ تمام اوصاف اُنکے اُس ملک کی دولت میں داخل ہیں اور وہ
اوصاف اُن وضعوں کے موضوعوں میں بطور قائم سرمایہ کے ہوتے ہیں مگر
جو منافع اُس سرمایہ سے حاصل ہوتا ہی آدم اسمتھہ صاحب اُسکو
عموماً اجرت کہتے ہیں چنانچہ پہلی کتاب کے دسویں باب میں وہ لکھتے
ہیں کہ سرمایہ کے مختلف [illegible] شرحوں سے منافع
حاصل ہوتی ہیں وہ [illegible] اجرتوں کی شرحوں کی "

بہ نسبت زیادہ قریب قریب ہوتي ہیں چنانچہ جو فرق و تفاوت عام مزدور اور وکیل یا نامي طبیب کي اُجرتوں میں پایا جاتا ہی وہ دو مختلف تجارتوں کے معمولي منافع کے فرق و تفاوت کي نسبت بہت زیادہ ہی انتہی *

ہماري اصطلاح اور صاحب ممدوح کي اصطلاح میں بشرطیکہ حاصل سرمایہ اُنکي اصطلاح میں منافع کہلاوے منجملہ اُس کمائي کے جسکو قانوني یا طبیب لوگ کماتے ہیں نہایت جزء قلیل اُجرت کے نام سے نامزد ہو سکتا ہی اِسلیئے کہ منجملہ اُنکے جو پیشہ والا چالیس ہزار روپیئے سالانہ کے حاصل کرنیکے واسطے کوئي محنت کرتا ہی تو اُس محنت کي اُجرت چار سو روپیئے في سال کافي ہو سکتي اور منجملہ اُنتالیس ہزار چھہ سو روپیئے باقي کے تیس ہزار روپیئے جو بڑي عمدہ لیاقت یا خُوش قسمتي کا نتیجہ ہی منافع لگان قرار پاسکتے ہیں اور باقي اُس شخص کے سرمایہ کا نفع ہی اور اس سرمایہ میں وہ علم و عادات اور حسن اعمال اور فہم و فراست شامل ہیں جو اُسکو پہلے بہت سے خرچ و محنت کے ذریعہ سے حاصل ہوئي تہیں اور نیز وہ توسل اور نیکنامي اُسمیں داخل ہی جسکو اُسنے شروع کار میں حصول اُجرت قلیل کي حالت میں حاصل کیا تہا *

بموجب مذکورہ بالا کے مطابق یہہ بات لازم آتي ہی کہ جب لوگوں کي حالت میں ترقي ہوگي تو وہ محاصل جو منافع ہوتا ہی اُجرت سے بہت زیادہ ہوتا جاویگا اس لیئے کہ بلاشبہہ جوں جوں شایستگي اور [illegible] ترقي ہوگي ہر شخص ایسي تعلیم پاویگا کہ اُس سے اُسکي [illegible] ترقي پاتي جاویگي چنانچہ جسقدر کام صرف کوشش جسماني سے کیئے جاتے ہیں اُنمیں سے اکثر جانوروں اور کلوں سے ہوسکتے ہیں اور جس کام میں قواے عقلي کي ضرورت ہوتي ہی وہ کام حسب [illegible] معقول طور سے ہوگي [illegible] شکایت سني جاتي ہی کہ شہر [illegible] میں انگلینڈ کے تا تربیت یافتہ لوگوں نے [illegible] چہوٹے کام ڈہونڈ لیئے ہیں مگر شکایت مذکورہ [illegible] ہمکو اسلیئے کرني چاہیئے تہي کہ یہہ امر اُس سے [illegible]

ہوتا ہی کہ انگریزوں کو ایسی پوری تعلیم ملتی ہی کہ وہ عمدہ کاموں
کے لایق ہوتے ہیں اگر انگریز بھی ایرلینڈ والوں کی طرح جاہل رہتے تو
جو انگریز آج کل دستکاری کے ذریعہ سے دس روپئے فی ہفتہ کماتا ہی وہ
پتھر توڑتا اور مٹی ڈھوتا اور فی یوم ایک روپیہ پاتا اور فی الحال
انگریزوں کی شایستگی اور تربیت اُنکی نسبت نہایت عمدہ معلوم
ہوتی ہی مگر جہانتک شایستگی اور تربیت انسانی سے حال میں
آسکتی ہی یا جہاں تک امید اُسکی معقول طور سے ہوسکتی ہی وہاں
تک نہیں پہونچی مگر انگریزوں کے حسن اخلاق اور فہم و فراست کا
سرمایہ مادی سرمایہ سے صرف علو مرتبہ میں بہت زاید نہیں بلکہ بار آوری
میں بھی بہت زاید ہی چنانچہ تعداد اُن لوگوں کی جو صرف اُجرت
پاتے ہیں کل باشندوں کی چوتھائی بھی نہیں اور اُن تھوڑے لوگوں کی
اجرتوں کی بھی بہت سی مقدار اس سبب سے ملتی ہی کہ اشخاص
تعلیم یافتہ کی لیاقت کے سرمایہ سے امداد اور ہدایت انکو پہونچتی ہے
اور باوجودیکہ لفظ لگان کے معنی نہایت وسیع قرار دیئے گئے تسپر بھی لگان
کے پانے والے چوتھائی سے بھی بہت تھوڑے ہیں اور مقدار لگان کا
حصہ اُجرت کی مانند اُس علم پر خاص ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے
قدرت کی بخششوں کا اهتمام اور استعمال کیا جاتا ہی خلاصہ یہہ ہی کہ
انگریزوں کے کل محاصل کا بڑا حصہ منافع ہی اور منجملہ اس منافع کے
مادی سرمایہ کا سود ایک تہائی بھی نہیں ہوتا اور باقی سب سرمایہ
ذہنی یعنی تعلیم کا نتیجہ ہوتا ہی *

کسی ملک کی دولت آب و ہوا اور زمین پر منحصر نہیں اسلیئے کہ
یہہ تمام اسباب عارضی ہیں اور نہ تحصیل کے مادی سرمایوں کے اجتماع
پر موقوف ہی بلکہ اسی مادی سرمایہ یعنی تعلیم کی مقدار وسعت پر
موقوف ہی چنانچہ ایرلینڈ کی آب و ہوا اور زمین اور موقع کو انگلستان
کی آب و ہوا اور زمین اور موقع سے بہتر بتاتے ہوئے [illegible] فی الحقیقت ایرلینڈ
کی [illegible] انگلستان کی آب و ہوا وغیرہ سے گھٹکر نہیں ہی
آیرلینڈ میں [illegible] سرمایہ کے لوگ افلاس کا ہونا قایم کرتے
[illegible] کے انگلستان کے شمالی
حصہ کے ستر ہزار باشندوں کو بسایا جاوے تو وہ بہت جلد اُس ملک کی

سرمایہ کو بہم پہنچا سکیے ہیں اور اگر انگلستان کے اُس حصہ میں جو دریاے ٹرینٹ کے شمال میں واقع ہی ایرلینڈ کے مغربی باشندوں کے دس لاکھ خاندان آباد کردیئے جاویں تو لینک شائر اور یارک شائر بہت تھوڑے عرصہ میں † کانات کی مانند ہو جاویں ایرلینڈ والوں کے مادی سرمایہ کے نہونے سے مفلس ہونے کی اصلی وجہہ یہہ ہی کہ وہ لوگ علم و دانش اور حسن عادات کے سرمایہ کے محتاج ہیں یعنی اُنکو حسن عادات اور علم و دانش کی تربیت نہیں ہوئی جب تک کہ آیرلینڈ والے نا تربیت یافتہ رہیں اور اُنکی جہالت اور ظلم و تعدی سے لوگوں کے جان و مال کی حفاظت نہوسکے اور سرمایہ جمع اور مروج نہو تب تک وہ قانونی تدبیریں جو اِن خرابیوں کے علاج کے واسطے کیجاتی ہیں بالکل بے اثر ہونگی مگر بیشک کوئی مستقل نتیجہ بھی نہوگا بلکہ ممکن یہہ ہی کہ وہ اور زیادہ باعث خرابیوں کی ہوں علم کو لوگ ایک توپ کہتے ہیں اور حقیقت میں وہ ایک بڑی دولت ہی چنانچہ ایشیاے کوچک اور شام اور مصر اور شمالی حصہ افریقہ میں پہلے نہایت کثرت سے دولت تھی اور اب وہ نہایت مفلس ہیں اِسکا باعث یہی ہی کہ وہ ملک اب ایسے لوگوں کے ہاتھہ میں آگئے ہیں جو دولت کے غیر مادی ذریعے یعنی علم و دانش جسسے مادی ذریعے یعنی مال و دولت کو قایم و محفوظ کرسکیں کافی وافی نہیں رکھیے اسی باب میں آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں کچھہ معلوم ہی کہ یورپ نے امریکہ کے نو آباد بستیوں کی جاہ و حشمت پیدا کرنے میں کسطرح مدد کی ہی اُسنے صرف ایکھی طریقہ سے بہت سی استعانت کی ہی یعنی تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے ان لوگوں کو بڑی جاہ و حشمت حاصل کرنے اور ایسی بڑی سلطنت کی بنیاد ڈالنے کے قابل کر دیا اب سواے اُسکے دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہی جسکی [illegible] اُسکی سے ایسے لوگ [illegible] ہوسکیں یا کبھی ہوئے ہوں وہ تمام [illegible] یورپ کی [illegible] کی ممنون منت ہیں کہ اُنکے اولوالعزم [illegible] نے یورپ سے تعلیم و تربیت اور عالی حوصلگی حاصل [illegible]

---

† کانات ایرلینڈ کا ایک مغربی ضلع ہی جو اس زمانہ میں بھی نہایت نا تربیت یافتہ اور محتاج ہی

کي تھي اور اس احسان سے اُن مس کي نڑي نڑي اباد بستیاں بھي خالي نہیں *

بیان اُن سببوں کا جن پر لگان کي کمي بیشي موقوف ھی

ہم پہلے بیاں کرچکے کہ لگاں وہ محاصل ھی جو قدرت کے دریعہ سے یا کسي امر اتفاقي کے وسیلہ سے خود بخود حاصل ہوتا ھی یا وہ قسمت ھی جو کسي مقبوضہ قدرتي دریعہ کي امداد و اعانت کے معاوضہ میں ادا کي جاتي ھی اور علاوہ اُسکے یوں بھي معني اُسکے بیاں ہوسکتے ھیں کہ وہ وہ پیداوار زاید ھی جو کسي مقبوضہ قدرتي دریعہ کے استعمال سے حاصل ہووے یا وہ تعداد ھی جس سے کسي مقبوضہ قدرتي دریعہ کي پیداوار کي قسمت پیداوار کي لاگت سے زیادہ ہوجاتي ھی *

اراضات کي لگاں کي ترقي اور خاصیت کي تشریح و توضیح کا یہہ دستور ھی کہ ایسي اراضات مختلف‌القوی فرض کیجاویں کہ وہ رفتہ رفتہ کاشت میں آویں چنانچہ بعوض ایک ھي معین محنت اور سرمایہ کے پہلے نمبر کي زمین سے سو کوارٹر اور نمبر دو سے نوے کوارٹر اور تین سے اسي کوارٹر اور نمبر چار سے ستر اور نمبر پانچ سے ساٹھہ کوارٹر اور علی‌ھذالقیاس پیداوار ہووے پس جب تک کہ نہایت زرخیز زمینوں کا کوئي حصہ مقبوض نہیں ہوتا تو صرف نمبر اول کي زمین بوئي جاتي ھی اور کوئي شخص اسکا لگاں نہیں دیتا اور دوسرے نمبر کي کاشت کي ضرورت سے پہلے نمبر ایک کا مقبوض ہونا ضروري ھی جسکے دریعہ سے بہ نسبت اُس مقدار پیداوار کے جو بدوں اُسکي کاشت کے حاصل ہو زیادہ پیداوار ہوتي ھی اسلئیے اُسکا مالک یعني زمیندار اُس مدد کا معاوضہ جو دس کوارٹر ھیں یعني ایکسو نوے کوارٹر کا تفاوت ھے حاصل کرتا ھی اور اگر وہ زمیندار آپ کاشتکار ہوتا تو اُسکو وہ آپ ھي پیدا کرلیتا والا اُس پیداوار معاوضہ کو جسکو لگان کہتے ھیں اُس شخص سے حاصل کرتا ھی جو حسب اجارہ اُسکي کاشت کیا کرتا ھی اور نمبر سویم کي کاشت کي ضرورت سے نمبر ایک کا لگان دس کوارٹر سے بیس کوارٹر ہو جاتا

چاهئیے اور نمبر دوم کی زمین جو لگان نہیں دیتی ہے اب دس کوارٹر
لگان کا اُس سے حاصل ہونا ضروری هی اور علی‌هذالقیاس جب تک
یہہ نوبت پہونچی کہ محنت و سرمایہ صرف شدہ سے صرف اتنا معاوضہ
حاصل هووے کہ وہ محنتی کی اوقات گذاری اور سرمایہ والے کے اوسط
منافع کے لئیے کافی وافی هووے ایسا هی هوتا رهیگا اور یہہ وہ غایت هی کہ
وهاں تک کاشت کو قصداً پہونچانا جا سکتا هی اور اُس سے آگے کاشت
ممکن نہیں *

اس لئیے یہہ بات ظاهر هی کہ لگان کی تعداد اِن دو سببوں پر
موقوف هی اول اُس قدرتی ذریعہ کی مستقل بارآوری پر جس سے لگان
حاصل هوتا هی دوسرے ذریعہ مذکورہ کی اضافی بارآوری یعنی اُس مقدار
کی نسبت پر جسکی بدولت اُسکی بارآوری اُن ذریعوں کی بارآوری سے
زیادہ هی جو عموماً هاتھہ آسکتے هیں اگر قدرتی ذریعوں کی مقدار حصول
غیر محدود یا امداد اُنکی مساوی هو جاوے تو هر صورت میں لگان باقی
رهیگا لگان قدرتی ذریعوں کی امداد کی مالیت هوتی هی اور مثل اور
چیزوں کی حصر اُنکی مالیت کا کچھہ تو اُنکے افادہ پر اور کچھہ اُنکی
مقدار حصول کی محدودیت پر موقوف هی اور منجملہ اُن سببوں کے
صرف ایک سبب کے لحاظ سے بہت سی غلطیاں واقع هوئی هیں *

فرانسیسی علماے انتظام نے یہہ سمجھا کہ پیداوار اُن اراضیات زرخیز
کی جو منجملہ قدرتی ذریعوں کے ایک بڑا ذریعہ ہے اسی قیمت پر
بکتی هی جو اُسکے خرچ کاشت سے زیادہ هوتی هی اور اسی زیادتی کو
منافع دولت تصور کیا اور نتیجہ ست جنسوں کو صرف ایسا هی سمجھا
کہ وہ اُن محنتوں کے ثمرے هیں جو اُنکے حاصل کرنے میں صرف هوتی
هیں اور اس لئیے اُنکو یقین هوا کہ لوگ اُس لگان کی تعداد کو مناسبت
[illegible] کو وصول هوتا
هی [illegible] یہہ تھا کہ پیداوار دولتمندی کا اُسیقدر ذریعہ هی جسقدر
کہ وہ لگان پیدا کرنے میں ممد معاون هی *

لیکن اُنکو یہہ بات دریافت هوتی کہ دولت کا رکن افراط پیداوار هے
اور لگانوں کی زیادتی اور پیداوار کی افراط و کثرت میں مخالفت تھا
یہہ بات اُنکو یاد آتی کہ اُنکی راے کے موافق ایسے لوگ جو [illegible]

کے ماہر اور نہایت جفاکش ہوں اور بہت وسیع اور زرخیز خطہ میں آباد ہونے کے سبب سے لگان کے نام سے بھی آشنا نہوں باوجود بہت سی آمدنی اور پیداوار کے محتاج نہوینگے تو اُس مسئلہ کو ہرگز قایم نکرتے *

اسحاب مفصلہ ذیل میں رکارڈو صاحب ایسی غلطی میں پڑے کہ وہ اس غلطی کے مخصص مخالف ہی چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ جسقدر اُن قادروں کی سبب اپنے کانوں پڑتی ہی جو اور تمام بارآور ذریعوں کی نسبت زیادہ تر زمین سے حاصل ہوتی ہیں یعنے اُن سے وہ زیادہ مقدار پیداوار کی ملتی ہی جسکو لگان کہتے ہیں اور کسی شے کا ذکر اسقدر اپنے سنے میں نہیں ایامگر جب زمین افراط سے اور کمال زرخیز اور بار آور ہوتی ہی تو اُس سے لگان حاصل نہیں ہوتا اور جب کہ اُسکی قوتیں زایل ہوجاتی ہیں اور بہت سی محنت سے پیداوار کم پیدا ہوتی ہی تو اُسوقت سے اصل پیداوار اراضیات زیادہ زرخیز کے ایک حصہ کو بطور لگان الگ کیا جاتا ہی اور یہہ امر عجیب ہی کہ زمین کے اُس وصف کو جو اُن قدرتی ذریعوں کی مقابلہ میں جنکی بدولت کارخانے چلتے ہیں ایک نقصان متصور ہوسکتا ہی زمین کی سبقت کا باعث سمجھتے ہیں اگر ہوا اور پانی اور بھاپ کی لچک اور خصوص ہوا کا دباؤ باوصاف کثیرہ موصوف ہوتے اور ہر وصف افراط متوسط پر ہوتا اور وہ سب وصف قبض و تصرف میں ہوتے اور اُن وصفوں سے سلسلہ وار کام لیا جاتا تو زمین کی مانند اُنسے بھی لگان وصول ہوتا اور جسقدر کہ بڑے بڑے وصف استعمال کئیے جاتے اُسیقدر مول اُن جنسوں کا جنکے بنانے میں وہ وصف استعمال میں آتے اسلیئے زیادہ ہوجاتا کہ جسقدر محنت ہوتی اُسقدر پیداوار نہوتی عرض کہ آدمی نہایت عرق ریزی سے زیادہ کام کرتا اور قدرت کم کام دیتی تو زمین اپنی کم باراوری سے عزیز رہتی *

پس جو پیداوار تبادلہ جو زمین ہی سے بصورت لگان حاصل ہوتی ہی اگر [illegible] کے قابل ہی کہ جو کلیں ہر سال میں نئی طیار [illegible] کلوں کی نسبت کم مفید ہوں جس سے اُنکے بنانے ہوئے [illegible] بلکہ تمام کلوں کے طیار کرنے

ہوئے اسبابوں کي ماليت بلاشبہہ زيادہ ہوجاويگي اور جن لوگوں کے پاس اچھي بارآور کليں ہونگي اُنکو لگان وصول ہوگا حاصل يہہ کہ قدرتي محنت کي قيمت اِس وجہہ ادا نکي جاوے گي کہ وہ بہت سا کام ديتي ہی بلکہ اسوجہہ سے ادا کيجاوے گي کہ بہت تہوڑا کام اُس سے برامد ہوتاہے اور جسقدر کہ قدرت اپني عنايتوں میں تنگي برتيگي اُسيقدر اپنے کام کي قيمت بڑھاويگي اور جہاں کہيں وہ بہت فياضي کرتي ہی وہاں وہ اپني استعانت مفت کرتي ہی انتہی *

معلوم ہوتا ہی کہ رکارڈو صاحب يہہ بات بہول گئے کہ جس صفت کے سبب سے زمين لگان پيدا کرنيکے قابل ہوتي ہی يعني وہ قوت ذاتي کہ جسقدر لوگ اُسکي کاشت کے واسطے ضروري چاہيئيں اُن سے زيادہ لوگوں کي معيشت پيدا کرے ايک ايسا فائدہ ہی کہ بدوں اُسکے لگان متصور نہيں ہوسکتا جسقدر کسي معين ضلع کي آبادي میں ترقي ہوتي جاتي ہی اُسيقدر اُس ضلع کي اراضي کي پيداوار زايد جو اُسکے بونے والوں کے انجام معيشت کے بعد باقي رہتي ہی ہميشہ روز افزوں ترقي کي جانب مايل ہوتي ہی اور وجہہ اُسکي يہہ ہی کہ في کاشتکاري اور سرمايہ کي ترقي سے زمين کي زرخيزي بڑھتي جاتي ہے يا يہہ وجہہ ہے کہ کاشتکاري کي تعداد کي نسبت پيداوار کے کم ہونے سے غريب لوگ اُس قليل پيداوار سے راضي ہوجاتے ہيں يا دونوں وجہوں کا مجموعہ امر مذکورہ بالا کا باعث ہی منجملہ اُن دو سببوں لگان کے ايک سبب بہلائي ہی اور دوسرا سبب برائي ہی چنانچہ يہہ بہلائي کي بات ہی کہ تمام انگلستان میں ايسے دس لاکہہ ايکڑ موجود ہيں کہ اوسط محنت کے ذريعہ سے چاليس بشل اناج کے في ايکڑ پيدا ہوسکتے ہيں اور يہہ برائي کي بات ہے کہ اُس ملک میں ايسے دس لاکہہ ايکڑوں سے کوئي ايکڑ زيادہ نہيں اور ايسي ہي يہہ بات بہلا کچہہ ايک کاشتکار بہي بالفعل اسے پيدا کرتا ہی اوسط مقدار اپني اُنکي ضرورتے بہت زيادہ ہو کہ ايک کسان کے کنبہ کے واسطے ضروري ہوسکتي کيلئے کافي ہو اور يہہ امر کہ تمام زرخيز زمينوں کي ملکيت اور کاشتکاري ہداية آبادي کے جسقدر ايسي کافي وافي نہيں کہ جو کچہہ وہ کسان اپني محنت سے کماتا ہی اپنے فائدے اور اپنے عزيزوں و اقارب کے فائدوں میں بواسطہ يا بلاواسطہ خرچ کرسکے برائي

سمجھی جاتی ھے لگان پیدا کرنے کے واسطے بھلائی اور برائی دونوں کا ھونا ضروری و لابدی ھی چنانچہ بھلائی کے باعث سے لگان طلب کیا جاتا ھی اور برائی کے سبب سے کاشتکار اُسکو ادا کرتا ھی *

معلوم ھوتا ھی کہ رکارڈو صاحب نے اپنے التفات کو برائی کی جانب متوجہ کیا مگر برائی کے نہ بڑھنے بلکہ اُسکے کم ھو جانے پر بھی لگان بڑھ سکتا ھی جیسے کہ اگر کوئی مالک جائداد اپنی خواھش کے موافق پیداوار کو تگنا کرسکے جس سے اُسکے لگان کو پہلے کی نسبت بہت سا بڑھائے تو کیا لگان کی ترقی کا باعث امداد قدرت کی قلت ھوگی بلکہ یہہ بات کہی جاوے گی کہ باعث اُسکا بہ نسبت اُسکے باقی ملک کی اراضی کی کم بارآور ھی اور یہہ بات تسلیم کے قابل ھی کہ اگر ھم تمام ملک کی زمینوں کی بارآور قوتوں کو دفعتاً تگنا کرسکیں اور آبادی کی صورت وھی باقی رھی تو لگان بہت کم ھو جاویگا اور اُن تھوڑے لوگوں کے سوا جنکی اوقات لگان سے بسر ھوتی ھی باقی سب لوگ ترقی پاوینگے ھاں اگر ھماری آبادی بھی تگنی ھو جاوے تو لگان بہت بڑھ جاویگا اور زمینداروں کی حالت درست ھو جاویگی اور کوئی گروہ خراب نہوگا بلکہ حقیقت میں اور گروھوں کی حالت بھی ترقی پاویگی اِسلیئے کہ کثرت آبادی سے محنت کی تقسیم زیادہ ھوگی اور ملکوں کا آنا جانا آسان ھو جاویگا اور ان دونوں باتوں کے باعث سے کارخانوں کی چیزیں ارزاں ھو جاویں گی اور ترقی پاویں گی اور اگر آبادی تگنے ھونے کی جگہہ دوگنی ھو جاوے تو ملک کی حالت اور بھی عمدہ ھو جاویگی اگرچہ لگان کی ترقی اُس قدر نہوگی جو آبادی کے تگنے ھو جانے پر ھوتی مگر پھر بھی بہت ھوگی علاوہ اُسکے کچی پیداوار اور کارخانوں کی چیزیں پہلے زمانہ کی نسبت کمال افراط سے ھونگی واضح ھو کہ جو کچھہ بیان کیا گیا وھی ایک سو تیس برس گذشتہ میں بلاد انگلستان میں واقع ھوا چنانچہ اٹھارویں صدی کے آغاز سے انگلستان کی آبادی دوچند کے قریب پہنچی اور زمین کی پیداوار سہ چند بلکہ چہار چند ھوگئی اور لگان ان دونوں چیزوں سے بھی زیادہ بڑھا مگر ترقی لگان کے ساتھہ اُجرت کی بھی باستثناء شراب وغیرہ چند چیزوں کے جنپر خاص خاص محصول لگتے ھیں بلحاظ تمام جنسوں کے جنکو مزدور لوگ اپنے خرچ میں لاتے ھیں ترقی ھوئی چنانچہ مجتبی

هیں اور اُسپر راضي هیں نیویارک کے پاس ہروس کي زمیں اب دس هزار روپئے فی ایکڑ بکتي هی جو صدي گذشتہ میں دو روپیہ در آنہ چار پائي فی ایکڑ بکتي تھي *

منافع اور اُجرتوں کي کمي و بیشي کے سببوں کا بیان

واضح هو کہ اُجرتیں اور منافعے اکثر باتوں میں لگان سے مختلف هیں چنانچہ وہ دونوں نہایت کم اور نہایت زیادہ هو سکتے هیں اور نہایت کم اِس سبب سے هوتے هیں کہ هر ایک اُنمیں سے ایک نزدد اور جانکاهي کا نتیجہ هوتا هی پس اسمات کا نہایت دشوار هی کہ منافع کا ادنی سے ادنی درجہ کیا هی مگر یہہ امر صاف واضح هي کہ هر سرمایہ والا اپنے سرمایہ کے استعمال عنرباآور اور اُسکے حظ بالفعل میں اُٹھانے سے بچنے کے عوض میں ایسے معاوضہ کا مستحق هوتا هی کہ وہ اسقدر قلیل سے کچھہ زیادہ هووے جو نہایت کم سے کم قیاس میں اسکے اور اُجرت کا ادنی سا ادنی درجہ همیشہ کے لئیے وہ تعداد قایم هوسکتي هی جو محنتي لوگوں کي اوقات گذاري کے قابل ضرور هووے اور اِسلیئے کہ نرخ اُجرت کا بہت کچھہ مزدوروں کي تعداد اور نرخ منافع کي تعداد سرمایہ پر منحصر هی تو بڑي بڑي اُجرتیں اور بڑے بڑے منافع اپنے کمي کو آپ هي پیدا کرلیتے هیں چنانچہ بڑي بڑي اُجرتیں آبادي کي ترقي سے جو کثرت مزدوروں کے باعث هوتي هی اور بڑے بڑے منافع سرمایہ کي ترقیوں سے آپ سے آپ گھٹ جاتے هیں اِس کتاب کے کسي اگلے حصہ میں واضح هوگا کہ اگر تعداد اُس سرمایہ کي جو اُجرتوں کے ادا کرنے میں صرف کیا جاتا هی ترقي کرتي هی اور مزدوروں کي تعداد بدستور باقي رهتي هی تو منافع کم هو جاتا هی اور اگر مزدوروں کي تعداد بڑھتي هی اور سرمایہ کي تعداد اور قسمت کي پیداواري ویسي هي قایم رهتي هی تو اُجرتیں کم هو جاتي هیں اور اگر برابر کي نسبت سے دونوں بڑہ جاتي هیں تو دونوں کم هونے پر مائل هوتي هیں اِسلیئے کہ وہ دونوں پہلے زمانہ کي نسبت اُن قدرتي ذریعوں کي قوت سے بڑي مناسبت رکھینگے جنکي خدمتوں کي حاجت اُنکو ضرور هوتي هی اگرچہ اُجرت اور منافع کے

نہایت اعلیٰ درجہ کا قایم کرنا سہل و آسان نہیں مگر باوجود اُسکے یہہ بات عموماً قرار دے سکتے ہیں کہ کسی ملک میں فیصدی پچاس روپیہ سالانہ منافع بشرح اوسط بہت دنوں تک جاری نہیں رہا اور کہیں ایسی شرح سے اُجرت جاری نہیں رہی جس سے محنتی کو اسقدر روپیہ ملے کہ وہ اُسکے کنبے کی پرورش سے دہ چندہ زیادہ ہووے *

آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ بات قرار دی ہی کہ محنتوں اور سرمایوں کے مختلف اِستعمالوں کے نقصان و فائدے ایک ہی مقام پر یا تو بالکل مساوی ہوتی ہیں یا برابری پر ہمیشہ مائل ہوتے ہیں جسکہ اگر کوئی پیشہ کسی مقام میں باقی پیشوں کی نسبت بحسب ظاہر زیادہ مفید یا کم مفید ہو تو جسقدر آدمی ایک پیشہ میں زیادہ ہوجاوینگے اُسیقدر دوسرا پیشہ چھوڑ بیٹھینگے اور اُس پیشہ کے فائدے جو زیادہ مفید و نافع ہی باقی پیشوں کے فائدوں کی برابر ہو جاوینگے اور یہہ بات ایسے لوگوں میں واقع ہوتی ہی جہاں کاروبار قدرتی قاعدہ پر ہوتے ہیں یعنے جہاں ایسی آزادی ہوتی ہی کہ ہر فرد بشر جو مناسب سمجھے اُس پیشہ کو اختیار کرے اور جب کبھی تبدیل اُسکی چاہے تو اُسکو بدل بھی سکے غرضکہ وہاں ہر فرد بشر کی طبیعت مفید پیشہ کی جستجو اور مضر پیشہ سے گریز پر راغب ہوتی ہی *

آدم اسمتھہ صاحبکی یہہ رائیں راست درست ہیں اور علاوہ اُنکے یہہ بات بھی واضح ہی کہ جب موانع موجود نہوں تو ہر آدمی کی یہہ خواہش طبعی کہ اپنی عقل اور جسمی قوتوں اور پوری استعدادوںکے صرف کرنیکے واسطے زیادہ مفید کاروبار کا موقع حاصل کرے جس سے ایک آدمی ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانیکو آمادہ ہوتا ہی اُسکو ایک گانو سے دوسرے گانو بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو لیجاتی ہی چنانچہ مطالب تجارت کی نظر سے دنیا کے تمام اطراف ایک بہت بڑا پروس ہی اور جن سببوں کے ذریعہ سے لندن اور لیورپول کی تجارتوں کے منافع برابر ہو جاتے ہیں اونہیں سببوں کی بدولت لندن اور کلکتہ کی تجارتوں کے فائدے مساوی ہو جاتے ہیں مگر جب کہ ہم تفصیلوار نظر کرتے ہیں تو ہم اُن لوگوں کے اختلاف معاوضہ سے حیران ہوتے ہیں جو بحسب ظاہر برابر محنت اُٹھاتے ہیں اور سرمایہ کے خرچ بیجا سے برابر پرہیز کرتے ہیں

چنانچہ ایک جنرل کو ایک سپاہی کی آدھی مشقتوں سے بھی کم اُٹھانی پڑتی ہیں اور تنخواہ اُسکی سپاہی کی تنخواہ سے سوگنی ہوتی ہی اور ایسے ہی وکیل لاکھہ ڈیڑ لاکھہ روپیہ سال کماتے ہیں اور نقل نویس ہزار محنت اور دشواری سے ہزار روپیہ سالانہ پیدا کرتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ سرکاری خزانچی کے دلوں کا خریدنے والا یہہ حق حاصل کرنے پر بہت سا روپیہ خرچ کرتا ہی کہ سرکاری کاموں میں وہ تین روپیہ سیکڑہ سالانہ پر سرمایہ لگاوے حالانکہ اگر دوکانداری میں سیکڑہ بیس روپیہ سے کم پیدا کرے تو یہہ سمجھا ہی کہ معقول کمائی نہیں ہوئی اور جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ لندن کا ساہوکار فی سیکڑہ سات روپیہ پر راضی ہی تو شریک اُسکا جو کلکتہ میں لین دین کرتا ہی پندرہ روپیہ سکڑہ چاہتا ہی *

بیان اُن صورتوں کا جنکے ذریعہ سے یہہ دریافت ہووے کہ مقام معین اور وقت معین میں اجرت اور منافع کی شرح اوسط کیا ہوتی ہے

واضح ہو کہ اختلاف مذکورہ بالا کسقدر اصلی ہیں اور کسقدر ظاہری ہیں اصلی اختلافوں کا باعث کسیقدر وہ اثر ہی جو تحصیل کے مختلف ذریعوں کے اپسمیں ایک کا دوسرے پر ہوتا ہی مثلاً منافع کی شرح کا اثر تعداد اجرت پر اور تعداد اجرت کی تاثیر منافع کی شرح پر اور کسیقدر سبب اُنکا اُن نقصانوں کی سختی ہی جو مزدور اور سرمایہ والے کو اجتناب و محنت کے علاوہ عارض ہوتے ہیں اور کسیقدر وہ دشواری ہی جو محنت و سرمایہ دونوں کے ایک کام سے دوسرے کام کیطرف منتقل ہونے میں پیش آتی ہی اور یہہ ایک ایسی دشواری ہی کہ وہ کچھہ قدرتی طرح سے اور کچھہ انسانوں کی عادات و قواعد سے پیدا ہوتی ہی اور یہہ بات یاد رہے کہ تیاری اُن سببوں کے اثر کا جو ایک ہی ملک میں محنت اور سرمایہ کے مختلف استعمالوں میں اجرت اور منافع کی

اوسط شرحوں پر موثر ہوتا ہی آگے آویگا اور اس بحث کے واسطے یہہ بات فرض و تسلیم کرکے کہ اجرت اور منافع کی ہلاں ہلاں اوسط شرح ہی اُن سببوں کی توضیح و تشریح میں کوشش کرینگے جنکے ذریعہ سے اوسط شرحیں قایم ہوتی ہیں یعنی اُن حالات کا بیان کرینگے جسسے یہہ بات طے ہوتی ہی کہ وقت و مقام معین میں اجرت و منافع کی اوسط شرح کیا ہوتی ہی ہم پہلے بیان کرچکے کہ اس علم میں اصول مختلفہ کا آپس میں منحصر ہونا منجملہ مشکلات اس علم کے ایک بڑی مشکل ہی اور یہہ اصول مختلفہ کا اپسمیں منحصر ہونا اجرتوں اور منافع کے مسایل میں ایسا بڑا ہی کہ شاید بیان اُن سببوں کا جو اجرت سے علاقہ رکھتے ہیں بدوں اسکے ممکن نہیں کہ جو سبب منافع سے متعلق ہیں بیان اُنکا نکیا جاوے مگر حتی‌الامکان ہم اُنکو مخلوط نہونے دینگے اور واضح ہو کہ اجرت کے مقدمہ سے بحث اس لیئے شروع کرتے ہیں کہ وہ مضمون بہت کچھہ علیحدہ بیان ہو سکنے کے قابل ہی *

بیان اسبات کا کہ اجرت کے ساتھہ جب الفاظ گران اور ارزان استعمال کیئے جاتے ہیں تو اُنکے کیا معنے سمجھے جاتے ہیں

ہم بیان کرچکے کہ اجرت وہ معاوضہ ہی جو محنتی آدمی کو جسمانی اور نفسانی استعدادوں کے استعمال کے عوض میں حاصل ہوتا ہی معاوضہ مذکورہ کی کم و بیشی کی حیثیت سے اجرتوں کو گران یا ارزان کہا جاتا ہی اور تین مختلف پیمانوں سے وہ کمی و بیشی اندازہ کیجاتی ہی یعنی گران اور ارزان اجرتوں کا استعمال تین معنوں میں کیا جاتا ہے *

اول یہہ کہ اجرتوں کو گران یا ارزان بحسب تعداد اُس روپیئے کے کہا جاتا ہی جو مزدور ایک وقت معین میں کماتا ہے اور اس مناسبت میں لحاظ و پاس اُن جنسوں کا نہیں کیا جاتا جو اُس روپیہ سے خرید کیجاتی ہیں چنانچہ جب ہم یہہ بات کہتے ہیں کہ بلاد انگلستان میں

هنري هفتم كي عهد سلطنت سے اجرت زيادہ هوگئي تو يهي مناسبت مراد هوتي هی اسلیئے که مزدور لوگ آج کل بارہ آنه سے ایک روپیه تک في یوم کماتے هیں اور اُس زمانه میں تین آنه في یوم کماتے تهے *

دوسرے يہه كه اجرتوں كي گراني اور ارزاني بلحاظ اُن حصوں کي مقدار اور قسم کے هوتي هی جو محنتي کو اجرت میں ملتی هیں اور روپیه پر وهاں نظر نهیں هوتي چنانچه جب يہه کهتی هیں که انگلستان میں هنری هفتم کی عهد سلطنت سے اجرت کم هوگئي تو یهي مناسبت غرض هوتي هی اسواسطی که جب مزدور في یوم گیهوں کے دو پک † کماتا تها اور اب صرف ایک پک کماتا هی *

تیسرے يہه که گراني اور ارزاني اُنکي بلحاظ اُس مقدار اور حصه کے هوتي هی جو مزدور کو اُسکي محنت کي پیداوار سے حاصل هوتا هی اور اُس پیداوار کي کل تعداد پر نظر نهیں هوتي *

پہلے معنی عام پسند هیں باقي دوسرے معنی وہ هیں جنکو آدم اسمتهه صاحب نے اختیار کیا اور تیسرے معنے وہ هیں جنکو رکارڈو صاحب نے رواج دیا اور اُنکی اکثر پیرووں نے بهي وهي رائج رکهے مگر همارے نزدیک يہه معنی نهایت برے هیں اور رکارڈو صاحب کي اُن انوکهي اصطلاحوں میں سے معلوم هوتے هیں جنکو اُنهوں نے اس علم میں رایج کیا چنانچه يہه معنے اُن حقیقتوں سے جو محنتي لوگوں کے حالات سے نهایت علاقه رکهتی هیں هماري توجهه کو روک رکهتي هیں گو هم اجرت کے مضمون هي پر بحث و تکرار کرتے هوں کیونکه اسباب کے دریافت کے لیئے که مزدور کي اجرت گراں هی یا ارزاں همکو بجاے يہه تحقیق کرنے کے که اُسکو بري اجرت ملتي هی یا اچهي یا اُسکي پرورش اچهي هوتي هی یا بري يہه دریافت کرنا پڑتا هی که جو کچهه وہ طیار کرتا هی اُسمیں سے کیا حصه اُسکو ملتا هی چار یا پانچ سال گذشته کے درمیان میں بهت سے هاتهه کے بننے والے دو هفته کي محنت سے ایک بانا طیار کرنے کي عوض میں جسکو سرمایه والے نے چار روپیه دو آنه آٹهه پائي کو فروخت

† ایک پک چہارم بشل کا هوتا هے اور بشل ایک پیمانه غله کا هے جو ۲۱۵۰٫۴۲ مکعب انچهه کا هوتا هی جس میں آٹهه گالن گیهوں کے آتے هیں اور ایک گالن برابر آٹهه پونڈ یعني چار سیر کے هوتا هی *

کنا چار روپیہ دو آنہ حاصل کیئے اور ایک کوئلہ والا اپنے نوکروں کو دس روپیہ فی ھفتہ دیتا ھی اور اُن لوگوں سے پچیس روپیہ لیتا ھی جو اُسکے نوکروں کی خدمتیں خرید کرتے ھیں مگر ریکارڈو صاحب کے معنوں کے موافق جولاھی کی اجرت جو فی ھفتہ دو روپیہ ایک آنہ ھوتے ھیں کوئلہ والے کے نوکروں کی اجرت سے جو فی ھفتہ دس روپیہ ھیں بہت زیادہ ھوئی اسلیئے کہ وہ جولاھا مصدی محنت کی قیمت سے زیادہ حصہ اور کوئلہ والے کے نوکر مصدی کے حساب سے اسی حصہ پاتے ھیں*

اگر بالفرض اس اعتراض سے یہہ معنے پاک بھی ھوتے اور وہ بات جسپر یہہ معنی توجہہ کو متوجہہ کرتے ھیں نہایت ضعیف ھونے کی جگہہ بڑے بھاری ھوتے تو بھی وہ معنی اسلیئے دشوار ھوتے کہ جو مؤلف استعمال اُنکا کرتا تو اُسکے مضمون کو مختلف اور تاریک کردیتے یہہ بات غیر ممکن ھی کہ مروج اصطلاحوں کے ھم نئے معنے قرار دیںکے بعد کبھی نہ کبھی اصلی معنوں کیطرف لغزش نکریں اور جب کہ ریکارڈو صاحب یہہ فرماتے ھیں کہ باستثناء ترقی اجرت کے کوئی شی منافع میں تبدیل پیدا نہیں کرتی اور جس شی سے محنت کی اجرت کو ترقی ھوتی ھی وہ سرمایہ کے منافع کو کم کرتی ھی اور گراں اجرت اُن لوگوں کی اصلی منفعت میں سے کچھہ نہ کچھہ کم کرتی ھی جو مزدوروں کو کام پر لگاتے ھیں اور اسی سبب سے وہ اُنکے نقصان کا باعث ھوتی ھی اور جسقدر کہ محنت کی اجرت کم ھوتی جاتی ھے اُسقدر منافعوں کو ترقی ھوتی جاتی ھی تو مراد اُن کی گراں اجرت سے بڑی تعداد نہیں بلکہ بڑی مناسبت ھی مگر جب کہ وہ اُس ترقیکابیان کرتے ھیں جو گرانی اجرت سے آبادی کو نصیب ھوتی ھی تو گراں اجرت سے مراد اُنکی بڑی تعداد ھی اور اُن کے تابعوں اور مخالفوں نے گراں اور ارزاں کے لفظوں سے یہہ سمجھہ لیا کہ ریکارڈو صاحب نے تعداد و مقدار اُس سے مراد رکھی اور مراد اُنکی مناسبت نہیں اور اُس کا یہہ نتیجہ ھوا کہ ریکارڈو صاحب کی بڑی کتاب کے مشتہر ھونے سے لوگوں میں یہہ بات پھیل گئی کہ گراں اجرت اور گراں منافع وقت واحد میں مجتمع نہیں ھوسکتے چنانچہ جو ایک میں سے کم ھوجاتا ھی وہ دوسرے میں بڑہ جاتا ھی مگر یہہ واضح رھے کہ ایک اصلی مثال کے ذریعہ سے اگر اس رائے کے امتحان پر کچھہ بھی کوشش کی جاوے تو اُسکی بیھودگی

واضح ہوجاوے گي معمولي قياس يہہ هی کہ سرمايہ والا اپنے مزدوروں کي اجرت بحساب اوسط ايک برس پيشگي لگاتا هی اور جس جنس کو مزدور اُسکے پيدا کرتے ہيں اُسکے مول کا دسواں حصہ وضع لگان کے بعد حاصل کرتا هی مگر هم اسطرف مائل هيں کہ بلاد انگلستان ميں منافع کي اوسط شرح اُس سے زيادہ اور پيشگي روپئے لگانيکا اوسط زمانہ اُس سے تہوڑا هی مقام منچسٹر ميں بعد تحقيقات ايسے معاملوں کے يہہ عام رائے دريافت هوئي کہ کارخانہ والا ايک سال اپنے سرمايہ کو بحساب اوسط دو دفعہ پلٹتا هی اور هر دفعہ ميں پانچ روپيہ فيصدي کے حساب سے منافع حاصل کرتا هی اور دوکاندار ايکسال ميں اپنے سرمايہ کو بحساب اوسط چار بار پلٹتا هی اور هر بار ميں ساڑے تين روپيہ فيصدي منافع کماتا هی اور ان باتوں کي روسے محنتي کا حصہ معمولي تخمينہ کي نسبت بلاشبہہ زيادہ هوگا مگر هم اس معمولي تخمينہ کو صحيح سمجهتے هيں اور يہہ تسليم کرتے هيں کہ وضع لگان کے بعد مزدور آدمي اُس جنس کي قيمت ميں سے نو دسويں حصے پاتا هی جسکو وہ اپني محنت سے پيدا کرتا هی ان صورتوں ميں اجرت کي تعداد ميں في هفتہ ايک دسويں حصہ کے بڑہ جانے يعنے دس کے گيارہ هوجانے سے تمام منافع بايں شرط کہ وہ سرمايہ والے کے حصہ ميں سے وضع کيا جاوے بالکل باقي نہيں رہيگا اور اگر پهر اُجرت کے ايک پانچويں حصہ کي ترقي يعني في هفتہ دس کے بارہ هوجاويں تو سرمايہ والے کو اتنا نقصان پہنچيگا کہ وہ اُسکے پہلے منافعوں کي تعداد کي برابر هوگا اور اجرت کے ايک دسواں حصہ کم هوجانے سے منافع دوگنا اور پانچواں حصہ کم هوجانے سے تگنا هوجاويگا هم سب جانتے هيں کہ اجرت کي تعداد ميں دسويں يا پانچويں حصہ بلکہ اس سے زيادہ کي تبديلياں اکثر هوتي رهتي هيں مگر باوصف اسکے کوئي شخص ايسا نہيں کہ يہہ بات اُسنے سني هو کہ منافع پر مذکورہ بالا تاثير اُنکي هوئي هو *

مگر تسپر بهي سب عالموں اور عاملوں نے اس مسئلہ کو تسليم کيا چنانچہ اُس † کميٹي نے جو کاريگروں اور کلوں کي تحقيقات کے ليئے

---

† يہہ انتخاب اُس کميٹي کي پہلي رپورٹ کا هی جو اُسنے پارليمنٹ کے اخلاس سنہ ۱۸۲۴ ع ميں بهيجي *

مقرر ہوئي تھی فرانسس پلیس صاحب سے یہہ بات دریافت کي کہ ترقي اجرت کے باعث سے کیا کارخانہدار اپنے اسبابوں کي قیمت نہیں بڑھاتے صاحب ممدوح نے یہہ جواب ارشاد کیا کہ مجھکو یقین واثق ہی کہ علم انتظام کا کوئي مسئلہ اس مسئلہ سے زیادہ مسلم نہیں یعني جو کچھہ اجرتوں میں زیادتي ہوتي ہی وہ منافعوں سے لیجاتي ہے انتہی *

پلیس صاحب نے استعمال اس مسئلہ کا کیا ایسے وقت میں کیا کہ اُنکے مزدوروں نے عام مصیبت میں زیادہ اجرت طلب کي اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کمیتي نے بھی اس مسئلہ کو ایسا ہي سمجھا اور اس لئے کہ یہہ مقدمہ بڑے پایہ کا ہی تو ہم اس کمیتي کي دوسري رپورٹ سے جو اُسنے پارلیمنت کے اجلاس سنہ ۱۸۲۵ ع میں بہیجي کچھہ خلاصہ نقل کرتے ہیں بیان اُسکا یہہ ہے *

کہ جن مشہور شخصوں نے پچاس برس گذشتہ میں اُن اصولوں کو ایک علم بنایا جو تجارت اور محنت کے کاموں سے علاقہ رکھتے ہیں وہ لوگ اسباب کو واقعات و دلائل سے ثابت کرتے ہیں کہ ارزاں اجرت کي تاثیر سے اُس جنس کي قیمت میں کمي نہیں ہوتي جسپر استعمال اُس اُجرت کا ہوا بلکہ جہاں کہیں اُجرت ارزاں ہوتي ہی وہاں منافعوں کا نرخ اوسط بڑہ جاتا ہی رکارڈو صاحب کي مشہور کتاب کا جو اصول اِنتظام پر مشتمل ہی ایک بڑا حصہ اسي اصل کے شرح و بیان سے معمور ہی اور مکلک صاحب اپني گواهي مفصلہ ذیل میں جسپر پارلیمنت کي خاص توجہہ درکار ہی توضیح اس اصل محکم کي کمال لیاقت سے کرتے ہیں *

مکلک صاحب سے یہہ سوال ہوا (سوال) کہ جنسونکي قیمتوں پر اُجرتوں کي کمي بیشي کا جو اثر ہوتا ہے اُسپر آپ نے بھي توجہہ فرمائي یا نہیں (جواب) ہاں میں نے توجہہ کي ہی (سوال) آپ کي راے میں یہہ بات درست ہی کہ جب اجرتیں بڑہ جاتي ہیں تو اُنکے موافق جنسوں کي قیمت بھي بڑہ جاتي ہی (جواب) میں یہہ خیال نہیں کرتا کہ اجرتوں کے بڑہ جانے سے جنسوں کي قیمت پر کسي طرح کا اثر ہوتا ہی اور بالفرض اگر ہوتا بھي ہی تو بہت خفیف ہوتا ہی (سوال) فرض کیا جاے کہ ملک فرانس میں انگلستان کي نسبت اجرتیں قلیل ہیں پھر

کیا آپ کي راے یہہ هی کہ فرانسیسي لوگ ارزاني اجرت کے باعث سے بیگانہ ملکوں کي تجارتوں میں انگریزوں کي نسبت زیادہ فائدہ اوتھاوینگے (جواب) میري راے نہیں کہ وہ لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے انگریزوں کي نسبت زیادہ منفعت اوتھاوینگے بلکہ میري راے یہہ هی کہ جسسے اجرت کي ارزاني سے انگلستان میں محنت کي پیداوار کي تقسیم هوگي اُسکي نسبت فرانس میں بہت مختلف هوگي چنانچہ فرانس میں محنتي لوگ محنت کي پیداوار سے کم حصہ پاوینگے اور سرمایہ لگانے والوں کو زیادہ هاتھہ آویگا (سوال) جب کہ فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدوروںکو تھوڑي مزدوري پر بہم پہنچاتا هی تو کیا وہ کارخانہدار انگریزي کارخانہدار کي نسبت، تمام اسباب کوکم قیمت پر فروخت نکریگا (جواب) اسلیئے کہ اسباب تجارت کي قیمت صرف منافع اور محنت سے مرکب هوتي هی اور فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدوروں کو تھوڑي مزدوري پر لگاتا هی تو ارزاني اجرت کا صرف اتنا اثر هوگا کہ اُسکو بڑا فائدہ حاصل هوگا مگر یہہ امر هرگز نہوگا کہ وہ کارخانہ دار اپنے مال کو کم قیمت پر فروخت کرے ملک فرانس میں ارزاني اجرت کے باعث سے جو هرمحنت کے کام میں واقع هوتي هی بڑي شرح سے منافع هاتھہ آتا هے (سوال) انگلستان اور فرانس کي اجرتوں کے مقابلہ سے آپ کیا نتیجہ نکالتے هیں (جواب) میرا نتیجہ یہہ هی کہ اگر یہہ بات درست هی کہ بلاد انگلستان میں ملک فرانس کي نسبت اجرت زیادہ هی تو تاثیر اُسکي صرف اِس قدر هوگي کہ انگلستاني سرمایوں کے منافع فرانسیسي سرمایوں کے منافع سے تھوڑے هونگے مگر دونوں جگھہ کي جنسوں کي قیمتوں پر کچھہ تاثیر اُسکي نہوگي (سوال) جب کہ آپ یہہ فرماتے هیں کہ اجرت کے سستي سے جنسوں کي قیمتوں میں کمي بیشي نہیں آتي تو پھر وہ کیا چیز هی جسکے باعث سے قیمتوں میں کمي بیشي آجاتي هی (جواب) وہ شے مقدار محنت کي کمي بیشي هی جو کسي جنس کي تحصیل کے واسطے صرف کیجاتي هی (سوال) جب کہ فرض کیا جاوے کہ انگلستان سے فرانس میں کلیں پہنچي جاویں تو باوجود اِسکے بھي آپ کي یہہ راے هی کہ انگریزوں کو

وهي فائدے هاتهہ آویں جو في الحال حاصل هوتے هیں (جواب) هاں وهي فائدے حاصل رهیں گے اس لیئے کہ کلوں کے جانے سے انگلستان کي اجرتیں کم هوں گي اور فرانس کي اجرتیں زیادہ هوجاویں گي اور قطع نظر هم کو وهي فائدے حاصل رهیں گے جو آج کل هم کو حاصل هیں (سوال) کمیٹي سے آپ بیان کریں کہ کس وجهہ سے آپ کي یهہ راے مقرر هوئي کہ جب فرانسیسي کارخانہ دار کو انگریزي کارخانہ دار کي نسبت بہت منافع حاصل هوتے هیں تو فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مال اپنا کم قیمت پر کیوں فروخت نکریگا (جواب) وجهہ اُسکي یهہ هي کہ اگر وہ شخص انگریزوں کي نسبت اسباب اپنا ارزاں فروخت کرے تو صرف اسطرح یهہ بات قبول کرسکتا هي کہ جس طرح اور فرانسیسي سرمایہ والے اپنے سرمایوں پر فائدہ اوتهاتے هیں وہ شخص کارخانہ دار اُنکي نسبت اپنے سرمایہ پر کم فائدہ لینے پر راضي هووے یهہ بات سمجهہ سے خارج هي کہ عام هم آدمي اِس قاعدہ پر عمل کرے کہ وہ اپنے بهائي بندوں کي نسبت کم نرخ پر فروخت کرے (سوال) کیا آپکے بیان سے کمیٹي یهہ بات سمجهے کہ فرانسیسي کارخانہ دار اگرچہ انگریزي کارخانہ دار کي نسبت اپنے مزدوروں کو آدهي اجرت دیتا هي مگر جو کہ وہ اجرت فرانسیسي اور کارخانہ داروں کي اجرت کي برابر هي جس سے منافع اُسکا عام فرانسیسي کارخانہ داروں کے فائدوں کي برابر هے تو اِس سبب سے وہ کارخانہ دار اسبات پر راضي نهوگا کہ انگریزي سوداگروں سے مال اپنا ارزاں فروخت کرنے سے اپنے منافع کي شرح فرانس کے اوسط منافع کي شرح سے کم کرے (جواب) میري عرض تهیک تهیک یهي هي اور حقیقت یهہ هے کہ اِسمیں کچهہ شک شبہہ نہیں اور کسي طرح کا فرق و تفاوت نہیں غرض کہ فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت اسباب اپنا جب تک سستا نہ بیچے گا کہ وہ باقي فرانسیسي کارخانہ داروں سے کم منافع لینا قبول نکرے اور یهہ بات اُن حالات سے ثابت کرسکتا هوں جو انگلستان میں روز مرہ واقع هوتے هیں اسلیئے کہ کسي زرخیز زمین کا کوئي مالک ایسا نہ پاؤگے کہ وہ اپني پیداوار کو فروخت کرنے کے لیئے منڈي بازار لیکر میں اُس کو اُس نرخ رایج سے کم پر فروخت کرے جس نرخ

مروج سے تمام انگلستان میں ناکارہ سے ناکارہ زمین کا کاشتکار یا مالک
فروخت کرتا هی (سوال) اگر فرانسیسی کارخانہ دار اسباب اپنا کم
قیمت پر فروخت کرے تو انگریزوں کی نسبت مال اُسکا کیا زیادہ فروخت
ہوگا (جواب) هاں یہہ امر تسلیم کیا کہ مال اُسکا بہت سا فروخت
هووے مگر جسقدر زیادہ فروخت هوگا اُسقدر نقصان زیادہ هوگا انتهی *

واضح هو کہ نقل اُس عبارت کی همنے اس نظر سے نہیں کی کہ مکلک
صاحب کی رائے ظاهر هووے بلکہ اس نظر سے کی هی کہ کمیتی کی
رائے واضح هو جاوے مکلک صاحب کی مراد اصلی گراں ارزاں اُجرت
سے کمی بیشی اُجرت کی نہیں بلکہ مراد اُنکی اُس سے مناسبت کی
کمی بیشی هی چنانچہ ثبوت اس بات کا اُن کی گواهی کے ملاحظہ سے
واضح هوا هوگا مگر معلوم ایسا هوتا هی کہ کمیتی نے یہہ سمجھا کہ مراد
اُنکی کمی بیشی اُجرت کی هی *

براڈورے صاحب نے پہلے بیان کیا کہ ملک فرانس میں روز مرہ کی
اُجرت اُس اُجرت کے نصف کے قریب قریب هی جو انگلستان میں
مزدوروں کو دیجاتی هی چنانچہ براڈورے صاحب سے کمیتی نے پوچھا
(سوال) کہ آپ نے کس وجہہ سے یہہ تصور کیا کہ ارزانی اجرت کے سبب
سے فرانسیسی کارخانہ داروں کو انگریزی کارخانہ داروں کی نسبت بڑا فائدہ
هوتا هی (جواب) میری سمجھہ میں یہہ بات آتی هی کہ جب
فرانسیسی کارخانہ دار کاتنے والے کو فی پونڈ روئی کی کتائی پر دو آنہ اور
انگریزی کارخانہ دار اُسکو چار آنہ مزدوری دیتے هیں تو یہہ امر بخوبی
ظاهر هی کہ دو آنہ فی پونڈ کا فائدہ فرانسیسوں کو هوتا هی (سوال) کیا
آپکی یہہ مراد هی کہ فرانسیسی لوگ ارزانی اجرت کے سبب سے انگریز
لوگوں کی نسبت اسباب اپنا ارزاں فروخت کرینگے (جواب) هاں
فی پونڈ دو آنہ ارزاں فروخت کرسکتے هیں (سوال) کیا مراد آپکی
یہہ هی کہ اجرت کی شرح کی مناسبت سے مول اُسی شی کا جسپر وہ
اجرت خرچ هوتی هی گراں یا ارزاں هوگا (جواب) هاں میں یہی
سمجھتا هوں کہ اجرت کی مناسبت سے اُس شی کی قیمت کم و بیش
هوگی چنانچہ اگر لاگت زیادہ هوگی تو گراں بیچینگے اور اگر لاگت کم
هوگی تو ارزاں فروخت کرینگے (سوال) حسن تقریر کی رو سے آپ یہہ

تصور فرماتے هیں کہ ارزاني اجرت سے اُنکو فائدہ هوگا کیا حاصل اُسکا یہي هے کہ ارزاني اجرت کے باعث سے وہ لوگ اپني جنس کو اُس حال کي نسبت ارزاں بیچینگے کہ وہ گراں اجرت دیکے پر فروخت کرتے (جواب) هاں اصل یہہ هي کہ لاگت میں محنت مقدم جزو هوتا هي (سوال) کیا اپ یہہ سمجھے هیں کہ اگر زیادہ لاگت کي مناسبت پر قیمت نہ بڑھے تو بیچنے والے کا نقصان هوتا هي (جواب) هاں میں یہي سمجھتا هوں (سوال) اگر قیمت زیادہ بھرگي تو کیا مالک کا منافع کم هوجاویگا (جواب) وہ ضرور کم هو جاوے گا اور کمي اُسکي مالک کو ضرر باعث هي (سوال) † کیا فرانسیسي لوگ اُس نقصان کو جو اجرت کي تبدیلي سے هوگا اُٹھا سکینگے (جواب) اگر نقصان اُٹھانا اُنکو منظور هوگا تو بلاشبہہ وہ نقصان اُٹھا سکینگے (سوال) کیا منافع اسقدر کم نہیں هوسکتا کہ اجوکار یک قلم معدوم هو جاوے (جواب) امکان ایسے امر کا کمال آساني سے تصور کرتا هوں انتہی *

بلحاظ اسي گواهي کے ملک صاحب کا اظہار لیا تھا جسکا اغاز مفصلہ ذیل پر هوا تھا (سوال) جو گواهي کہ اس کمیٹي کے روبرو دي گئي اُسکو آپ نے ملاحظہ کیا یا نہیں (جواب) هاں کچھہ تھوڑا سا اُسکو پڑھا (سوال) آپ نے وہ حصہ پڑھا جسمیں براتوري صاحب یہہ فرماتے هیں کہ فرانسیسي کارخانہدار ارزاني اجرت کے باعث سے انگریزي کارخانہداروں [illegible]

† یہہ سوال اوپر کے سوالوں کے سلسلہ سے علحدہ معلوم هوتا هي براتوري صاحب کي معقول اور صاف گواهي کو اگر بنظر انصاف دیکھا جاوے تو یہہ کہا جا سکتا هي کہ وہ هرگز اس عام غلطي میں نہیں پڑے کہ اجرتوں کا گراں هونا ایک ملک کے حق میں نقصان کا باعث هوتا هي کیونکہ اُنھوں نے یہہ بات تسلیم کرکے اپني تقریر شروع کي کہ انگریزي کلون اور انگریزي مہتمموں کي مدد سے فرانسیسي کاتنے والوں کي محنت ایسي هي بااور هوسکتي هے جیسیکہ انگریزي کاتنے والوں کي اس صورت میں اگر اُنکي اجرتیں انگریزوں کي اجرتوں سے نصف رهیں تو براتوري صاحب نے خیال کیا کہ فرانسیسي کارخانہدار انگریزي کارخانہ دار سے کم قیمت پر فروخت کریگا بلحاظ امکاني اسباب کے اگرچہ غالباً اُسکا هونا دشوار هي براتوری صاحب کي راے نہایت صحیح اور درست هي لیکن سوالوں کي طرز سے معلوم هوتا هي کہ کمیٹي نے اس راے کو پسند نہیں کیا *

سے فائدہ میں زیادہ رہتے ہیں (جواب) ہاں میںے اُس حصہ کو پڑھا بعد اُسکے جب اُسسے یہہ سوال کیا گیا کہ جو اثر اجرت کي شرح کي کمي پیشي کا جسموں کي قیمت پر ہوتا ہی اُسپر بھي آپ نے توجہہ فرمائي تو وہ جواب اُنہوں نے عنایت کیا جو اُنکي گواہي مذکورہ بالا میں مذکور ہوا *

واضح ہو کہ بعد اس چہان بین کے اگر کمیتي نے مکلک صاحب کي مراد ارزاني اور گراني اجرت سے تعداد کي قلت و کثرت سمجھے بلکہ قیمت میں زیادہ یا کم اُسکي مناسبت تصور کي تو اُنکي اور براڈورے صاحب کي گواہي میں کوئي بات نہیں کہ اُسکے ذریعہ سے مطابقت اُنکي تصور کیجاوے *

مگر اصل یہہ ہی کہ یہہ تمام انتشار اصطلاحات سے پیدا ہوا کہ گران اور ارزان اجرت کے دو معني مراد لیئے گئے جیسے کہ اوپر مذکور ہوئے اگر رکارڈو صاحب لفظ گران اور ارزان کو زیادہ اور کم مناسبت میں مستعمل نکرتے تو یہہ پریشاني پیدا نہوتي *

ہاں یہہ دو معني گران اور ارزان اجرت کے یعني ایک یہہ معنے جو روپئے کي نسبت سے لیئے جاتے ہیں اور دوسرے وہ جو اُس جنس کي مناسبت سے اعتبار کیئے جاتے ہیں جو مزدور کو اجرت کي حیثیت سے دیجاتي ہی نہایت عمدہ ہیں اور اُمیں کسیطرح کي وقت نہیں مگر شرط اُسکي یہہ ہی کہ ہم ایک ہي وقت اور ایک ہي مقام کي اجرت کي شرح پر لحاظ کریں اس لیئے کہ اس صورت میں دونوں سے ایک ہي بات مراد ہوتي ہی چنانچہ جب مزدور ایک وقت اور ایک مقام میں بہت سي اجرت پاتا ہی تو یہہ امر ضرور ہی کہ وہ بہت سي جنس اُس سے حاصل کرے مگر جب مختلف مقاموں یا مختلف زمانوں کا اعتبار کریں تو گران اور ارزان اجرت سے مختلف مختلف معني مستفاد ہوتے ہیں اسلیئے کہ اُس حالت میں اُن لفظوں سے زیادہ یا کم روپیہ یا زیادہ یا کم جنس سمجھتے ہیں اُن اختلافوں سے جو مختلف زمانوں میں دو اجرت کي تعداد میں واقع ہوئے کوئي بات علاوہ اس بات کے معلوم نہیں ہوتي کہ اُن وقتوں میں سونے چاندي کي کثرت تھي یا قلت تھي اور یہہ ایسي باتیں ہیں کہ بہتسي کو آمدني نہیں ہاں ایک زمانہ

میں مختلف مقاموں کے زر اجرت کی تعداد کے اختلافوں کا علم اسلیئے
زیادہ مفید ہوتا ہی کہ اُن اختلافوں کی معلومات سے مختلف ملکوں
کی محنتوں کی مختلف مالیت جو دنیا کے عام بازاروں میں معمول
و رائج ہوتی ہیں بخوبی دریافت ہو جاتی ہیں مگر باوجود اسکے ایسے
اختلافوں کے معلوم ہونے سے بھی ایسے مرادب حاصل نہیں ہوتے جنکی
رو سے کسی ملک کے محنتی لوگوں کی مستقل حالت دریافت ہوسکے
اور اُن اختلافوں سے وہ ادھوری باتیں حاصل ہوتی ہیں جنکے ذریعہ سے
دو ملکوں کے محنتی لوگوں کی حالت کا مقابلہ بخوبی نہیں ہوسکتا
جن باتوں کے ذریعہ سے کسی وقت اور مقام کے محنتیوں کی حالت اصلی
یا اُنکی باہم نسبت رکھنے والی حالت مختلف زمانوں یا مختلف مکانوں
کی ٹھیک ٹھیک دریافت کرسکتے ہیں وہ باتیں صرف اُس قدر اور اُس قسم
کی چیزیں ہیں جو محنتیوں کو بوجہہ اجرت ملتی ہیں یا اُس قدر اور
اُس قسم کی چیزیں جو اُس روپیہ سے خرید ہوسکتی ہیں جو روپیہ اُنکو
اجرت میں ملے اور جو کہ تقریر آیندہ کا مقدم مقصود محنتی کی اصلی
یا باہمی حالت کا دریافت کرنا ہی تو اس لیئے لفظ اجرت کے استعمال سے
روپیہ مراد نہوگا بلکہ وہ چیزیں مراد ہونگی جو محنتی کو حاصل ہوتی
ہیں اور جبتک کہ اُن چیزوں کی مقدار میں کمی یا بیشی یا اُنکی
قیمتوں میں ترقی و تنزل ہوگا اُس سے صاف اجرت کی کمی بیشی
سمجھی جاویگی *

یہ بات واضح ہی کہ محنتی کی حالت اُس روپیہ پر منحصر
نہیں ہوتی جو اُسکو کسی وقت میں حاصل ہوتا ہی بلکہ اُس آمدنی
کی اوسط تعداد پر موقوف ہوتی ہی جو اُسکو ایک معین عرصہ میں
مثلاً ہفتہ یا ماہ یا سال کی بابت آتی ہی اور جسقدر زیادہ مدت لیکر
حساب کیا جاوے اُسقدر تخمینہ زیادہ صحیح اور درست ہوتا ہی اور
[illegible] تسہیل نہیں [illegible] روز مرہ کی اجرتوں کے
[illegible] اور ماہواری اجرتوں کی [illegible] سالانہ اجرتیں زیادہ تر
مفاوتی [illegible] ہم وہ تعداد معلوم کرسکیں جو کسی شخص کو
پاسے یا [illegible] برس میں حاصل ہووے تو اس امر کی بسبب
کہ اُسکی ایک سال کی اجرت پر التفات اپنا منحصر کریں محنتی کی

حالت بہت زیادہ صحیح معلوم کرسکینگے مگر بڑے دراز عرصوں کي اُجرتوں کے دریافت کرنے میں یہاں تک دقت پیش آتي هی که صرف ایک برس کي اُجرت کي چھان بین هو جاني نہایت غنیمت هوتي هی چنانچه ایک برس کے عرصه میں وہ اُجرتیں اجاتي هیں جو اکثر ولایتوں میں گرمي اور سردي میں مختلف هوتي هیں اور برس میں وہ زمانه بھي داخل کیا جاتا هی جسمیں بڑے پایه کي نباتي پیداواریں معتدل ملکوں میں پک جاتي هیں اور اسي سبب سے علماء اِنتظام نے برس دن کو وہ اوسط زمانه قرار دیا جسکے واسطے سرمایه پیشگي لگایا جاتا هی *

همکو یهه بات بیان کرني چاهیئے که اهل و عیال رکھنے والے محنتي کي اُجرت میں اُسکي جورو اور نابالغ بچوں کي محنتوں کو بھي هم داخل سمجھتے هیں کیونکه اگر وہ محنتیں اُسکي محنت میں داخل نکیجاویں تو مختلف ملکوں یا مختلف پیشوں کے محنتیوں کے اتفاقي حالات کا تخمینه ٹھیک ٹھاک نہوگا اُن کاموں میں جو سختي موسم کے سبب سے مکانوں کے اندر کیئے جاتے هیں اور اُس کل کے ذریعه سے جو قوت نہم پہنچاتي هی اور صرف کارروائي کے طریق پر چلنے میں آدمي کے اعانت کي محتاج هوتي هی ایک عورت یا نابالغ لڑکي کي محنت جوان آدمي کي محنت کي برابر هوتي هی چنانچه چودہ برس کي لڑکي کپڑہ بننے کي کل کا اِنتظام اُسي طرح کرسکتي هی جسیکه باپ اُسکا کرسکتا هی مگر جس لوکھے کام میں گرمي سردي اُٹھانے یا نہایت زور کرنے کا کام پڑتا هی تو جورو لڑکیوں بلکه لڑکوں سے بھي انصرام اُسکا جب تک که وہ ایسي عمر کو پہنچیں که وہ باپ کو چھوڑ کر علحده هوجاویں پورا نہیں هوسکتا مینچسٹر کے جولاهوں اور کاتنے والوں کے جورو بچوں کي کمائیاں مجموعہ اُن کي کمائیوں سے زیادہ یا اُنکي برابر هوتي هیں اور هالي کمہاروں یا بڑھئي اور کوئیله کھودنے والوں کے جورو بچوں کي کمائیاں اکثر خفیف هوتي هیں چنانچه جولاهے اور کاتنے والے فی هفته ساڑھے ساتھه روپیه اور معه اپنے جورو بچوں کے فی هفته بیس روپیه کماتے هیں اور کمہیرے اور بڑھئي وغیرہ بھي فی هفته ساڑھے ساتھه روپئے اور معه اپنے جورو بچوں کے کل ساڑھے آٹھه یا نو روپیه کماتے هیں *

مگر باوصف اسکے یہہ بات بھي تسلیم کرني چاھیئے کہ کاریگر اس پورے روپیہ سے جو مملوک اُسکا معلوم ہوتا ھی پورا پورا فائدہ اِسلیئے اُٹھا نہیں سکتا کہ جب گھر والے اُسکے گھر بار کا کام کاج نہیں کر سکتے تو کام یا کام اُس روپیئے کا ایک حصہ ایسي چیزوں کي خرید میں صرف ہوگا جو خود گھر میں طیار ہوسکتیں تھیں اگر جورو اُسکي محنت کے لیئے نہ جاتي علاوہ اُسکے بچوں کے حق میں زیادہ برائي ہوتي ھی اِسلیئے کہ چھوٹے بچے ماں کے التفات و توجہہ سے محروم رہتے ھیں اور نہایت تکلیف پاتے ھیں اور بڑے بچے قید و محنت کی رنج و تعب سے لڑکوں کے کھیل کود سے محروم اور مذھبي اور اخلاقي اور عقلي معلموں کي کمي سے جو نہایت ضروري و لابدي ھیں ناقص اور ادھورہ رہ جاتے ھیں اور اُنھیں برائیوں کي اصلاح کے واسطے ایسے مدرسہ مقرر ہوئے جو † یکشنبہ کے مدرسوں کے نام سے مشہور ھیں اور ایسے قاعدے تجویز ہوئے جنسے بچوں کي محنت کے لیئے گھنٹے ٹھہرائے گئے مگر جب کبھي جورو بچوں کي محنتیں فروخت کیجاویںگي تو کسي نہ کسي قدر وہ برائیاں موجود ھوںگي اگرچہ وہ تمام برائیاں علم انتظام سے علاقہ نہیں رکھتیں مگر ایسي باتوں کي جانچ تول میں جو محنتیوں کي بھلائي سے تعلق رکھتي ھیں اُسسے کوتاھي کرني مناسب نہیں *

اجرت کي تعداد اور محنت کي قیمت کے فرق کا بیان

اسباب اجرت کے عملي سمجھنے کو وہ پچھلے باب جسپر پڑھنے والوں کا التفات چاھتے ھیں وہ فرق و تفاوت ھی جو تعداد اجرت اور محنت کي قیمت میں پایا جاتا ھی یعني وہ تفاوت جو ایک معین عرصہ کي

---

† اِنگلستان میں محنتیوں کے بال بچوں کي تعلیم کے واسطے جو اپنے ماں باپ کے ساتھہ محنت کرتے ھیں ایسے مدرسہ مقرر ہوئے ھیں کہ اُنمیں صرف اِتوار کے دن پڑھایا جاتا ھی غرض اِس سے یہہ ھی کہ غریبوں کے بچے اور دنوں میں جب کارخانہ کھلے ہوں مزدوري کریں اور اِتوار کے دن کہ سارے کارخانہ بند ہوتے ھیں کچھہ پڑھیں لکھیں

مزدوری اور اُس قیمت کے درمیاں میں واقع ہے جو کسی کام کی معدار معین پوری کرنے کے لئے ادا کیجاتی ہی *

اگر صرف مرد محنتی ہوتے اور ہرمرد برابر محنت کرتا اور برس دن میں ہمیشہ یکساں محنت اُٹھاتا تو یہہ دونوں باتیں یعنی تعداد اجرت اور قیمت اجرت برابر ہوتیں جیسے کہ اگر ہر آدمی ہر سال میں تین سو دن اور ہر روز دس گھنٹے کام کرتا تو ہر آدمی کی سالانہ اجرت کا تیں ہزارواں حصہ ایک گھنٹے کی محنت کی قیمت ہوتا مگر معاملہ اِن باتوں کے کوئی بات درست نہیں چنانچہ ایک گھنٹے کی سالانہ اجرت میں جیسے کہ اوپر مذکور ہوا اکثر جورو بچوں کی محنتوں کا ثمرہ بھی داخل ہوتا ہی اور ایسی چیزیں بہت کم ہیں جو آپسمیں اسقدر عمر برابر ہوں جسقدر کہ ہر برس میں کام کرنے کے دنوں کی تعداد یا دنوں میں محنت کے گھنٹوں کی تعداد یا اُن گھنٹوں میں محنت کی مقدار عدم مطابق ہوتی ہی *

اُن ملکوں میں جہاں پروتستنت مذہب والے عیسائی بستے ہیں سال میں تعطیل کے دن جو مقرر ہیں وہ پچاس ساٹھہ کے بیچ بیچ ہیں اور اکثر کیتھلک مذہب والے عیسائیوں کے ملکوں میں وہ دن تعطیل کے سو سے زیادہ زیادہ ہوتے ہیں اور سنا ہی کہ ہندؤں میں تعطیل آدھی سال کے قریب قریب ہوتی ہی لیکن یہہ تعطیل بعض بعض لوگوں کے ساتھہ مخصوص ہی اسلیئے کہ ملاحوں اور مہاجنوں اور خدمتگاروں کی محنتوں کے لیئے کوئی دن تعطیل کا مقرر نہیں ہوتا *

علاوہ اُسکے زمین کے شمالی اور جنوبی خطوط عرض میں گھر سے باہر محنت کرنیکے گھنٹے سورج کے قیام تک مقرر ہوتے ہیں اور تمام ولایتوں میں موسم کے لحاظ پر محنت منحصر ہوتی ہی اور جب کہ مزدور آدمی مکان کے اندر کام کرتا ہی تو سال بہر میں روزمرہ کی محنت کے گھنٹے برابر ہوسکتے ہیں اور بلالحاظ قدرتی سببوں کے روز کی محنت کے گھنٹے مختلف ملکوں میں اور ایک ہی ملک کے مختلف کاموں میں ~~مختلف ہوتے ہیں چنانچہ روز مرہ~~ محنت کے گھنٹے فرانس میں انگلستان کی ~~نسبت زیادہ ہیں~~ انگلستان میں ہندوستان کی نسبت زیادہ ہیں اور مقام منچستر میں ہمیشہ بارہ گھنٹے اور برمنگہم میں

کل دس گھنٹے کام کرتے ھیں اور لندن کا دوکاندار اتھہ تو گھنٹے سے زیادہ کام نہیں کرتا *

اور مختلف محنتوں کے ایک معین عرصہ کی محنتوں میں اس سے زیادہ اختلاف پایا جاتا ھی اور وہ محنتیں مقابلہ کے قابل نہیں ھوتیں چنانچہ جو محنتیں کہ درزی اور کہاں کا کھودنے والا یا ایک دوکاندار اور لوھے کا ڈھالنے والا کرتا ھی اُنکا کوئی عام اندازہ نہیں ھوسکتا اور جو محنت کہ ایک قسم کی ھوتی ھی وہ مقدار اور بارآوری میں اکثر اوقات مختلف ھوسکتی ھی چنانچہ منجملہ اُن گواھوں کے جنکے اظہار اُس کمیٹی نے قلمبند کئے تھے جو سنہ ۱۸۲۴ ع میں پارلیمنٹ نے کاریگروں اور کلوں کی تحقیق کے لئے مقرر کی تھی بہت سے ایسے انگریزی کاریگر تھے کہ اُنھوں نے ملک فرانس میں محنت کی بھی اور وہ گواہ انگریزی محنتی کے مقابلہ میں فرانسیسی محنتی کو نہایت کاھل اور ناکارہ بتاتے ھیں چنانچہ منجملہ اُن گواھوں کے ایک ادم ینگ صاحب نے ملک فرانس کے شہر ایلسس میں بہت بڑے کارخانہ میں دوبرس تک کام کیا اور جب کہ کمیٹی نے اُسسے پوچھا (سوال) فرانس کے کاتنے والوں کو ایسا جفاکش پایا جیسے کہ انگلستان کے کاتنے والے ھیں (جواب) انگلستانی کاتنے والا فرانسیسی کاتنے والے کی نسبت دوگنا کام کرتا ھی چنانچہ فرانسیسی کاتنے والے چار بجے رات سے اُٹھتے ھیں اور رات کو دس بجے تک کام کرتے ھیں اور ھمارے کاتنے والے چھہ گھنٹوں میں اتنا کام کرسکتے ھیں کہ وہ دس گھنٹوں میں اُسکو پورا کرتے ھیں (سوال) تمھارے تحت میں کسی فرانسیسی نے کام کیا یا نہیں (جواب) اتھہ فرانسیسوں نے فی یوم † دو فرانک پر ھمارے تلے کام کیا (سوال) تمکو کیا یومیہ ملتا تھا (جواب) دس فرانک ملتے تھے (سوال) اگر فرض کیا جاوے کہ تمھارے تلے اتھہ انگریز جوان وغیرہ کے صاف کرنے والے کام کرتے تو تم کسقدر کام کرتے (جواب) ایک انگریزی آدمی کی امداد و اعانت سے میں اُسقدر کام کرتا جسقدر اتھہ فرانسیسوں کی مدد و رفاقت سے کرتا تھا بلکہ زیادہ کرتا اور حقیقت یہہ ھی کہ جو

---

† فرانک ایک فرانسیسی سکہ چاندی کا ھے جو برابر چھہ آنہ آتھہ پائی کے ھوتا ھی *

فرانسیسی کام کرتے ہیں وہ کام نہیں کہلاتا بلکہ وہ کام کو دیکھتے ہیں اور یہہ بات چاہتے ہیں کہ وہ کام آپ سے پورا ہوجاوے (سوال) یارن کپڑے کو فرانسیسی لوگ انگریزوں کی نسبت زیادہ لاگت سے بناتے ہیں (جواب) ہاں زیادہ لاگت سے طیار کرتے ہیں اگرچہ مزدور اُنکو انگلستان کی نسبت تھوڑی اُجرت پر بہم پہونچتے ہیں انتہی *

اِڈون رور صاحب کی مفصلہ ذیل گواہی جو سنہ ۱۸۳۳ ع میں کارخانوں کی تحقیقات پر ادا کی گئی زیادہ زمانہ حال کی گواہی ہی اور گواہ کی تجربہ کاری کے باعث سے اُسکے عمدہ ہونے میں کوئی شک شبہہ نہیں (سوال) جو کچھہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اُسکی روسے پوچھا جاتا ہی کہ فرانس کی نسبت انگلستان میں اجرت کم ہی یا زیادہ (جواب) اگر میں کسی کارخانہ کی دوکان انگلستان میں کروں تو مجھکو یہہ امر دیکھنا ہوگا کہ کارخانہ کے کاریگروں کو اُس کام کے لیئے جسکو وہ طیار کرتے ہیں کسقدر دینا مناسب ہی اور اگر وہی دوکان فرانس میں کروں تو اُسقدر کام کی طیاری میں دوگنے آدمی رکھنے پڑینگے ہاں یہہ بات صحیح ہے کہ وہاں فی آدمی کی اجرت کم ہی مگر میں نے بچشم خود مشاہدہ کیا کہ جو ایک کام انگلستان میں طیار کیا جاتا ھے اُسی کام کے واسطے ملک فرانس میں کاریگروں کے لیئے دوگنی بڑی عمارت اور دوگنے منشی محاسب اور دوگنے سربراہکار اور دوگنے آلات درکار ہوتے ہیں اور اسی سبب سے کارخانہدار کو لازم ہوتا ہی کہ تمام خرچوں پر دوچند سود لگاوے اور وہاں کے کاریگر یہاں کے کاریگروں کی نسبت کام کے زور سے پریشاں رہتے ہیں غرض کہ مجھکو بخوبی دریافت ہی کہ جسقدر کام کے واسطے یہاں آدمی چاہیئیں وہاں اُسقدر کام کے لیئے دوچند آدمی درکار ہوتے ہیں مگر روپئے کے حساب سے اجرتیں اُنکی کم ہوتی ہیں (سوال) کیا آپ اُنکی اجرتوں کو یہانکی اجرتوں سے حقیقت میں زیادہ سمجھتے ہیں (جواب) ہاں ایساہی سمجھتا ہوں اسلیئے کہ جسقدر وہ کام کرتے ہیں اُسکی مناسبت سے بڑی اجرت پاتے ہیں اور اُس قدر اجرت انکی بہ نسبت کام کے یہاں نہیں ملتی (سوال) فرانسیسی کاریگروں کو کاریگری کی حیثیت سے آپ کیا سمجھتے ہیں (جواب) یہہ بات میرے تصور میں منقوش نہیں کہ وہ لوگ اپنے کام میں

اسیے مسلسل هیں جیسے کہ انگریز لوگ مسلسل هیں چنانچہ
اکثر اوقات اُنکو ایک کام کو کرتے دیکھا اگر وہ کام پہلے وار اُنکی
مرضی موافق نہو تو وہ خایف هو جاتے هیں اور کندهے هلاتے رہ
جاتے هیں اور لاچار اُس کام کو چھوڑ بیٹھتے هیں بخلاف انگریزی
کاریگروں کے کہ وہ آزمائے چلے جاتے هیں اور جسقدر جلد کہ فرانسیسی
لوگ اُس اوکھے کام سے پہلوتہی کرتے هیں اُسقدر انگریزی کاریگر کنارہکش
نہیں هوتے بڑهئی کی اجرت وهاں پیرس میں || سئو سے چالیس سئو تک هی
اور ناوصف اُسکے کام اُسکا انگریزی بڑهئی کے مقابلہ میں ناقص و ناکارہ
هوتا هی اور سنگتراش کی مزدوری تین فرانک سے چار فرانک تک
مقرر هی جیسے کہ انگریزی سنگتراش عمدہ عمدہ بنیادیں ڈالیے هیں وہ
ایسا کام بہت کم کرتے هیں اور وقت کی یہہ صورت هی کہ دو انگریزی
سنگتراش ایک وقت معین میں تین فرانسیسی سنگتراشوں سے زیادہ
کام کرتے هیں (سوال) کسی ایسی محنت کا حال آپ کو دریافت هے
جو انگلستان کی نسبت ملک فرانس میں کم لاگت کو هاتهہ آتی هی
مگر شرط یہہ هے کہ قسم اور وصف کا بهی لحاظ رهی (جواب) مجکو
کوئی محنت ایسی معلوم نہیں اور اگر هو تو شاید درزی اور موچی
کی محنت هو مگر مجکو یقین اِن کا اس لیئے نہیں کہ فرانس میں
انگلستان کی نسبت لباس گران آتا هی مگر جوتیاں سستی هیں اور
شاید وجہہ اُسکی یہہ هی کہ چمڑا وهاں محصولی نہیں انتہی *

* بعینہ ایک هی ملک اور ایک هی قسم کے کاموں میں ایسی هی
بڑے اختلافات ظهور میں آتی هیں چنانچہ هر کوئی جانتا هی کہ محنتی
جسقدر محنت کرتا هی کام بتانے والے محنتی کو اُسکی نسبت زیادہ
جد و جہد کرنی پڑتی هی اور آزاد محنتی محتاج مزدور جیسا کہ محتاج
مزدور قیدیوں سے زیادہ محنت اُٹھاتا هی *

* یہہ بات صاف واضح هی کہ اجرت کی طرح محنت کی قیمت
کی نسبت یکساں هونے پر اسلیئے کم سوال هی کہ ایک تو محنت کی قیمت
دوسرے محنت کی تعداد کی تبدیلیوں سے کمی بیشی واقع هوتی هے *

|| سئو تانبی کا فرانسیسی سکہ هے جو برابر چار پائی کے هوتا هی اور بیس
سئو کے گیارہ آنہ آٹهہ پائی هوتے هیں *

انگلستان میں محنت کی سالانہ اوسط اجرت ایرلینڈ کی اجرت سے تگنی ہی مگر چوں کہ ملک ایرلینڈ کا مزدور انگلستان کے مزدور کے کام کی تہائی کام کرتا ہی تو دونوں ملکوں میں محنت کی قیمت قریب برابر کے ہو جاتی ہی اگرچہ کام بنانیوالا محنتی مزدور کے نسبت انگلستان میں بہت زیادہ کماتا ہی اور اس لیئے کہ اُسکے ملازم رکھنے میں فائدہ مقصود ہی تو اُسکی محنت کی قیمت گراں نہیں ہوتی ہاں یہہ خیال ہوسکتا ہی کہ محنت کی قیمت ہر جگہہ اور ہر وقت میں برابر ہوتی ہی اور بشرطیکہ کوئی مانع مزاحم نہو اور تمام آدمی اپنے اپنے فائدوں کو بخوبی سمجھیں اور اُن فائدوں کی پیروی کریں اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ تک اور ایک کام سے دوسرے کام میں محنت و سرمایہ کی لوٹ پوٹ کرنے میں مشکلیں پیش نہ آویں تو ایک وقت واحد میں محنت کی قیمت ہر جگہہ برابر ہوگی مگر اُن مشکلوں کے باعث ایک ہی وقت اور ایک ہی مقام میں محنت کی قیمت بدل جاتی ہی اور اجرت کی تعداد اور محنت کی قیمت عرصکہ دونوں میں مختلف وقتوں اور مختلف مقاموں میں انہیں سببوں کی بدولت تبدیلیاں واقع نہیں ہوتیں بلکہ اور سببوں کی جہت سے بھی واقع ہوتی ہیں جن پر کسی جگہہ اس کتاب میں بحث کیجاویگی *

اُن تبدیلیوں کا محنتی اور محنتی کے رکھنے والوں پر بہت مختلف اثر ہوتا ہی چنانچہ نوکر رکھنے والا محنت کی قیمت کو گھٹانے رکھنا چاہتا ہی مگر جبکہ محنت کی قیمت برابر رہتی ہی اور ایک معین لاگت سے ایک کام کی معین مقدار حاصل کرتا ہی تو اُسکی حالت نہیں بدلتی مثلاً اگر کوئی کاشتکار ایک کھیت کی کمائی کھودائی ایک سو بیس روپئے سے کرا سکے تو اُسکے نزدیک اسباب میں کچھہ فرق نہوگا خواہ وہ اُس روپئے کو تیس قوی مزدوروں کو حوالہ کرے یا چار معمولی مزدوروں کو دے اگرچہ تین آدمی چار آدمیوں کی نسبت زیادہ اُجرت پاوینگے مگر اُنکی نسبت زیادہ کام بھی زیادہ کرینگے اسلیئے اُنکی محنت ایسی ارزاں ہوگی جیسے اُن چاروں آدمیوں کی محنت ارزاں ہوتی ہی اور اگر یہہ تین آدمی پینتیس روپئے فی آدمی کے حساب لینا اُسوقت قبول کریں کہ وہ چار آدمی فی آدمی تیس روپئے کے حساب سے مقرر ہوویں تو اس صورت

میں اگرچہ تیس آدمیوں کی اُجرتیں زیادہ ہونگی مگر جو کام وہ کرینگے
قیمت میں سستا ہوگا *

یہہ بات درست ہی کہ جن سببوں کی بدولت اُجرت کی تعداد
بڑہ جاتی ہی وہی اسباب منافعوں کو بھی ترقی دیتے ہیں چنانچہ اگر
زیادہ محنت سے ایک آدمی دو آدمیوں کا کام کرے تو اُجرت کی تعداد
اور منافعوں کی شرح دونوں ترقی پاوینگے مگر منافعوں کی شرح کچھہ
اُجرت کی ترقی کے باعث سے ترقی نہ پکڑیگی بلکہ باعث اُسکا یہہ ہوگا
کہ محنت زاید کی مقدار حصول کی قیمت کم ہو گئی یا یہہ کہیں کہ
زیادتی محنت کے باعث سے وہ عرصہ کم ہو گیا جسکے واسطے اُس قسم
کا پیشگی دینا ضرور ہوتا تھا یا وہ پہلی محنت زیادہ بارآور ہو گئی جسکی
مثالیں اڈوین رور صاحب نے بیان فرمائیں برخلاف اُسکے مزدور آدمی اُجرت
کی تعداد سے غرضمند ہوتا ہے چنانچہ جب مزدور کی مزدوری مقرر ہوتی
ہی تو بلا شبہہ مقصود اُسکا یہہ ہوتا ہی کہ اُسکی محنت کی قسمت
زیادہ ہووے اسلیئے کہ اُسکے کام کی قیمت کی ترقی پر مقدار اُس محنت
کی منحصر ہی جو اُس سے لیجاتی ہی لیکن اگر اُسکی اُجرت کی
تعداد تھوڑی ہووے تو وہ مزدور اُسکی مناسبت سے غریب محتاج ہوگا
اور اگر زیادہ ہووے تو بقدر اُسکے دولتمند ہوگا گو اُسکی محنتوں کا معاوضہ
کچھہ ہی ہووے پہلی صورت یعنی قلت اُجرت کی تقدیر پر اُسکو فرصت
ہاتھہ آویگی مگر مفلسی بھی ہوگی اور دوسری صورت میں محنت زیادہ
رہیگی مگر دولت کی افراط ہوگی اور بیان مذکور سے یہہ غرض نہیں کہ
آسایش کے مقدمہ میں سخت اور متواتر محنتوں کی برائیوں اور کسقدر
فرصت کے فائدوں پر نظر دکھاوے مگر جیسیکہ اِس کتاب کے شروع میں
بیان کر چکے کہ علم اِنتظام کو آسایش کے مقدمہ سے کچھہ علاقہ نہیں بلکہ
تحصیل دولت سے سروکار ہی تو ہم طالب علم کے سمجھنے بوجھنے کے
واسطے طرح طرح کے واقعہ بیان کرتے ہیں یہ کام اپنا نہیں کہ مفلسوں کی
ہدایت کیواسطے قانون ایجاد کریں واضح ہو کہ اُن عام قانونوں کے بیان
سے جنکی بابت دولت کی تحصیل اور تقسیم عمل میں آتی یہہ کام اپنے
ذمہ ہم نہیں لیتے کہ جن ذریعوں سے دولت بڑہ سکتی ہی اُنکی تعمیل
و اِجرا کی ہدایت کریں اور لوگوں کو اُنپر آمادہ کریں یا ہم یہہ بھی کہیں

کہ لوگ اُنکو جائز سمجھیں بلکہ ہم یہہ بھی نہیں کہتے کہ دولت کوئی فائدہ
ہی مگر حقیقت یہہ ہی کہ دولت اور آسایش منفک نہیں ہوتی
چنانچہ جب قدرت نے اِنسان پر محنت کی ضرورت کو قائم کیا تو اس
حال سے کہ ادمی محنت سے نہ بھاگے سستی اور بیکاری میں سراسر
تکلیفیں بھردیں اور اُس محنت کے ساتھہ اُسکے صلہ کی ترغیب کمال
مضبوطی سے قائم کی غریب اور ادھوری اُجرت پانیوالا ایرلینڈ کا محنتی
یا اُس سے بھی زیادہ غریب اور کم محنتی وحشی آدمی جستقدر کہ
سخت کام کرنیوالے انگریزی کاریگر سے آمدنی میں کم ہی اُسقدر آرام
و آسایش میں کمتر ہی انگریز کی محنت بعض وقتوں میں بہت سی
ہو سکتی ہی چنانچہ اُسکی یہہ آرزو کہ اپنی حالت کو درست کرں
کبھی کبھی ایسی مشقتوں کی طرف بلا اختیار مائل کرتی ہی کہ اُس سے
بیماری پیدا ہووے اور اُجرت کی ترقی اُس بیماری کا اچھا معاوضہ نہیں
مگر عام و شائع ہونا اِسبات کا انگلستانیوں کے حال کے زمانہ زندگی کو
سابق سے اور نیز اور ملکوں کے لوگوں کے زمانہ حال کی زندگی سے مقابلہ
کرنے پر ثابت کرسکتے ہیں اور یہہ بات عموماً تسلیم کیجاتی ہی کہ
پچاس برسوں گذشتہ کے درمیان میں انگریزوں کی محنت مین بڑی
ترقی ہوئی اور اب وہی لوگ اِس دنیا میں نہایت کڑا کام کرنیوالے ہیں
مگر ان پچاس برسوں میں اُنکی حیات کا اوسط زمانہ ہمیشہ بڑھتا رہا
اور اب بھی بڑھوتری پر معلوم ہوتا ہی اور باوصف اسبات کے کہ اکثر پیشہ
اُنکے نہایت مضر ہیں اور دھوییں اور بھاپ کے مارے اور علی الخصوص
خاک سے ہوا ایسی خراب ہو جاتی ہے کہ دھوییں اور بھاپ سے بھی زیادہ
مضر پڑتی ہی جو ہمہ اُسمیں گھستے کام کرتے ہیں اور ایک گروہ ہونے کی
حیثیت سے اُن ہلکی محنت والے باشندوں کی نسبت جو معتدل ملکوں
میں بستے ہیں زیادہ طول حیات کا مزا اُٹھاتے ہیں

چنانچہ رکمیین صاحب نے انگلستان اور ویلز مین سالانہ موتوں
کی اوسط تعداد اُنسچاس لوگوں میں صرف ایک آدمی کی موت قرار دی
یعنی اُنسچاس آدمیوں میں ایک آدمی برس دن میں مرتا ہی اور اُسی
تحقیقات کی رو سے جو سنہ ۱۸۳۴ ع میں پرورش غربا کے کمشنروں
کی معرفت بلاد امریکا اور یورپ کے مختلف کے حال احوال کی نسبت

عمل میں آئی تھی یہہ امر دریافت ہوا کہ صرف ناروے اور ناسس پہی یدر ہی ایسے ملک ہیں کہ اُسمیں لوگ اتنے کم مرتے ہیں جیسے کہ انگلستان میں کم مرتے ہیں چنانچہ ناروے میں منجملہ چون آدمیوں کے اور ناسس پری پدر میں منجملہ پچاس آدمیوں کے کل ایک آدمی مرتا ہی باقی تمام اُن ملکوں کے نقشے سے جنھوں نے اپنے اپنے نقشے روانہ کئے یہہ امر واضح ہوا کہ وہ لوگ انگریزوں کی نسبت کبھی دوچند اور سوائے سے زیادہ زیادہ مرتے ہیں *

واضح ہو کہ بعد بیان اُس فرق کے جو تعداد اجرت اور محنت کی قیمت میں واقع ہی ہم تمام محنتی کسبوں کے لوگوں کو تعداد اور محنت میں برابر سمجھینگے اور جب کہ یہہ مساوات فرض کیجاویگی تو محنت کی قیمت اور اجرت کی تعداد میں کچھہ فرق باقی رہیگا اور اگر رہیگا تو صرف اتنا رہیگا کہ محنت کی قیمت سے ہر خاص کام کا معاوضہ اور اجرت کی تعداد سے بہت سے معاوضوں کا مجموعہ جو سال کے اندر ہر اکھتے ہو جاتے ہیں مراد ہوگا پھر صرف جواب اس سوال کا باقی رہیگا کہ وہ کیا باعث ہیں جنکے سبب سے کسی معین ملک اور کسی معین زمانہ میں اُن جنسوں کی مقدار اور وصف قرار پاتے ہیں جنکو ایک محنتی کسبہ برس دن میں حاصل کرتا ہی *

بیان اُس قریب سبب کا جسکے ذریعہ سے اجرت کی شرح قرار پاتی ہے

واضح ہو کہ شرح اجرت کے تقرر کا قریب سبب صاف یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جن جنسوں کو ہر محنتی کنبہ برس دن میں پیدا کرتا ہے اُنکی مقداروں اور وصفوں کا انحصار اُن جنسوں کی مقداروں اور وصفوں پر چاہیئے جو اُسی برس میں محنتی لوگوں کے برتاؤ کے واسطے بحسب اُن کے کنبوں کی تعداد کے کنایتاً یا صراحتاً مخصوص اور مقرر ہوویں اور واضح رہی کہ محنتی کنبوں میں وہ سب لوگ داخل ہیں جو اپنی معاش کے واسطے اپنی محنت پر بھروسہ رکھتے ہیں ایا یوں بیان کیجی

کہ اُن حصسوں کي مقداروں اور وضعوں کا حصر اُس روپئے کي کمي و بیشي پر مناسب هي جو مزدوروں کي پرورش کےواسطے بحسب اُنکي تعداد کے مجتمع هووے *

گفتگو اُن سات رايوں پر جو اس مسئله سے مخالف هيں

واضح هو کہ يهہ مسئله اب ايسا واضح هی کہ اگر علم انتظام کا کوئي نيا علم هوتا نوهم اُس کو بلا بحث و تکرار کے راست درست سمجهے مگر همکو اپني کتاب کے پڑهنے والوں کو اس سے واقف کرنا مناسب هی کہ يهہ مسئله ايسي رايوں کے مخالف هی جس سے بعضي رائيں تو اُن لوگوں کي تعداد کے سبب سے اور بعضي اُن لوگوں کي سند کے لحاظ سے جو اُن رايوں کي حمايت کرتے هيں همارے التفات کے قابل هيں *

اول همارا مسئله اُس مسئله کے مخالف هی کہ ايک ملک کے محنتيوں کي تعداد کو جو مناسبت اُس ملک کے سرمايه سے هوتي هیٰ اسمر اجرت کي شرح بالکل منحصر هوتي هیٰ اسُ لفظ سرمايه کے اسقدر کثرت سے معني لئے گئے هيں کہ اُس کثرت کے باعث سے اس مسئلہ کي اصل مراد بيان کرني مشکل هی ليکن اسُ اصطلاح کے کوئي معني ايسے همکو معلوم نهيں جس ميں بهت سي ايسي چيزيں داخل نهوں جو محنتيوں کے استعمال ميں نه آتي هوں اور اگر همارا مسئله صحيح هو تو ايسي چيزوں کي کمي يا بيشي سے اجرت کي شرح پر کوئي اثر نهيں هوسکتا چنانچه اگر کسي ملک ميں تمام ملک کا تني کا شيشه کل کے دن ضايع هوجاوے تو اُس سے صرف اُنهيں لوگوں کو نقصان هوگا جنکے پاس شيشه تها يا جو اُسکي خواهش رکهتے تهے اور مزدور اُن لوگوں ميں شامل نهيں هيں اور اگر تمام ملک کے [illegible] [illegible] آدها [illegible] تو فوراً اُسکا نتيجه يهه هوگا کہ اُجرت [illegible] کمي هوگي اور يهه [illegible] سے نهوگي [illegible] کے اعتبار سے هوگي جو [illegible] کو اجرت [illegible] [illegible] کمي نکرے تو اُسکو [illegible] [illegible] اور چيزوں ميں [illegible] پڑيگي [illegible] اگر اس

مزہ جاویگا اب اگر وہ اپنی آمدنیوں کو اپنے ہی ملک کے کاموں میں نہ لگاویں اور انگلستانی اسباب خریدیں تو ایرلنڈ کے محنتیوں کی محنت کا بہت سا حصہ بیکار رہجاوے گا اور زمین کے اُس بہت سے حصہ سے جس میں ایرلنڈ کے محنتیوں کے خرچ کی جنسیں پیدا ہوتی تھیں انگلستان کے محنتیوں کی پرورش کا سامان بہم پہونچیگا اور ایرلنڈ کے محنتیوں کے خرچ کے روپیہ کا ذخیرہ باوجود ترقی پانے کاشتکاروں اور زمینداروں کے محاصل کے گھٹ جاویگا*

تیسرے وہ ہمارا مسئلہ اس مشہور رائے کے خلاف ہی کہ زمیندار اور زمین رکھنے والوں اور زرنقد جمع رکھنے والے مالداروں اور عشردار اور خرچ کرنیوالوں کا ترک ریاست کرنا ایسے ملک کے محنتیوں کے حق میں جہاں سے خام پیداوار غیر ملکوں میں نہیں جاتی مضر ہوتا ہی مگر واضح ہو کہ ایسی ترک ریاست سے اُس ملک کی اجرت کا گھٹ جانا ممکن ہی جہاںسے خام پیداوار غیر ملکوں کو جاتی ہی چنانچہ اگر ایرلنڈ کا زمیندار اپنی جائداد پر رہی تو اُسکو اپنے کار و بار میں ایسی آدمیوں کی خدمتوں کی ضرورت ہوتی ہی جو اُسی ملک کے رہنے والے ہوں یعنی باغبان اور قراول اور خدمتگار نوکر رکھیگا اور اگر وہ ایک مکان بناوے تو وہ وہیں کے رہنے والے معمار اور مزدور اور سوہنوں کو کام پر لگاوے گا یہہ ممکن ہے کہ وہ اپنے اثاث البیت میں سے کچھہ تھوڑا سا غیر ملک سے بھی منگا لیوے مگر بکثرت سے اپنے ہی وطن یا اُسکے پاس پڑوس سے خرید کریگا ظاہر ہے کہ اُسکی زمین کا ایک حصہ یعنی کچھہ لگان ان سب لوگوں کے خور و پوش اور امن و آسایش کے واسطے اور نیز اُن لوگوں کے لیئے جو یہہ سب خوراک اور پوشاک اور امن کے سامان طیار کرتے ہیں خرچ ہوگا لیکن اگر وہ زمیندار انگلستان کو چلاجاوے تو اُسکی ان سب حاجتوں کو انگریز انجام پہونچینگے اور وہ زمین اور سرمایہ جو ایرلنڈ کے محنتیوں کی پرورش میں خرچ ہوتا تھا اُن مویشیوں اور غلہ کے خریدنے میں لگے گا جو انگلستان [illegible] محنتیوں کی پرورش کے لیئے آیا چاہیئے پس اُن تمام چیزوں کی مقدار جو ایرلنڈ کے محنتیوں کے خرچ سے مخصوص ہونگی گھٹ جاوے گی اور [illegible] جو انگلستان کے محنتیوں کے خرچ سے خصوصیت رکھتی ہونگی زیادہ جاویگی جس کا نتیجہ

سمجھ ھوگا کہ ایرلینڈ میں اجرت گھٹتے گی اور انگلستان میں بڑھیگی *

یہہ سب باتیں زمیندار کی کل آمدنی سے متعلق نہیں کیونکہ وہ زمیندار ایرلینڈ میں رہنے کی حالت میں غیر ملکوں کے بہت سی جنسیں مثل چاء اور شراب اور شکر اور اور ایسی چیزیں جو ایرلینڈ میں نہیں ھوتیں خرید کرتا ھوگا اور اُنکی قیمت کے عوض میں انگلستان کو غلہ اور مویشی بھیجتا ھوگا علاوہ اِسکے وہ ایرلینڈ میں ھونے کی حالت میں کچھہ حصہ اپنے لگان کا اور بھی ایسے کاموں میں خرچ کرتا ھوگا جسسے وھاں کے محنتیوں کو کچھہ فائدہ نہو مثل ھرنوں کی چراگاھوں اور چمن اور گھوڑوں اور شکاری کتوں کی پرورش میں اب اُسکے چلے جانے کے بعد اُسکی چراگاہ کی زمین پر کاشت کیجاوے گی اور اُس سے غلہ پیدا ھوگا جسمیں سے کچھہ تو محنتیوں کے خرچ میں آویگا اور کچھہ باھر بھیجا جاویگا اور جس حصہ زمین سے اُسکی سواری کے گھوڑے پرورش پاتے تھے اُس سے اُن گھوڑوں کی پرورش ھوگی جو غیر ملکوں کو بھیجے جاوینگے اِن تبدیلیوں میں سے پہلی تبدیلی تو بہت بہتر ھوگی اور دوسری میں کچھہ قباحت ہوگی اور یہہ بات بھی بھولنے کے قابل نہیں کہ ایرلینڈ اور انگلستان کی آمد و رفت میں سواریوں کی ارزانی کے سبب سے ایرلینڈ کے بہت سے خدمتگار وغیرہ کا اُسکے ھمراہ انگلستان میں چلاآنا ممکن ھی اس صورت میں دونوں ملکوں کی اجرت میں کچھہ فرق نہ آویگا کیونکہ ایرلینڈ میں محنتیوں کی پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ اور محنتیوں کی تعداد برابر کم ھو جاویگی اور انگلستان میں محنتیوں کی پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ اور محنتیوں کی تعداد دونوں برابر بڑہ جاوینگی *

ایرلینڈ کے زمینداروں کے ترک ریاست کے معروضہ اثروں کو جو محنتیوں پر ھوتے اُن سب نتیجوں کے بعد جو [illegible] کئے ھم [illegible] صاحب کی رائے کے ساتھہ اتفاق کرکے نہایت صحیح اور [illegible] حقیقت [illegible] سمجھتے اور اس عام رائے [illegible] ھونے سے انکار نہیں کر سکتے [illegible] زمینداروں کا ایرلینڈ [illegible] اگرچہ انگلستان کے اقبال [illegible] تمام سلطنت کا لحاظ کریں کچھہ ضرر نہیں پہونچاویگا مگر [illegible] نہیں ہے وہ ایرلینڈ کے حق میں مفید ھوتا گو اسقدر [illegible] جاتا [illegible]

اُس کمیتي کے روبرو جو ایرلینڈ کي حالت پر جمع ہوئے تھے اور اُسنے اپنے چوتھي رپورٹ پارلیمنت کے اجلاس سنہ ۱۸۲۵ع میں گدرانی مکلک صاحب کا اظہار ہوا تھا سو اُسنے کمیتي نے یہہ سوال کیا تھا کہ ایرلنڈ سے بہت سي مویشیاں باہر بھیجے جایا کرتے ہیں اور بہت بڑا حصہ لگانکا اسي طرح ادا کیا جاتا ہی تو کیا لگان ادا کرنے کا یہہ طریق غریبوں کي بھلائي کا نہ سبب اُسکے کم ممد و معاون نہوگا کہ وہ محنت کے کام میں بہت مصروف رہتے (جواب) زمیندار کے وطن میں چلے جانے سے جب تک لگان ادا کرنے کا طریقہ تبدیل نہو کوئي امر نہیں ہوسکتا (سوال) ایرلینڈ کے زمیندار کے موجود نہونے کي حالت میں جو کمیتیں لگان اُس کے پاس بھیجا جاتا تھا اب اُس حصہ لگان کے ایرلنڈ میں خرچ ہونے سے کیا وہاں کے لوگوں کو فائدہ نہوگا (جواب) نہیں ہوگا میں نہیں خیال کرسکتا کہ اُس ملک کو کچھہ بھي فائدہ پہونچیگا فرض کیا جاوے کہ تم اگر ایک مالیت کو ایرلنڈ کي جنسوں کے عوض میں خرچ نکروگے تو اُسکے برعکس انگریزي جنسوں کے بدلے میں خرچ کروگے یعنے مویشیاں انگلستان کو بھیجي جاوینگي یا وہ ایرلنڈ میں ھي رھینگي اگر وہ بھیجي جاوینگي تو زمیندار اُنکا عوض مساوي انگریزي جنسوں سے حاصل کریگا اور جو نہ بھیجي جاوینگي تو وہ اُنکا عوض مساوي ایرلینڈ کي جنسوں سے پاویگا پس دونوں صورتوں میں زمیندار مویشیوں کي مالیت پر اوقات گذاري کرتا ہی خواہ وہ ایرلنڈ میں رہی خواہ انگلستان میں ایرلنڈ کے واسطے اُسقدر ہي جنسیں باقي رھینگي جسقدر کہ پہلے تھیں انتہی *

اس تقریر کا منشاء یہہ معلوم ہوتا ہی کہ زمیندار ایرلینڈ میں رہنے کي حالت میں تمام مویشیوں کو جنکي وہ پرورش کرتا ہی بیکل بیچ ڈالتا ہے کیونکہ بدوں اسباب کے یہہ خیال کرنے کي کوئي وجہہ معلوم نہیں ہوتي کہ مویشي خواہ وہیں رہیں خواہ باہر جاویں ایرلینڈ کے لوگوں کي پرورش کي جنسیں بدستور قایم رہتے ہیں *

* جس ملک سے خام پیداوار باہر کو بھیجی جاتي ہیں تو وہاں زمینداروں [illegible] کے نتیجے برعکس ہوتے ہیں جن لوگوں کے محاصل [illegible] حاصل ہوتے ہیں جب تک وہ اپنے محاصل وطن میں خرچ [illegible] نہیں کرسکتے [illegible]

چنانچہ لیسسٹرشائر کا زمیندار جبکہ اپنی جائداد پر رہے تو وہ اپنی زمین کے کسی حصہ یا لگان کو ایسے لوگوں کی پرورش میں لگاتا ہی جو اُن چیزوں کو پیدا کرتے اور وہ خدمتیں پوری کرتے ہیں جنکا سرانجام ہونا اور خرچ ہونا اُسی جگہہ پر ضرور ہی اب اگر وہ لندن کو چلا جاوے تو اُسکو لندن والوں کی خدمتوں کی حاجت ہوگی اور زمین کی وہ پیداوار اور سرمایہ جو لیسسٹرشائر کے محنتیوں کی پرورش میں خرچ ہوتا تھا لندن کے محنتیوں کی پرورش میں صرف ہوگا مگر غالب یہہ ہی کہ لیسسٹرشائر کے محنتی بھی اُسکے ہمراہ چلے جاوینگے اور اِس صورت میں لیسسٹرشائر اور لندن کی اُجرت میں کچھہ تبدیلی نہوگی البتہ اگر وہ اُسکے ساتھہ نجاوینگے تو ایک ملک کی اُجرت میں ترقی ہوگی اور دوسرے کے اُجرت میں کمی ہوجاویگی پس جبکہ دونوں مقاموں میں ترقی و تنزل اُجرت کا بند ہوجاویگا یعنے محنتیوں کی تعداد اور اُنکی پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ یکساں رہیگا تو اُنکی قیمت میں اُسیقدر اُجرت اُسیقدر محنتیوں میں تقسیم ہوگی جسقدر کہ پہلے ہوتی تھی اگرچہ کل تعداد اُجرت اور کل تعداد محنتیوں میں پہلی سی مناسبت رہیگی*

[illegible] وہ زمیندار پیرس کو چلا جاوے تو ضرور اُجرت کی نئی تقسیم ہوگی فرانس میں جو انگلستان کی نسبت خام پیداوار کی قیمت کم ہی [illegible] دونوں ملکوں کی عادات اور زبان کا فرق مزدوروں کو نقل [illegible] سے وہ محنتی اُس زمیندار کے ساتھہ [illegible] زمینوں کی پیداوار جاسکتی ہی اِسلئے اُسکو [illegible] محنتیوں سے کام لینا پڑیگا اور اپنی لگان کو کسی ایسی جنس سے بدلنا پڑیگا جسکی غیر ملک میں تجارت ہوسکتی ہو جسکے ذریعہ سے وہ لگان اُسکے پاس فرانس میں پہونچ سکے فرض کرو کہ وہ [illegible] اپنی لگان کو روپیہ کی صورت [illegible] اسباب کے کہ محنتیوں کے خرچ کی جنسیں [illegible] محنتیوں کو کچھہ [illegible] پہونچیگا اور روپیہ کے باہر جانے سے اُنکی حالت میں فرق نہ آئیگا کیونکہ [illegible] اُنکے کھانیکی چیز نہیں ہی لیکن جب تک کہ وہ زمیندار محنت کا نتیجہ [illegible] اپنی لگان کو روپیہ کے صورت میں حاصل نہیں کرسکیگا [illegible] لندن اور پیرس کے درمیان میں اُس مبادلہ

كي شرح لندن كے حق ميں زيادہ مفيد هى بحر ايسے دو ملكوں كے حصص سے ايك ميں كهانيں هوں اور دوسرے ميں نہوں هر ايك دو ملكوں ميں يہہ شرح ايسي تعداد سے بهت كم تجاوز كرتي هى جو ايك ملك سے دوسرے ملك تك چاندي سونا بهيجنے كے خرچ كو كافي نہو پس انگلستان سے روپيہ مصنوعي چيزوں كي صورت ميں فرانس كو خواہ ايسے مقام كو جو فرانس سے تجارت كرتا هو بهيجا جاويگا اور يہہ مصنوعي چيزيں بيشك زميندار كے لگان كے مبادلہ ميں حاصل هونگي اور اسكا لگان ان لوگوں كي پرورش كے كام ميں آنے كے واسطے برمنگهيم اور شيفلڈ اور مينچسٹر ميں سے كسي نہ كسي مقام كو بهيجا جاويگا جو لوگ مصنوعي چيزيں طيار كيا كرتے هيں اور وهاںسے وہ چيزيں غير ملك ميں جاكر زميندار كي كار براري كيواسطے فروخت هونگي الغرض جو انگلستان كا رئيس غير ملك ميں رهتا هى اُسكا معاملہ اسطرح خرچ هوتا هى كہ گويا وہ اپنے وطن ميں هي رهتا هى اور بحر كپڑے اور لوهے كے برتنوں اور چهري كانٹوں كے استعمال كے اور كچهہ خرچ نہيں ركهتا اور بجائے باغبان اور خدمتگار اور دربان وغيرہ كے نوكر ركهنے كے گويا اُسنے چهري كانٹے قينچي چاقو وغيرہ بنانے والوں كو نوكر ركهہ ليا ان دونوں صورتوں ميں اُسكي آمدني محنتيوں كے كام ميں آتي هى گو وہ محنتي آپس ميں مختلف هيں اور چونكہ هر صورت ميں محنتيوں كي پرورش كے ذخيرہ اور اُنكي تعداد ميں كچهہ تبديلي نہيں آتي تو محنت كي اُجرت ميں كچهہ فرق نہيں آسكتا *

مگر حقيقت ميں محنتيوں كي پرورش كا ذخيرہ اپني مقدار ميں زيادہ نہو يگا اور اوصاف ميں بهي بہتر هوجاويگا متداول ميں بڑهيگي يہہ صورت هى كہ جو زمين كتوں گهوڑوں اور خرگوش اور تيتروں كي پرورش كے كام ميں رهتي تهي اب وہ آدميوں كي پوشاك اور خوراك پيدا كرنے كے كام ميں آويگي اور بہر اسلئے هو جاويگا كہ مصنوعي چيزوں كے كثرت سے طيار هونے سے تقسيم محنت زيادہ هوگي اور اچهي اچهي بہت سي كلوں كا استعمال هوجاويگا اور تمام ترقيات ظهور ميں آوينگے جو مصنوعي جنسوں كے كثرت سے طيار هونے سے هوتي هيں *

هم ترك رياست كا بيان ختم كرتے هيں ايك تفصيلي ديكهتے هيں جسمين

انگریز رئیس غیر ملک میں رہنے سے اپنے ملک کے اکثر محصولوں سے محفوظ رہتا ہی اور یہہ اکثر محفوظ رہتا اسلیئے کہا کہ اگر اُسکی زمینیں جائدادیں وغیرہ اُسکے اصلی وطن میں ہوتی ہیں تو اُنپر کسقدر محصول اُسکو دینا پڑتا ہی اور وہ مصنوعی چیزوں کے کچھے مصالحوں پر بھی کسیقدر محصول ادا کرتا ہی اگر آمدنی یا اُن حصوں پر جو غیر ملک کو جاتی ہیں محصول لگانا مصلحت سمجھا جاتا تو وہ رئیس نہ نسبت سابق کے بہت زیادہ محصول ادا کرنے پر مجبور ہوتا مگر از روے اس انتظام کے جو اب انگلستان میں ہی بہت سا حصہ محصول کا اُن پیداواروں سے لیا جاتا ہی جو اُسی ملک میں خرچ ہونے کے واسطے پیدا کی جاتی ہیں تو وہ رئیس انگلستان کی گورنمنٹ کے مدد کرنے کے بجاے فرانس یا اٹلی کی گورنمنٹ کی استعانت کریگا شاید یہہ نقصان اُن سبب [illegible] کی برابر ہی جو ہمنے بیان کیئے اور اُس گروہ کے لوگوں کو جو مہنگی مصنوعی چیزیں باہر بھیجتے ہیں اُنمیں سے غیرمبادار اور لوگوں کا غیر ملکوں میں رہنا نہ مفلس کرتا ہی نہ مالدار *

ہم اپنی کتاب کے پڑھنے والوں کو اس موقع پر پھر یاد دلانا مناسب ہے کہ علم انتظام مدن کی بحث میں دولتمندی یا مفلسی پر توجہہ کرنا ہمارا مقصود نہیں ہی مگر ترک ریاست کے اخلاقی اثروں سے ایسے مصنف کو جو خلقت کی آسایش یا تکلیف کی تحقیق کرتا ہو درگذر کرنی نہیں چاہیئے لیکن علم انتظام کے عالم کو اُس سے کچھہ علاقہ نہیں اور اُس سے علاقہ نرکہنے سے ہمکو اس سبب سے کچھہ افسوس نہیں ہی کیونکہ مضمون ہی ایسا ہی جس سے حسب دلخواہ نتیجے حاصل کرنے نہایت مشکل ہیں البتہ اخلاقی نتیجے ایک وجہہ سے پیچیدہ نہیں ہیں کہ اُس میں مصنوعی چیزوں اور خام پیداوار کی غیر ملکوں میں بھیجے جانے اور زمیندار وغیرہ کے اپنے ملک میں رہنے کا ظہور رہتا ہے گفتگو نہیں کیجاتی اگر کہیں اروزنی اخلاقی کے رہنے [illegible] مقید ہو تو اُسکا اپنی جائداد پر رہنا ہوگا کیونکہ اُس [illegible] رہنے والی لوگوں کو اُس [illegible] وہ ترک ریاست کرکے رکھوے کچھہ غرض نہیں مگر آدم اسمتھہ صاحب زمینداروں کے اپنی جائداد پر رہنے کو اخلاقی [illegible] مفید سمجھتے تھے [illegible] وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جستے [illegible]

میں درباری لوگ رہتے ہیں وہاں کے چھوٹی اُمت کے لوگ بد چلن اور مفلس ہوجاتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک قصبہ کے باشندے مصنوعی چیزوں کے بنانے میں بہت ترقی کرنے کے بعد اگر اُنمیں کوئی امیر کبیر آ رہے تو سست اور کاہل ہوجاتے ہیں ابھی اور مکلک صاحب جنکے مشاہدہ پر نہایت صداقت اور ہوشیاری کا بھروسہ ہی بچشم خود دیدہ بیان کرتے ہیں کہ اِسکاٹلینڈ میں بہت سی جائدادیں ایسی ہیں جنکے مالک باہر رہتے ہیں اور اُنکا نہایت عمدہ اِنتظام ہوتا ہی ہاں ترک ریاست یا ریاست کا مفید یا مضر ہونا خاص خاص شخصوں کے اخلاق و عادات پر منحصر ہی ہم یہہ یقین کرنے پر مائل ہیں کہ نہایت زیادہ دولتمند لوگوں کا رہنا اُنکے پاس پڑوس کے لوگوں کے حق میں مضر اور متوسط دولت رکھنے والوں کا رہنا اُنکے ہمسایوں کے حق میں مفید ہوتا ہی ایک بڑے عملہ کے مختلف درجوں کے لوگوں کی فضول خرچیاں اور عیاشیاں آپس کے بغض و حسد کے نہایت مفسد نمونے اور قباحتوں کے مخرج ہیں چنانچہ دیوانخانہ اور طویلہ پاس پڑوس کے شریفوں کو ضرر پہونچاتا ہی اور اُنکے چوکیدار اور خدمتگاروں کا مکان اُسسے ادنے قسم کے لوگوں کو نقصان دیتا ہی مگر ایسی متوسطہ آمدنی [illegible] والے خاندانوں کی حالت جو پانچ ہزار روپیہ سالانہ سے بیس ہزار روپیہ سالانہ تک ہو ہمارے نزدیک اخلاقی اور عقلی بھلائیاں پیدا کرنے اور اپنے ہمسایوں میں پھیلانے کے لئے نہایت مفید ہی اس میں کچھہ شک نہیں کہ ایک شریف نیک چلن خاندان اپنے قرب‌وجوار کے لوگوں کے باہمی تعصب دور کرنے اور جھگڑے چکانے اور کوششوں پر ترغیب دینے اور اُنکے چلن کی تہذیب کرنے سے اپنے ہمسایوںکی خصلتیں درست کرنیکا ایک نہایت مؤثر وسیلہ ہی انگلستان کی یہہ کمال خوش نصیبی ہی کہ اُسکے ہر ضلع میں ایک ایساہی رئیس رہتا ہی جو اپنی دولت اور تعلیم کے سبب سے اُن تمام مقدمات کے انجام دینے کے لائق ہی یہہ سب کام انجام دینا کچھہ منفعت [illegible] سے نہیں ہی بلکہ وہ اُسیکا کام اور اُسپر فرض ہی چنانچہ اِنگلستان [illegible] کے کئی ہزار خاندانوں کے پھیلے ہوئے ہونے سے جنمیں ہر ایک [illegible] تربیت اور تہذیب کا مرکز ہی ایسا بڑا فائدہ حاصل ہی کہ ہم اُسکے ایک مدت سے مروج ہونے کے

سبب سے ایسے عادي ہوگئے ہیں کہ اُسکي عظمت اور قدر بخوبي تمام معلوم نہیں ہوتي *

مگر ہم جانتے ہیں کہ ترک ریاست کے اخلاقي اثروں پر بھي مبالغہ کیا گیا ہی جو لوگ اُن بارہ ہزار خاندانوں کي شکایت کرتے ہیں جنہوں نے ترک ریاست کي ہی وہ یہہ بات بھول گئے کہ اگر اُن خاندانوں میں سے نصف بلکہ چوتھائي بھي واپس آ جاویں تو وہ شہروں ہي میں آکر آباد ہونگے جہاں اُنکي کسي قسم کي عظمت اور شوکت کچھہ قائم نکریگي بلکہ جاتي رہیگي پس بارتھہ‌امیوسلینڈ یا دیوان شائر کے دہقان کو اس سے کیا غرض کہ اُسکا زمیندار لندن یا چلتنہم یا روم میں رہی اور اگر زمیندار اپني جائدادوں پر رہیں بھي تو اُنمیں سے کتنے ایسے ہونگے جو اپني جاہ و حشمت کو مفید طور سے کام میں لاوینگے اور کتنے اُنمیں سے لومڑي کا شکار یا عام شکار کھیلنے والے ہونگے اور ایسے نوکر جمع رکھینگے جنکي بد چلني اُنکي نیک رویکي سے کچھہ زیادہ نہوگي پس اس حال سے زیادہ کوئي بات سمجھہ میں نہیں آتي اور نامعقول نہیں ہی کہ ایسے سببوں کا نتیجہ صرف بھلائي ہي ہووے جیسے برائي بھي اُسطرح پیدا ہوسکتي ہو *

ترک ریاست کے وہ اثر جو علم اِنتظام مدن سے متعلق ہیں اور بھي زیادہ عموماً غلط سمجھے گئے ہیں ہمکو اِسبات سے تعجب ہوتا ہی کہ ایسے صاف مسئلوں کو جنپر گفتگو ہو رہي ہے بعض شخصوں نے باوجود اِسبات کے کہ اُنکي دلایل کو لاجواب جانتے ہیں خوشي سے قبول نہیں کیا اور بعضوں نے بے دیکھے بھالے ایک مہمل اور عجیب بات خیال کر کے اُنپر فکر اور غور کرنے سے ہاتھہ کھینچا *

غالباً اُس غلط فہمي کي بڑي وجہہ یہہ معلوم ہوتي ہی کہ ترک ریاست کے اخلاقي اثروں کو اُنکے اُن اثروں سے مخلوط کر دیا ہی جو علم اِنتظام مدن سے متعلق ہیں علم اِنتظام مدن کے بہت سے مصنف اور [illegible] صاف دلیل اِسبات کي ہوگي کہ [illegible] ترک ریاست سے باقي لوگوں کي خوش اخلاقي اور آسایش کم ہوجاتي ہی اُن تقریروں کا کوئي جواب نہیں ہوسکتي جنسے صرف یہہ ثابت کرنا مقصود ہوتا ہی کہ اُسکے سبب اپني دولت میں کمي نہیں آتي *

علاوہ اسکے ایک اور متقدم مخرج اس غلطي کا یہہ هی کہ زمیندار
جب اپني جائداد پر رهتا هی تو متوسلوں کا فائدہ بهیئت مجموعي اور
نقصان منتشر هوتا هی اور زمیندار کے باهر رهنے کي صورت میں نقصان
بهیئت مجموعي اور فائدہ منتشر هوتا هی چنانچہ جب زمیندار ترک
ریاست کرتا هی تو هم اُس قصبہ کے خاص خاص پیشہ وروں کي طرف
انگلي اُٹها سکتے هیں کہ اس اور اُس کا روزگار اور نوکري جاتي رهی اور
اس سبب سے هزار ها کارخانہ داروں میں جو یہہ نوکري اور نوکري پهیل
جاتي هی اُسکي کیفیت دریافت نہیں هو سکتي اور جبکہ وہ واپس
آتا هی تو اُسکا بس تیس هزار روپیہ سالانہ کا ایک محدود مقام میں
خرچ هونا وهاں کے باشندوں کو دولت اور تقویت خاطر بخشتا هی اب
جو اس خرچ کي کمي برمنگهیم اور مینچسٹر اور لنڈن میں آویگي اُسکو
هم گو کیسا هي کچهہ ثابت کرسکیں مگر وہ کچهہ بهي نظر نہ آویگي
اُس زمیندار کے هموطن اپنے نقصان اور نفع کا مدار اُسي خرچ پر سمجهتے
هیں اور جس جسقدر اُنکي غرضیں اُس خرچ سے علاقہ رکهتي هیں اُسقدر
وہ اُسکا شکر و شکایت کرتے هیں مگر بحساب اوسط چالیس کروڑ سے
کچهہ زیادہ کا مال جو سالانہ باهر کو بهیجا جاتا هی اُس میں بیس
تیس هزار روپیہ سالانہ کے بڑهنے گهٹنے سے کسي کارخانہ دار کو کچهہ بهي
معلوم نہیں هوتا اور اگر کسي کو معلوم بهي هو تو وہ اُسکو کسي شخص
کي بهوس یا یارک شائیر کي ریاست یا ترک ریاست پر محمول نکریگا
یہانتک کہ وہ اُس شخص کے عدم وجود سے بهي واقف نہوگا پس اب
اگر اُن صریح اور صاف اثروں کے معاملہ میں ایسے نتیجے جو بڑي پیچیدہ
دلیلوں سے نکالے گئے هوں پیش کیئے جاویں تو یہہ بات معلوم هوتي کچهہ
مشکل نہیں کہ اُن میں سے پڑهي اور بے پڑهي لوگوں کي طبعیتوں پر
کسکا اثر زیادہ هوگا *

[illegible] ترک ریاست کا مضر نہونا اِس خیال سے بهي قبول
نہیں کرتے [illegible] نہیں کہ زمیندار کا روپیہ جو مصنوعي چیزوں
کي صورت میں [illegible] اُسکے کوئي عوض پهرکر نہیں آتا اُسکا
جانا ایسا هي هی [illegible] کو محصول دیدیا یا اُن
چیزوں کو سمندر میں غرق کردیا بیشک یہہ خیال اُسکا صحیح هی اور

اسپر کوئي اعتراض نہیں ہوسکتا مگر یہہ بات سمجھني چاهئیے کہ جو
کچھہ غیر بارآور خرچ ہوتا ہی اُسکا ضایع جانا بغیر حاصل ہونے کسي
معاوضہ کے اس لفظ غیر بارآور سے ہي ظاهر ہی ریاست یا ترک ریاست
کي حالت میں جو فرق ہی وہ صرف یہہ ہی کہ زمیندار اپني جائداد
پر موجود ہونے کي صورت میں اُسکو اپنے وطن میں ضایع کرتا ہی اور
ترک ریاست میں باہر رہ کر ضایع کرتا ہے اور ہر حالت میں اُن چیزوں
کے پیدا کرنے والوں کي خدمتوں کو خرید کرلیتا ہی جنکو وہ کچھہ اُنکے
فائدہ کے واسطے خرچ نہیں کرتا بلکہ اپنے حظ و لطف کے واسطی خرچ
کرتا ہی چنانچہ وہ وطن میں رہتا ہی تو کرتي پر برش اور جوتیوں کے
صاف کرنے اور میز لگانے پر نوکر رکھتا ہی اور تنخواہ دیتا ہی اور یہہ
چیزیں ایسي ہیں کہ گھنٹے بھر بعد پھر ویسي ہي ہو جاتي ہیں اور
جبکہ وہ باہر رہتا ہے تو وہ اسیقدر روپیہ سوئیوں اور چھینٹوں کے طیار ہونے
کے واسطے لگاتا ہی جو باہر جاکر بدون اسباب کے کہ اُنکے کاریگروں کو پھر
اُسسے کچھہ فائدہ حاصل ہو اُسطرح خرچ میں آجاتي ہیں اور وہ چیزیں
حقیقت میں اب اُس روپیہ کے عوض میں فروخت ہوتي ہیں جو روپیہ
باہر کے اُن خدمتگاروں کي اجرت میں خرچ کیا جاتا ہی جو اُسکي
جوتیاں صاف کرتے ہیں جنکو اُسکے ترک ریاست نکرنے پر اُسکے وطن کا
خدمتگار صاف کرتا اور موتیوںکے تاگے نکالتے ہیں الحاصل غیر بارآور خرچ
کرنے والوں کي آمدني کسیطرح سے حاصل ہو اور کسي طرح سے خرچ ہو
مساوي خراب ہوتي ہی اور یہہ اُنکي خوشي پر منحصر ہے کہ وہ اُسکو
اپنے ملک میں خرچ کریں خواہ کہیں باہر خرچ کریں ہم خوب جانتے
ہیں کہ یہہ امر کسي طرح ممکن نہیں کہ کوئي شخص ایک نان ختائي
کھابھي لے اور رکھہ بھي چھوڑے یا اُس ختائي کو سچ بھي ڈالي اور آپ
بھي رکھے رہے *

* بعض مطلب کو بعضی قدر فہم مقرر سمجھتے اس خیال سے غلط سمجھا
کہ ترک ریاست کي حالت میں زمیندار کے پاس اُسکي آمدني ایسي
تجارتي اسباب میں پہنچتي جاتي ہی جنکے معاوضے بہت سے
حاصل ہوتے [illegible] اُس زمیندار کي آمدني کے خرچ سے اُنہیں [illegible]
کو فائدہ ہوتا ہی [illegible] وہ زمیندار ترک ریاست کرکے [illegible]

ہمنے مانا کہ نقصان ہوتا ہی مگر وہ نقصان اُسی زمیندار کو ہوتا ہی جو ترک ریاست کرتا ہی چنانچہ اُسکا لگان وصول ہوتی ہی فوراً اُن مصنوعی جنسوں کے خرید نے میں صرف ہوتا ہی جو اُسکے فائدہ کے واسطے بطریق روپیہ بہیجی جاتی ہیں پس وہ لگان انگریزی کارخانہ دار کی ایسی تجارت کی استعانت میں خرچ ہوتا ہے جسکے معاوضہ اور گراں اجرتیں بہت جلد جلد حاصل ہوتی ہیں اور اگر اُس بڑے سرمایہ کا بھی لحاظ کیا جاوے جو روز روز اُس تجارت میں لگتا رہتا ہے تو بڑے بڑے منافع بھی وصول ہوتے ہیں الغرض وہ زمیندار اپنی آمدنی کے وہ تمام فائدے انگلستان کو پہونچاتا ہی جو غیر بارآور خرچ کرنے والوں سے پہونچنے ممکن ہیں یعنی اجرتیں اور منافع انگلستان کو اُسی تہوڑے سے عرصہ میں حاصل ہوجاتے ہیں جسمیں وہ امدنی اُس زمیندار کو وصول ہوتی ہی باقی وہ نفع اور نقصان جو اُس روپیہ کے پہونچنے یا اُسکے بعد ہوتاہی اُس سے ہمکو کچھہ سروکار نہیں وہ اُس زمیندار کی ذات سے متعلق ہی چنانچہ اگر وہ اپنی سکونت کے لیئے کوئی خراب مقام پسند کرے تو اُسکی آمدنی کے ڈیرہ میں زیادہ خرچ سے پہونچنے یا وہاں ناکارہ جنسوں اور جنمیونکا زیادہ مول ادا کرنے سے نقصان اُسکا ہوگا اور اگر وہ عمدہ مقام پسند کرے تو جلد جلد کارروایوں سے جو اُسکی آمدنی پر ہونگی اُسکی آمدنی اُس مقدار سے زیادہ ہوجانی ممکن ہی جیسی کہ وطن میں تھی اور اب اُسکو وہ زیادہ پسندیدہ طریقہ سے خرچ کریگا لیکن ان سب امور سے انگلستان کو کچھہ غرض نہیں *

اس مطلب پر صحیح رایوں کے بہت دیر دیر میں ظاہر ہونے کا آخر سبب یہہ ہی کہ بڑے دولتمند اور صاحب حشمت لوگوں کو وہ رائیں ناگوار گذرتی ہیں چنانچہ زمینداروں اور وظیفہ داروں اور مرتبوں اور روکڑ رکھنے والوں کی خوشامد اور خوش کرنے کی اس بات کے ظاہر کرنے سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ تمہاری ریاست تمہارے ہموطنوں کے حق میں بہت مفید ہی اور برخلاف اسکے اُنکی حقارت اور ناراضی کی اس سے بڑھکر کوئی بات نہیں کہ تمہارا رہنا خواہ برائیٹن خواہ لندن خواہ پیرس میں برابر ہی جو لوگ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ علمی امور میں بھی ہماری رائے میں ہماری غرض

کو کسا کچھہ دخل ہوتا ہی اسباب سے متعصب نہونگے کہ ایسے مسئلہ سے لوگوں کو کیوں تعصب ہے جو اہل علم کو اس بات کے خیال کرنے سے باز رکھتا ہی کہ وہ دولتمند لوگ اپنی ریاست کی وجہہ سے اپنے ملک کے مربی ہیں *

یہہ ظاہر ہی کہ ہمنے صرف اس ایک ہی مطلب کی بحث پر بہت سا وقت کھویا مگر بغیر اسکے کوئی غلطی نہیں مٹ سکتی کہ اُسکے پھیلنے اور عام ہونے کے اسباب کی چھان بین کیجاوے خصوصاً یہہ غلطیاں ایسی ہیں کہ ہر جلسہ میں اُنکا چرچا ہی بلکہ ایسے لوگوں سے بھی ہم سنتے ہیں جنکی رائیں علم انتظام مدن میں اکثر معتبر ہیں ایسی غلطیوں کو البتہ یہہ کہا جاسکتا ہی کہ وہ کچھہ مضر نہیں مگر حقیقت میں کوئی غلطی قباحت سے خالی نہیں ہوتی اور جبکہ ہماری عادتوں ہی میں ایسی خرابی ہی کہ اُسکا تبدیل ہونا حقیقت میں ضروری ہی جس سے ہماری توجہہ ترک ریاست کے اصلی سببوں سے گمراہ ہی تو ایسی حالت میں اُس گمراہی کے اصلی اور قابل علاج سبب بھی نظر نہیں آسکتے *

چوتھے ہمارا یہہ مسئلہ کہ اجرت کی شرح محنتیوں کی پرورش کے لیے ذخیرہ کی موجودگی پر منحصر ہی جو اُنکی تعداد کی مناسبت سے ہو اِس مسئلہ کے مطابق نہیں کہ اجرت کی شرح کلوں کے رواج پانے سے کم ہوسکتی ہی ہم اسکو بجز دوحالتوں کے اور کسطرح نہیں مانینگے *

ایسی حالتوں میں سے جنمیں کلوں کے رواج سے اجرت کی شرح کم ہوسکتی ہی اول یہہ ہی کہ وہ محنت جو محنتیوں کے کار آمدنی جنسوں کے پیدا کرنے میں خرچ کیجاتی کلوں کے بنانے میں صرف کیجاوے دوسرے یہہ کہ کل کے خرچ میں وہ جنسیں جو محنتیوں کے خرچ کی تھیں اس مناسبت سے آتی ہیں کہ وہ اُسقدر پیدا نہیں کرتی جتنی خرچ کرتی ہی *

پہلی حالت کو رکارڈو صاحب نے اپنی کتاب کے اُس باب میں بیان کیا ہی جسمیں کلوں پر گفتگو کی ہی اور اُسکو اسقدر مفصل لکھا ہی کہ بجائے نقل کرنے کے اسمقام پر کچھہ اصطلاحیں بدلکر ہم انتخاب اسکا لکھتے ہیں چنانچہ وہ فرض کرتے ہیں کہ ایک سرمایہ والا محنتیوں کی

کارآمدی حصسوں کے کارخانہ دار کا کام کرتا ھی یا مختصر یہہ کہیں کہ اجرتوں کے کارخانہ دار کا کام کرتا ھی اور سرمایہ والی کی عادت ھی کہ وہ ھرسال اسقدر سرمایہ سے کام شروع کرتا ھی جو چھبیس محنتوں کی اجرت کے واسطے کافی ھو اور اُسمیں سے دس محنتوں سے کل چھبیس کی اجرتیں پیدا کرواتا ھی اور باقی چھہ محنتوں سے خاص اپنے استعمال کی جنسیں پیدا کرواتا ھی اب وہ فرض کرتے ھیں کہ اُن محنتوں میں سے جسسے اجرت پیدا کراتا تھا دس آدمیوں سے ایک کل بنوائی جس کل کی مرمت اور چلانے میں سات محنتیوں کے لگانے سے سال بھر میں تیرہ آدمیوں کی اجرت پیدا ھوگی اس سال کے اخر میں سرمایہ والے کی حالت بدستور رھیگی اسلیئے کہ اُسنے دس محنتوں سے تو حسب دستور تیرہ آدمیوں کی اجرت پیدا کروائی اور باقی دس سے بجاے اس اجرت کے کل بنوالی پس کل کی قیمت برابر تیرہ آدمیوں کی اجرت کے ھی اب سرمایہ والے کی حالت آیندہ بھی غیر متبدل رھیگی یعنے دس محنتی تو حسب معمول تیرہ آدمیوں کی اجرت پیدا کرینگے اور سات محنتی اُس کل کے ذریعہ سے تیرہ آدمیوں کی اجرت پیدا کرینگے اور باقی چھہ محنتی خاص سرمایہ والے کے استعمال کی جنسیں پیدا کرینگے مگر ھمکو یہہ معلوم ھوچکا ھی کہ جس برس میں کل طیار ھوئی تھی چھبیس آدمیوں کی اجرت پیدا ھونے کے بجاے کل تیرہ آدمیوں کی اجرت دس آدمیوں نے پیدا کی تھی اور دس آدمی کل بنانے میں مصروف رھے تھے اس سبب سے محنتیوں کی پرورش کے ذخیرہ میں کمی آئی اور اجرت کا کم ھونا لازم آیا پس یہہ بات یاد رکھنی لازم ھی کہ جس باعث سے اجرت میں کمی آئی وہ سالانہ پیداوار کی کمی تھی بیس آدمی تو چھبیس آدمیونکی اجرت پیدا کرتے تھے اور کل صرف تیرہ آدمیوں کی اجرت پیدا کرتی ھی اسبات میں عام غلطی لوگوں کی یہہ ھی کہ اس نقصان کو کل کے اصلی سبب یعنی اُسکے بنے کی لاگت میں نہیں سمجھتے بلکہ اُس نقصان کا سبب کل کی قوت بارآور کو جانتے ھیں مگر یہہ خیال صریحاً بے زیادہ غلط ھے کیونکہ کل کی قوت بارآور ایسی ھی کہ اُسکی لاگت کی بھرائی کا تدارک کرسکتی ھی اگر اُس کل سے بجاے تیرہ آدمیوں کی اجرت کے تیس آدمیوں کی اجرت پیدا ھوسکتی تو

اُسکے جاري هونے سے محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ گھٹنے کے بجاے زیادہ هوتا اور اگر وہ بغیر لاگت کے میسر آتي یا سرمایہ والا اپنے سرمایہ میں سے بنانے کے بدلے اپنے منافع میں سے اُسکو بناتا یا ایک سال میں دس آدمیوں سے سواے کے بجاے دو برس میں فی سال پانچ آدمي اُسمیں سے لگاکر بنواتا جو خاص اُسکے استعمال کي جنسیں پیدا کرتے هیں تب بهي یہي نتیجہ هوتا پس هر حالت میں جسقدر زیادہ پیداوار هوتي اُسي قدر محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ بڑهتا اور هماري مسئلہ کے بموجب اجرتیں بڑهتیں اگرچہ همنے اس ممکن برائي کو کلوں کے مباحثہ میں بطور ایک جز کے بیان کرنا مناسب سمجها لیکن هم از روے عمل کے اسکي کچهہ بهي قدر نہیں کرتے چنانچہ همکو کسطرح یقین نہیں کہ تمام تاریخ میں کوئي ایک مثال بهي ایسي نکلے جس سے غیر ذي روح کلوں کے استعمال سے کچهہ بهي پیداوار کا گهٹ جانا ثابت هو کسیقدر کلوں کي طیاري کي لاگت کے سبب سے جسکا بڑا حصہ منافعوں یا لگان میں سے لگا هو اور کسیقدر اُس بڑي مناسبت کے سبب سے جو کلوں کي قوت بارآور کو اُسکي طیاري کي لاگت سے هوتي هی اُنکے استعمال سے پیداوار کو همیشہ ترقي هوتي هی چنانچہ اُون کاتنے کي کل کے رواج پانے سے پہلے اُون کا سالانہ خرچ انگلستان میں بارہ لاکهہ پونڈ کا تها اور اب چوبیس کرور پونڈ کا خرچ هی اور چهاپہ کي کل کے ایجاد هونے سے پہلے ایک معین مدت میں جسقدر کتابیں طیار هوئي هونگي اب غالباً اُسسے کسیقدر زیادہ ایک دن میں طیار هوتي هیں اسلیئے رکارڈو صاحب کا یہہ مسئلہ کہ کلوں کے استعمال سے ملک کي موٹي جهوٹي چیزوں کي پیداوار گهٹ جاتي هی غلط هی اُنکي مثال مفروضہ سے جسکي حقیقت اوپر بیان کي گئي کسطرح درست نہیں هوتا *

دوسري حالت مذکورہ بالا جو همنے مستثنی کي هی کہ کلوں میں محنتیوں کے خرچ کي جنسیں نہ نسبت پیدا هونے کے زیادہ خرچ هو جاتي هیں گهوڑوں اور اور کام دینے والے مویشیوں سے متعلق هی جنکو هم جانور کلیں کہ سکتے هیں هم فرض کرتے هیں کہ ایک کاشتکار اپنے کهیت کیار کے کام میں بیس محنتیوں کو لگاتا هی جو سال بهر میں اپنے اور چهہ اور محنتیوں کے خرچ کي جنسیں پیدا کرتے هیں اوروہ چهہ محنتي

اُس کاشتکار کے خرچ کی جنسیں پیدا کرتے ھیں اب اگر پانچ گھوڑے جنکا خرچ آٹھ محنتیوں کی برابر ھو دس محنتیوں کی برابر جنسیں پیدا کرسکیں تو وہ کسان اُن گھوڑوں سے کام لیگا جس سے یہہ فائدہ اُسکو ھوگا کہ پہلے جو چھہ محنتی اُسکے دائمی خرچ کی جنسیں پیدا کرتے تھے وہ اب آٹھ ھو جاوینگے لیکن گھوڑوں کی خوراک وضع کرنے کے بعد محنتیوں کی پرورش کے ذخیرہ میں اسقدر کمی آویگی کہ چھہ آدمیوں کی اجرت کے بجائے اتھارہ محنتیوں کی اُجرت رہ جاویگی ھم اِسباب سے اِنکار نہیں کرتے کہ ایسے حالات واقع نہوں اور اُن حالات سے برائی اور بدبختی جو ھونی ممکن ھی ظاھر نہو فی الواقع انگلینڈ میں ایسے ھی حالات واقع ھوئے اور وھی اُس ملک کی بہت سی تباھی کا باعث ٹھہرے کسی قوم کی ترقی کے زمانوں میں سے کسی زمانہ کے قدرتی شریک یہہ حالات بھی ھوتے ھیں لوگوں کی آبادی کے شروع میں زمینداروں کا مرتبہ اور سلامتی اُن کے متوسلوں کی تعداد پر موقوف ھوتی ھی اور اُن متوسلوں کی تعداد کے بڑھانے کا طریقہ یہہ ھوتا ھی کہ اُس زمیندار کے باغ اور احاطہ اور مکان کے علاوہ جو اُسکے پاس پروس کی زمین ھوتی ھے وہ زمیندار اُسکو چھوٹے چھوٹے حصوںمیں تقسیم کرکے ایک ایک حصہ ایک ایک کنبہ کو دیتاھے جسکو وہ کنبہ کاشت کرتا ھے اور اُسکی پیداوار اُسکی ضروریات کے واسطے کافی ھوتی ھے اور ایسے کاشتکار بہت تھوڑی لگان ادا کرسکتے ھیں مگر بہت سی فرصت حاصل ھونے کے سبب اور اُس زمیندار کے بالکل متوسل ھونے کے باعث سے امن کے دنوں میں وہ کاشتکار اُسکے ھر طرح کاروبار میں رھتے اور ھمراہ رکاب جلو میں دوڑتے ھیں اور اُس ملک کے لوگوں میں اُنکے سبب سے اُس زمیندار کی جاہ و حشمت ھوتی ھے اور جانہ جنگی یا صف آرائی میں اُسپر اپنی جانیں قربان کرنے کو موجود ھوتے ھیں چنانچہ لوکیل والے کیمرون صاحب کے ساتھہ جنکی زمینوں کا سالانہ لگان پانچھزار سے کچھہ زیادہ نہ تھا سنہ ۱۷۴۵ ع کی بغاوت میں آٹھہ سو آدمی اُنکے کاشتکاروں میں سے شامل ھوگئے تھے لیکن تربیت کی ترقی کی حالت میں دولت بڑا ذریعہ شہرت اور حشمت کا ٹھہرتی ھی اسلئے زمیندار متوسلوں کے بہم پہونچانے پر زیادہ لگان کو ترجیح دیتے ھیں اس سبب سے کاشت کا ایسا طریقہ جو تعاً لازم ھی جسمیں کہ پیداوار ھی کثرت سے حاصل ہو

بلکہ بعد منہائي اُسکے اخراجات کے جو باقي رهي وہ بہت سا هو پس اس مطلب کے واسطے مثلا پانسو ایکڑ کا قطعہ زمین کا جس سے پچاس کنبوں کي پرورش کے لایق پیدا هوتا تها ایک کہیت بنالیا جاتا هي اور اُس سے دس کنبوں اور دس گہوڑوں کي محنت سے صرف تیس کنبوں کي پرورش کے قابل پیداوار حاصل هوتي هے مگر جس زمانہ میں یہہ تبدیلیاں واقع هوتي هیں وہ زمانہ لوگوں کي خوش قسمتي سے اُنکي حالت کي بڑي ترقي کا زمانہ هوتا هي چنانچہ تهوڑے دن گذرنے کے بعد اس زیادتي محنت اور اُس هنر کے باعث سے جس سے وہ محنت کي جاتي هي بعد وضع کرنے نئے خرچوں کی پیداوار میں ترقي هوتي هے ان محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کو دو مختلف سببوں سے ترقي هوتي هی ایک اس سبب سے کہ انسانوں کي محنت حیوانوں کي مدد سے زیادہ کارگر هوجاتي هی دوسرے اُس نتیجہ سے جو انسانوں کے بجاے حیوانوں کے کام پر لگانے سے پیدا هوتا هی الغرض اس تبدیل کے نتیجے همیشہ مفید هوتے هیں مگر وہ تبدیلي بذات خود مصیبت کا باعث هوتي هی *

لیکن اُن دونوں مسببے حالتوں کے سوا جنمیں سے ایک کے صرف ایسے اثر پیدا هوتے هیں جو تهوڑے هي سے دنوں تک رهیں اور دوسري حالت اگرچہ ظاهرا ممکن الوقوع هی مگر حقیقت میں کبهي پیش نہیں آتي بخوبي ظاهر هی کہ کلوں کے استعمال سے اجرت کي شرح یا تو بڑہ جاتي هی یا بدستور رهتي هی *

چنانچہ جب کل کا استعمال ایسي چیزوں کے طیار کرنے میں کیا جاتا هی جو بواسطہ یا بلاواسطہ محنتیوں کے خرچ کي نہیں هوتیں تو اجرتوں کي عام شرح میں کوئي تبدیلي نہیں آتي اسموقع پر عام شرح هم اس سبب سے کہتے هیں کہ ایسي کل کے استعمال سے بعض خاص کاموں کي اجرتوں میں کمي بهي آجاتي هی مگر یہہ ایسي کمي هوتي هی کہ اور دوسرے کاموں میں اُسي کے ساتهہ اُسیقدر زیادتي هونے سے اُسکا تدارک هوجاتا هی برمنگهیم میں همنے کاگ نکالنے کے پیچوں کے بنانے کا ایک ایسا پیچ دیکها جو اُستہہ محنتیوں کا کام دیتا تها ایک آدمي ایک حلقہ هاوَ قار کے اُسقدر کاگ نکالنے کے پیچ اُس پیچ کے ذریعہ

سے بنا لیا تھا حتی کہ پہلے آلات سے اُسقدر عرصہ میں ساتھہ آدمی
بناتے تھے کاگ نکالنے کے پیچوں کا خرچ جو محدود ہوتا ہی یعنی کم
ہوتا ہی تو یہہ بات ناغالب ہی کہ کاگ نکالنے کے پیچوں کی اسقدر
مانگ بڑھجاوے جس سے وہ تمام آدمی جو اُنکے بنانے میں مصروف
رہتے تھے استقدر اُنکی قوت کے بارآور ہو جانے کے بعد بھی اُنھیں کے بنانے
پر لگے رہیں اس سبب سے کاگ نکالنے کے پیچ بنانے والے تھوڑے سے محنتی
بیکار ہوگئے ہونگے اور اجرت کی شرح غالباً کم ہوگئی ہوگی لیکن تمام
محنتیوں کی تعداد اور اُنکی پرورش کے ذخیرہ میں جو کوئی تبدیلی
نہیں آئی تو اُس کمی کا کسی اور موقع پر ترقی ہونے سے ضرور عوض ہوگیا
ہوگا جسکو ہم اُسکے اس قریب سبب سے دریافت کرسکتے ہیں کہ اُن پیچوں
کی قیمت میں کمی آنے کے سبب سے اُنکے خریداروں کے پاس محنت
کے خریدنے کے واسطے اُس سے زیادہ جمع باقی رہی ہوگی جسقدر کہ اُس
حالت میں رہتی جبکہ وہ اُن پیچوں کو پہلی قیمت سے خرید کرتے *

لیکن اگر کلوں کا استعمال کسی ایسی جنس کے پیدا کرنے میں کیا
جاوے جس سے محنتیوں کی پرورش ہوتی ہو تو اجرت کی عام شرح
بڑھجاویگی اور اُسمیں کمی کا نہ آنا وجوہات مذکورہ سے صاف ظاہر
ہی چنانچہ اگر وہ جنس بہت کثرت سے طیار ہو اور جسقدر وہ زیادہ ہو
اُسقدر اُسکی مانگ نہ بڑھی تو تھوڑیسے محنتی جو اُسکے طیار کرنے میں
مصروف رہتے تھے بیکار ہو جاوینگے مگر یہہ کمی ایسی ہوگی کہ محنتیوں
کی پرورش کے ذخیرہ میں کمی نہ آنیکے سبب سے کسی اور کام میں
ترقی ہونے سے پوری ہو جاویگی بلکہ اُس جنس کی مقدار کے بڑھجانے
کے سبب سے جسکی پیداوار کو اب ترقی ہوئی محنتیوں کی پرورش کا
ذخیرہ زیادہ ہو جاویگا اس لیئے بلحاظ اُس جنس کے اجرت کی عام
شرح یا یوں کہیں کہ محنتیوں کی کار آمدنی جنسوں کی کل مقدار کلوں
کے رواج پانے سے بڑھجاویگی اور علاوہ اُس بڑھی ہوئی جنس کے باقی اور
جنسوں کی نسبت اپنی حالت پر رہیگی *

کاگ نکالنے کے پیچ بنانے کے پیچ کی مثال جو اُوپر دی گئی کلوں کے
نتیجوں کے لیئے ایسی بری ہی کہ اُس سے زیادہ خیال میں نہیں اسکتی
کیونکہ یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ اُس جنس کا استعمال اسقدر نہیں کہ

اُسکي مانگ اس ترقي یافتہ قوت پیداوار کا مقابلہ کرسکے اسلیئے اُسکي تمام محنتیوں کي تعداد کم ہو جاتي ہی مگر حقیقت میں ایسا بہت کم واقع ہوتا ہی چنانچہ ایک جنس کے طیار ہونے کي آسانی کا عام اثر یہہ ہوتا ہی کہ اُس جنس کے خرچ کو اُسقدر سے زیادہ بڑھاوے جس میں نہ نسبت سابق کے زیادہ محنتي لگے رہیں *

چنانچہ ہماری کتاب کے پڑھنے والوں کو معلوم ہوگا کہ ہم کپڑے اور چھاپہ کي کلوں کے اثروں کو بیان کر چکے ہیں اُمیں سے ہر ایک پیشہ میں اُنکي کلوں کے ایجاد ہونے سے پہلے کي نسبت غالباً دس گنے محنتي اب مصروف ہونگے پس ایسي معمولي حالتوں میں کلوں کے فائدوں کے کھرے پن پر حروفي دقتوں کي کھیل سے بھي کچھہ بٹا نہیں لگتا *

جن لوگوں پر عام مسئلوں کے سیکھنے کا تھوڑا اثر ہوتا ہی شاید اُنپر کسيي خاص تجربہ کي گواہي کا پورا اثر ہووے اِسلیئے ہم اپني تقریر کو اُن اُجرتوں کے نقشوں کے دیباچہ کے خلاصہ مفصلہ ذیل سے تقویت دینگے جنکو کول صاحب نے اُسوقت میں جبکہ وہ کارخانوں کي تحقیقات کے کمشنر مقرر ہوئے تھے مرتب کیا تھا *

وہ خلاصہ یہہ ہی کہ جبتک کپڑہ کے طیاري کو وسعت ہوتي رہیگي تب تک بالغ خواہ نابالغ محنتیوںکا یہہ خیال کہ بڑي بارلوم کلوں کے ایجاد ہونے سے اُنکي اُجرتوں میں کمي آویگي بے بنیاد ہی اور اُن لوگوں کا یہہ قول ہی اور بارہا اُنھوں نے مجھہ سے کہا کہ بہ نسبت سابق کے اب ہمکو کم اُجرت پر زیادہ کام کرنا پڑتا ہی مینچسٹر اور سالفورڈ کے آس پاس اخبار کا کوئی پرچہ جو وہاں کے کارخانہ کے محنتیوں نے جاري کر رکھا ہے اور بلاناغہ روز چھپتا ہی میں نے ایسا نہیں دیکھا جسمیں اسي قسم کي باتیں نہیں چھپیں چنانچہ ۱۱ جنوري سنہ ۱۸۳۴ع کے پرچہ میں مندرج ہی کہ اب بہ نسبت سابق کے سوت کاتنے والے کو اُجرت کے تسویں حصے کي کمي کے ساتھہ دوگنا کام کرنا پڑتا ہی *

اور حقیقت اُسکي یہہ ہی کہ سنہ ۱۸۰۴ع میں کاتنے والے کو باریک کپڑہ کے لئیے ایسے سوت کي کتائي پر جسکي فی پونڈ دو سو انٹیں اُسوقت کي اوسط بار اور قوت رکھنے والي کل پر طیار ہوں فی پونڈ چار روپیہ چار آنہ ملتے تھے اُسوقت میں جو اوسط قوت اُس کل کي تھي مجھکو معلوم نہیں

لیکن سنہ ۱۸۲۹ع میں کاتنے والے کو اسي کل کے ذریعہ سے جسکي قوت تارآور تین سو بارہ پونڈ سوت کاتنے کي تھي اُسي قسم کا سوت کاتنے پر في پونڈ دو روپیہ آتھہ پائي ملتا تھا اور سنہ ۱۸۳۱ع سے اب تک ایسي کل کے ذریعہ سے جسکي قوت تارآور چھہ سو اڑتالس پونڈ سوت کاتنے کي ھی اُسي قسم کا سوت کاتنے پر في پونڈ ایک روپیہ دس آنہ چار پائي سے لیکر ایک روپیہ پانچ آنہ آتھہ پائي تک ملتے ھیں یہہ منچسٹر کے نرخ کا حساب ھی *

پس سنہ ۱۸۲۹ع میں جسقدر وقت میں کاتنے والا تین سو بارہ پونڈ سوت یارن کدرہ کا کاتتا تھا اُسقدر عرصہ میں اب چھہ سو اڑتالیس پونڈ اُسي طرح کا سوت کات لیتا ھی اور جب دو روپیہ آتھہ پائي في پونڈ کے حساب سے اجرت ملتي تھي اور اب بحساب ایک روپیہ تس آنہ آتھہ پائي في پونڈ کے اجرت ملتي ھی لیکن تین سو بارہ پونڈ کي اجرت دو روپیہ آتھہ پائي في پونڈ کے حساب سے چھہ سو سینتیس روپیہ ھوتے ھیں اور چھہ سو اڑتالس پونڈ کي اجرت ایک روپیہ تیں آنہ آتھہ پائي في پونڈ کے حساب سے سات سو تراسي روپیہ ھوتے ھیں اسلیئے اب کاتنے والے کو اُسیقدر محنت پر سنہ ۱۸۲۹ع کي نسبت ایکسو چھیالیس روپیہ زیادہ ملتے ھیں یہہ بات ھرطرح صحیح ھے کہ محنتي بہ نسبت سنہ ۱۸۲۹ع کے اب کم اجرت پر زیادہ کام کرتا ھی مگر جس حالت میں کہ ھمکو یہہ ثابت کرنا منظور ھی کہ کیا اب اجرتیں پہلے کي نسبت کم ھیں تو اُس سے کچھہ مطلب نہیں اس بات سے اپني غرض یہہ ھی کہ کاتنے والا جو کچھہ اب کماتا ھی وہ دس برس پہلے کي نسبت اُسي قدر محنت بلکہ اُس سے کچھہ کم اور اُس سے تھوڑے وقت میں کماتا ھی اور اُسکي کمائي کي ترقي کا باعث کلوں کي ترقیاں ھیں اور ابد ترقیوں کي سببہ سے محنتي کي کمائي میں اور بھي ترقي ھوگي اور بہ سبب سابق کي اصلي شرح کے ترقي شرح سے بہت زیادہ منجملہ فائدہ اُٹھاوینگے مگر شرط یہہ ھی کہ روئي کے کارخانوں کي اُسیقدر ترقي میں تیس برس آیندہ کو تیس برس گذشتہ کي طرح کوئي سبب مخل نہو اور روئي کے کارخانہ کي شاخوں میں سے کسي شاخ کي کل میں ترقي ھونے سے اور شاخوں میں بھي اجرت کي شرح کي ترقي ھوگي کیونکہ محنت کي

مانگ اُس ترقي یافتہ کل کي طرح اوروں میں بھي زیادہ ہو جاونگي غرض میري یہہ ھی کہ روئي کے کارخانہ میں سے کسي شاخ کي کل میں کسي طرح کي ترقي ہونے کا اب تک یہہ اثر ہوا ھی کہ محنتي ایک خالص تعداد روپیہ کي نہ بسبب اُس حالت کے جبکہ ترقي اُس کل کي نہوتي زیادہ کماتا ھی *

اجرت کي شرح پر کلوں کے اثر کي بابت محنتیوں کي غلط فہمي اُنکے کام چھوڑ بیٹھنے اور اور دیگر فساد کا باعث اور کارخانہ داروں کي شکایت اور فریاد کرنے کا سبب ھی اور مجھکو یہہ افسوس ھی کہ اس سے زیادہ اُن لوگوں کے سمجھانے کا موقع ھاتھہ نہ آیا *

میں محنتیوں کے اسباب پر مطمئن ہو جانے کو نہایت ضروري سمجھتا ہوں کہ کلوں کي ترقیاں اُس روپیہ کي تعداد بڑھانے پر مائل ھیں جو معمولي گھنٹوں کي محنت پر حاصل کرتے ھیں جو لوگ اس حقیقت پر تکرار کرتے ھیں اُنکو یہہ تو قبول کرلینا ضرور لازم ہوگا کہ میں نے کاتنے والوں کي بابت اس حقیقت کو مذکورہ بالا مثالوں سے بخوبي ثابت کردیا اور جبکہ اُنکو یہہ ماننا پڑیگا کہ کاتنے کي کلوں میں ترقي ہونے سے نو عمر آدمیوں کي تازہ اور زاید محنتوں کي مانگ بڑھیگي تو یہہ بھي اُنکو تسلیم کرنا ضرور ہوگا کہ اُن نوجوانوں کي محنت کي اُجرتوں میں بھي ترقي ہوگي اور یہہ بھي اسیطرح اُنکو قبول کرنا پڑیگا کہ جنسوں کي طیاري کے اثروں سے جو اُنکي قیمت بازار میں کم ہوگي تو اُنکا خرچ بھي زیادہ ہوگا اور اُن جنسوں کے زیادہ خرچ کے باعث سے روئي کاتنے کے متعلق کاموں میں زیادہ محنتوں کي ضرورت ہوگي اُس سبب سے کپڑے کے تمام کارخانہ میں پہلے کي بابت اجرت اچھي ہو جاویگي اگر ان باتوں میں سوچ فکر کرکے محنتي نئي کلوں سے مونہہ نہ پھیریں اور اس خیال باطل سے کہ کلوں کي ترقي ھماري اجرتوں کے لیئے مضر ھی محنت کے گھنٹوں کے کم کرانے پر سازش نکریں اور اُن لوگوں کي بات پر کان نہ دھریں جو اُنکو یہہ بہکاتے ھیں کہ آٹھہ گھنٹے محنت کرنے پر بارہ گھنٹے کي اجرت لو جیسا کہ آجکل بہکا رکھا ھی تو میرا مطلب حاصل ہو جاوے *

روئی کے کارخانوں میں محنت کرنے والے اکثر شریف اور ہوشیار سمجھہ بوجھہ کے اچھے ہیں اِسلیئے مجھکو یقین ہی کہ اگر انکو یہہ بات بخوبی سمجھائی جاوے اور اُن کے دلوں پر نقش کردیجاوے کہ کلوں کی ترقی سے اُن کی محنت کی اجرت کی اصلی شرح ترقی پاتی ہی اور اُس ترقی یافتہ شرح کی سبب سے بہت زیادہ آدمی کام پر لگتے ہیں تو وہ ضرور بہت خوشی سے اچھی طرح جی لگا کر کام کرینگے جیسا کہ شیخ سعدی نے کہا ہی مصرعہ کہ مزدور خوشدل کند کار بیش*

پانچویں ایک اور غلطی مذکورہ غلطی کے قریب قریب جو اُسی عادت سے پیدا ہوتی ہی جس سے وہ پہلی غلطی پیدا ہوتی ہی یعنی اس عادت سے کہ جزوی اور خفیف باتوں پر توجہہ کیجاوے اور مستقل اور عام امور پر نظر نڈالی جاوے اور جو برائی بہیئت مجموعی معلوم ہو اُسکا لحاظ کیا جاوے اور بھلائی کو جو منتشر ہو ندیکھا جاوے وہ عام غلطی یہہ خیال کرنا ہی کہ غیر ملکی جنسوں کے اپنے ملک میں آنے دینے سے اجرت کی عام شرح گھٹ جاتی ہی حقیقت میں ایک نئے بازار کا کھلنا ایک نئی کل کے رواج سے بالکل مشابہ ہوتا ہی اور اُسمیں اور نئی کل میں صرف اتنا فرق ہوتا ہی کہ اُسکے بنانے یا قایم رکھنے میں کچھہ لاگت نہیں لگتی اگر غیر ملکی جنس کو محنتی اپنے صرف میں نہیں لاتے تو اُس جنس کے آنے سے اُنکی اُجرت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی اگر وہ اسکو خرچ کرتے ہیں تو اُنکی اُجرت کی عام شرح بڑہ جاتی ہی مثلاً اگر وہ † قانون جنکی رو سے راس گوڈھوپ کی شراب اِنگلستان میں کثرت سے آتی ہی اور فرانس کی شراب نہیں آنے پاتی ہے منسوخ ہوجاویں تو بہت سے محنتی اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں مصروف ہو جاوینگے جو فرانس کے خرچ کے قابل ہونگی اور اُن جنسوں کے پیدا کرنے کی طرف بہت تھوڑے محنتی توجہہ کرینگے جو راس گوڈھوپ کے خرچ کے لایق ہیں جسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ ایک تجارت میں کسیقدر اُجرت کم ہو جاویگی اور دوسری میں ترقی پاویگی لیکن صریح فائدہ شراب پینے والوں کو ہوگا جو معمولی خرچ سے زیادہ یا بہتر شراب حاصل کرینگے اور اگر فرانس کے ریشم کا محصول معاف ہو جاوے تو

† یہہ قانون منسوخ ہوگئے

بہت تھوڑے محنتی بلا واسطہ ریشم پیدا کرنے میں مصروف ہونگے اور
بہت سے محنتی کپڑے اور چھری قینچی وغیرہ بنانے سے جنکے بدلے
ریشم حاصل ہوگا بواسطہ ریشم پیدا کرینگے پس اجرکار ریشمی کپڑہ
بیچنے والوں کو فائدہ ہوگا اور محنتی لوگ نہ ریشمی کپڑا پہنتے ہیں نہ
شراب پیتے ہیں اسلیئے اُجرت کی عام شرح غیر متبدل رہیگی اور اگر وہ
قانون جو غلہ اور شکر کے زیادہ فائدہ سے میسر آنیکے مانع ہیں منسوخ
ہو جاویں تو محنتیوں کے پرورش کے ذخیرہ کا وہ حصہ جسمیں غلہ اور
شکر شامل ہیں بڑھ جاویگا اور عام شرح اُجرت کی بلحاظ اُن دونوں
جنسوں کے جو خوراک کی بہت بڑی چیزیں ہیں بہت بڑھ جاویگی *

چوتھے جس مسئلہ کی توضیح میں ہم کوشش کر رہے ہیں وہ اس عام
راے کے خلاف ہی کہ زمینداروں اور سرمایہ والوں کا غیر بارآور خرچ
محنتیوں کے حق میں اِسلیئے مفید ہوتا ہی کہ اُس سے اُنکو روزگار میسر
آتا ہی چنانچہ بیلی صاحب کہتے ہیں کہ کاشتکاری چرائی کے اوپر
صرف اسی وجہہ سے کچھہ قابل ترجیح کے نہیں کہ اُس سے جو ذخیرہ
حاصل ہوتا ہی وہ زندگی کے واسطے زیادہ کام آتا ہی بلکہ اُسکی یہہ وجہہ
بھی ہی کہ کاشتکاری میں بہت سے زیادہ دہقان مصروف رہتے ہیں
واضح ہو کہ یہہ بیلی صاحب کا قول اُس باطل عام رائے کی دوسری
صورت ہی یہہ ہمنے مانا کہ زیادہ غذا کا پیدا ہونا بیشک فائدہ ہی مگر
اُسمیں زیادہ محنت کا درکار ہونا کیا فائدہ اگر یہہ بھی ایک فائدہ
ٹھہرے تو زمین کی بارآوری ایک نقصان ٹھہریگی اگر صرف مصروفیت ہی
مطلوب ہو تو ہمکو ہل اور بیلچوں سے کنارہ کرنا چاہیئے کیونکہ ایک
روڈ زمین کے انگلیوں سے کھودنے میں بہ نسبت ایک ایکڑ زمین کے ہل
سے کھودنے کے بہت سی مصروفیت حاصل ہوگی جو لوگ اِسبات کی پیچ
کرتے ہیں کہ غیر بارآور خرچ مصروفیت بہم پہونچانے کے سبب سے بھلائی
پیدا کرتا ہی یہہ بھول جاتے ہیں کہ محنتی جن چیزوں کی حاجت
رکھتے ہیں وہ مصروفیت نہیں ہی بلکہ وہ خوراک پوشاک اور مکان اور
ایندھن غرض کہ معاش و آرام کے تمام سامان ہیں مشقت اور
محنت اور دھوپ گرمی سہنے کو مختصر طور سے ہم مصروفیت کہتے
ہیں اس لفظ کا استعمال کبھی کبھی اُس خوراک پر بھی ہوتا ہے جو محنتی

مشقت کرنے سے حاصل ہوتي هی ایک محنتي جو شکایت کرتا هی که
مجھکو کام نہیں ملتا وہ اپنے حسب دلخواہ بلا عوض کام کرسکتا هی
اگر ایک پہاڑ کے دامن میں سے پتھر اُتھا اُتھا کر پہاڑ کي چوتي پر
لیجانا چاھے لیکن جس شی کي اُسکو حاجت هی وہ اُس قسم کا کام
هی جس کے ذریعہ سے اجرت اور روپیہ حاصل ہو اور اگر بغیر کام کئیے
روپیہ اُسکو حاصل ہو تو نہایت خوش ہووے مشقت اور تھکنا سردي
گرمي سہنا في نفسہ برائیاں هیں ایک معین مقدار معاش و ارام کے
حاصل کرنے میں جسقدر کم انکي حاجت ہو یا یوں کہیں که جسقدر
اسانی سے معاش و ارام حاصل ہوں اُسقدر محنتیوں کي حالت بلکه
سب لوگوں کي حالت تمام حالات کے یکساں رہنے میں بہتر ہوگي ایک
نو آباد بستي کي دولت و حشمت کا کیا باعث ہوتا هی ظاہر هی که
وہاں معاش کي گراني نہیں بلکه ارزاني ہوتي هی اور خوراک اور مکان
اور ایندھن کے حاصل کرنے میں اسانی ہوتي هی اب غور کرنا چاهیئے که
اس اسانی کي ترقي خرچ غیر بارآور سے کیونکر ہوسکتي هی یعني جس
ذخیرہ میں سے سب کي پرورش ہوتي هی اُسکے ایک جز کے ضایع ہوجانے
سے کیونکر ترقي ممکن هی اگر اعلی درجہ کے لوگ صدي گذشته کي
رسموں کو پھر زندہ کرکے کرتیوں پر سنہري فیتوں اور پیمک لگاویں تو
البته اُنکو اُسکا لطف و حظ معلوم ہوگا مگر کمتر درجہ کے آدمیوں کو اُس
سے کیا حاصل ہوگا جن لوگوں کي راے پر ہم گفتگو کر رہے هیں وہ یہہ
جواب دیتے هیں که کمتر درجہ کے لوگوں کو فیتوں وغیرہ بنانے میں
مصروف ہونے سے فائدہ ہوگا یہہ سچ هی که ایک کرتي پر پچاس روپیہ
خرچ ہونے کے بجاے پانسو پچاس روپیہ خرچ ہونے لگینگے لیکن آپ
پانسو روپیہ کیا ہو جاتے هیں یہہ نہیں کہہسکتے که کرتي پر لگنے سے وہ
پانسو روپیہ موجود نہیں رہے اگر ایک زمیندار جسکي ایک لاکھہ روپیہ
سالانہ آمدني ہو وہ اپني آمدني غیر بارآور طور سے خرچ کرے تو وہ اُسکو اُن
لوگوں کو دیگا جو اُسکے مکانات اور زمینوں کي ارایش کرتے هیں اور اُسکے
طویلہ اور سواري کے زیب و زینت اور پوشاک وغیرہ کے سامان بہم پہونچاتے
هیں اب ہم فرض کریں کہ وہ رفته رفته خرچ غیر بارآور سے دست کش ہوکر
صرف ضروریات پر اکتفا کرے اور اُن ضروریات کو بھی اپنے هی قوت بازو سے

پیدا کرے تو نتیجہ اُسکا یہہ ہوگا کہ جن لوگوں میں اُسکے دس لاکھہ روپیہ خرچ ہوتے تھے وہ گویا اپنے مصروف رکھنے والے کو ہاتھہ سے کھوبیٹھے وہ • غرض اس سے آگے اور کچھہ نہیں دیکھتے لیکن دیکھنا چاہئیے کہ وہ زمیندار جسکے ہاتھہ میں ایک لاکھہ روپیہ اب بھي آویگا اُس روپیہ کو کیا کریگا کوئي یہہ خیال نکریگا کہ وہ اُس روپیہ کو صندوق میں بند کر رکھیگا یا اپنے باغ کي زمین میں دبا کر رکھیگا الغرض وہ روپیہ جسطرح سے ہو خواہ بارآور طور سے خواہ غیر بارآور طور سے خرچ ضرور ہوگا اگر وہ خود صرف کرے تو اب ہمارے فرض کرنے کے بموجب بارآور طور سے خرچ کریگا اور وہ تمام دخیرہ جو اور لوگوں کي پرورش سے متعلق هی هر سال بڑهیگا اور اگر وہ خود خرچ نکرے تو وہ شخصوں کي طرح سے کسي اور شخص کو قرض دیگا اور وہ شخص اُسکو بارآور یا غیر بارآور طور سے خرچ کریگا شاید وہ شخص اس روپیہ سے انگلستان کا سرکاري † ہنڈ خرید کرے لیکن وہ روپیہ اُس ہنڈ کے بیچنے والے کے ہاتھہ میں جاکر کیا ہوجاویگا شاید وہ فرانس میں اراضیات کي زمینداري خریدے مگر اُس کي قیمت فرانس کو کسطرح بھیجیگا ضرور هی کہ وہ مصنوعي جنسوں کي صورت میں بھیجیگا جیسا کہ اُوپر معلوم ہوچکا هی الحاصل هر شخص اپني آمدني کو کسي نکسي طرح خرچ کرتا هی اور جستدر کہ وہ اپني ذات پر کم خرچ کرتا هی اُسیقدر اور لوگوں کے واسطے زیادہ رهتي هی *

ساتویں آخر مسئلہ جو ہمارے مسئلہ کے برعکس هی وہ رکاردو صاحب کي مفصلہ ذیل تقریر سے واضح ہوتا هی *

وہ فرماتے هیں کہ جسطرح پر تمام ملک کي خالص آمدني خرچ ہوتي هی اُس سے محنتیوں کي کچھہ تھوڑي غرض متعلق نہیں ہوتي اگرچہ هر حالت میں وہ اُنہیں لوگوں کے لطف و لذت کے واسطے خرچ ہوگي جو اُسکے مستحق هیں *

اگر کوئي خاص کا زمیندار یا سرمایہ والا اپني آمدني کو قدیم زمانہ کے تعلقداروں کي طرح بہت سے خدمتگاروں کي پرورش میں صرف کرے تو نہ نسبت اُس صورت کے کہ وہ عمدہ پوشاک وغیرہ میں خرچ کرتا بہت سے محنتیوں کي مصروفیت کا باعث ہوگا *

---

† سرکاري ہنڈ یعنی سرکاري نوٹ بولا جاتا هی اور یہہ وہ کاغذ ہوتا هی جو لوگ اپنا روپیہ خزانہ سرکاري میں ایک سود معین پر جمع کرکے کاغذ حاصل کرتے هیں *

دونوں حالتوں میں † خالص آمدنی اور کل آمدنی یکساں رہیگی لیکن خالص آمدنی مختلف جنسوں کی خرید میں خرچ ہوگی اگر میری آمدنی ایک لاکھ روپیہ کی ہو تو خواہ میں اُسکو عمدہ پوشاکوں اور خانہ‌داری کے قیمتی اسبابوں میں صرف کروں خواہ اُسیقدر اور اُسی قیمت کی خوراک اور سادی پوشاکوں میں خرچ کروں دونوں صورتوں میں محنتیوں کی بازآور محنت کو بمقدار مساوی مصروف کر سکونگا اب اگر میں پہلی قسم کی اشیاء میں روپیہ خرچ کرونگا تو آیندہ اُنکی محنت کو مصروف نکر سکونگا اور اِن سب اشیاء کا انجام یہہ ہوگا کہ اُن عمدہ پوشاکوں اور قیمتی اسبابوں کا لطف اُٹھالونگا اور اگر میں اپنی آمدنی سے غلہ اور سادی پوشاک خرید کرونگا اور پھر خدمتگار وغیرہ نوکر رکھونگا تو جسقدر آدمیوں کی محنت کے بدلے وہ غلہ اور پوشاکیں دونگا اُسیقدر آدمی محنتیوں کی پہلی مانگ پر زیادہ ہونگے اور اس زیادتی کا باعث یہہ ہوگا کہ میںنے اپنی آمدنی کو اسطرح خرچ کرنا پسند کیا پس جو کہ محنتی محنت کی مانگ سے غرض رکھتے ہیں اِسلئیے اُنکی دلی خواہش یہہ ہوتی ہی کہ لوگ اپنی آمدنی اخراجات ضروری کے سوا عیاشی میں صرف نکریں تاکہ جو کچھہ روپیہ عیاشی سے بچے وہ خدمتگاروں یعنے اُن محنتیوں کو ملے *

اسیطرح سے جس ملک میں جنگ و جدال کا ہنگامہ برپا ہوتا ہی اور اُس ملک کو بہت سی فوج اور جہازوں کے بیڑے قائم رکھنے کی ضرورت ہوتی ہی تو وہ بہ نسبت اُسوقت کے جبکہ لڑائی ختم ہو جاتی ہی اور اُسکے اخراجات بند ہوجاتی ہیں بہت سے آدمیوں کو مصروف رکھتا ہی *

چنانچہ اگر لڑائی کے دنوں میں مجھہ سے پانچ ہزار روپیہ بطور اُس محصول کے جو سپاہیوں اور ملاحوں کے خرچ میں لگتا ہی طلب کیا جاوے تو میں اپنی آمدنی کے اُس جزو کو میز چوکی کپڑے کتابوں وغیرہ اسبابوں کے خریدنے میں صرف کروں غرضکہ ان دونوں صورتوں میں کسی

---

† خالص آمدنی سے وہ آمدنی مراد ہی جو کسی پیداوار کے حاصل کرنے کے بعد خرچ منہا کرکے اُس پیداوار میں سے باقی رہتی ہی اور کل آمدنی وہ ہوتی ہی جسمیں خرچ وغیرہ سب شامل ہوتے ہیں *

صورت میں وہ روپیہ صرف کیا جاوے محنتیوں کی محنت اُسکے حاصل کرنیکے لئیے بمقدار مساوی مصروف ہوگی کیونکہ سپاہیوں اور ملاحوں کی خوراک اور پوشاک پیدا کرنے میں اُسقدر محنت درکار ہوگی جسقدر کہ زیادہ عیاشی کی چیزوں کے پیدا کرنے کے لئیے درکار ہوتی لڑائی میں سپاہیوں اور ملاحوں کی زیادہ مانگ ہوتی ہی اور جس لڑائی کے اخراجات ملکی سرمایہ سے نہیں بلکہ ملک کی آمدنی سے ہوتی ہیں تو وہ لڑائی آبادی کی ترقی کے حق میں مفید ہوتی ہی *

لڑائی کے ختم ہوجانے پر وہ مبری آمدنی کا خرچ جو سپاہیوں وغیرہ کے خرچ میں لگتا تھا مجھی کو ملیگا اور میں اُسکو مبر چوکی اور شراب وغیرہ عیاشی کی چیزوں میں خرچ کرونگا تو جن لوگوں کی پرورش پہلے اُس مبری آمدنی کے خرچ سے ہوتی تھی اور وہ لوگ لڑائی کے سبب سے پیدا ہو گئے تھے فضول رہ جاوینگے اور باقی آبادی پر اُنکے اثر سے اور آبادی کے ساتھہ مصروفیت میں اُن لوگوں کے ہمسری کرنے سے اُجرت کی شرح میں کمی آویگی اور محنتیوں کی حالت خراب ہوجاویگی انتہی *

* واضح ہو کہ رکارڈو صاحب یہہ سمجھتے ہیں کہ محنتیوں کے حق میں جنسوں کے پیدا کرنے کی نسبت خدمتوں میں مصروف رہنا زیادہ مفید ہی یعنے کرسیوں کے پیچھے کھڑا ہونا کرسیوں کے بنانے سے اُن لوگوں کے حق میں بہت بہتر ہی اور سپاہی اور ملاح ہونا کاریگر ہونے سے اچھا ہی اب جو یہہ بات ظاہر ہی کہ محنتیوں کے استعمال کی جنسوں کے بجہیڑہ میں ایک کاریگر کے ملاح یا پیادہ خواہ سپاہی ہوجانے سے ترقی نہیں ہوتی تو سمجھہ لینا چاہیئے کہ رکارڈو صاحب کی یہہ رائے غلط ہی یا ہمارا مسئلہ صحیح نہیں ہی *

معلوم ایسا ہوتا ہی کہ رکارڈو صاحب نے اپنے نتیجے اس خیال سے نکالے ہیں کہ سپاہیوں اور ملاحوں کی خدمتوں کی اُجرتیں جنسوں میں ادا کیجاتی ہیں اور کاریگروں کی اُجرتیں روپیہ سے دیجاتی ہیں ہاں یہہ بات پوشیدہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جسکی آمدنی ایک لاکھہ روپیہ کی ہو اپنی آمدنی کو اپنے ذاتی استعمال کی چیزوں کے خریدنے میں خرچ کرتے اسکا بلکہ اُن چیزوں کے خریدنے کے بعد محنتیوں کی

آیندہ پرورش کے واسطے ذخیرہ باقی نہیں رہیگا اگر وہ ایسی جنسیں
خرید کرے جنکو خدمتگاروں کی خدمتوں کے عوض میں دے سکے تو
اُسکے پاس خدمتگاروں کی پرورش کا ایک نیا ذخیرہ ہو جاتا ہی اس
سے رکارڈو صاحب نے یہہ خیال کیا کہ وہ زمیندار اپنی آمدنی کو اس
دوسری صورت میں دو بار خرچ کرسکیگا اور اُسقدر آدمیوں کی دوبارہ
پرورش کرسکیگا جسقدر آدمیوں کی اُسنے پہلے بار کی تھی لیکن اُنکو یہہ
نہ سوجھا کہ زمیندار اپنے نوکروں کے واسطے جنس خریدنے سے صرف وہ کام
کرتا ہی جو وہ خود اپنے واسطے اُس سے بہتر کرسکتے اور اپنی آمدنی کو
دو بار خرچ کرنے کے بدلے وہ اُنکی آمدنی کے خرچ کرنے کا کام اپنے ذمہ
لیتا ہی اُنھوں نے یہہ نہیں جانا کہ وہ زمیندار اپنے نوکروں کی خوراک
اور پوشاک خریدنے میں جو کچھہ لگاتا ہی وہ اُس روپیہ میں سے کم
ہو جاتا ہی جو وہ اُن نوکروں کو دیتا اور اُس سے وہ خود اپنی خوراک
اور پوشاک خرید کرتے اور اگر وہ اپنے نوکروں کی خدمتوں کے عوض میں
نقد روپیہ دیتا تب بھی اُنکی پرورش اُسی خوبی کے ساتھہ ہوتی
جسطرح کہ جنس خرید کر دینے کی مفروضہ حالت میں ہوتی ظاہر ہے
کہ کوئی شخص اسبات پر اصرار نکریگا کہ اگر اِنگلستان میں ہندوستان کے
طور پر نوکروں کی تنخواہ میں جنس ملاکرتیں تو محنت کی مانگ کم
ہوجاتی یا جیسا کہ کم تربیت یافتہ ملکوں میں دستور ہی کہ محنتیوں
کی اسواسطے پرورش کیجاتی ہی کہ باریک کپڑہ وغیرہ جو کچھہ درکار ہو
جنکو ہم بازار سے خرید کرتے ہیں مالدار لوگ اُسسے اپنے مکان پر طیار
کراویں انگلستان میں بھی رواج ہوتا تو محنت کی مانگ بڑہ جاتی
اور اس سے بھی کم اسبات پر اصرار ہوسکتا ہی کہ اُن محنتیوں
کو جنس پیدا کرنے کے بدلے ساتھہ پھرنے یا دروازہ پر پہرہ دینے کے
واسطے نوکر رکھا جاتا تو اس تبدیلی سے محنتیوں کی زیادہ مانگ
ہوجاتی اور ابادی کو ترقی ہوتی*

کالہتو صاحب کی اس رائے سے کہ لوگوں کی آمدنی نہ بسبب
جنس پیدا کرنے کے خدمتیں اداکرنے کے عوض میں خرچ ہونے سے
محنتیوں کو بہت فائدہ ہی ہم اسیقدر اتفاق کرتے ہیں کہ ہم
محنتیوں کی غرض کو بالکل اُنکی بہتری کے مخالف سمجھتے ہیں اول تو

محنتي اپني آمدني کا انتظام اپنے مالک کي نسبت بہت اچھي طرح کرسکتا هي چنانچہ اگر ایک خدمتگار کو وہ سب روپیہ نقد مل سکے جو اُسکا مالک اُسکي پرورش میں اُسکي خدمت کي عوض خرچ کرتا هي تو اُس روپیہ کو اپنے هاتهہ سے خرچ کرنے میں اُسکو زیادہ لطف حاصل هوگا گو وہ هاتهہ میں آتي هی خرچ کرڈالے دوسرے جو آمدني خدمتوں کي عوض میں خرچ هوتي هے وہ عموماً ایسي چیزوں کے بدلے دیجاتي هے جو موجود هوتي هی فنا هوجاتي هیں اور جو آمدني جنسوں کے خریدنے میں خرچ هوتي اُسکے ایسے نتیجے باقي رهتے هیں کہ اُن جنسوں کا اول خریدار اپنا کام نکال چکتا هی تو دوسروں کے کام میں آنے کے قابل هوتي هیں چنانچہ انگلستان میں اکثر کم رتبہ لوگ ایسي پوشاکیں پہنے هیں جو حقیقت میں اُنسے عالي مرتبہ لوگوں کے واسطے طیار کي گئیں تهیں غریبوں کے اچھے اچھے مکانوں میں اکثر ایسي ایسي میزیں اور چوکیاں دیکھي جاتي هیں جو هرگز اُن لوگوں کے واسطے نہیں بنائي گئي تهیں اگر انگلستان میں پچھلے پچاس برس میں پائیدار چیزوں کي نسبت سواري کے جلوس کي چیزوں پر زیادہ روپیہ خرچ کیا جاتا تو محنتیوں کي آسایش اور کام کي چیزیں جو اب میسر آتي هیں هرگز نہ ملتیں اور تیسرے جو آمدني جنسوں پر لگائي جاتي هی اُس سے مادي اور غیر مادي سرمایہ دونوں پیدا هوتي هیں اور جو آمدني خدمتوں پر خرچ هوتي هی اُس سے وہ دونوں پیدا نہیں هوتے خدمتگاري کے کام ایسے آساني سے سیکھہ لیئے جاتے هیں کہ هم خدمتگار کو هنرمند محنتي مشکل سے کہہ سکتے هیں خدمتگار کي جمع پونجي بہت تهوڑي هوتي هے اور اُس سے بہت فائدہ اُٹھانا نہایت دشوار هوتا هی لیکن کاریگر ایسا پیشہ سیکھتا هی جس میں هر سال اُسکے هنر کو ترقي هوتي هی اور ایسے ایسے جوڑ بند اور § کیمیا گري کي ترکیبیں سیکھتا هی جو بے حد و نہایت ترقي پاسکتي هیں جس میں ایک هي ایجاد هونے سے اُسکا موجد دولتمند هوسکتا هی اور تمام ضلع بلکہ تمام ملک میں دولت پھیل سکتي هی ایک محنتي کاریگر اپني آمدني کا ایک بڑا حصہ بچاکر کسي

§ کیمیا اُس علم کو کہتے هیں جس سے خواص اور مزاج اشیاء مفردہ اور مرکبہ کے معلوم هوتے هیں اور نئي مفردوں کو ترکیب دیکر مرکب بنا سکتے هیں اور ایک مرکب کے اجزا جدا جدا کرکے اُسکے مفردات کو معلوم کرسکتے هیں *

ایسے کام میں لگاسکتا ھی جس سے بڑا فائدہ حاصل ہو چنانچہ وہ کاریگر اپنی آمدنی کی بچت سے ایک چھوٹاسا ذخیرہ اوزاروں اور مصالحوں کا خرید کرتا ھی اور اُس ذخیرہ کے ہر حصہ کو اُس ہوشیاری اور چالاکی سے جسکا چھوٹی سے ذخیرہ پر استعمال ہوسکتا ھی بار آور کردیتا ھی انگریزوں کے اب جو بڑے بڑے دولتمند اور معزز خاندان نہایت عمدہ ایجادوں کے موجد ھیں اُن میں بعض کے آباو اجداد عام کاریگر تھے اور انگلستان کے اندر زمانہ حال میں کوئیسا خدمتگار عام نفع پہونچانے والا بلکہ خود بھی دولتمند ہوا غرض کہ تاریخ اور تجربہ سے معلوم ہوتا ھے کہ جن ملکوں میں بہت سا روپیہ خدمتوں کی خرید میں خرچ ہوتا ھے وہ ملک مفلس ہوتے ھیں اور جن ملکوں میں جنسوں کے خریدنے میں بہت سا روپیہ خرچ ہوتا ھی وہ ملک مالدار ہوتے ھیں *

رکارڈو صاحب کی رائے لڑائی کے نتیجوں کی نسبت اور بھی زیادہ غلط ھی اول تو اُسپر وہ سب اعتراض بھی وارد ہوتے ھیں جو ھمنے اُنکی اُس رائے پر کئیے ھیں جو اُنھوں نے ادنے خدمتگاروں کے باب میں ظاہر کی ھی چنانچہ جسقدر آمدنی سپاھیوں اور ملاحوں کی پرورش میں لگتی ھے اُسیقدر آمدنی سے کم سے کم اُتنے ھی کاریگر اور خدمتگاروںکی پرورش ہوگی گو وہ آمدنی غیربارآور طریقہ سے خرچ کیجاوے جو حصہ اُس آمدنی کا کاریگروں کی پرورش میں لگا ہوگا وہ نہایت مفید طور سے مستعمل رھیگا جیسا کہ ھم اوپر ثابت کرچکے ھیں سپاھیوں اور ملاحوں کی جیسا کہ رکارڈو صاحب کا خیال ھی کچھہ زیادہ مانگ نہیں ہوتی بلکہ بجاے ایک پہلی مانگ کے یہہ دوسری مانگ قایم ہو جاتی ھی لیکن اُس آمدنی کا بڑا حصہ بارآور طور سے صرف ہوسکتا اگر محنتیوں کو بجاے اسباب کے کہ اُن سے شہروں کی فصیلوں کے باھر کے مکانات توڑواکر اپنے مقام بنوائیں جسسے شہر کی حفاظت ہو اور دریاے شور کے کنارہ کے جنگلوں کو کٹواکر جنگی جہازوں کے بیڑوں کے واسطے بندرگاہ بنوائیں اور اکثر محنتی بندرگاھوں کی مرطوب آب و ہوا اور سمندر کی گرمی سردی سے مریں اور اُن محنتیوں کو جہازوں پر چڑھائیں اور فصیلوں پر قواعد کرائیں ایسے کاموں میں مصروف کیاجاتا جن کاموں سے اُنکی پرورش کے

ذخیرہ کی ہرسال ترقي ہوتي الحاصل لڑائي ہر قسم کے لوگوں کے حق
مضر اور خراب ہوتي ہی مگر محنتيوں کے گروہ کے حق میں خصوصاً
مضر ہوتي ہے اسقدر کسیکے لیئے نہیں ہوتي *

بیان اُن سببوں کا جنپر محنتيوں کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي منحصر ہوتي ہے

واضح ہو کہ اب ہم وہ بڑي غلطیاں جو ہمارے اس مسئلہ کے مخالف
تھیں بیان کرچکے کہ جن جنسوں کو ہر محنتي کسي برس دن میں
پیدا کرتا ہے اُنکي مقدار اور وضعوں کا انحصار ان جنسوں کي مقداروں
اور وضعوں پر چاہیئے جو اُسي برس میں محنتي لوگوں کے برتاؤ کے
واسطے بحسب اُنکے کسوں کي تعداد کے کنایتاً یا صراحتاً مخصوص اور
مقرر ہوویں یا یوں بیان کریں کہ اُن جنسوں کي مقداروں اور وضعوں کا
حصر اُس ذخیرہ کي کمي و بیشي پر مناسب ہی جو مزدوروں کي
پرورش کے واسطے بحسب اُنکي تعداد کے مختتم ہووے *

اب یہہ سوال ہی کہ ذخیرہ مذکورہ بالا کي کمي بیشي کس بات پر
موقوف ہی جواب اُسکا یہہ ہی کہ اول اُس محنت کي بارآوري پر
جس سے صراحتاً یا کنایتاً وہ جنسیں پیدا ہوتي ہیں جو مزدوروں کے برتاؤ
میں آتي ہیں اور دوسرے اُن جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنیوالوں
کي اُس تعداد پر جو تمام محنتي لوگوں کي مناسبت سے ہووے اُسي
ذخیرہ کي کمي بیشي کا حصر ہی پس اگر ہم یہہ بات دریافت کرني
چاہیں کہ ایسے دو محلوں کے محنتیوں کي اجرت جنمیں چوبیس
چوبیس خاندان محنتیوں کے ہوں کس مناسبت سے ہی تو ہمکو انہیں
دونوں باتوں کي تحقیقات ضرور ہوگي چنانچہ اگر تحقیقات سے یہہ بات
دریافت ہووے کہ ایک محلہ میں اٹھارہ خاندان اور دوسرے محلہ
میں کل بارہ خاندان چوبیس چوبیس خاندانوں کي پرورش کے واسطے
جنسوں کے پیدا کرنے میں مشغول ہیں تو نتیجہ خوص اسباب کے کہ
دونو محلوں کے خاندانوں کي محنت کي بارآوري برابر ہی یہہ نتیجہ

هاتهه آتا هی که ایک محله کي احرت دوسرے محله کي احرت کي نسبت ایک چوتهائي زیادہ هوگي اور اگر یهه بات ثابت هوجاوے که دوسرے محله کي محنت کي بارآوري پہلے محله کي نسبت نصف کي قدر زیادہ هی تو یهه سمجهنا چاهیئے که دونو محلوں کي مقدار احرت برابر هوگي *

بیان اُن سببوں کا جو محنت کي بارآوري پر اثر کرتے هیں

واضح هو که پہلے پہل اُس محنت کي بارآوري پر اثر کرنے والی سببوں پر غور کیجاتي هی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیداکرنے پر کیجاتي هے اور یهه بات بهي یاد رهے که هم لفظ کنا تاً کا بلحاظ اُس کل ذخیرہ کے نهیں کہتے جس سے تمام دنیا کے محنتیوں کي معیشت بهم پهنچتي هی بلکه اُس خاص ذخیرہ کے لحاظ سے استعمال کرتے هیں جس سے کسي ملک خاص کے محنتیوں کي حاجت رفع هوتي هی کیونکه اگر تمام دنیا ایک گروہ تصور کیا جاوے تو یهه امر واضح هی که اُس گروہ کے محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ ایسي جنسوں کے زیادہ پیدا هونے سے جو اُنکے استعمال میں نهیں آتیں مثل قلعوں یا مورتوں کے نهیں بڑہ سکتا *

لیکن کسي ملک خاص کے محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کا اکثر اُس آساني پر زیادہتر حصر هوسکتا هی اور هی جس آساني سے وہ اُن چیزوں کو پیدا کرسکتے هیں جوبتدو مبادله کرنیکے ذریعه هونے کے اُنکے اور کسي کام کي نهیں هوتیں مثلاً چاے اور تماکو اور شکر جو انگلستانیوں کے محنتیوں کے خاص برتاؤ کي چیزیں هیں خصوصاً ایسي جنسوں کے معاوضه میں حاصل هوتي هیں جو انگلستان سے باهر جاتي هیں اور انگلستانیوں کي آب و هوا اور عادتوں کے موافق نهیں مگر جس بڑي آساني سے انگریز اُن چیزوں کو پیدا کرلیتے هیں جو انگلستان سے باهر جاتي هیں اُس آساني کے سبب سے انگلستان کے محنتي چاے اور شکر تماکو کو مشروطتہً بافراط ... اُس محنت کي نسبت جو خاص اُس ملک والوں کو جہاں چاے شکر وغیرہ پیدا هوتي هی پیش

آتي هی تهوڑي محنت سے حاصل کرتے اور محنتي کو اسمان سے کچهه عرض نهيں که اُسکا خوراک علہ انگلستان کي زمين مس پيدا هوا يا پوليند ميں زمانہ حال کے هل کے ذريعہ سے صراحتاً پيدا هوا يا کمايتاً کپڑہ ميے کي کل کے ذريعہ سے پيدا هوا *

عرض که يهه امر ملاحظه طلب هی که منجمله ان دونوں سببوں کے پہلا سبب يعني محنت کي بارآوري کس بات پر منحصور هے *

جواب اُسکا يهه هی که اول محنت کي بارآوري کسقدر محنتي کے اوصاف جسماني اور نفساني اور اخلاقي يعني اُسکي محنت و مشقت اور هنر مندي اور جسم اور دماغ کي قوت پر موقوف هی اور يهه تمام امور ايسے سببوں پر موقوف هيں که منجمله اُنکے اکثر اسباب اتبک بخوبي سمجهے نهيں گئے اور بعض بعض ايسے پيچيدہ هيں که مختصر بيان اُنکا نهايت دشوار هی يا اچهي طرح سمجهه میں آنا اُنکا بدون ايسے مضمونوں کي بحث کے متصور نهيں جو علم انتظام سے متعلق تو هيں مگر اُسکے خاص منشاء میں داخل نهيں البته محنت اور هنرمندي وغيرہ بہت کچهه آدميوں کي نسل اور ملک کي آب و هوا اور علاوہ اُس کے تربيت اور مذهب اور طرز گورنمنٹ پر منحصر هوتي هيں مگر هم صرف ايک سبب کو جو پيچيده نهيں هی اور باستثناے کونسٹلنٹ صاحب اور سر آنتيونائيش صاحب کے اور کسي مصنف نے بچشم غور اُسکا ملاحظه نهيں کيا بيان کرينگے واضح هو که وہ سبب محنتيوں کي اوسط عمر کا زمانه هی اور يهه امر کسيقدر ايک ملک کے اوسط زمانه عمر اور کسيقدر اُس حساب پر منحصر هی جس حساب سے اُس ملک کي آبادي ترقي پاتي هی چنانچه انگلستان میں اوسط عمر کا زمانه چواليس برس کے قريب قريب خيال کيا جاتا هی اور بهت سے ملکوں میں وہ زمانه پينتيس برس تک بهي نهيں پهونچتا اور بعض بعض ملکوں میں پچيس برس تک بهي نهيں اور بعض بعض ملکوں میں هر پچيسويں برس آبادي دوگني هوجاتي هے اور جس حساب سے که انگلستان میں اب آبادي بڑهتي جاتي هی اُسي حساب سے پچاس برس میں دوچند هوجاوے گي اور واضح هو که يورپ کي آبادي کا دوچند هوجانا ايکسو برس میں خيال کيا جاتا هی *

اب اگر دو ملکوں کي تعداد آبادي اور وہ حساب جس سے اُسمیں ترقي ہوتي ہی معلوم ہوجاوے تو اُس ملک میں جوانوں کي زیادہ تعداد ہوگي جسمیں اوسط عمر کا زمانہ زیادہ ہوگا اور اگر عمر کي درازي معلوم ہو جاوے تو اُس ملک میں آبادي سے جوانوں کو زیادہ مناسبت ہوگي جسمیں آبادي کي ترقي آہستہ آہستہ ہوگي اور اسي سبب سے عمر کي درازي اور آبادي کا ایک ڈھنگ پر رہنا یا آہستہ آہستہ ترقي کرنا محنت کي بارآوري کے لیئے مفید ہی *

دوسرے اگر محنتي کي جسماني اور نفساني اور اخلاقي صفتیں معلوم ہو جاویں تو محنت کي بارآوري کسي ملک میں کسقدر اُن قدرتي ذریعوں پر منحصر ہوگي جن سے اُس محنت کو امداد و اعانت پہنچتي ہی یعني اُس ملک کي آب وہوا اور قسم اراضي اور موقع اور آبادي کي مناسبت سے اُسکي وسعت پر محنت کي بارآوري موقوف ہوگي *

بعضے ایسے ملک ہیں کہ قدرت نے اُن میں انسان کي حیات قائم رکھنے کا ذریعہ نہیں بخشا اور بعضے ایسے ملک ہیں کہ اُسمیں دولت کا ذریعہ نہیں رکھا چنانچہ کسیطرح کي کوشش کیجاوے مگر کوئي گروہ آدمیوں کا جزیرہ میلویل یا افریقہ کے بیابانوں میں مدت تک زندہ نہیں رہ سکتا اور جزیرہ گرینلینڈ یا مواراءمیلا میں عیش و عشرت سے بسر نہیں کرسکتا قدرت دولت کے دینے سے انکار تو کرسکتي ہی مگر دولت دے نہیں سکتي چنانچہ دنیا میں جو نہایت عمدہ ضلع ہیں وہ دولت کے لحاظ سے سب سے زیادہ تنگدست ہیں باوجود اسباب کے کہ جاندار اور بیجان مخرج دولت کے کمال افراط سے افریقہ اور امریکہ اور ایشیا کے بڑے حصوں کے رہنیوالوں کے سامنے جابجا پھیلے پڑے ہیں مگر وہ نفساني اور اخلاقي اوصاف سے محروم ہیں جنکے ذریعہ سے دولت کي ناکامل اشیاء کي تکمیل کیجاتي ہی چنانچہ جزیرہ آئیسلینڈ کے باشندے بھي جزیرہ کواگو کے باشندوں کي نسبت زیادہ دولتمند معلوم ہوتے ہیں اگرچہ کسي ملک خاص کے فائدے اُس ملک کي بارآوري محنت کے لیئے کافي باعث نہیں ہوتے مگر پھر بھي بارآوري محنت پر وہ اپنا کچھہ اثر کرتي ہیں اسلیئے اُسے غفلت نہیں چاہیئے کیونکہ اُسیکے سبب سے تربیت یافتہ قوموں کي کئي بستیاں ایسي جلد دولتمند ہوگئیں کہ اُسکي کوئي نظیر ہاتھہ نہیں آئي *

تیسرے یہہ کہ محنت کی بارآوری احسان یعنی استعمال سرمایہ کی
اُس مقدار پر منحصر ہوتی ہی جس مقدار سے کہ احسان اُسکے ساتھہ
کیا جاتا ہی *

باقی ہم استعمال سرمایہ کے فائدوں کا بیان جو استعمال آلات اور
تقسیم محنت ہیں اوپر کرچکے ہیں اور اب اپنی کتاب کے پڑھنے والوں کو
صرف اسقدر یاد دلانا ضرور ہی کہ منجملہ اُن تمام ذریعوں کے جو محنت
کی بارآوری کے سبب ہوتے ہیں سرمایہ کا استعمال نہایت موثر سبب ہی
اگر بالفرض آلات اور تقسیم محنت نہوتی تو انسان ایک ایسا حیوان ہوتا
کہ اور جنگلی حیوانوں کی نسبت بہت کم حظ اُوٹھاتا بلکہ اپنی پرورش
بھی نکرسکتا *

چوتھے وہ آخر سبب جو بارآوری محنت پر موثر ہوتا ہی گورنمنٹ
کی مداخلت یا عدم مداخلت ہی *

چنانچہ گورنمنٹ کا بڑا کام یہہ ہی کہ ملکی اور غیر ملکی ظلم و
تعدی اور مکر و فریب سے لوگوں کی حفاظت کرے مگر شامت اعمال
سے گورنمنٹوں نے صرف امن و امان ہی کو نہیں بلکہ دولت رسانی کو
بھی فرض اپنا سمجھا ہی یعنی یہی نہیں کہ اپنی رعایا کو اس قابل کریں
کہ وہ امن و امان میں مال و دولت کچھہ تحصیل کر کے اُسکا حصہ اُوٹھاویں
[illegible] اُنکو کام میں
[illegible] کیا کریں اور ان سب باتوں
کی تعمیل رعایا سے جبراً کرانا بھی اپنا ذمہ فرض سمجھا ہی زیادہ تر
بد قسمتی یہہ ہی کہ گورنمنٹوں نے بمقدور جہل و حماقت بے ہنگام
فرض اپنا سمجھا اُسیقدر جہل و بدراہی سے اُسکے انجام دینے کا ارادہ کیا
کسیقدر اُس تدبیر کے [illegible] کہتے ہیں اور وہ
بیہودہ تعلیم کرتی ہی کہ دولت سے [illegible] مراد ہی
اور ترقی اُسکی جنسوں کے باہر جانے سے ہوتی ہی جنکے معاوضہ میں
روپیہ باہر سے آوے اور کسیقدر اس گمراہی سے کہ جب تجارت کسی
شخص یا کسی جماعت پر منحصر ہو جاتی ہی اور عوام لوگ اُس سے
روکے جاتے ہیں تو نقصان گو کیسا ہی بڑا ہو پراگندہ ہونے سے معلوم نہیں

هوا اور فائدہ گو کیسا هي تهوڑا سا هو مگر اکهٹا هونے سے ظاهر معلوم پڑتا هی تجارت کے مدبروں کا ایک مدت سے یہہ بڑا قاعدہ قرار پایا هی کہ بلا واسطہ تحصیل کے درپے هوں اور بواسطہ تحصیل پر التفات نکریں اور اُن فائدوں کي شرکت سے انکار کریں جو قدرت نے اور ملکوں کو عنایت کیئے هیں اور اپنے ملک کے اُن فائدوں میں جو قدرت نے بخشے هیں اور ملکوں کو شریک کریں اور اپنی رعایا کي محنت کو اُن طریقوں سے جبراً قهراً پهیرکر جنمیں اُسکو فائدے حاصل هوتے هوں اُن طریقوں میں ڈالیں جو اُسکي آب و هوا اور عادات اور اقسام زمین کے مناسب نہوں *

واضح هو کہ اسباب مذکورہ بالا کے ذریعہ سے چند روز گذرے کہ تربیت یافتہ دنیا میں اس عام کي ایک عجب صورت پیش آئي جسکے ساتھ عام مصیبت بهي تهي یعني † لڑائي کے زمانہ میں بہت بڑا حصہ جنوبي یورپ کا ایک بہت بڑي سلطنت بن گیا اور ایک هي بادشاہ ڈیمرک سے لیکر روم تک حاکم هوگیا اور وہ صدها پرمٹ کي چوکیاں اور تحصیلداریاں جو پہاڑوں اور سمندروں سے زیادہ تجارتوں کي سدراہ تهیں یکقلم برخاست کیں نپولین تدبیر تجارت مذکورہ بالا میں نہایت مستغرق تها اور اُسکے طریقوں سے بواضح هوتا هي کہ خیالات اُسکے محض ایسها تهوڑيي کے تعصب پر مبني تهے اور بلحاظ اُس تدبیر تجارت کے اُسکو یہہ یعني [illegible] آزادانہ تجارت خود مختار سلطنتوں میں ایسي هوتي هی جیسے چند شخصوں میں قمار بازي هوتي هے اس وجہہ سے ضرور هے کہ ایک نہ ایک فریق نقصان اُتهاتا هی یعني وہ فریق جسکو تعداد حساب کے بعد باقي رقم نقد دیني پڑتي هی ٹوٹے میں رهتا هی اور ملک فرانس اور ملک اٹلي جو جدے جدے بادشاهوں کے تحت حکومت تهي تو یہہ اُسنے یہیں کہا هوگا کہ اگر ان دونوں ملکوں کے باشندوں کو آپس میں تجارت کرنے کي اجازت دیجاویگي تو بلاشبہہ ایک نہ ایک کو نقصان هوگا مگر اُس تدبیر تجارت کے اندهے بانیوں کو یہہ حیرت هوئي کہ ایکهي سلطنت کے [illegible] باشندے جو باهم تجارت کرتے هیں اُسپر بهي یہہ اعتراض [illegible] جبکہ نپولین نے بلجیم اور فرانس کو زیر حکومت

---

† اُس لڑائي سے [illegible] فرانس کي لڑائي مراد هی جسکے خلاف پهر تمام یورپ نے اتفاق کیا تها اور یہہ لڑائي سنہ ۱۸۱۵ع میں ختم هوئي تهي یہہ

کیا تو دونوں ملکوں کو بیع و شرا کی اجازت عطا فرمائی مگر آسٹریا اور
فرانس کو تجارت کی رخصت نہ دی اور دھی اُسکا یک لخت اس اثر
سے خالی رہا کہ مبادلوں کے فائدے اسباب پر موقوف نہیں کہ بایع اور
مشتری ایکہی بادشاہ کی رعایا یا جدے جدے بادشاہ کے تحت حکومت
ہوویں اُس بادشاہ کی دھمی تدبیریں اُن غلطیوں کی نظیریں تہیں جو
آج کل بہت سی جاری ساری ہیں اور آخر وہ تدبیریں اُسکی مستحکم
عام سمجھہ کے مقابلہ میں معاملات میں ایک نہایت ضعف اختلاف کے
ظہور میں آنے سے جنت گئیں اگرچہ اُن حقیقتوں میں جنپر ہم گفتگو
کر رہے ہیں کوئی تبدیلی واقع نہوئی *

جب کہ لڑائی ختم ہوچکی تو نیپولیس کی بادشاہت ٹوٹ پھوٹ کر
کئی خود مختار بادشاہتیں ہوگئیں اور ہر بادشاہ جدید نے اُن قیدوں کو
اپنی سلطنت میں قایم کیا جنکو نیپولیس بادشاہ کی زور و قوت نے توڑا تہا
انگلستان نے زراعت اور کارخانوں اپنے ملک کی آمدنی کے بڑھانے اور اپنے ہمسایوں
کی ترقیات کو روکنے کے لیئے ایسے ہی موثر ذریعہ معلوم ہوئے جیسکہ لڑائی
کے دنوں میں جہاز اور فوجیں تہیں چنانچہ فرانس کی جنسیں ہوالینڈ
اور بلجیم میں تجارت کی راہ سے گئی تہیں اور بلجیم اور اٹلی کی
جنسیں فرانس میں گئی تہیں روک دی گئیں امریکا والوں نے خاص
خاص جنسیں جو غیر ملک سے آویں یا غیر ملک کو جاویں محصول
مقرر کیئے اور انگلستان والوں نے غلہ کی نسبت قانون جاری کیئے غرض
کہ آزادی تجارت یعنی اشیاء مطلوبہ کی ممانعت کا پہر دستور قایم ہوا
چنانچہ روسیوں نے جنکے ملک میں غلہ بہت پیدا ہوتا ہی نکالنے
ملکوں کے کارخانہ کی مصنوعی چیزوں کی اپنے ملک میں آنیسے ممانعت
کی اور انگلستان والوں نے جنکے ملک میں مصنوعی چیزیں بہت تیار
ہوتی تہیں اپنے ملک میں غلہ کے آنیکی ممانعت کی *

ہماری رائے میں روسیوں کا طریقہ عمل کی رو سے انگلستان والوں کی نسبت
زیادہ تر شائستگی اور شرارت خیز تہا روسی قدیم رسم تجارت پر انگلستان
والوں کی نسبت کمال ہمت اور اصرار سے قایم رکہی تہیں اور حقیقت یہہ
ہے کہ سارے تغیرات اُس ملک میں ایسے ہوئے کہ ہر تغیر کے ساتھہ امتناع
تجارت اور محصول تجارت زیادہ ہوا لیکن اصول کی رو سے جام [illegible]

کے اپنے ملک میں نہ آنے دینے پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں وہ اُن
اعتراضوں سے نہایت قوي اور مضبوط ہیں جو مصنوعي چیزوں کي
ممانعت پر عاید ہوتے ہیں اول یہہ کہ ناطیار اور کسیقدر طیار جنسیں
محنتي کي ضروریات میں کام آتي ہیں پس عمدہ عمدہ اشیاء طیار شدہ
کی اپنے ملک میں آنے پر کچھہ ہي قیدیں لگائي جاویں اُنکا محنتي
آدمي پر کچھہ اثر نہیں پہونچتا مگر جو قانون خام پیداوار کے اپنے ملک
میں آنے کي ممانعت میں جاري ہوتے ہیں وہ خاص محنتیوں کے حق
میں نہایت مضر ہوتے ہیں اور حقیقت یہہ ہے کہ مقصود اُنکا اُس نرخ
دمدرہ کا گھٹانا ہی جس سے محنتیوں کي پرورش ہوتي ہی دوسرے
جب کاشتکار ملک بیگانہ ملکوں کي مصنوعي چیزوں کي ممانعت کرتا
ہے تو خام پیداوار کي کسي قدر قیمت گھٹ جانے کي جہت سے جو
اُسکے باہر جانے کي ممانعت کے باعث سے ضرور گھٹیگي محنتي نقصان کا
معاوضہ پالیتا ہی اور برخلاف اُسکے اگر کارخانہ دار ملک خام پیداوار کے
آنے کي ممانعت کرتا ہی تو تمام جنسوں کي قیمت سوائے محنت کي
قیمت کی ترقي کي طرف میلان کرتي ہی اور محنتي آدمي ہر شئ
ضروري کے حاصل کرنے میں جو اُسکو درکار ہوتي ہی نہایت دشواري
اُٹھاتا ہی مگر یہہ امر زیادہ تر تصریح طلب ہے چنانچہ ہم ثابت کرچکے
ہیں کہ جسقدر خام پیداوار کي مقدار زیادہ پیدا کیجاویگي اُسکي نسبت
سے زیادہ خرچ اُسپر پڑیگا مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے دینے
کي ممانعت کرنا گویا اپنے ملک سے خام پیداوار کے باہر جانے دینے کي
ممانعت کرنا ہی ورنہ خام پیداوار کے عوض میں مصنوعي چیزیں لیجاتیں اب
مبادلہ نکرنے کي حالت میں تھوڑي سے خام پیداوار کي حاجت ہوتي ہی
اِسلیئے وہ کم پیدا کیجاتي ہی اور اُسکي پیداوار میں صرف بھي کم ہوتا ہی
اور محنت جو کپڑے اور مصنوعي چیزوں کي طیاري میں صرف ہوتي ہی
پھل اُسکا کم ہوتا ہی مگر جو محنت خام پیداوار کے پیدا کرنے میں
صرف کیجاتي ہی پھل اُسکا زیادہ ہوتا ہی پس خام پیداوار کي قیمت
گھٹ جاتي ہی اور محنتي آدمي کا کھانے پینے کي چیزوں میں جو
صرف کم پڑتا ہی تو کسیقدر اُسکے نقصان کا معاوضہ ہو جاتا ہی جو اور
چیزوں کي گراني سے اُسکو ہوتا ہی مگر بہت سي برائي ممانعتوں کے

حق میں ہوتی ہی اور برخلاف اُسکے جسقدر زیادہ مقدار مصنوعی چیزوں کی طیار کیجاوے اُسیقدر اس مقدار کی نسبت سے اُسکے طیاری کا خرچ کم پڑتا ہی اور جسقدر کہ مصنوعی چیزوں کی مقدار حصول کو ترقی ہوتی جاتی ہی اُسیقدر زیادہ عمدہ کلیں رواج پاتی جاتی ہیں اور محنت کی تقسیم زیادہ ہوتی جاتی ہی اور جسطرح سے مصنوعی چیزوں کی اپنے ملک میں آنے کی ممانعت گویا خام پیداوار کا باہر بھیجنے دینا ہی اسیطرح سے خام پیداوار کے اپنے ملک میں آنے پر قیدیں لگانا حقیقت میں مصنوعی جنسوں کے باہر بھیجنے پر قیدیں لگانا ہی اب اس حالت میں جو مصنوعی جنسوں کی کم ضرورت ہوتی ہی تو وہ طیار بھی کم کیجاتی ہیں اور جو کچھہ کہ طیار ہوتی ہیں اُنکی طیاری میں اُنکی مقدار کی نسبت سے اتنی زیادہ محنت صرف ہوتی ہی جو اُنکی بہت سی مقدار کے طیار ہونے میں صرف ہوتی اور اپنے ملک میں پہلے کی نسبت خام پیداوار زیادہ پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے اور اس مقدار زاید کے پیدا کرنے میں بھی اُسکی مناسبت سے زیادہ لاگت لگتی ہی حاصل یہہ کہ ایک قسم کی جنسوں کی قیمت تو اسلیئے زیادہ ہو جاتی ہی کہ اُنکے زیادہ پیدا کرنیکی ضرورت ہوتی ہی اور دوسری قسم کا مول اِسلیئے زیادہ ہو جاتا ہی کہ کم پیدا ہونا اُنکا ضروری ہوتا ہی اور ہر طرح سے محنت کی بارآوری کم ہو جاتی ہی ان صورتوں میں صرف زمیندار ضرر سے محفوظ رہتا ہی *

[illegible] مگر گورنمنٹ کی مداخلت کا ضروری نتیجہ یہہ برائی ہوتی ہی کہ کسیقدر محنت نامناسب کاموں میں صرف ہونے لگتی ہی گورنمنٹ کے کاروبار بلا وصول ہونے تمام محاصل کے انجام نہیں پاسکتے اور کڑی رقم محاصل کی بغیر محصول لگانے کے حاصل نہیں ہوسکتی اور محصول سے بچنے کے لیئے محنتی لوگ اپنے اصلی طریقوں سے انحراف کرتے ہیں اور جن محصولوں پر یہہ اعتراض کم وارد ہوسکتا ہی اُنمیں سے ایک تو اراضی کا لگان ہی مگر ثمرہ اُسکا یہہ ہی کہ لوگ اراضی کی کاشت پر سرمایہ صرف نکریں اور دوسرے منافع پر کا محصول ہی مگر وہ سرمایہ کے باہر جانے کا باعث ہوتا ہی اور تیسری آمدنی کا محصول ہی جسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ وہ مال اکھٹے ہونیکا مانع ہوتا ہی چوتھے [illegible] کا

محصول جسکا پھل یہہ ہوتا ہی کہ اُجرت کی عوض میں بجائے نقد ملنے کے جنس ملنے کا زیادہ رواج ہو جاتا ہی اور مدنی لوگ ایسی چیزوں کے حاصل کرنے سے باز رہتے ہیں جو دیر تک قائم رہیں اور متعفی نہ رہ سکیں اسباب سے غرض اُسکی یہہ ہوتی ہی کہ اُسکو افلاس کا بہانہ ہاتھہ لگے اور جنکہ خاص خاص چیزوں پر محصول لگتا ہی تو اُس سے بچنے کے لئے کم محصول رکھنے والی اور سستی سستی چیزیں قائم کیجاتی ہیں چنانچہ بیر اور مالت شراب کا محصول اُنکے بجائے سپرٹس شراب کے استعمال کرنے سے اور چاء اور بن کا محصول اُنکی جگہہ علہ بریاں کے کام میں لانے سے بیر سے ٹالا جاتا ہی غرضکہ ہر ایسا محصول بھی جس سے لوگ اپنی چالاکی اور تدبیر سے بچ رہتے ہیں مضرت سے خالی نہیں ہوتا چنانچہ مکان میں کھڑکی رکھنے کے محصول سے بچنے کے لئے کھڑکی بند کرنے سے سارے گھر کی ہوا اور روشنی بند ہو جاتی ممکن ہی مگر محصول سرکاری کا اُس سے کچھہ اضافہ نہیں ہوتا نہایت اور بڑی مضرت اُن محصولوں سے ہوتی ہی جو محنت کے ذریعوں اور پیشوں پر لگائے جاتے ہیں چنانچہ جب تک نمک کا محصول قائم رہا تب تک کار زراعت میں نمک کا استعمال نہایت کم ہوا اشتہاروں کے محصول سے اشیاء کے بیچنے والے اور لینے والے اس بات سے بیخبر رہتے تھے کہ کیسکو حاجت ہی اور کون شخص اُنکو بہم پہنچا سکتا ہی شراب اور سیشہ اور چمڑے کے محصول سے اُنکی طیاری میں انگلستان صرف اپنے اصلی بزرگی سے محروم نہیں رہا بلکہ یورپ کے اُن ملکوں سے جنمیں مصنوعی جنسوں کی طیاری کی ترقی ہوئی بہت پیچھے رہ گیا کارخانہ داروں کو چنگی کا محصول ادا کرنے میں کوئی فریب اور دھوکا نہ دینے کیلئے کے لئے صدہا ایسے قواعد اور قیود کا پابند کیا گیا ہی جو تقسیم محنت اور لوازمات کے بخوبی کام میں لاسکنے مخالف اور ترقیوں کے مانع ہیں اور ترقی کے لئے تبدیلی لازم ہی اب ایسی ترکیب میں جو قانوں سے مقرر ہی ذرا سی بھی تبدیلی کرنے سے کارخانہ دار پارلیمنٹ کے قانوں کے جال میں پھنس جاتا ہی *

یہہ بات عموماً خیال کیجاتی ہی کہ ہر وقت ادمی محصول کا شاکی ہی مگر وہ اُس مضرت بیجا خرابی سے بہت کم واقف ہی جو

محصول سے کنایتاً اُسپر عاید ہوتي ہی اور یہہ بات چند مثالوں سے ثابت ہوسکتي ہی مگر ہم اُنمیں سے صرف ایک مثال منتخب کرتے ہیں چنانچہ اکثر لوگ اسباب سے واقف ہیں کہ لاہن طیار کرنے کے جو عام جوؤں کي نسبت جو حیوانوں کے کام آتے ہیں بہت زیادہ قیمت رکھتے ہیں اور اسباب میں بھي کسي کو ایک شمہہ نہیں کہ بیر شراب کا مول اسي وجہہ سے زیادہ ہوتا ہے مگر غالباً اُن دس ہزار آدمیوں میں سے جنکے صرف میں وہ شراب آتي ہی کسي شخص کو یہہ خیال نہیں آیا کہ اس شراب کي اسقدر قیمت کا باعث محصول ہی مگر حقیقت یہہ ہی کہ چنگي کے قانونوں میں جو قاعدے کہ لاہن کي طیاري کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اگر اُن قاعدوں کے موافق لاہن کے لایق جو نہیں سمجھے جاتے اور قاعدہ مندرجہ قانون مذکور میں گونہ تبدیلي کیجاوے تو اُن جوؤں کا بہت عمدہ لاہن طیار ہوسکتا ہی اُن قاعدوں کا دباؤ ایسا ہی کہ کوئي اُن جوؤں کا لاہن نہیں بنا سکتا پس قانون کے سبب سے بہت سے عمدہ جو کام نہیں آتے اور علی ہذالقیاس کمال آساني سے یہہ بات بھي خیال کیجاسکتي ہی کہ اگر ہل جوتنے اور زمین کے کمانے اور تخم ریزي اور کاشت کے وقت اور طریقے بھي قانون کي روسے قرار دیئے جاتے تو ایک بڑا حصہ اراضي کا جسمیں اب پیداوار ہوتي ہی بیکار اور ویران پڑا رہتا *

واگر کوئي ملک اپنے گورنمنٹ یا اور سلطنتوں کي زیادہ ستایي اور حماقت سے بہت سا محاصل ادا کرنے پر مجبور کیا جاوي تو اُس ملک کي رعایا محصول کے صریح اثروں کي نسبت بالکنایت اثروں سے زیادہ مضرت اوٹھاویگي یعني اُنکو محصول ادا کرنے سے اسقدر نقصان نہیں پہونچتا جسقدر کہ اُنکي تحصیل کے طریقوں یا قیدیوں لگنے سے پہونچتا ہی *

پس جن سببوں سے اُس محنت کي بارآوري دریافت ہوتي ہی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنے میں صرف ہوتي ہی چار سبب معلوم ہوتے ہیں پہلے محنتي کي ذاتي خصلت اور جسماني اور نفساني اور اخلاقي اوصاف دوسرے وہ مقدار اعانت کي جو قدرتي ذریعوں سے اُسکے ہاتھہ آوے تیسرے وہ میانہ

امداد کي جو سرمايه سے بہم پہچتي هی چوتھے وه مقدار ارادي کي جو
اُسکو محنت کرنے میں حاصل هوتي هی *

بیان اُن سببوں کا جو محنت کو اُن جنسوں کي پیداوار سے باز رکہتي هیں جو محنتي کنبوں کے برتاؤ میں آتي هیں

واضح هو که وه اسباب تین هیں ایک لگان دوسرے محصول
تیسرے منافع اگر تمام محنتي ایسی چیزوں کي پیداوار میں صراحتاً
یا کنایتاً مصروف هوتے جو خاص اُنکے برتاؤ میں آتي هیں تو اجرت کي
شرح بالکل بارآوري محنت پر منحصور هوتي مگر ظاهر هے که یهه جبتک
ممکن نہیں هوسکتا که محنتي لوگ هي تمام ملک کے قدرتي ذریعوں اور
سرمایوں کے خود مالک نہوں لیکن ایسي حالت وه وحشیانه زندگي هے
جسمیں امتیاز مراتب اور تقسیم محنت نہو اور ایسي حالت هی
جسمیں بعض اوقات چند وحشي خاندان متفرق پائے گئے اور اُسمیں اُن
صورتوں میں سے کوئي صورت ظهور میں نہیں آتي جنکے سبب دریافت
کرسکا کام انتظام مدن سے علاقه رکھتا هی واضح هو که تربیت یافته لوگوں
میں ایک بڑا حصه محنت کا اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں صرف هوتا
هے جنکے برتنے میں محنتیوں کا حصه نہیں هوتا اور اسلیئے تربیت یافته
لوگوں میں محنتیوں کي پرورش کے ذخیره کي قلت و کثرت محنت
کي بار آوري پر هي منحصر نہیں بلکه محنتیوں کے استعمال کي چیزوں کے
پیدا کرنے والوں کي ایسي تعداد پر بهي منحصور هی جو تمام محنتي
کنبوں بهي تعداد کي مناسبت سے هو *

یهه امر صاف واضح هے که جو محنت محنتیوں کي پرورش کے ذخیر کے
بہم پهونچانے میں لگتي وه اُس میں صرف نهونے کي حالت میں تین کاموں
میں لگتي هی اول اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں جو قدرتي ذریعوں کے
مالکوں کے استعمال میں آتي هیں اور دوسرے اُن جنسوں کے پیدا کرنے

میں جو گورنمنٹ کے استعمال میں آتی ہیں تیسرے اُن حصوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایہ کے مالکوں کے برتاؤ میں آتی ہیں یا منحصر یوں کہا جاوے اگرچہ اسطرح کہنا بالکل صحیح ہوگا کہ محنت اجرتوں کے پیدا کرنے میں صرف ہونے کی بجائے لگان محصول اور منافع کے پیدا کرنے میں صرف کیجاوے *

اول لگان کا بیان

ہم ابھی بیان کرچکے کہ زر لگان کسیقدر اُس قدرتی درجہ کی بارآوری پر منحصر ہی جسکی اعانت کے واسطے وہ ادا کیا جاتا ہی اب سمجھنا چاہئیے کہ اُس قدرتی درجہ کی بار آور قوت میں ترقی آنے سے لگان میں ترقی آتی ہی اور اجرت کی کمی ظہور میں نہیں آتی *

چنانچہ وہ ترقیاں جو پچھلے ایک سو برس میں زراعت کے فن میں ہوئیں اُنہوں سے اسکاٹلینڈ کے نشیب کے حصہ کے زمینیں بڑی بارآور ہوگئیں اور اسی وجہہ سے لگان کی مقدار بہت بڑہ گئی اور برتی لگان کے ساتھہ اجرت کی ترقی بھی ہوئی اگرچہ برابر نہوئی آدم اسمتھہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جس ‡ زمانہ میں میں نے کتاب تصنیف کی تو اُندنوں محنتی کی عام اجرت فی یوم پانچ آنہ چار پائی یا فی ہفتہ دو روپیہ تھے اور فی زمانا یہہ حال ہی کہ فی ہفتہ چار روپیہ سے بھی زیادہ زیادہ ہے اور یہہ اسی رقم ہی کہ اُس سے خام پیداوار بقدر ایک ثلث کے اور طیار شدہ جنس تگنی یا چوگنی پہلی اجرتوں کی نسبت سے زیادہ خریدی جاسکتی ہیں اگرچہ اسکاٹلینڈ کی نشیب کی زمینوں کا لگان تگنے سے زیادہ ہوگیا اور اُس شے کا ایک بڑا حصہ جو محنتی پیدا کرتا ہی زمیندار کے فائدہ کے واسطے پیدا کیا جاتا ہی مگر تمام پیداوار کی مستقل ترقی سے اس ظاہری نقصان کا نعم‌البدل ہو جاتا ہی فرض کیا جاوے کہ بیس نسل پیدا کرنے کی جگہہ جنمیں سے دس نسل زمیندار لیتا تھا اور دو نسل سرمایہ والا اور آتھہ نسل محنتی پاتا تھا اب محنتی آدمی پینتیس نسل پیدا کرتا ہی جنمیں سے بارہ نسل آپ لیتا ہی اور تیں سرمایہ والا اور بیس زمیندار پاتا ہی *

---

‡ واضح ہو کہ یہہ زمانہ وہ تھا جسمیں سنہ ۱۷۷۵ ع سے انگلستان والے اور امریکہ والے انگریزوں میں لڑائی ہوئی اور قریب سات برس کے لڑائی رہکر آخر امریکہ والے ... یعنے انگلستان والوں کی اطاعت سے آزاد ہوگئے

حاصل یہہ کہ اگر کسي ملک میں بڑا حصہ محنتیوںکا اُس ملک کے قدرتي ذریعوںکے مالکوں کے استعمال کي چیزوں کے پیدا کرنے میں مصروف کیا جاوے تو یہہ بات ضرور نہیں کہ محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں کمي واقع هووے کیونکہ ایسے محنتیوں کا هونا سبب بڑے بارآور قدرتي ذریعوں کے سمجھا جاتا هی اور وہ لوگ اپني معاش اُس ذخیرہ عام سے حاصل نہیں کرتے جو اُن بارآور قدرتي ذریعوں کے نہونے کي حالت میں بھي اُس ملک میں هوتا بلکہ اُس اضافہ سے حاصل کرتے هیں جو قدرتي ذریعوں کي زیادہ بارآوري سے اُس ذخیرہ میں هوتا هی *

جب کہ هم یہہ بات کہتے هیں کہ محنتي کو لگان سے کچھہ سروکار نہیں اُس سے وہ لگان سمجھنا چاهیئے جو قدرتي ذریعوں کي بڑي بارآوري سے حاصل هوتا هی اور وہ لگان خیال نہ کرنا چاهیئے جو ترقي آبادي کي وجہہ سے زیادہ هوتا هی هم پہلے بیان کرچکے کہ اگر موانع موجود نہوں تو وجہہ معیشت آبادي سے زیادہ مناسبت کے ساتھہ ترقي کریگي مگر یہہ امر بھي ممکن هے جیسا اُسي جگہہ بیان کیا گیا هے بلکہ عقاید باطل اور بدعملي کي جہت سے غالب هی کہ ایک ملک کے باشندوں کي تعداد اسطرح بڑہ جاوے کہ خام پیداوار کے حاصل کرنے کے صریح یا غیر صریح ذریعوں کي ترقي اُسکے موافق نہو ایسي صورت میں لگان بڑہ جاویگا اور وہ محنت جو آبادي کے بدستور قایم رهنے میں محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف کیجاتي اب اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف هوگي جو زمیندار کے برتاؤ میں آتي هیں البتہ اسطرح بڑہ جانا لگان کا عوام کے حق میں مضر هوگا اور یہہ بات بھي یاد رکھني چاهیئے کہ هر ملک کي گورنمنٹ اسباب کي تجویز کسي قدر اپنے اختیار میں رکھتي هی کہ مختلف گروہ اُسکي رعایا کے کس کس نسبت سے محصولات سرکاري ادا کریں چنانچہ بعض بعض گورنمنٹوں نے حتی‌الامکان جد و جہد کي کہ محنتي لوگ محصولات سرکاري سے آزاد رهیں اور جہانتک ممکن هو وہ بوجہہ زمینداروں پر ڈالا جاوے اور بعضي گورنمنٹوں نے ایسے کاموں کے مصارف کا بوجہہ زمینداروں پر ڈالا جنکا فائدہ صرف اُنہیں کي ذات پر منحصر نہیں جیسے قایم کرنا یا برقرار رکھنا سڑکوں اور پلوں کا اور تربیت عقلي اور تہذیب اخلاق اور تعلیم مذهب کا بہم پہنچانا اور بیماروں

کے واسطے خیراتی اسپتالوں کا مقرر کرنا بلکہ بندوبست مسکینوں کی پرورش کرنا اور بعضی گورمنٹوں نے برعکس اسکے زمینداروں کی مراعات سے مصارف سرکاری کا بار محنتی لوگوںپر اور اکثر گورمنٹوں نے مذکورہ بالا طریقوںمیں سے ہر طریقہ کو مختلف موقعوں پر یا اپنے مصارف کے مختلف حصوں کے لحاظ سے اختیار کیا غرضکہ ہر ایسے قاعدہ سے یہہ بات لازم ہوتی ہی کہ اُن محنتیوں کی تعداد جو زمینداروں کی فائدے کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں اُن محنتیوں کی تعداد کے مقابلہ میں گھٹ جاوے یا بڑہ جاوے جو محنتیوں کے فائدہ کے کاموں میں مصروف ہوں *

ایک اور مانع جو محنتیوں کے دونوں فریق مذکورہ بالا کی مناسب تعدادوں میں رخنہ اندازی کرتا ہی گورمنٹ کی طرف سے ایسے لگان کے قایم کرنے کا ارادہ ہی جو قدرت کی بخشش کو بجبر و اکراہ محدود کرنے سے ممکن ہوتا ہی مثلاً اگر انگلستان میں ایرلینڈ کے غلہ کی ممانعت بدستور قایم رہتی تو انگریزی زمینداروں کی آمدنی ضرور بڑہ جاتی اور اسیطرح اگر صرف ایک ہی کارخانہ کے کوئلہ کے جلانے کی اجازت ہووے تو اُس کارخانہ کے مالک کی آمدنی شاہزادوں کی سی آمدنی ہو جاوے مگر ایسے انحصار تجارت سے جو آمدنی ہو وہ لگان نہیں بلکہ ظلم اور لوٹ کھسوٹ ہی

دوسرے محصول کا بیان

دوسرا مطلب جسکی طرف محصولکے استعمال کی جسوں کے پیدا کرنے سے پھیر کر محنت لگائی جاتی ہی سرکاری مصارف کا بہم پہنچانا ہے یہہ بات واضح ہے کہ جسقدر محنت غیر ضروری محکموں کے قایم رکھنے کے لئے صرف ہوتی ہے اور جسقدر زاید محنت جو ضروری محکموں کے قایم رکھنیکے واسطے فضول خرچی سے صرف ہوتی ہی وہ تمام لوگوں کی آمدنی میں منہا ہو جاتی ہے اور اس سے بھی زیادہ مضر ایسے کاموں میں محنت کا خرچ ہونا ہی جو محض لغو و بیفائدہ ہی نہیں بلکہ حقیقت میں شر و فساد کے باعث ہیں جیسے بتخانوں کی رعایت اور پوجاریوں کی پرورش کرنا جس سے عقاید اور اخلاق عوام کے خراب ہو جاتے ہیں اور ایسے ہی قایم رکھنا اُن بحری بری فوجوں کا جسسے ایسے ملکوں اور ملکوں کی تجارت کو غارت اور تباہ کیا جاوے جنکو قدرت نے تو باہمی فائدہ کے

پہونچانے کے قابل کہاھی مگر اُنکے حاکموں کي حماقت یا شرارت سے باھمي برائي پہونچانے کے باعث ہو جاتي ھیں اور ایسي روکاوٹوں اور بندشوں کا قایم کرنا جنکے ذریعہ سے قوموں میں تجارت کي ضد اور مخالفت کو اصلي دشمني کي طرح کام میں لاویں اگرچہ غیر ضروري محصول کو ناقابل الزام کاموں میں خرچ کیا جاوے تسپر بھي وہ محصول فریب اور غارت گري ھی اور حقیقت یہہ ھی کہ نام اُس شی کا رکھنا جسکے نتیجے اُسکے حصول کے ذریعوں سے بھي زیادہ مضر ھوں نہایت دشوار ھی یعني ایسے شی کا نام رکھنا جو غارت اور زیادہ ستانے کو زیادتي مصرف کا وسیلہ بناتي ھی مشکل ھی *

بادي النظر میں یہہ امر ظاھر ھوتا ھی کہ صرف اس مضر اور لغو اور بےفائدہ خرچ کوھي وہ مہنائي سمجھنا چاھیئے جو اخرجات میں سے کہاتي ھی کیونکہ جو محنت گورنمنٹ کے واجب اور جائز مطلبوں میں خرچ کیجاتي ھی اُس سے محنتیوں کو اُسیقدر فائدہ متصور ھی جسقدر کہ اُنکو اپنے اسعمال کي جسونکے صراحتاً پیدا کرنے پر محنت کرنے سے ھوتا ھی گورنمنٹ کا بڑا مطلب رعایا کي حفاظت ھی اور یہہ حفاظت تمام برکتوں میں سے ایک بڑي برکت ھی اور ایسي کچھہ ھی کہ بغیر سب کے بالاتفاق سعي کرنے کے بہت کم حاصل ھوسکتي ھی جو مصنف اسبات پر اصرار کرتے ھیں کہ جو کچھہ محصول کے ذریعہ سے حاصل کیا جاتا ھی وہ ملک کي آمدني سے کم ھو جاتا ھی معلوم ھوتا ھی کہ اُنھوں نے یہہ نتیجہ اس خیال سے نکالا ھی کہ گورنمنٹ کا مقصود منفعت اثر نہیں بلکہ منعي اثر پہنچانا ھی یعنے بھلائي پہونچانا نہیں بلکہ برائي کي روک تھام کرنا ھی اس لیئے اُن مصنفوں نے یہہ ٹھیک تصور کیا کہ جو کچھہ اسی طرح صرف کیا جاتا ھی وہ رعایا کي خالص آمدني میں سے کم ھوجاتا ھی مگر باوجود اسکے یہہ بات یاد رکھني چاھیئے کہ ھر شخص کے اخراجات کے بڑے بڑے مقصدوں میں سے صرف برائي کي روک تھام بھي ایک بہت بڑا مقصد ھوتا ھی چنانچہ ھم مکانات اسواسطے نہیں بناتے کہ کمروں کي گھري ھوئي ھوا میں سانس لینا ھمکو پسند ھی بلکہ اسلیئے بناتے ھیں کہ اُنکي دیواروں اور چھتوں سے موسم کي گرمي سردي سے پناہ ھو جاتي ھی اور ایسے ھي دوائیاں خوشي کے واسطے نہیں خریدتے بلکہ

رفع بیماري کے لئے خرید کرتے هیں مگر کسي شخص نے احمق یہہ
خیال کیا کہ دواؤں کي خریداري اور مکانوں کے کرایہ میں جو کچھہ
صرف هوتا هی وہ اُسکي آمدني سے منہا هوتا یعني گھٹ جاتا هی کسي
† فرینڈلي سوسئیٹي کے ممبر اگر آپسکے چندہ سے بیماري میں کام آنے کے
واسطے کچھہ روپیہ اکھتا کریں تو اُس چندہ کي امداد کو اپني اجرت کي
منہائي نہیں سمجھینے بلکہ ایک طرحکا خرچ سمجھتے هیں هاں اب یہہ
پوچھا جاتا هی کہ اُن ذریعوں کے واسطے جنسی اپنے ملک اور غیر ملک
کے جبر و تعدي اور مکر و فریب سے لوگوں کي حفاظت هوتي هی جو
هر ایک شخص کچھہ مدد دیتا هی اُس میں اور فرینڈلي سوسئیٹي کے
چندہ میں کس بات کا تفاوت هی اگر هی تو یہہ فرق البتہ هی کہ وہ
فوائد یعنے غیر ملک اور اپنے ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب بہ
نسبت بیماریکے زیادہ سخت اور کثیرالوقوع هیں اور فرداً فرداً کوشش کرنے سے
دفع هونا اُنکا مشکل هی هاں یہہ بات سچ هی کہ اگر لوگوں کي حفاظت
کے بندوبست میں نہایت کم خرچ پڑتا هی تو محنتیوں کي پرورش
کا ذخیرہ ترقي پاتا هی مگر یہہ کلام همارے اُس قول کي صرف ایک نظیر
هی جسکو همنے ابھي بیان کیا یعني یہہ کہ محنتي کی پرورش کے ذخیرہ
کي کمي بیشي محنت کي بارآوري پر موقوف هی اگر جھاریکے تھوڑیسے
پیڑے اور نہایت کم فوج اور تھوڑیسے محسٹریٹ امن و امان کے قایم رکھنے
کے واسطے کافي وافي هوویں یعني اگر حفاظت کرنے کي محنت زیادہ
بارآور هوجاوے تو اور تمام حالات کے یکساں رهنےکي حالت میں محنتیوں
کي جماعتیں ویسا هی زیادہ فائدہ اُٹھاوینگي جیسا کہ تھوڑے سے کاشتکار یا
تھوڑے سے کاریگر صراحتاً وکنایتاً اُسیقدر غلہ پیدا کرکے فائدہ اُٹھاتے جسقدر تھوڑے
سے لوگ پیدا کرتے هیں یعنے متکلف غلہ پیدا کرنے میں بارآور هوجاتے *

جب کہ یہہ باتیں تسلیم کیجاویں جو همنے بیان کیں تو یہہ بات
بھي جو هم پہلے کہہ چکے هیں درست هی کہ محنتي لوگوں کو صرف
سرکاري محاصل کي مقدار اور اُسکے خرچ کے طریق اور اسباب سے کہ اُس
محاصل کے ادا هونے سے بارآوري پر کسقدر اثر هوتا هی تعلق نہیں بلکہ

† یعنے دوستانہ اتفاق رکھنا بہت سے آدمیوں کا اپني بھلائي کے کاموں کي
تدبیریں سوچنے اور کرنیکے واسطے

اُس طرز سے بھي اُنکو عوض ہوتي هى جس طرز سے سرکاري مطالبه کا بار لوگوں پر ڈالا جاوے اگر شراب کا محصول موقوف کیا جاوے اور اسیقدر محصول کم قیمت تماکو پر اضافه کیا جاوے تو محنتي لوگ جو اُسي تماکو کو صرف کرتے هیں اُنکو اُجرت کے اُسقدر حصه سے تماکو کم بہم پہونچیگا جسقدر سے وہ پہلے خرید کرتے تھے اور زمیندار اور سرمایه والے جو بالتخصیص شراب کے خرچ کرنیوالے هیں وہ اپنے زر لگان اور منافع کے اُسقدر حصه سے زیادہ شراب حاصل کرینگے جسقدر سے وہ پہلے کم پاتے تھے اس صورت میں انگریزوں کے محنتیوں کي باراوري اور کارخانوں کي مصنوعي چیزوں کا باهر جانا هرگز کم نہوگا بلکه انگریزوں کي باهر جانے والي جنسوں کي قسم میں بھي تبدیلي آنے کي ضرورت نہوگي مگر صرف مبادلوں میں تبدیل واقع هوگي یعني شراب زیادہ اور تماکو کم باهر سے لایا جاویگا اور اس صورت میں محنتي لوگ اهل سرمایه اور زمینداروں کے واسطے پہلے زمانه کي نسبت شراب کے پیدا کرنے میں زیادہ اور تماکو کے بہم پہنچانے میں بہت کم مصروف هونگے *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے یہه بات بھي بھولني نچاهیئے که ایک حصه اُن محصولونکا جو ایک ملک کي گورنمنٹ کو وصول هوتے هیں دوسرے ملک کے رهنے والوں کو اکثر دینا پڑتا هى چنانچه انگریز اب ملک چین سے تیس کروڑ پونڈ چاے کے فی پونڈ اٹھه آنه کے حساب سے خرید کرتے هیں اور اُسپر مختلف طریقوں سے محصول لگنے سے سو روپیه کي مالیت پر دو سو روپیه بڑہ جاتي هیں اب اگر اس محصول کو موقوف کر دیا جاوے اور ملک چین میں قیمت کي تبدیل واقع نہو تو ظن غالب هى که انگریزوں میں چاے کا خرچ چوگنا هو جاوے مگر پھر یہه بات بعید معلوم هوتي هى که انگریز بارہ کروڑ پونڈ چاے کے بشرح مذکور یعني فی پونڈ آٹھه آنه کے حساب سے خرید کرسکیں کیونکه اسصورت میں ملک چین میں چاے کي قیمت دوگني هو جاني ممکن هى اور ڈیوڑہ گني هو جانے میں تو کچھه شک شبهه هي نہیں اور اس زیادتي کے باعث سے اراضي کا لگان اور محنت کي اُجرت چین کے اُن ضلعوں میں جہاں چاے پیدا هوتي هى ترقي پکڑیگي اِسلیئے یہه امر تسلیم کرنا چاهیئے که ان دونوں میں محصولوں کے قائم رهنے کي وجهه سے زیادتي نہیں هوني اور چاے

کے اُس محصول کا ایک حصہ جو انگریزوں نے چاء پر لگا رکھا ہی چین کے اُن اضلاع کے رہنے والے جہاں چاے کی زراعت ہوتی ہی حقیقت میں ادا کرتے ہیں نظر بوجوہات مذکورہ ثابت ہوتا ہی کہ انگریزوں نے جو محصول کلارٹ شراب پر لگا رکھا ہی اُسکا ایک حصہ فرانسیسی لوگ ادا کرتے ہیں اور ایک حصہ اُس محصول کا جو اور ملک والوں نے اُن جنسوں پر مقرر کر رکھا ہی جو اِنگلستان سے اُن ملکوں کو جاتی ہیں انگلستان والوں کو دینا پڑتا ہی اور جو کہ ایک حصہ اُن محصولوں کا جو کسی ملک کی گورنمنٹ وصول کرتی ہی حقیقت میں اُس دوسرے ملک کے رہنوالوں کو دینا پڑتا ہی جسکے ساتھہ اُسکی تجارت ہوتی ہی اور گورنمنٹ کی بد انتظامی اور لڑائیاں محصولوں کے قائم ہونیکے قوی سبب ہیں تو یہہ ایک اور ثبوت اسباب کا ہی کہ ہر ملک اپنے ہمسایوں کے امن و آرامی سے غرض رکھتا ہی *

اُجرت پر جو منافع کا اثر ہوتا ہی اب آخر میں اُسپر ہمکو غور کرنا باقی رہا ہی یعنی اسباب پر غور کرنا باقی ہی کہ اُس محنت کا اُجرت پر کسقدر اثر ہوتا ہی جو اُجرتیں پیدا کرنے کے بدلے سرمایہ والوں کے استعمال کی جنسیں پیدا کرنے میں مصروف ہوتی ہے اچھی گورنمنٹ کے محکوم تربیت یافتہ لوگوں میں یہی بڑا مطلب ہوتا ہے جسپر وہ محنت جو محنتیوں کے فائدوں کے واسطے مصروف کیجاتی پھیر کر لگائی جاتی ہے جو محنتی کہ قدرتی ذریعوں کے مالکوں کے کاموں میں مصروف اور سرگرم رہتے ہیں جیسا کہ اوپر دریافت ہوچکا اُنکا ایک ایسا علحدہ گروہ تصور ہوسکتا ہی جو محنتیوں کے عام گروہ میں سے نہیں لیا گیا بلکہ قدرتی ذریعوں کے موجود ہونے سے وہ گروہ اُس عام گروہ میں بڑھجاتا ہی اور جو لوگ بمقتضاے ضرورت کے گورنمنٹ کے واجب اور جایز مطلبوں کو سرانجام دیتے ہیں وہ حقیقت میں محنتیوں کی منفعت کے کاموں کو سرانجام دیتے ہیں اور جس زر محصول سے وہ مطلب پورے ہوتے ہیں اُسکو اجرت کی کمی سمجھنا نہیں چاہیئے بلکہ وہ بھی ایک طور کا خرچ ہی مگر یہہ بات افسوس کے قابل ہی کہ بہت تھوڑی گورنمنٹوں نے جایز کاموں کی ذمہ داری سے قدم آگے نہ بڑھایا یا اُن جایز کاموں کے سرانجام میں بقدر ضرورت محنت خرچ کرائی اور اس میں شک نہیں کہ محنتیوں

کي پرورش کے ذخیرہ مدن سام اور موانع کے جمع ہونے سے جسقدر کمي آتي هی اور ترقي رک جاتي هی اُس سے زیادہ گورنمنٹ کي بدانتظامي سے کمي آتي اور ترقي رک جاتي هی چنانچہ اکثر ملکوں میں ایساهي هوا اور هوتا هی مگر یہہ دونوں باتیں یعني گورنمنٹ کي بے انتظامي اور حکام فرماں روا کي مداخلت رعایا کے اُن گروهوں میں جنکي نسبت یہہ بیان کیا گیا کہ اُن سے لگان اور اجرت و منافع بمقدار مناسب تعلق رکھتا هی علم انتظام مدن کے ضروري جزوں کے شمار میں نہیں آتیں بلکہ محل سبب سمجھے جاتے هیں اور اُن کے اثر پر جسقدر کہ هم اب اشارہ کرچکے اس سے زیادہ گفتگو نہیں کرتے *

تیسرے منافع کي تاثیر اُجرت پر

جس حالت میں کہ لگان ایک شی خارجي اور محصول ایک طرح کا خرچ سمجھا گیا تو اب جو کچھہ اجرت میں سے لینا چاهیئے وہ منافع هی اگر محنت کي بارآوري معلوم هو جاوے تو محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي اُس مناسبت پر موقوف هوگي جو سرمایہ والوں کے استعمال کي جنسیں پیدا کرنے والے محنتیوں اور خود محنتیوں کے استعمال کي اشیا پیدا کرنے والے محنتیوں کی تعداد اور شمار میں هوگي یا عام فہم لفظوں میں یوں بیان کیا جاوے کہ اُس مناسبت پر منحصر هی جس مناسبت سے سرمایہ والوں اور محنتیوں میں حاصل محنت منقسم هوتا هی *

اس سے پہلے لفظ اجتناب کے یہہ معنے بیان هوچکے هیں کہ اس لفظ سے اُس آدمي کي چال چلن مراد هی جو کسي چیز کے غیر بارآور خرچ سے پرهیز کرتا هی یا حاصلات آیندہ کي توقع پر محنت خرچ کرتا هی منحصر یہہ کہ کسي شی کا خرچ ملتوي رکھنا اجتناب هی اور همنے یہہ بھي بیان کیا کہ محنت کو جب اجتناب کے سبب یعني سرمایہ سے مدد نملے وہ مؤثر نہیں هوسکتي اور اجتناب بھي بجاے خود کسي کام میں مؤثر نہیں هوسکتا جب تک کہ محنت کي امداد نپاوے اور محنت اور اجتناب کرنا طبیعت کو ناگوار هی اسلیئے اُن کے کرنے کے لیئے خاص خاص معاوضہ کي توقع کا هونا یعني اجتناب کے لئے منافع کي توقع اور محنت کے واسطے اجرت کي امید ضرور هی هم یہہ بھي بیان

کرچکے ھیں کہ اگرچہ ایک ھی آدمي اکثر اوقات احتساب اور محنت دونوں کرتا ھی مگر ھمیے آسانی کي نظر سے سرمایہ والے اور محنتي کو جدا جدا شخص سمجھنا مناسب خیال کیا ھی درصورت نہونے لگان یا ایسے محصول کے جو غیر ضروري ھو یا لوگوں پر محتساب رسدي نہ لگا ھووے جو کچھہ کہ پیدا ھوتا ھی انھیں دو گروھوں میں تقسیم ھوتا ھی اب یہہ امر قابل غور کے ھے کہ اُن کے حصوں کي مناسبت کس بات سے دریافت کي جاوے چنانچہ جن باتوں سے انفصال اس امر کا ھوتا ھے کہ محنتي اور سرمایہ والے عام ذخیرہ کو آپسمیں کس مناسبت سے تقسیم کرتے ھیں وہ دو باتیں معلوم ھوتي ھیں اول عام وہ شرح منافع کي جو ایک معین زمانہ کے لیئے سرمایہ کے پیشگي لگانے پر ایک ملک میں ھوتي ھی دوسرے وہ زمانہ جو ھر ایک خاص صورت میں سرمایہ کے پیشگي لگانے اور منافع کے وصول ھونے کے درمیان میں گذرتا ھی *

منافع کي عام شرح کا بیان

یہہ بیان ھوچکا کہ منافع احتساب کا معاوضہ ھی اور احتساب سرمایہ کے خرچ کا ملتوي رکھنا ھی اور وہ جنس جسکا وجود یا قیام احتساب کے سبب سے ھی اُسکو سرمایہ اور اُسکے مالک کو سرمایہ والا کہتے ھیں اور اس شخص کي نسبت یہہ بات کہي جاتي ھی کہ وہ وہ ذریعے پیشگي لگاتا ھی جنکي بدولت سرمایہ موجود یا محفوظ رھتا ھی اور یہہ ذریعی کسقدر تو اوزار اور مصالح ھیں اور کسیقدر محنت ھی اور اوزاروں میں صرف دستکاري کے آلات ھي داخل نہیں بلکہ کلیں اور جہاز سڑکیں اور جہازونکے مال و اسباب اُتارنے اور لادنے کے † پشتے اور نہریں بھي داخل ھیں سرمایہ والا آلات اور مصالحے تو صراحتاً اور محنتیوں کو اجرت دینے سے محنت کنایتاً کام میں لاتا ھی اور محنتي لوگ اُن آلات کي امداد و اعانت سے اُن مصالحوں کي شي اور عمدہ جنس قابل فروخت بنالیتے ھیں اور اُسکو سرمایہ والے کا معاوضہ کہتے ھیں اور سرمایہ والونکا منافع اُس فرق و تفاوت پر منحصر ھے جو پیشگي لگے ھوئے سرمایہ کي مالیت اور

---

† یہہ پشتے وہ ھوتے ھیں جو سمندر کے کنارہ سے اُس مقام تک جہاں جہاز آکر کھڑا ھوتا ھی پاني میں لکڑیوں مٹي وغیرہ سے بنا لیتے ھیں

معاوضہ کي مالیت میں پایا جاتا ہے معاوضہ کے پیدا کرنے میں اُجرت اور مصالح صرف ہو جاتے ہیں اور جو کہ وہ سرمایہ والے کے قبضہ سے نکلتے رہتے ہیں اسواسطے اُنکو دائر سرمایہ کہتے ہیں اور اوزار خرچ نہیں ہو جاتے تو جسقدر رہتے ہیں اُسقدر وہ سرمایہ والونکي ملکیت باقي رہتے ہیں اسلیئے اُنکو قایم سرمایہ کہتے ہیں منافعوں کے تخمینہ سے پہلے آلات کے اُس حصہ کي مالیت کو جو باقي رہتا ہے اور معاوضونکي مالیت پر بھي اضافہ کرنا چاہیئے چنانچہ مکان کي تعمیر کرنے والے کے سرمایہ کا بہت بڑا حصہ دایر سرمایہ ہوتا ہی اور اُس سرمایہ کے خاص جز اینٹ چونہ شہتیر پتھر اور پتھر کے چوکے جنسے مکان بنایا جاتا ہی اور وہ روپیہ بھي جو مزدوروں کو بوجھہ اجرت دیا جاتا ہے اور قایم سرمایہ اُسکا اُسکے علم عمارت کے سوا صرف پاڑ کا ساماں اور رسے ہیں چنانچہ وہ شخص ان سب چیزوں کو پیشگي لگانے کے ایک عرصہ کے بعد اُسکے معاوضہ میں ایک مکان اور پاڑ اور رسے جو کام میں آنے سے کسقدر خراب و خستہ ہو جاتے ہیں موجود پاتا ہی روئي کاتنے کا کارخانہدار جو چیزیں پیشگي لگاتا ہی اُن میں سے روئي اور اجرت اُسکا دائر سرمایہ ہوتا ہی اور مکان اور کلیں قایم سرمایہ ہوتي ہیں اور معاوضے اُسکے کپڑا اور پرانے مکانات اور کلیں ہیں اور اسطرح جہاز والے کو جو کچھہ پیشگي لگانا پڑتا ہی اُسمیں سے اُسکا قایم سرمایہ جہاز ہوتا ہے اور ملاحوں کي اجرت اور جہاز کے ذخیرے اُسکے دائر سرمایہ ہیں اور معاوضے اُسکے جہاز کا کرایہ اور خود جہاز جیسا کچھہ وہ سفر کے بعد رہے اور باقیماندہ ذخیرہ ہیں غرض کہ ہر صورت میں جیسے کہ ابھي بیاں کیا گیا منافع پیشگي لگے ہوئے سرمایوں اور معاوضوں کي مالیت کا حاصل تفریق ہوتا ہی *

منافع کا تخمینہ کسطرح کرنا چاہیئے

... بجواب اس بات کا کہ منافع کا تخمینہ کس چیز سے ہوسکتا ہے یہہ ہی کہ اُسکا تخمینہ کسي ایسي چیز سے کیا جاوے جو اپنے § عام مالیت میں حتی الامکان تبدیلي کے صلاحیت رکھتي ہو اگر سرمایہ والوں کے پیشگي

§ کسي شی کي عام مالیت اُس شی کي وہ قابلیت ہوتي ہی جس کے باعث سے وہ بہت سي بلکہ تمام چیزوں سے بدل سکے

لگے ہوئے سرمایوں اور معاوضوں کي مالیت کا تخمینہ علہ یا درخت هاپس کے پھلوں سے جو شراب کے کام میں آتے هیں کیا جاوے تو یہہ امر ممکن هی کہ فصل کي افراط سے مول اُنکا گھٹ جاوے مگر ظاهر میں اسکو نفع معلوم هووے اور وہ حقیقت میں اُسکا نقصان هی چنانچہ معاوضہ اُسکا علہ اور پھلوں میں پیشگي لگے هوئے سرمایہ کي نسبت فیس روپیہ فیصدي زیادہ هوسکتا هی مگر باوجود اسکے عام مالیت کے لحاظ سے اُسمیں نقصان واقع هو سکتا هی جس شی کي عام مالیت میں بہت کم تبدیلي آتي هے وہ روپیہ هی کسقدر تو وجہہ مذکور سے اور کسقدر اس وجہہ سے کہ عام اندازہ هر شی کي مالیت کا اُسي کے ساتھہ معمول و مروج هےوهي ایسا ذریعہ هی کہ اکثر منافع کا حساب اُسي سے هوتا هی لیکن اگر دراز زمانوں کا لحاظ کیا جاوے تو روپیہ کي مالیت میں بھي بڑا تفاوت واقع هوتا هی اور اگر ایسي تبدیلي دفعتاً واقع هووے جس سے روپیہ کا حاصل هونا آساني سے هوسکے جیسے کہ کھانوں میں زرخیزي وافر هو اور محنت کي بارآوري ترقي پکڑے یا روپیہ حاصل هونا مشکل هو جیسے کاغذ زر اور بنک کے نوٹوں کا بیجا استعمال رایج هووے اور اور ایسے هي اسباب ظہور میں آویں تو عام مالیت روپیہ کي تھوڑے تھوڑے زمانوں کے اندر بھي بڑہ گھٹ سکتي هی *

علمي مطلبوں کي نظر سے محنت پر قابض هونا مالیت کا اندازہ کرنے کا بہت عمدہ پیمانہ معلوم هوتا هی اول تو روپیہ کے بعد مبادلہ کي بڑي شے محنت هے دوسرے محنت تحصیل کا ایسا عمدہ اور اصلي ذریعہ هونیکے سبب سے کہ جس شیٔ کو جي چاهے اُسکے پیدا کرنے کے لیئے اُسکو مصروف کرسکتے هیں اور اشیاء مبادلہ کي نسبت اپني مالیت میں بہت کم بدلتي هے روپیہ اور ضروریات زندگي جو مالیت میں روپیہ کے قریب قریب هیں اُنکي مالیت کے استقلال کا سبب کسقدر یہہ هوتا هی کہ وہ اسي قدرت رکھتي هیں جسکے ذریعہ سے همیشہ محنت پر قبضہ هو سکتا هی اور وہ ایسي قدرت رکھتي هیں کہ اور کسي شی کو حاصل نہیں البتہ ایک قسم کي چیزوں میں جنکي ایشیائیوں کو نہایت حاجت اور رغبت هی اور وہ چیزیں مقدور اور عظمت هیں محنت پر قبضہ کرنے کي مالیت کسطرح نہیں بدلتي مثلاً جو دو شخص اوقات اور مقامات متعلقہ میں ایک هزار

اوسط محنتیوں کے محنت پر قبضہ کر سکتے ہیں عیش و آرام اُنکی زندگی کے بہت مختلف ہوئے ممکن ہیں مگر مقدور و عظمت کے اعتبار سے اپنے اپنے ملکوں میں قریب قریب مساوی کے ہونگے اور وہ ہر ایک ہزار میں کا ایک اور اپنے بھائی بندوں کی بہ نسبت ہزار مرتبہ زیادہ دولتمند ہوگا اگر ہندوستان میں اُسقدر محنتیوں کی محنت پر ایک روپیہ سے قبضہ ہو سکے جسقدر محنتیوں کی محنت پر انگلستان میں دس روپیہ سے قبضہ ہو سکتا ہی تو ایک ہندوستانی جسکے تیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی ہووے اُسیقدر بڑا آدمی ہندوستان میں ہوگا جسقدر کہ انگلستان میں تین لاکھہ روپیہ سالانہ کی آمدنی والا ہوتا ہی *

اِسلیئے ہماری رائے حکیمانہ یہہ ہی کہ سرمایہ والے کے پیشگی لگے ہوئی سرمایوں اور معاوضوں کی مالیت کا تخمینہ اُس محنت سے کرنا چاہیئے جسپر وہ سرمایہ والا قبضہ کرسکتا ہی اور عموماً مالیت کا تخمینہ روپیہ سے ہوتا ہی اور جو کہ روپیہ اور محنت کی مالیت اُس درمیانی زمانہ میں جو سرمایہ کے پیشگی لگانے سے معاوضہ کے حاصل ہونے تک گذرتا ہی قیمت بہت کم بدلتی ہی تو عام طریقہ تخمینہ کا بہت کم غلط ہوتا ہی اِسلیئے ہم دونوں کو بلا امتیاز استعمال میں لاوینگے *

امر مذکورہ بالا میں بڑی دشواری اِس وجہہ سے پیش آتی ہی کہ منافع کی شرح معاہدہ سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتی بلکہ تجربہ سے متعلق ہی اور ایک شخص واحد بھی اپنے منافع کی بجز کاروبار گذشتہ کے منافع کے تحقیق نہیں کرسکتا چنانچہ ایک معاملہ کے جاری رہنے کی حالت میں سرمایہ والا یہہ اُمید کر سکتا ہی کہ اُسکے معاوضوں کی مالیت پیشگی لگائے ہوئے سرمایہ کی مالیت سے زیادہ ہو اور یہہ بھی وہ توقع کرسکتا ہے کہ وہ زیادتی بھی کسر و وافر ہو مگر اُسکو یقین نہیں ہوسکتا کہ زیادتی ہی ہو اور نقصان نہو یہہ بات تو کہہ سکتا ہی کہ فائدہ ہوگا مگر یہہ نہیں کہہ سکتا کہ کسقدر ہوگا بلکہ اکثر ہوتا ہی کہ وہ یہہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اُسکو کیا منافع ہوا اسلیئے کہ تجارت اور کارخانوں کے معاملے ایسے مسلسل اور پیچ در پیچ ہوتے ہیں کہ ظاہر میں برسوں تک منافع معلوم ہوتا رہی اور انجام کو دوالا نکل جائے *

لیکن اگر ہم یہہ دریافت کرسکیں کہ انگلستان میں پچھلے برس کے اخیر روز تک تمام معاملوں کے معاوضہ کی مالیت کیا تھی اور پیشگی لگے ہوئے سرمایہ کی مالیت کیا تھی اور یہہ بھی دریافت کرسکیں کہ سرمایوں کے لگانے سے اُنکے معاوضوں کے حاصل ہونے تک جو زمانے گذرے اُنکا اوسط کیا تھا تو یہہ بات معلوم ہو جاویگی کہ پچھلے سال اس ملک میں منافع کی اوسط شرح کیا تھی فرض کرو کہ یہہ تمام امور دریافت ہوئے اور یہہ نتیجہ بھی حاصل ہوا کہ پچھلے سال اس ملک میں ایک سال کے لیئے سرمایہ پیشگی لگانے پر اوسط شرح منافع کی دس روپیہ فیصدی ہوئی پھر بھی یہہ استفسار باقی رہتا ہی کہ کس کس وجہہ سے منافع کی مقدار دس روپیہ فیصدی ہوئی اور پانچروپیہ فیصدی یا بیس روپیہ فیصدی نہوئی *

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ شرح بہت کچھہ اُس ملک کے سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پہلے یعنے سالہاے گذشتہ کے چال چلن اور نیز اُس سرمایہ کی مالیت پر جسکو سرمایہ والوں نے محنتیوں کے استعمال کی چیزوں کے پیدا کرنے میں پہلے لگایا ہو یا محنصریوں سال کیا جاوے کہ اُجرت کے پیدا کرنے میں لگایا ہو اور محنتیوں کی اُس تعداد پر بیشک موقوف و منحصر رہی ہوگی جو کل محنتی لوگوں کی پہلی چال چلن سے موجود اور باقی رہی ہو *

بیان اُن سببونکا جنکی رو سے منافع کی شرح قایم ہوتی ہی

یہہ بات تسلیم کیجاویگی کہ درصورت نہونے موانع رخنہ‌انداز کے منافع کی شرح سرمایہ لگانے کے تمام کاروبار میں برابر ہوتی ہی پس اگر یہہ بات دریافت کرسکیں کہ سرمایہ کے ایک بڑے سے بڑے کام میں منافع کی شرح قایم ہونیکے کیا کیا سبب ہیں تو ہم استنباط کرسکتے ہیں کہ درصورت نہونے کسی مانع خاص کے یا تو وہی اسباب یا اور اسباب جو اُنکی برابر قوت رکھتے ہوں سرمایہ لگانے کے اور سب کاموں میں بھی اُسقدر شرح منافع

کي قايم کريںگے اسلئيے هم تحقيقات اُن سببوں کي کرتے هيں جيسے سرمايه لگانے کے ايک بڑے کام ميں يعني اُن محنتيوں کي اجرت ميں سرمايه پيشگي لگانے کے کام ميں منافع کي شرح قايم هوتي هے جو اجرت کے پيدا کرنے ميں مصروف رهتے هيں يعني محنتيوں کے استعمال کي جنسيں پيدا کرتے هيں *

اس مقدمه کے سهل کرنے کے واسطے هم ايک ايسے ضلع کي چهوٹي سي يا آباد بستي فرض کرتے هيں جس ميں زرخيز اراضي کمال افراط سے هاتهه آتي هي اور وه بستي ايسي جگهه واقع هي اور اُسکي باشندوں کي خصلت ايسي هي کہ اُسکے باعث سے ملکي اور غير ملکي جبر و تعدي اور مکر و فريب سے محفوظ هي جسکا نتيجه يهه هي که وهاں لگان اور محصول کا وجود نهيں اور فرض کرو که اُس بستي ميں دس سرمايه والے اور بارہ سو محنتي کسي بستے هيں اور وهاں کے رهنے والے روپيه کے چلن سے مخص ناواقف هيں اور اُن لوگوں کي هر ايک شی يعني تمام مکانات اور کپڑے اور اسباب خانه داري اور کهانے پينے کي چيزيں سال بهر ميں صرف هوجاتي هيں اور دوسرے سال پهر نئي پيدا کي جاتي هيں اور هر کسي اپني سال بهر کي اجرت سال کے پهلے دن لے ليتا هي اور سال کے آخر دن تک اُسکے عوض کا کام پورا کرديتا هي غرض که سال کے پهلے دن سرمائے پيشگي لگائي جاتے هيں اور سال کے آخر دن پر اُنکے تمام معاوضے وصول هوتے هيں اور فرض کرو که جب اُس بستي کا حال دريافت کيا هوا تو هر سرمايه والے کے قبضه ميں ايک سو بيس محنتي کسيوں کي اجرت سال بهر کے واسطے موجود تهي اور هر سرمايه هر ايک کا سو محنتي کسيوں کے پچهلے سال کي محنت کي پيداوار تها جسکو هم ايک هزار کوارٹر غله سمجهيں اور اُسکے استعمال کي جنسيں جنکو هم بيس پيپے شراب کے قرار ديں بيس کسيوں کي پچهلے سال کي محنت کي پيداوار سمجهو يعني وه پيداوار تها جسکو سرمايه والے نے اپنے صرف کے واسطے رکهه چهوڑا تها *

يه بات که [illegible] ميں اگر هر سرمايه والا سو محنتي بسوں کو اجرت کے پيدا کرنے ميں [illegible] کسيوں کو اپنے استعمال کي جنسوں کے پيدا کرنے کے واسطے [illegible] سرمايه صرف کرے اور محنتيوں

کي آبادي بجاے خود قايم رهی يعني نه گهٹے اور نه بڑهے تو منافع کي شرح سالانه فيصدي بيس هوگي اور هرسال ايک هزار کوارٹر غله پيشگي لگايا هوا سرمايه هوگا اور يهه غله سو کيلنون کي محنت کا اجرت هی جس سے ايکسو بيس کيلنون کي محنت پر قبضه هوسکتا هی اور اس سرمايه کا معاوضه اجرت کا ايسا ذخيره هوگا جس سے ايکسو بيس کيلنون کي محنت پر دوسرے برس قبضه هوسکے جو حقيقت ميں هزار کوارٹر کے پهلے سرمايه اور سرمايه والے کے استعمال کي جنسوں کا دوباره پيدا کرنا هے اور يهه جنسيں اُس محنت کے چهٹے حصه کي پيداوار هيں جو سرمايه کے دوباره پيدا کرنے ميں لگائي گئي اس ليئے ماليت ان جنسوں کي کل سرمايه کي ماليت کا چهٹا حصه هوگي اور ايک سال پيشگي لگے هوئے سرمايه کے معاوضوں کي ماليت اصلی سرمايه کي ماليت سے ايک چهٹا حصه زياده هوگي پس منافع کي شرح جيسا که هم پهلے بيان کيا سالانه بيس فيصدي قايم رهيگي اور پانچ چهٹے حصے محنتيوں کے اپني استعمالي جنسوں کے پيدا کرنے ميں اور ايک چهٹا حصه سرمايه والوں کي استعمالي جنسوں کے پيدا کرنے ميں صرف رهيگا *

۲ جو نسبت که سرمايه کو محنت سے حاصل هی اُسميں تبديل واقع هونے سے جو اثر پيدا هوں اُن پر غور کيجاتي هی فرض کيا جاوے که نقل مکان يا برے موسم کے باعث سے پچاس کيلنون کي محنتي کيلنون مين کمي پڑے اور هر سرمايه والا وهي سرمايه يعني سو محنتي کيلنون کي سال بهر کي اجرت کي پيداوار جسکو هم نے هزار کوارٹر غله کے نام سے تعبير کيا قايم رکهنا چاهيگا پهر [illegible] کي تعداد ايکسو چوبيسويں حصه کي قدر گهٹ جاويگي [illegible] ايک سو بيس کيلنون کي محنت پر قبضه حاصل هوسکي [illegible] سو پندره کيلنون کي محنت پر قبضه هوسکيگا [illegible] غله کے ايکسو پندره کيلنون پر بجاے ايکسو بيس کيلنون کے حاصل هونگے اور سرمايه واليکو بجاے بيس پيپوں شراب کے صرف پندره پيپے اگلے برس ميں حاصل هونگے اور اگر عکس اسکا فرض کيا جاوے يعني نقل مکان يا ترقي آبادي کي وجه سے محنتيوں کے پچاس کيلنون کي بڑهوتري هووے تو هر ايک سرمايه والا بجاے ايکسو بيس کيلنون کي محنت کے ايکسو [illegible]

پچیس کسوں کے محنت پر قابض ہوسکیگا اور ہزار کوارٹر غلہ بجائے
ایکسو بیس کسوں کے ایکسو پچیس کسوں پر تقسیم ہوگا اور سرمایہ والا
بجائے بیس کسوں کے پچیس کسوں کو اپنے شراب کے پیدا کرنے میں
مصروف کرسکیگا غرضکہ ایک صورت میں منافع فیصدی بیس سے پچیس
اور دوسری صورت میں فیصدی بیس سے پندرہ ہوجاتا ہی اب یہہ فرض
کیا جاوے کہ محنتیوں کے بارہ شو کفتی دستور قایم رہیں اور برخلاف
اسکے سرمایہ والا بجائے اسکے کہ ایکسو کسوں سے اجرت پیدا کراوے اور
بعض کسوں کو تحصیل منافع پر لگاوے ایکسو پانچ کسوں کو اجرت کے
پیدا کرنے میں مصروف کرے تو ہر سرمایہ والیکا سرمایہ سال کے اخیر
پر ایکہزار پچاس کوارٹر ہو جاویگا جو ایکسو پانچ کسوں کی محنت
سے پیدا ہوا مگر اُس سے صرف ایکسو بیس کسوں کی محنت پر
قبضہ کرسکتا ہی یا اگر ہر سرمایہ والا اجرت کے پیدا کرنے میں پچانوے
کسوں کو مصروف کرے اور منافع کے پیدا کرنے میں پچیس کسوں کو
مصروف کرے تو ہر سرمایہ والے کے پاس نو سو پچاس کوارٹر کا سرمایہ
ہوگا جو پچانوے کسوں کی محنت سے حاصل ہوا مگر اُس سے ایک
سو بیس کسوں کی محنت پر قبضہ ہوسکتا ہی غرضکہ پہلی صورت
میں منافع بیس فیصدی سے پندرہ فیصدی ہو جاویگا اور دوسری صورت
میں پچیس فیصدی سے زیادہ ہو جاویگا لیکن اگر اُن محنتیوں کی تعداد
کی ترقی کے ساتھہ جو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف ہیں اُسی نسبت
سے کُل محنتیوں کی تعداد میں ترقی راہ پاوے یا اجرت کے پیدا کرنے
والے محنتیوں کی تعداد کے گھٹنے کے ساتھہ ساری محنتیوں کی تعداد اُسی
اندازہ سے گھٹ جاوے یعنی یہہ کہ سرمایہ کی مناسبت محنت کے ساتھہ
بدلنے نہ پاوے تو منافع کی شرح بھی نہ بدلیگی اور اگر ہر ایک اُن میں
سے بلا مناسبت بڑھے یا گھٹے تو منافع بھی بہ نسبت اُن تبدیلیوں کے بڑھیگا
یا گھٹیگا جو اجرت اور محنت کی مقدار کے جدول میں واقع ہوں *

[illegible] آبادی کی نہایت لاائقی حالت میں یعنی جبکہ
[illegible] تو جسقدر حالات مذکورہ بالا کے
[illegible] محنتیوں کے پچھلے برسوں کے چال چلن
[illegible]

اس لحاظ سے ہمیں یہہ بات فرض کی کہ تمام سرمایہ والے ایکسا کام کرتے ہیں اور محنتیوں کی تعداد بدستور قایم رہنے کی صورتمیں جو ہر ایک مستقل ترقی سرمایہ کی ہووے حالات معروضہ بالا میں اُسکی مناسبت سے منافع کی شرح میں کمی ہوگی تو تمام سرمایہ والوں کی ہرگز یہہ غرض نہوگی کہ وہ اپنے سرمایوں کو بڑھاویں بجز اسصورت کے کہ اُس سے محنتیوں کی تعداد کو ترقی ہو بلکہ اپنے سرمایہ کی اُس مقدار سے زیادہ قایم رکھنے سے بھی غرض نہیں ہوسکتی جو محنتیوں کی تعداد قایم رکھنے کے لیئے ضرور ہووے حاصل یہہ کہ اگر آبادی بدستور قایم رہے یعنی ترقی قبول نکرے تو ساری غرض اُنکی یہہ ہوگی کہ وہ اجرت پیدا کرنے میں صرف اُسیقدر محنت کو مصروف کریں جو اُس مستقل آبادی کی ضروریات زندگی کے پیدا کرنے کے لیئے کافی وافی ہووے اور اگر آبادی کے ترقی پکڑنے سے محنتیوں کی تعداد میں ترقی ہو جاوے تو سرمایہ والے اُسے ایسے پیش آوینگے جیسے کہ کاشتکار اپنے گھوڑے یا بیلوں سے اور آقا اپنے غلاموں سے پیش آتا ہے *

* حتی یہہ فرض کیا جاوے کہ سرمایہ والے کو صرف اپنے مطلب سے کام ہوتا ہے تو ایسی صورتمیں منافع کی شرح کسیقدر محنت کی بار آوری پر اور کسیقدر اُس عرصہ پر موقوف ہوگی جو سرمایہ کے پیشگی لگانے سے معاوضہ حاصل ہونے تک گذرتا ہے اور اگر وہ زمانہ دریافت ہو [illegible] [illegible] منافع کی شرح کا [illegible] محنت کی بار آوری پر موقوف ہوگا [illegible] ایک برس کی محنت کے استقدر معاوضہ پیدا کرسکے جسکو دس کوارٹر [illegible] خرچ سے [illegible] کوارٹر کافی ہوں تو منافع کی شرح [illegible] پانچ کوارٹر پیشگی لگا کر دس کوارٹر [illegible] کوارٹر پیدا کر سکے تو منافع کی شرح [illegible] اور سرمایہ [illegible] کوارٹر کا سرمایہ پیشگی لگانے سے [illegible] اگر محنتی صرف [illegible] سات کوارٹر پیدا کرسکے تو منافع کی شرح پچاس فیصدی [illegible] اسکے جبکہ [illegible] کی بار آوری معلوم ہو [illegible] تو منافع کی شرح [illegible] سرمایہ پر موقوف ہوگی [illegible] سرمایہ [illegible] پیشگی لگا رہا [illegible] کہ اجرت کے طریقہ [illegible] کوارٹر [illegible]

ایک برس کی محنت سے دس کوارٹر پیدا کرسکے تو ایک سرمایہ والا جو اپنے پاس دس کوارٹر کا سرمایہ رکھتا ہو دو محنتیوں کو لگا سکتا ہی اور ہر محنتی اُسکو دس دس کوارٹر ہر برس معاوضہ میں دیگا لیکن اگر کوئی محنتی ایک برس کے اخیر میں دس کوارٹر دینے کے بجائے بیس کوارٹر دو برس کے اخیر میں دیوے تو وہ سرمایہ والا جسکے پاس کل دس کوارٹر سرمایہ ہووے دو محنتیوں کی جگہہ صرف ایک محنتی لگا سکیگا اِسلیئے کہ اگر وہ دو محنتی لگاوے تو سرمایہ اُسکا اس سے پہلے پورا ہو جاویگا کہ وہ دوبارہ پیدا ہووے پس سرمایہوالا اُسیقدر سرمایہ سے نصف محنتی لگا سکیگا اور دس کوارٹر خالص آمدنی کے ہرسال کے آخر میں حاصل کرنے کے بجائے ہر دوسرے سال کے آخر میں حاصل کریگا *

مگر خوش نصیبی سے ایک ملک کے سرمایہ والے ایکسا کام نہیں کرتے بلکہ ہر شخص اپنی بہبودی کے لیئے بلالحاظ اس امر کے تدبیر اپنی کرتا ہی کہ اُسکے پروسی پر کیا تاثیر اُسکی ہوگی سرمایہ اور آبادی کو سرمایہ والوں کی محنت اور حرص سے ترقی ہوتی ہی واضح ہو کہ ہم پھر مقدمہ مفروضہ کی طرف رجوع کرتے ہیں فرض کرو کہ مینجملہ سرمایہ والوں کے ایک سرمایہ والا بجائے اُن بیس محنتی کہنوں کی جگہہ جو اُسی کے استعمال کے جنسیں پیدا کرتے ہیں اور اُن سو محنتی کہنوں کی جگہہ جو اُجرت کے پیدا کرنے میں مصروف ہوتے ہیں ایکسو بیس محنتی مکئی اُجرت کے پیدا کرنے میں لگاوے تو اُسکے پاس اخیر سال میں اُسکا سرمایہ گیارہ سو کوارٹر غلہ ہو جائیگا جو ایکسو بیس محنتی کہنوں کی محنت سے پیدا ہوا اور جس سے حال کی اُجرت کی شرح کے موافق ایکسو تیس محنتی کہنوں کی محنت پر قبضہ ہو سکتا ہی باقی نو سرمایہ والوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایکہزار [illegible] سرمایہ ہوگا جو سو محنتی کہنوں کی محنت سے پیدا ہوا [illegible] کی شرح اُجرت کے بموجب ایکسو بیس کہنوں کی [illegible] ملک کے تمام پہلے سرمایہ [illegible] اُجرت تھا ایکسو [illegible] ہو جاویگا اور اُنہیں بارہ سو محنتی کہنوں کی اجرت [illegible]

ہوگا مگر جو کہ صرف بارہ سو کمی اُسکے لینے والے ہیں تو کل منافع کی شرح
فیصدی قریب ایک کے گھٹ جاویگی یا بیس فیصدی سے کچھہ کم اُنیس
فیصدی سالانہ ہو جاویگی اور یہہ کمی منافع کی اُس سرمایہ والے کو اپنے
زیادہ کئیے ہوئے سرمایہ کا فائدہ اُٹھانے سے باز رکھیگی جسکی وجہہ سے وہ
کمی منافع کی واقع ہوئی اور یہہ شخص آپکو ایکہزار ایک سو کوارٹر کے
سرمایہ کا قابض پاویگا جو ایسی اُجرت ہی کہ ایکسو دس محنتی کمیوں
کی محنت سے پیدا ہوئی جس سے ایکسو تیس اور کچھہ زاید محنتی
لوگوں کی محنت پر قبضہ ہو سکتا ہی مگر اور ہر ایک سرمایہ والا اپنے
ایکہزار کوارٹر کے سرمایہ سے جو ایکسو محنتی کمیوں کے محنت سے پیدا
ہوا ایکسو اُنیس سے کچھہ کم محنتی کمیوں کی محنت پر قبضہ کرسکیگا
پہلا سرمایہ والا سرمایہ کی مالیت اور منافع کی مقدار کو بڑھا ہوا پاویگا اگرچہ
پیداوار سرمایہ کی فیصدی ایک کے بقدر گھٹ گئی لیکن اور تمام باقی
سرمایہ والے اپنے سرمایوں اور اپنے منافعوں کی مقدار کو گھٹتا ہوا پاوینگے *

اب یہہ امر واضح ہی کہ کوئی چیز ایسی نہیں جسکو سرمایہ والا
ایسی ناراضی سے قبول کرتا ہی جیسی ناراضی سے کہ اپنے سرمایہ کی
مالیت کی کمی کو قبول کرتا ہی بلکہ وہ اُسمیں ترقی نہونے سے بھی
ناخوش ہوتا ہی واضح ہو کہ تھوڑا تھوڑا جمع کرنے سے سرمائے بہم پہنچتے
ہیں اور رفتہ رفتہ یہہ جمع کرنا عادت میں داخل ہو جاتا ہی سرمایہ والا
اپنے سرمایہ کے بڑھانے کو اپنی زندگی کا بڑا کام جانکر سمجھنے لگتا ہی
اور اپنے خرچ [illegible] کی [illegible] اپنے منافع کے جز کثیر کو سرمایہ کی
ترقی کا بڑا ذریعہ جانتا ہی [illegible] اور سرمایہ والے بھی
اپنے سرمایوں کی مالیت کے کم ہونے دینے پر تمنی و کوشش کرتے ہیں
منافع کی علم شرح کسیقدر کم ہوجاوے پس ہر ایک [illegible] پہلے
سرمایہ والے کی تقلید کر کے اپنے اپنے سرمایوں کے [illegible] واسطے [illegible]
[illegible] کا جو اُنکے خاص استعمال کی چیزوں کے [illegible] میں لگتا تھا
[illegible] اور ہر سرمایہ والا [illegible] سرمایہ میں بجائے اُسکے کہ
[illegible] کو سرمایہ کے دوبارہ پیدا کرنے اور بیس محنتوں
کو اپنے [illegible] چیزوں کے مہیا کرنے میں مصروف کرینگے ایکسو بیس
محنتی [illegible] کے دوبارہ قائم کرنے اور صرف [illegible]

استعمال کي حصوں کے حاصل کرنے میں مصروف کریگا اور منافع کي شرح اس صورت میں دس فیصدي سے دس فیصدي ہوجاویگي اور منجملہ بارہ سو محنتي کسوں کے گیارہ سو کسی اُجرت کے پیدا کرنے میں اور صرف ایکسو کسی منافع کے بہم پہونچانے میں مصروف ہونگے اور ملک کي سالانہ پیداوار دس ہزار کوارٹر غلہ اور در سو پیپے شراب کي جگہہ دس ہزار ایکسو کوارٹر غلہ اور سو پیپے شراب کے ہو جاویگي اور محنتیوں کے پانچ چھتے حصے اپني استعمالي چیزوں کے مہیا کرنے میں اور ایک چھٹا حصہ اُنکا سرمایہ والوں کي اشیاء استعمالي کي تحصیل میں سرگرم رہنے کے بجاے اب گیارہ بارھویں حصے محنتیوں کے اپني معیشت کے واسطے اور صرف ایک بارھواں حصہ سرمایہ والوں کے فائدے کے لیئے مصروف ہوگا *

لیکن منافع کي یہہ کمي صرف اُس حالت میں واقع ہو سکتي ہی کہ یہہ فرض کیا جاوے کہ محنتي کسوں کي تعداد میں کبھي تبدیلي نہ آویگي مگر یہہ امر خلاف قیاس ہے کہ اُنکي تعداد میں ترقي نہووے اُجرت کي ترقي سے محنتي جلد جلد شادیاں کرینگے اور کسی اُنکے کثرت سے بڑہ جاوینگے اگر محنت ہمیشہ برابر بارآور رہے تو یہہ امر ممکن ہی کہ سرمایہ کو جو محنتیوں سے پہلے مناسبت تھي وہ پھر بحال ہو جاوے اور جو کچھہ نتیجے اس سے پیدا ہونگے وہ سب مفید ہونگے چنانچہ محنتیوں کي حالت اُس سے بہتر ہو جاویگي جیسیکہ سرمایہ کي ترقي سے پہلے تھي اور سرمایہ والوں کي حالت بھي پھر بہتر ہوجاویگي یعنے اُنکے سرمایوں کي مالیت اور منافعوں کي مقدار بڑہ جاویگي اور منافع کي شرح پھر بیس فیصدي سالانہ ہو جاویگي *

--- * --- *

ہمیں اس مقدمہ کي ابتدا ایسا ملک فرض کرنے سے کي ہی جسمیں زرخیز اراضي افراط سے موجود ہی ایسي حالت میں جبکہ باشندوں کي تعداد بڑھتي جاوے محنت کي بارآوري ایک مدت دراز تک جاري رہني چاہیئے [illegible] ترقي ہوجاوے مگر یہہ اچھے [illegible] ملک میں بہت کم واقع ہوتا ہی [illegible] صورت میں محنت کي بارآوري برابر رہے کیونکہ محنت [illegible] میں [illegible] کي مناسبت [illegible] بارآور ہو جاتي ہی اور زراعت میں [illegible] ترقي یا [illegible]

یا زمین کی ذاتی ترقیوں سے مدد نہ پہونچے تب تک محنت لاگت کی مناسبت سے کم بارآور رہتی ہے اور محنتی کے برتاو میں جو اکثر خام پیداوار یا خفیف طیار شدہ جنسیں آتی ہیں تو مصنوعی چیزوں کے حاصل کرنے میں جو ترقی یافتہ اسانی ہوتی ہی اُس سے اوس بڑھی ہوئی مشکل کا تدارک نہیں ہوسکتا جو خام پیداوار کی تحصیل میں ہوتی ہے حاصل یہہ کہ ایک پرانے ملک میں جسکہ منافع کی شرح سرمایہ کے بڑھ جانے سے گھٹ جاتی ہی تو اُسوقت تک یہہ بات بہت کم واقع ہوتی ہے کہ سرمایہ کی مناسبت سے آبادی کے ترقی پانے سے اصلی حالت پر بحال ہوجاوے جب تک کہ پہلے دنوں کی نسبت محنتی آدمی خام پیداوار کو کم نہ لیوے یا کم بارآور زمینوں کی کاشت کی ضرورت سے ایسی ایسی مستقل ترقیوں کے ذریعہ سے جیسے دلدلی اور مرطوب زمینوں کو پاک صاف کرکے قابل کاشت ہو وغیرہ کیا جاتا ہے جاتی رہی یا زیادہ محنت یا ہنر یا غیر ملکی امداد سے وہ ضرورت رفع کیجاوے ایسے ملکوں میں ترقی ہونے سے جمعیت میں سرمایہ کی ترقی ہوتی ہی اور سرمایہ کی ترقی سے منافع کی شرح میں کمی واقع ہوتی ہی اور روک تھام اس کمی کی آبادی کی ترقی کے سبب سے ہوتی ہے اور آبادی کی ترقی کی روک ٹوک خام پیداوار کی تحصیل میں زیادہ مشکل پیش انے سے ہوتی ہی اور اُس مشکل کا دفعیہ تو شاذ و نادر ہوتا ہی مگر وہ مستقل ترقیاتِ زراعتیہ یا ارایش محنت و ہنر یا غیر ملکی امداد سے کم ہو جاتی ہے اور طبیعتی علم متیجہ کے اُس مشکل کی کمی کا میلان سرمایہ اور آبادی کے بڑھانے اور منافع کی شرح کے گھٹانے کی جانب ہمیشہ رہتا ہی *

مقدمہ معروضہ میں یہہ تسلیم کیا گیا کہ ملک کا تمام سرمایہ سال بھر میں خرچ ہو جاتا ہی اور سالہای بھر میں پھر پیدا ہوجاتا ہی اور یہہ معلوم ہو چکا ہی کہ ایسی صورت میں جبکہ محنتیوں کی تعداد بڑھتی رہی تو کوئی مستقل اضافہ سرمایہ مذکورہ اسباب کے نہیں ہوسکتا منافع کی شرح میں اس زیادتی کی مناسبت سے فی الفور کمی واقع ہوجاتی کہ اگر سرمایہ والا جسے اپنے سرمایہ پر وہ اضافہ کیا ہو متصل اتفاقی مکرر پیدا کرلوے تو وہ اضافہ سال بھر میں ناپید ہو جاوے لیکن اتفاقیہ طور سے کیا جاوے جسکے دوبارہ پیدا کرنے میں

مکرر محنت درکار ہووے تو نتیجہ اُسکا مختلف ہوگا مثلاً فرض کرو کہ سرمایہ والا بجاے اسکے کہ وہ اُن سو کسوں پر جو اجرت پیدا کرتے ہیں پانچ کسی اضافہ کرکے اُن پانچ کو ایسي پائدار کل کے بنانے میں مصروف کرے جسکے ذریعہ سے ایک آدمي وہ کام کرنے لگے جسکو پہلے دو آدمي کرتے تھے اب پہلے برس کے آخر میں تو سرمایہ والا ایک سو بیس کسوں کي اجرت پر جو سو کسوں کي محنت سے پیدا ہوئي اور اپنے استعمال کي جنسوں کو جو پندرہ کسوں کي محنت سے مہیا ہوئیں اور اُس کل پر جو پانچ کسوں کي محنت سے طیار ہوئي قابض ہوگا لیکن بعد اُسکے پچھلے برسوں میں ایک سو بیس کسوں کي اجرت بانوے محنتي کسوں اور ایک کل کے لگانے سے حاصل کرسکیگا اور اپني استعمالي جنسوں کے پیدا کرنے میں اکیس کسي لگا سکے گا دو نوں چیزوں یعني مقدار اور شرح منافع میں ترقي ہو جاویگي اور باوجود اُسکے اجرت میں کمي واقع ہوگی اور یہہ کل ایک ایسا نیا محنتي ہی جو محنتیوں کي موجودہ تعداد پر اضافہ کیا گیا مگر اُسکي پرورش کا کچھہ خرچ نہیں پڑتا چنانچہ جس سرمایہ والے نے اس کل کو بنایا اُسکے منافع کي مقدار اُس کل کے ذریعہ سے بدوں اسکے زیادہ ہو جاتي ہي کہ اور سرمایہ والوں کے منافع میں وہ کمي واقع ہووے جو سرمایہ پر اضافہ ہونے سے ہوني چاہیئے جس اضافہ کے قایم رکھنے اور کام میں لانے کے لیئے زیادہ محنت درکار ہوتي ہی اور نیز بدوں اسباب کے اُس منافع کي مقدار زیادہ ہو جاتي ہی کہ اور محنتیوں کي اجرت میں کمي آوے جیسا کہ ایسے محنتي کے زیادہ کرنے سے ہوتي ہی جسکي پرورش محنتیوں کي پرورش کے عام ذخیرہ میں سے ضرور ہوتي ہی حقیقت میں کل یا اور اوزار ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے محنت کي بارآوري ترقي پاتي ہے مثلاً لاکھوں روپیہ جو انگلستان میں پلوں اور سڑکوں اور بندرگاہوں میں صرف ہوئی اُنکا میلان منافع کي شرح یا اجرت کي مقدار کے گھٹانے پر نہیں ہوا بلکہ اُنکے ذریعہ سے محنت زیادہ بارآور ہوئي اور محنت کي بارآوري سے دایرہ سرمایہ اور ملک کي آبادي نے نمایاں ترقي پائي *

* ۔۔۔

اسلیئے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ سرمایہ کے بڑے کام یعني محنتیوں کے استعمال کي جنسیں یا اجرت پیدا کرنے کے کام میں معاوضوں کي مالیت اور پیشگي

لگے ہوئے سرمایوں کی مالیت کا حاصل شرح یعنی منافع محنت کی
اُس تعداد پر منحصر ہوتا ہے جو پہلے زمانہ میں اجرت پیدا کرنے کے لیئے
بمناسبت اُس مقدار محنت کے صرف کی گئی جسپر اُس پیدا شدہ اجرت
سے تعصہ حاصل ہوسکتا ہے اور چونکہ منافع کی شرح سرمایہ کے مختلف
کاموں میں برابر ہونے پر مائل رکھتی ہی تو ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے
ہیں کہ تمام سرمایوں سے گو اُنکو کسی کام میں لگایا جاوے منافع قریباً اُسی
شرح سے حاصل ہوتا ہی جس شرح پر اُن سرمایوں سے وصول ہوتا ہی
جو اجرت پیدا کرنے کے کاموں میں لگائی جاتی ہیں *

سرمایہ کے پیشگی لگانے کا اوسط زمانہ

منجملہ اُن دو اصولوں کے جنکی روسے پیداوار کی تقسیم سرمایہ والوں
اور محنتیوں میں ہوتی ہی پہلی اصل یعنی سرمایہ کے پیشگی لگانے
کے منافع کی شرح تحقیق کرکے اب ہم اُنہہ سببوں کی تحقیق کرتے ہیں
جنسے دوسری اصل یعنی سرمایہ کے پیشگی لگانے کا اوسط زمانہ دریافت
ہوتا ہی *

یہہ بات یاد رہی کہ سرمایہ والے کے حصہ کا لفظ اگرچہ انتظام مدن
والوں کے برتاؤ میں کثرت سے رہتا ہی مگر بخوبی صحیح و درست نہیں
جب کہ تمام پیداوار طیار ہو جاتی ہے تو وہ بالکل سرمایہ والے کی ملک
ہوتی ہی جو محنتیوں کو پیشگی اجرت دینے سے اُسکو خرید کرتا ہی
اسلیئے سرمایہ والے کے حصہ کے لفظ سے جو شی مراد ہوتی ہے وہ پیداوار
یا اُسکی قیمت کا وہ حصہ ہوتی ہی جسکو وہ سرمایہ والا اپنے کام میں
لانے کے لیئے رکھہ سکے اور اسطرح اپنے برتاؤ میں لاسکے جس سے اُسکی
سرمایہ کی مالیت میں نقصان نہ اوے اور محنتی کے حصہ سے جو شی
مراد ہوتی ہی وہ پیداوار یا اُسکی قیمت کا وہ حصہ ہوتی ہی جسکو
سرمایہ والا اگر اپنے سرمایہ کو برقرار رکھنا چاہی تو اپنے استعمال میں
نہیں لاسکتا بلکہ اُس محنت کی اجرت میں پیشگی دیتا ہی جس سے
دوبارہ سرمایہ قایم ہوتا ہی ابھی ثابت ہوچکا ہی کہ سرمایہ کے پیشگی
لگے رہنے کا زمانہ معلوم ہوتا ہی تو سرمایہ والی اور محنتی کے حصوں
کی مناسبت منافع کی شرح کے ذریعہ سے دریافت ہو جاتی ہی اور

علیٰ ھذالقیاس یہہ بات بھي صاف واضح ھی کہ جب منافع کي شرح دریافت ھوتي ھی تو سرمایہ کے پیشگي لگے رھنے کے زمانہ سے مناسبت اُن حصوں کي معلوم ھوجاتي ھی مثلاً اگر کسي سرمایہ والے کا معاوضہ بارہ کوارٹر غلہ ھو اور یہہ دریافت کرنا منظور ھو کہ اُسمیں کسقدر سرمایہ ھی اور کسقدر منافع ھی تو پہلے یہہ امر تحقیق کرنا چاھیئے کہ اُسکا سرمایہ کسقدر عرصہ کے واسطے معاوضہ حاصل ھونے تک لگا رھتا ھی دوسرے یہہ امر تحقیق کرنا لازم ھی کہ منافع کي رایج الوقت شرح کیا ھے اگر جواب ان دونوں سوالوں کا یہہ ھووے کہ زمانہ ایک سال اور منافع بیس فیصدي سالانہ ھی تو یہہ بات صاف واضح ھی کہ اُجرت میں ھمیشہ دس کوارٹر لگانے سے دو کوارٹر منافع ملیگا اور اگر سرمایہ کے پیشگي لگانے کا زمانہ صرف چھہ مہینے ھوں اور منافع کي شرح بیس فیصدي سالانہ قائم رھے تو سرمایہ میں † گیارہ کوارٹر سے کچھہ زیادہ لگانے ضرور ھونگے اور منافع ایک سے بھي کچھہ کم ھوگا اور اگر سرمایہ کے لگے رھنے کا زمانہ دو برس ٹھہرایا جاوے اور منافع کي شرح بدستور سابق بیس فیصدي سالانہ رھے تو آٹھہ کوارٹر سے کم سرمایہ کے واسطے کافي اور چار کوارٹر سے زیادہ منافع حاصل ھوگا غرضکہ جسقدر کہ سرمایہ پیشگي لگے رھنے کا زمانہ بڑھتا جاویگا اور منافع کي شرح بدستور فیصدي سالانہ قائم رھیگي تو اُسیقدر سرمایہ والے کا حصہ بڑھتا جاویگا اور جسقدر وہ زمانہ گھٹتا جاویگا اُسیقدر منافع بھي اُسکے مناسبت سے گھٹیگا علاوہ اسکے یہہ بات بھي ظاھر ھی کہ اگر سرمایہ کے پیشگي لگانے کا زمانہ معین ھو جاوے تو سرمایہ والے کا حصہ بحسب ترقي شرح منافع کے بڑھیگا اور جسقدر شرح منافع میں کمي واقع ھوگي اُسیقدر حصہ اُسکا گھٹیگا *

• اب کس بات پر اُس زمانہ کا حصر ھوتا ھی جسمیں پیشگي سرمایہ لگا رھتا ھی اِسی سوال کا کوئي عام جواب نہیں دیا جاسکتا واضح ھو کہ زمانہ کا فرق و تفاوت قسم اراضي اور آب و ھوا کے موافق مختلف ھوتا ھی

---

† اسمقام پر غلطي معلوم ھوتي ھی از روئے حساب کے گیارہ سے کچھہ کم سرمایہ ھوگا اور ایک سے کچھہ زیادہ منافع ھوگا ۔

اور مختلف کاموں میں بلکہ ایسے کاموں میں بھي جو اکثر باتوں میں
بالکل مشابہہ ھوں زیادہتر مختلف ھوتا ھی *

یورپ میں فصل سالانہ اور ھندوستان میں ششماھي ھوتي ھی اسلیئے
کاشتکاري کے کاموں میں جس زمانہ کے واسطے اُجرت پیشگي لگائي
جاتي ھی اُسکا اوسط انگلستان میں ھندوستان کي نسبت دوچند ھونا
چاھیئے گھوڑوں کے بچہ لینے اور اُنکي پرورش کرنے میں جو سرمایہ
لگایا جاتا ھی اُسکا بڑا حصہ چار پانچ برس پیشگي لگا رھنا
ضرور ھي اور درختوں کے لگانے میں چالیس پچاس برس اور نانبائي
اور قصائي کے کام میں جو سرمایہ پیشگي لگتا ھی اُسکا تھوڑا حصہ ایک
ھفتہ سے کچھہ تھوڑے زیادہ وقت کے واسطے پیشگي لگا رھتا ھی مچھلي
والے کا سرمایہ ایکھي روز میں خراب ھو جاتا ھی اور شراب کے سوداگر کا
سرمایہ اگر سو برس تک رکھا جاوے تو اُسمیں زیادہ خوبي آ جاتي ھی
عموماً یہہ کہا جاتا ھی کہ اوسط زمانہ ایک ملک میں دوسرے ملک
کي نسبت منافع کي عام شرح کي باھمي مناسبت سے کم یا زیادہ ھوتا ھی
دنیا کي عام تجارت کے بازار میں جس ملک میں منافع کي شرح کم
ھوتي ھی اُس میں بہ نسبت اُس ملک کے جسمیں وہ شرح زیادہ
ھوتي ھی ایسا فائدہ ھوتا ھی جو اُسیقدر سود در سود کے طور سے بڑھتا
جاتا ھی جسیقدر سرمایہ کے پیشگي لگانے کا زمانہ بڑھتا جاتا ھی منافع
کي شرح ملک روس میں انگلستان کي نسبت دوگني سے زیادہ زیادہ
بڑھي ھوئي سمجھي جاتي ھی چنانچہ ھم فرض کرتے ھیں کہ انگلستان
کي شرح فیصدي پانچ سالانہ ھي اور روس کي فیصدي دس سالانہ ھی
مثلاً روس میں جو چیز سو روپیہ بیس برس کے لیئے پیشگي لگانے سے
طیار ھوگي وہ سات سو روپیہ کو فروخت ھوگي اور انگلستان میں اُسقدر
زمانہ کے واسطے دو سو روپیہ پیشگي لگانے سے جو چیز طیار ھوگي وہ چھہ
سو روپیہ سے کم کو فروخت ھوگي عرصکہ منافعوں کا حاصل تفریق اول
سرمایہ سے دوچند زیادہ ھوگا خیال کیا جاتا ھی کہ ملک ھالینڈ اور
انگلستان میں دنیا کے اور تمام ملکوں کي نسبت منافع کم ھی اور اسي
وجہہ سے ھالینڈ والوں اور انگریزوں پر وہ تجارتیں جنکے معاوضہ مدتوں میں
ملے ھیں منحصر ھوگئي ھیں احسان اُنکے نزدیک تحصیل کا ایک شستا

ذریعہ ھی اور وہ اُسکو نہایت عمدہ کام میں لاتے ھیں اور ملکوں سے تجارت کرنے میں عموماً نقد روپیہ دیتے ھیں اور اپنا مال مدتوں کے وعدہ پر اودھار دیدیتے ھیں خام پیداوار خرید کرتے ھیں اور جنسیں طیار کرکے بیچتے ھیں اور بہت سی صورتوں میں وہ لوگ بیگانے ملک والونکو پیداوار کے ابتدائي خرچ کے واسطے سرمایہ پیشگي دیتے ھیں چنانچہ بنگالہ کے نیل اور راس گوڈھوپ کي شراب اور استریلیا کي اُون اور میکسیکو کي چاندي کا بہت سا حصہ انگلستان کے پیشگي سرمایہ سے پیدا ہوتا ھی اب اگر منافع کي شرح ان لوگوں میں بڑھي ہوئي ہوتي تو اُن پیشگي لگے ہوئے سرمایوں پر سود در سود اس قدر بڑھجاتا کہ معاوضوں پر اُسکي زیادتي سخت ناگوار ہوتي اور اسي باعث سے مختلف ملکوں میں جہاں سرمایہ والے اور محنتي کے آپسمیں پیداوار تقسیم ہوتي ھی وہ سب جگہہ ایک ھی سي ہونے کي طرف راجع ہوتي ھی چنانچہ جہاں منافع زیادہ ہوتا ھی وہاں سرمایہ والےکا حصہ اُس زمانہ کي کمي کي وجہہ سے جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگتا ھی دبا رہتا ھی اور جہاں منافع کم ہوتا ھی وہاں درازي زمانہ کي وجہہ سے تھما رہتا ھی اُس زمانہ کي کمي بیشي کي نسبت جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگایا جاتا ھی محنتي آدمي کو شرح منافع کي کمي بیشي سے زیادہ علاقہ ہوتا ھی محنت کي بارآوري اور سرمایہ کے پیشگي لگے رہنے کا زمانہ اگر معین ہو جاوے تو پیداوار میں محنتي کے حصہ کي مقدار جیسا کہ ہم ثابت کرچکے ھیں منافع کي شرح پر موقوف ہوگي اسلیئے محنتي کي غرض یہہ ہوتي ھی کہ اُسکے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاتا ھی اُسکے منافع کي شرح درصورت اور چیزوں کے بدستور رہنے کے کم ہوتي چاھیئے اور اگر یہہ امر ممکن ہو کہ منافع کي شرح سرمایہ کے اور کاموں میں زیادہ ہو سکے تو خاص اُس پیداوار سے سرمایہ منحرف ہوگا جس سے محنتي صریح تعلق رکھتا ھی یعني اُن جنسوں کي پیداوار سے جو محنتیوں کے استعمال میں آتي ھیں علحدہ کرکے زیادہ منافع والے کاموں میں لگایا جاویگا جس سے محنتي کي پرورش کا عام ذخیرہ کم ہو جاویگا پس جب کہ اور تمام باتیں بدستور رہیں تو محنتي کي اصلي غرض یہہ ہوتي ھی کہ منافع کي شرح عموماً گھٹتي رھے مگر اول یہہ یاد رکھنا چاھیئے کہ

وہ اوسط زمانہ جسکے واسطے سرمایہ خصوص اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں پیشگی لگایا جاتا ہی جو مزدوروں کے برتاو میں آتی ہیں اسقدر کم ہوتا ہی کہ سرمایہ والیکا حصہ اُس حالت میں بھی تھوڑا ہوتا ہی کہ منافع کی شرح بڑھی ہوئی ہووے چنانچہ اگر چھہ مہینے کے واسطے سرمایہ پیشگی لگایا جاوے تو بحساب بیس فیصدی سالانہ بڑھی ہوئی شرح کے سرمایہ والیکا حصہ ایک گیارھویں حصہ سے کم ہوگا اور دوسرے یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ منافع کی بڑھی ہوئی شرح عموماً محنت کی بڑی بارآوری کے ساتھہ ہوتی ہی عرضکہ جب منافع کی شرح بڑھی ہوئی ہوتی ہی یعنی محنتی پیداوار کی مالیت میں سے تھوڑا حصہ پاتا ہی تو اُسکو بہ نسبت اُس حالت کے کہ منافع کی شرح گھٹی ہوئی ہوتی ہی یعنی وہ پیداوار کی مالیت میں سے زیادہ حصہ پاتا ہی عموماً زیادہ ملتا ہی یا یوں کہیں کہ اُسکو جنسوں کی زیادہ مقدار ملتی ہی محنتی کے حصہ کی بڑھوتری دس گیارھویں حصوں سے اکیس بائیسویں حصوں تک ہونے سے جو منافع کو بقدر نصف کے گھٹتا ہوا فرض کرنے سے ہوگی اجرت کی مقدار میں بہت کم اضافہ ہوگا *

محنتی کے استعمال کی جنسوںکے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاوے اُسکے پیشگی لگانے کے زمانہ کا کم ہونا محنتی کے حق مفید ہی ہم فرض کرتے ہیں کہ ایک محنتی بہت کم زرخیز اراضی پر زمین کے کھودنے اور گھاس خاشاک کے صاف کرنے سے سال بھر محنت کرکے بائیس کوارٹر غلہ کی پیداوار زاید کے پیدا کرنے کے واسطے باجرت دو سو روپیہ سالانہ کے مقرر کیا جاوے اور منافع کی شرح فیصدی دس سالانہ اور اجرت کے پیشگی لگانے سے غلہ کے قابل استعمال ہونے تک ایک برس گذرے تب غلہ کی قیمت دو سو بیس روپیہ ہوگی اور محنتی بیس کوارٹر پاویگا یا دو سو روپیہ پاویگا جسکے عوض میں بیس کوارٹر آوینگے لیکن اگر وہ غلہ دس برس کے بعد استعمال کے قابل ہو تو بجاے اُسکے کہ دو سو بیس روپیہ کو فروخت ہووے پانسو روپیہ سے زیادہ کو فروخت ہوگا اور محنتی دو سو روپیہ کی جگہہ سو روپیہ سے کم پاویگا یا یہہ کہ وہ اپنی اجرت سے بجاے بیس کوارٹر کے دس کوارٹر سے کم خرید کرسکیگا غلہ کے پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار ہوگی جسقدر کہ پہلے درکار تھی مگر احتساب اُس سے دس چند

زیادہ کرنا پڑیگا *

سرمایہ کے پیشگی لگے رہنے کے زمانہ کی درازی کا یہہ ایک اور نتیجہ ہوتا ہی کہ سرمایہ والا اُسی مقدار سرمایہ سے پہلے کی نسبت بہت تھوڑے محنتی لگا سکیگا مثلاً اگر دس کوارٹر ایک محنتی کنبے کی پرورش کے واسطے سال بھر کے لیئے ضرور ہوویں اور اخیر سال پر وہ گیارہ کوارٹر استعمال کے قابل پیدا کرسکیں تو سرمایہ والا سو کوارٹر کے سرمایہ سے دس محنتی کنبوں کو پہلے سال میں اور گیارہ کنبوں کو ہرسال آیندہ میں لگا سکتا ہی لیکن اگر غلہ ایسا ہو کہ بدون دس برس رکھے کے صرف و استعمال کے لائق نہو تو وہ سرمایہ والا جسنے سو کوارٹر کے سرمایہ سے کام شروع کیا ایک کنبے سے زیادہ نہ لگاسکیگا کیونکہ اگر وہ زیادہ اُس سے لگاوے تو کل سرمایہ اُسکا اُس سے پہلے پہلے صرف ہو جاویگا کہ وہ دوبارہ پیدا ہووے سرمایہ پیشگی لگے رہنے کے زمانہ کی درازی وہی اثر پورا پورا دیکھلاویگی جو محنت کی کم بارآوری دکھلاتی ہی *

مگر اُس زمانہ کا ایسی جنسوں کی پیداوار میں دراز ہونا جو محنتی کے صرف میں نہیں آتیں محنتی کے لیئے بالکل مضر نہوگا فرض کرو کہ ایک مزدور ایک برس کی محنت سے گیارہ چھٹانک فیتہ طیار کرسکے اور اُجرت اُسکی دو سو روپیہ فی سال ہووے اور وہ ایک برس کے واسطے پیشگی لگائی گئی ہو اور شرح منافع کی فیصدی دس سالانہ ہو تو وہ محنتی دس گیارھویں حصہ فیتہ کی مالیت کے اپنی اجرت میں پاویگا یا یوں کہیں کہ اپنی اجرت سے دس چھٹانک فیتہ خرید کرسکیگا اگر فیتہ کا قابل فروخت ہونے کے لیئے دس برس تک رکھا رہنا ضرور ہووے تو وہ محنتی اپنی اجرت سے کامل فیتہ پانچ چھٹانک سے کم خرید کرسکیگا لیکن اُسکو فیتہ کی خریداری کی کبھی خواہش نہیں ہوتی اور فیتہ کے کام میں سرمایہ کے لگے رہنے کے زمانہ کی درازی سے اُس سرمایہ میں جو پیشگی لگا رہتا ہی یا عام محنت کی بارآوری یا منافع کی شرح یا کاموں میں سرمایہ کے پیشگی لگے رہنے کے زمانوں میں کوئی تبدیل نہیں ہوتی اسلیئے محنتی کو نقصان اُسکی پیداواری نہیں ہوتی البتہ صرف فیتہ کے خرچ کرنے والوں پر اُسکا اثر ہوتا ہی *

هم ثابت کرچکے هیں کہ حقیقت میں بڑهي هوئي اجرت اور بڑها هوا منافع ساتهہ ساتهہ رهتے هیں تسپر بهي باقي اور سب چیزوں کے برابر رهیں میں محنتي کو نفع اسباب میں هی کہ منافع عموماً گهتا هوا رهی اور اسیطرح یہہ بات بهي ظاهر هی کہ سرمایہ والے کو نفع اسمیں هی کہ منافع عموماً بڑها رهی جب کسي کام میں منافع کي شرح گهٹ جاتي هی تو میلان اُسکا یہہ هوتا هی کہ سرمایہ کو اور کاموں کي طرف پهیرے اس سے یہہ واقع هوتا هی کہ پہلے سرمایہ والوں میں نفعت و حرص کم هو جاتي هی اور دوسرے سرمایہ والوں میں بڑہ جاتي هی پہلے سرمایہ والوں کو صرف اس وجہہ سے نقصان گوارا هو جاتا هی کہ وہ تمام گروہ پر پهیل جاتا هی *

لیکن سرمایہ کے پیشگي لگانے کے زمانہ کي دراري کا اثر سرمایہ والے پر صرف اُستدر هوتا هی جسقدر وہ اُن خاص چیزوں کو اپنے کام میں لاتا هی جنکی پیدا کرنے میں زمانہ کو درلگي هوئي جب کہ ایک معین زمانہ کے واسطے سرمایہ کے پیشگي لگانے پر منافع کي شرح معلوم هو جاوے تو جو وقت ایک پیپہ پورت شراب کے بوتلوں میں بهرے اور قابل استعمال هونے تک گذرتا هی وہ سوداگر پر صرف استدر اثر کرتا هی جسقدر کہ وہ پورت شراب پیتا هے حاصل یہہ کہ شراب پینے والا هونے کے اعتبار سے اُسکي غرض یہہ هوتي هی کہ وہ زمانہ تهوڑا هووے اور سرمایہ والا هونے کے اعتبار سے اُسکو پروا اُسکي نهیں هوتي *

واضح هو کہ بات هم اُن سببوں کا مختصر حال بیان کرچکے جو اجرت کي عام شرح پر موثر هوتے هیں اور اجرت کي عام شرح علم انتظام مدن میں اور مضمونوں کي نسبت نهایت اهم اور مشکل هی چنانچہ مفصلہ ذیل امور تحقیق اور قایم هوچکے *

* پہلے یہہ کہ اجرت کي عام شرح کا حصہ محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي اُس مقدار پر هوتا هی جو اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے هو جنکي پرورش اُس ذخیرہ سے هوني ضرور هی *

دوسرے یہہ کہ مقدار اُس ذخیرہ کي کسیقدر اُس محنت کي بارآوري پر جو محنتیوں کے استعمال کي جنسیں یا اجرتیں پیدا کرنے میں لگتي هی اور کسیقدر اُن محنتیوں کي تعداد پر موقوف هوتي هی

جو تمام محنتیوں کی تعداد کی مناسبت سے اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف ہوتے ہیں *

تیسرے یہہ کہ محنت کی بارآوری محنتی کی حصلت یا اُس مدد پر موقوف ہوتی ہی جو اُسکو قدرتی ذریعوں اور سرمایہ اور اُسکے کاموں میں کسی قسم کی مزاحمت نہونے سے حاصل ہوتی ہی *

چوتھے یہہ کہ جسے لگان نہو اور نامناسب محصول نہ لگایا جاوے یا مناسب محصول بحساب رسدی لگا ہو تو تمام محنتیوں کی تعداد سے اُن محنتیوں کی تعداد کی مناسبت جو اجرتیں پیدا کرنے میں مصروف ہوتے ہیں کسیقدر منافع کی شرح اور کسیقدر اُس زمانہ پر موقوف ہوتی ہی جسکے واسطے اجرتوں کے پیدا کرنے کے لیئے سرمایہ پیشگی لگا رہنا ضرور ہی *

پانچویں یہہ کہ کسی معروض زمانہ میں منافع کی شرح سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پہلے چلن پر موقوف ہوتی ہی *

چھٹے یہہ کہ وہ زمانہ جسکے واسطے سرمایہ پیشگی لگا رہنا ضرور ہوتا ہی کسی عام قاعدہ کا مطیع نہیں ہوتا بلکہ بصورت قلت منافع کے طویل ہونے پر مائل ہوتا ہی اور زیادتی منافع کی حالت میں کوتاہ ہونے پر راغب ہوتا ہی *

اُن سببوں کی تحقیقات سے جسسے اجرت قایم ہوتی ہی وہ سبب بھی بہت کچھہ تحقیق ہوگئے جسسے منافع قرار پاتی ہیں اب صرف اسقدر بیان کرنا چاہیئے کہ تین طرح سے منافع دیکھا جاتا ہی اول منافع کی شرح سے دوسرے منافع کی مقدار سے تیسرے مطلوبہ چیزوں کی اُس مقدار سے جسپر ایک معین منافع سے قبضہ ہوسکے واضح ہو کہ وہ سبب جنکے ذریعہ سے منافع کی شرح کا تصفیہ ہوتا ہی مذکور ہوچکے اور یہہ امر ثابت ہوچکا ہی کہ وہ سبب اُسی مناسبت پر موقوف ہوتے ہیں جو اجرت پیدا کرنے والے مویشیوں کی مقدار حصول کو محنت کی مقدار حصول سے ہوتی ہی اگر منافع کی شرح قرار پا جاوے تو سرمایہ والے کے منافع کی مقدار اُسکے سرمایہ کی مقدار پر موقوف ہوگی اس سے لازم آتا ہی کہ سرمایہ کی ہر ایک ترقی سے منافع کی شرح کم ہو جاوے جسکے ساتھہ اُسکی مناسبت سے محنتیوں کی تعداد نہ بڑھے تو کل سرمایہ

والوں کی حالت اُسوقت تک زوال پذیر ہوگی کہ منافع کی شرح کی کمی سرمایہ کی اُس زیادتی سے زیادہ ہو جاوے جو اب سرمایہ میں ہوئی مثلاً پانچ روپیہ فیصدی کی شرح سے بیس لاکھ روپیہ پر اتنا نفع ملسکتا ہے جتنا دس فیصدی کی شرح سے دس لاکھ روپیوں پر حاصل ہوسکتا ہے اور ساڑے سات فیصدی کی شرح سے بیس لاکھ روپیوں پر بہت زیادہ نفع حاصل ہوگا اور سرمایہ کی ترقی کا میلان آبادی کی ترقی کی طرف گو وہ ترقی اُسکے برابر نہیں ہوتی ایسا ہوتا ہی کہ تمام دنیا کی تاریخ میں کوئی مثال ایسی نہیں جس سے ظاہر ہووے کہ تمام سرمایوں کی ترقی سے تمام منافعوں میں کمی آئی ہو *

واضح ہو کہ مقدار اُن مطلوبہ چیزوں کی جسکو منافع کی ایک مقدار معین سے خرید کرسکتے ہیں مقدار منافع سے یک لخت بیگانہ ہی ایک چینی سرمایہ والے اور ایک انگریز سرمایہ والے کو جنکے سالانہ منافع سے ایکسال کیواسطے دس دس محنتی کسوں کی محنت پر قبضہ ہوسکتا ہی عیش و آرام مختلف درجوں سے حاصل ہوسکیگا چنانچہ انگریز کو اونی کپڑے اور ناس اور چینی کو چاے اور ریشمی کپڑے زیادہ حاصل ہوسکینگے غرضکہ تفاوت اُنکا چین و انگلستان کی اُس محنت کی مختلف بارآوری پر منحصر ہی جو اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں صرف ہوتی ہی جنکو اُن دونوں ملکوں کے سرمایہ والے اپنے کام میں لاتے ہیں مگر وہ دونوں بلحاظ مخنت پر قبضہ کرسکنے اور اُسکے سبب سے لوگوں میں ابرو رکھنے میں برابر ہوتے ہیں ہم یہہ ثابت کرچکے ہیں کہ جوں جوں آبادی بڑھتی ہے اُسیقدر محنت خام پیداوار کے حاصل کرنے میں کم بارآور ہونے پر اور مصنوعی چیزوں کے طیار کرنے میں زیادہ بارآور ہونے پر میلان کرتی جاتی ہی اسلیئے سرمایہ والا اُسیقدر منافع سے کم آباد ملکوں میں موٹی جھوٹی پیداوار کثرت سے حاصل کریگا اور عمدہ آباد ملکوں میں عمدہ عمدہ سامان بقدر اوسط حاصل کریگا ایک ایسا جیسے امریکا والا جو اپنی سالانہ آمدنی سے سو محنتی کسوں کی محنت پر قبضہ کرسکے جنگل کے کنارے ایک لکڑی کے گھر میں رہیگا اور شاید سو گھوڑے باندہ سکیگا اور ایک انگریز اُسیقدر مقدور والا ایک اچھی آراستہ کوٹھی میں رہیگا اور دو گھوڑے اور ایک جوڑی رکھیگا غرض سکہ ہر ایک کو الگ الگ لطف و لذت کے ایسے ذریعے حاصل ہونگے [illegible]

محنت اور سرمایہ کے مختلف کاموں میں مقدار اجرت اور منافع کی شرح کی کمی بیشی کا بیان

واضح ہو کہ پہلی بحثوں میں ہم ثابت کرچکے کہ اجرت اور منافع کی ایک اوسط شرح موجود ہوتی ہے اور اب ہم عنقریب اُن خاص سببوں اثروں کی نسبت غور و تامل کرتے ہیں جو محنت و سرمایہ کے مختلف کاموں میں اجرت کی مقدار اور منافع کی شرح پر موثر ہوتے ہیں *

اُس مشہور باب متن جو آدم اسمتھ صاحب کی کتاب دولت اقوام میں مندرج ہے اُس مضمون کو بالفاظ مفصلہ ذیل قلمبند کیا گیا ہے *

یعنی وہ فرماتے ہیں کہ ہم جسقدر دریافت کرسکے ہیں وہ صرف پانچ صورتیں ہیں جو بعض کاموں میں تھوڑے سرمایہ پر کم منافع کا باعث اور بعض کاموں میں بہت سے منافع کا سبب ہوتی ہیں اول خود کاموں کا پسندیدہ ہونا یا ناپسندیدہ ہونا دوسرے وہ آسانی اور ارزانی اشکال اور خرچ جو اُنکے سیکھنے میں پیش آتا ہی تیسرے اُن کاموں میں مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال چوتھے تھوڑا یا بہت اعتبار جو اُنکے کرنے والوں کو لوگوں میں حاصل ہو پانچویں اُن کاموں میں کامیابی کا غالب ہونا یا نہونا انتہی *

جو کہ اب تقریر ہماری آدم اسمتھ صاحب کی رایوں کی توضیح و تشریح کے طور پر منظور ہوتی ہے تو حتی الامکان اُسی ترتیب کی پیروی عمل میں آویگی جسکو صاحب ممدوح نے قایم کیا *

اول کاموں کا پسندیدہ ہونا

[illegible] سے آرام کا نقصان سمجھا جاتا ہی اور جبکہ محنت کی اجرت [illegible] ہم ذکر کرتے ہیں تو اُس سے یہی نقصان مراد ہوتا ہے مگر جیسے [illegible] بیان کیا کہ صرف سستی اور کاہلی جو سخت مشقت اور [illegible] رکھتی ہی ایسی شی نہیں کہ جسپر محنتی کو غالب آنا چاہیے بلکہ اُسکے کام کا خطرناک یا مضر ہونے [illegible]

سبب ناپسندیدہ یا داخل ہونا بھی ممکن ہے غرضکہ ان صورتوں میں اجرت
اُسکی صرف اُسکی مشقت کا ہی انعام نہیں بلکہ جوکھوں یا بے آرامی
یا بے عزتی یا خطرہ کئی بھی جو اُسکو سہنا پڑتا ہی جزا ہوتی ہی مگر
آدم اسمتھ صاحب کی یہہ راے ہے کہ اُن خطروں کا اندیشہ جبر جرات
اور فطرت کے ذریعہ سے غالب آسکتے ہیں ناپسندیدہ نہیں اور اس وجہہ سے
اجرت کسی کام میں زیادہ نہیں ہوتی چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ کاروبار
کے مخاطرہ اور اُن میں زندگی کا بال بال بچنا انجام کار میں بجاے اسکے
کہ جوان آدمیوں کو کم ہمت و بددل کرے اکثر اُس پیشہ کی رغبت کا
موجب ہو جاتا ہی مگر جن کاموں میں جرأت اور فطرت مفید نہیں
ہوتی حال اُنکا اور ہی چنانچہ جن پیشوں کی بدولت تندرستی میں
نقص حلل آتا ہی اجرت اُن میں نہایت زیادہ ہوتی ہی انتہی *

البتہ جو کام صحت کو مضر ہوتے ہیں اُنکے شمول میں عموماً اور
باتیں بھی ناپسندیدہ ہوتی ہیں جیسے گرد اور خاک اور مسموم ہوا اور
بہت گرمی اور سردی سہنا اور بہت گرمی میں سے دفعتاً سردی میں
آجانا یا بہت سردی میں سے دفعتاً گرمی میں آجانا تندرستی کے لیئے
[illegible] کام کے مضر ہونے کے بڑے سبب ہوتے ہیں یہی اُسکی ناپسندیدگی کے
بھی باعث ہوتے ہیں جس کام میں مشقت اور بیماری اور بے آرامی کی
[illegible] مگر
[illegible] چنانچہ عمارت کے نقاش کا
[illegible] میں نہایت پسندیدہ اور تندرستی کے لیئے نہایت
مضر و خراب ہی اور برخلاف اُسکے قصائی کا پیشہ کمال مکروہ اور [illegible]
سنگدلوں کا کام ہی مگر تندرستی کے مقدمہ میں نہایت مشہور [illegible]
ہی منجملہ اِن دونوں کے ہر ایک کی اجرت کو قریب قریب تصور کرتے
ہیں اور اِن دونوں پیشوں میں [illegible] سے جو بہت
[illegible] ہوتی ہے معاوضہ بہت زیادہ ہوتا ہی مگر تحقیر عوام اور حک
[illegible] کے اندیشے جو کم تربیت یافتہ لوگوں میں بہت قوی ہوتے ہیں
وہ بھی [illegible] اجرت کی زیادہ ہونے کے نہایت مؤثر ذریعہ ہوتے ہیں
کیونکہ وہ [illegible] طبیعت کے نہایت قوی اثروں میں سے ہوتے ہیں
آدم اسمتھ صاحب [illegible]
[illegible]

اُس پر مستزاد کرتے هیں چنانچه یهه دونوں ایسے پیشے هیں که جب کام کا اعتبار اُن میں کیا جاتا هی تو اجرت کي مقدار اُنکو بلا اندازہ ملتي هی اور اس وجهه سے زیادہ اجرت نهیں ملتي که وہ بهت زیادہ محنت کرتے هیں بلکه اس وجهه سے که لوگ اُنکو بهت برا جانتے هیں یهانتک که جهاں وہ جاتے هیں لوگ اُنکی کنکر پتهر مارتے اور تالي پیٹتے هیں اور شاید سب سے برا پیشه بیعزتي کا بهیک مانگنا هی مگر جب وہ پیشه کے طور پر کیا جاتا هی تو یقین هوتا هی که وہ سب پیشوں سے زیادہ نافع هوتا هی *

متخاطرہ اور نے ابروئي اور نے آرامي کا اُجرت پر ایسا اثر هوتا هی جو مذکور هوا اور یهه بهي ثابت کیا گیا که جو کام جسقدر زیادہ پسندیدہ هی اُسیقدر ناپسندیدہ کام کي نسبت اُسمیں اُجرت کم ملتي هے چنانچه آدم اسمتهه صاحب نے لکها هی که تربیت یافته لوگوں میں شکاري اور مچهلي والے جو ایسے کام کو اپنا پیشه ٹهراتے هیں جسکو اور لوگ دل لگي کے واسطے کرتے هیں نهایت مفلس هوتے هیں چنانچه قول اُنکا یهه هی که تهیوکریٹس کے عهد سے تمام مچهلي پکڑنیوالے غریب محتاج چلے آتے هیں طبعي ذوق انسانوں کا جو اُن کاموں کیطرف هوتا هی اسلیئے نه نسبت اُن لوگوں کے جو اُن کے ذریعه سے پرورش پاسکتے هیں بهت زیادہ آدمي اُنکو کرنے لگتے هیں اور پیداوار اُنکي محنت کي بازار میں اپنے مقدار کي مناسبت سے بهت ارزاں بکتي هے جس سے اُس کے محنتیوں کو بهت تهوڑا کهانے کو ملتا هی انتهی مگر یهه بات مشکل سے کهه سکتے هیں که اچهي تربیت یافته لوگوں میں شکار بهي پیشه هوتا هی اور آدم اسمتهه صاحب نے جو مچهلي پکڑنیوالے کي مثال بیان فرمائي اُسکي صداقت پر بهي همکو شبهه هی اگر اُنهوں نے اپنے خیال کو اُن چهوٹے گروهوں پر منحصور کیا هی جو دریاؤں اور تالابوں کے کنارہ پر مچهلیوں کا شکار کرتے هیں تب تو البته صحیح هی حقیقت میں یهه لوگ اُس کام کو پیشه کے طریقه سے کرتے هیں جسکو اور لوگ تفریح طبع سمجهتے هیں مگر سمندر میں مچهلي پکڑنا ایک ایسا سخت اور دشوار کام هی که بهت مرغوب نهیں اگر سوا ے اسباب کے که جو لوگ اس کام کو کرتے هیں وہ خوب موٹے تازے هوتے هیں اور اُنکی اور اُنکے تمام کنبوں کے پاس کهانے

پیدے کا ساماں افراط سے ہوتا ہی اس پیسے سے اچھی آمدنی ہونے کا کوئی
اور ثبوت درکار ہو تو وہ یہہ ہی کہ جو سرمایہ اُس کام میں لگا ہوتا ہی
وہ عموماً مچھلی پکڑنے والوں کا ہوتا ہی اور وہ کچھہ تھوڑا نہیں ہوتا *

ہمیں اب یہہ اندیشہ ہی کہ یہہ عام قاعدہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ
لوگ جو سرمایہ نہیں رکھتے اُنکے پیشہ میں ناپسندیدگی کے درجہ کا
تفاوت ہوتا ہی وہ پیشے جو مثل چرواہے اور کساں کے پہلے پہل اختیار
کیئے گئے بہت کم ناپسندیدہ ہیں اور اسی سوجھہ سے ہمکو یقین ہی کہ
کشتکاری کے مزدوروں کو سب سے تھوڑی اُجرت ملتی ہی اسلیئے عموماً
تصور کرنا چاہیئے کہ کاشتکاری کے عام محنتیوں کی معمولی اُجرت صرف
جسمانی محنت کی وہ مالیت ہی جو کسی خاص وقت و مقام میں
ادا کیجاوے اگر اُسی وقت و مقام میں دوسرے محنتی کی محنت کی
اُجرت زیادہ ملتی ہی تو ہمکو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ اُس محنتی کے
پیشہ میں کوئی خاص دقت اور ناپسندیدگی ہی یا زر لگان یا منافع بھی
اُسکی اُجرت میں شامل ہی *

آدم اسمتھہ صاحب کا یہہ قول ہی کہ پسندیدگی اور ناپسندیدگی کی
حیثیت سے سرمایہ کے اکثر کاموں میں کوئی اختلاف نہیں اور اگر ہی تو
بہت تھوڑا ہی مگر محنت کے کاموں میں بہت بڑا فرق ہی چنانچہ
جیسے ہمنے ثابت کیا وہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اوسط اُجرتوں کی نسبت
اوسط منافعے زیادہ قریب قریب برابر کے ہوتے ہیں اور منافع کا وہ حصہ
جو صرف اجتناب کا معاوضہ ہوتا ہی ایکہی وقت اور ایکہی مقام میں
یکساں ہوتا ہی اسواسطے کہ اجتناب ایک منفی مفہوم ہونے سے مدارج کو
قبول نہیں کرتا مگر اُس سرمایہ کی مقدار میں مدارج ہیں جسکے استعمال
[illegible] سرمایہ والا اجتناب کرتا ہی [illegible]
[illegible] ہیں جسکے واسطے اجتناب کیا جاتا ہی [illegible]

[illegible] تسلیم نہیں کرسکتے [illegible] کی پسندیدگی
[illegible] ہی اگر منافع کے
[illegible] اُن معنوں کی نسبت
[illegible] اُسکو اُس طرح تقسیم نکرنے
[illegible] کا [illegible] محنت جسمانی کی

برداشت کے معاوضہ میں کیا اور جسمانی محنت اور بے آرامی ہمیشہ ناپسندیدہ ہوتی ہی لیکن سرمایہ کا لگانا روحانی محنت ہی اور اکثر جی کو بھاتی ہی چنانچہ اکثر ہم اُن لوگوں کا حال سنتے ہیں جو اپنے کام و پیشہ میں دلسے مصروف ہیں گو وہ کام اُنکی عموماً مرغوب و پسندیدہ نہیں بلکہ خود ایک جراح نے ہمسے یہہ بات کہی کہ امیدیں میری کچھہ ہی رہو مگر کمال خوشی اسمیں ہی کہ میں کسی بڑے کی اسپتال کا سپرنٹنڈنٹ ہوں انسان کی آدھی مصیبتیں منتظمین کی حکمرانی کی خوشی اور جرنیلوں کی لڑائی کے شوق ذوق سے پیدا ہوتی ہیں علاوہ اسکے صرف محنتی آدمی صرف نقد اجرت یا اُسکی مالیت کے برابر جو اک یا پوشاک یا مکان پاتا ہی مگر سرمایہ والا اکثر اوقات اعتبار اور ناموری اور کبھی کبھی ایسا بڑا صلہ حاصل کرتا ہے جو انسان کو حاصل ہوسکتا ہے یعنی اُسکو اس امر سے آگاہی ہوتی ہے کہ دور دراز ملکوں میں ہمیشہ کے لیئے اُسکے کاموں کا فائدہ پہونچا ہے برخلاف اُسکے سرمایہ کے ایسے ایسے کام بھی ہیں جنسے غلاموں کی تجارت جس سے سختی اور خطرہ اور لوگوں کی لعنت ملامت اوٹھانی پڑتی ہے اگر کوئی غلاموں کا سوداگر ایسا تصور کیا جاوے کہ وہ اپنے پیشہ میں غور و تامل کرتا ہی تو اسمیں کچھہ شک نہیں کہ وہ اُنکو ملامت کرکے کچھہ ضرور نہیں کہ ہم مضبوط نتیجہ نکالکر یہہ بات ثابت کریں کہ جو تمام چیزیں جیسے کہ پسندیدہ یا گوارا ہوتی ہے منافع کے لیئے جوکھوں میں ڈالی جاویں تو منافع بہت زیادہ ملنا چاہیئے یا ناھمی نحش و حرص سے بہت سے اُن پیشوں کا صلہ بہت گھٹنا چاہیئے جنکا صلہ اُنکے ساتھہ لازم ملزوم ہوتا ہی *

ممکن ہی کہ یہہ امر صریح ظاہر ہو کہ کبھی ناپسندیدہ کام کے منافع زاید کو اُس کام میں لگی ہوئے سرمایہ سے کوئی مناسبت رکھنے کی کیا وجہہ ہی مگر یہہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ معین سرمایہ رکھنے والوں کی [illegible] سرمایہ کی معلومہ مقدار کے بڑھتے جانے سے گھٹتی جاتی ہی [illegible] کے [illegible] کو ایک طرح کا ایسا انحصار تجارت حاصل ہوجاتا ہی جو اُسی سرمایہ کے بڑھنے سے زیادہ سخت اور چست ہوتا جاتا ہی اور [illegible] رکھنے کے قابل ہی کہ [illegible]

ایک آدمی کا سرمایہ زیادہ ہوتا ہے اور اُسکے سبب سے اُسکی آمدنی زیادہ ہوتی ہے تو اُسیقدر اُسکو اسبات پر زیادہ ترغیب درکار ہوتی ہی کہ وہ اپنے سرمایہ کے بڑھانے کی امید پر اخلاقی یاجسمانی برائیاں گوارا کرے علاوہ اُسکے تکلیف اور مرتبہ کی کمی جو ہرایک پیشہ میں ہوتی ہی وہ سرمایہ سے اُلٹی مناسبت رکھتی ہی اسلئے جہاں کسی پیشہ پر اعتراض اُسکی برائی کی وجہہ سے وارد ہوتا ہو جسسے تمام جانہ کا مال کھسچنے والا ہونے یا اُس سے بدتر میر نشاط ہونے کی صورت میں ہوتا ہی تو اُس پیشہ کی وسعت سے صرف بدنامی شہرت پاویگی مگر جب یہہ اعتراض اُسپر عاید نہوتا ہو تو جو پیشہ اختصار و کوتاہی کی صورت میں دلیل معلوم ہوتا ہی وہی وسعت پانے سے معزز ہوجاتا ہی اگرچہ تکلیف سے بالکل نجات حاصل نہیں ہوسکتی مگر جب کہ سرمایہ ایسا فراواں ہوجاتا ہی کہ اُس سے منشی اور بڑے عقیل اور دیانت دار مشیر نوکر رکھے جاویں تو وہ تکلیف اسقدر گھٹ جاتی ہی کہ سرمایہ والے کا تھوڑا وقت اُسمیں روزانہ صرف ہوا کرتا ہی چنانچہ آج کل بہت سے ایسے آدمی جو اکثر علموں میں خصوصاً علم ادب اور علم حکومت میں دلسے مصروف اور معزز و ممتاز ہیں وہی بڑے بنکوں اور عمدہ عمدہ شراب کے کارخانوں اور علی ھذالقیاس اور سوداگری کے دھندوں کی انسری کرتے ہیں یہہ امر غالباً معلوم نہیں ہوتا کہ اس کام میں مصروف ہونے سے اُنکا بہت سا وقت صرف ہوتا ہو

جو نتیجہ کہ ان مختلف صورتوں میں تصور کیا جاوے وہ یہہ ہی کہ منافع کا جو حصہ علاوہ اجتناب کے تکلیف اور جانکاہیوں کا معاوضہ ہوتا ہی اگرچہ حقیقت میں مقدار میں زیادہ ہوتا جاتا ہی مگر پھر بھی [illegible] سرمایہ سے جسقدر کہ وہ زیادہ ہوتا جاتا ہے نسبت اُسکی کم ہوتی جاتی ہی ہمارے نزدیک یہہ [illegible] سے [illegible] ہوتا ہی گمان [illegible] کہ انگلستان میں کوئی [illegible] جو دس لاکھ [illegible] روپیہ [illegible] ہے کچھہ کم پر راضی نہوں ایک [illegible] ہو رہے جسکا سرمایہ چار لاکھہ روپیہ کا تھا منافع کی کمی کی [illegible] کی اور اپنے منافع کی مقدار تخمیناً ساڑے [illegible] روپیہ صدی [illegible] کی اس سے یقین ہوتا ہی کہ جو لوگ [illegible]

اور دو لاکھہ کے اندر اندر سرمایہ رکھیے هیں وہ پندرہ روپیہ فیصدی سالانہ سے زیادہ کے متوقع نہیں هوتے کوئی تجارت تھوک داري کے طریقہ پر ایک لاکھہ روپیہ سے کم میں هزار دقت سے هوتي هی اسلیئے کم مالیت کے سرمایے کسانوں اور دوکانداروں اور چھوتے چھوتے کارخانہ داروں سے علاقہ رکھتے هیں اور جب کہ اُنکے سرمایوں کي مقدار کل پچاس یا ساتھہ هزار روپیہ تک هوتي هی تو وہ بیس روپیہ فیصدي سالانہ منافع کي توقع رکھتے هیں اور جب اُنکا سرمایہ اس سے بھي کم هوتا هی تو اور زیادہ منافع کي امید کرتے هیں همنے یہہ بات اپنے کانوں سني هے کہ وہ میوہ فروش جو خوانچوں میں میوہ لگا کر بیچتے هیں وہ بحساب فی روپیہ دو آنہ آتھہ پائي منافع لیتے هیں جو بدس فیصدي روزانہ اور سات هزار روپیوں سے زیادہ فیصدي سالانہ هوتا هی مگر یہہ بھي بہت کم معلوم هوتا هی کیونکہ کسي خاص وقت میں جو سرمایہ لگا هوتا هی وہ مالیت میں دو روپیہ آتھہ آنہ سے زیادہ نہیں هوتا اور بدس فیصدي کے حساب سے آتھہ آنہ روزانہ اُسپر منافع هوگا اوریہہ رقم ایسي هی کہ اُس سے صرف محنت کي اجرت بھي وصول نہیں هوسکتي مگر یہہ امر ممکن هی کہ ایک دن میں کئي مرتبہ سرمایہ کي لوت پھیر هو اوریہہ سرمایہ والے اگر هم اُنکو سرمایہ والا کہہ سکیں تو بوڑھے اور ضعیف آدمي هوتے هیں جنکي محنت بہت تھوڑي مالیت رکھتي هی غرضکہ یہہ حساب غالب هي کہ صحیح اور درست هوئے چنانچہ همنے اس مثال کو منافع کي ایسي بڑي سے بڑي شرح کے طور پر بیان کیا جسکا حال هم جانتے هیں *

دوسرے کام کے سیکھنے کي آساني

آدم اسمتھہ صاحب فرماتے هیں کہ محنت کي اجرتوں میں کام کے سیکھنے کي آساني اور ارزاني یا مشکل اور خرچ کے اعتبار سے فرق و تفاوت هوتا هی جب کوئي کل قیمتي قایم کیجاتي هی تو یہہ توقع کیجاتي هی کہ اُسکے گھس جانے سے پہلے پہلے جو اُس سے بڑا کام نکلیگا اُس سے اُسکي لاگت کا سرمایہ اور اُسکا معمولي منافع حاصل هو جاویگا ایک ایسا آدمي جسکي تعلیم و تربیت میں بہت سي محنت اور بہت سا وقت خرچ هوئے سے هوئي هی اُس قیمتي کل کے مشابہ هی یہہ توقع هوتي هی کہ جو کام وہ شخص سیکھتا هی اُس سے عام محنت کي معمولي اجرت کے علاوہ

تمام خرچ تعلیم و تربیت کا مع معمولی منافع کے جو اُسیقدر مالیتی سرمایہ پر ملتا ہی اُسکو ملجاویگا اور یہہ امر ایک مناسب مدت میں پورا ہوتا ہی اسلیئے اُسمیں آدمی کی عمر کے غیر محقق زمانہ کا لحاظ اسطرح رکھنا چاہیئے جسطرح کل کے قایم رہنے کے کسیقدر محقق زمانہ کا لحاظ کیا جاتا ہی اور فرق و تفاوت جو تربیت یافتہ لوگوں کی محنت اور عام محنت کی اجرت میں واقع ہوتا ہی اسی قاعدہ پر مبنی ہوتا ہی انتہی *

واضح ہو کہ اس تمام عمدہ تقریر سے مجز اسباب کے ہمکو اتفاق ہی کہ ہماری دانست میں اسی تقریر سے یہہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ہنرمند محنت کا معاوضہ جو عام محنت کی نسبت زیادہ ہوتا ہی اُسکو بجاے اجرت کے منافع کہنا چاہیئے کیونکہ وہ زاید معاوضہ ایک ایسا فائدہ ہی جو ہنرمند محنتی کو کسیقدر اُسکی ذاتی پہلے چال چلن اور کیسیقدر اُسکے مربیوں اور دوستوں کی چال چلن اور اُس خرچ و محنت سے جو خود اُسنے یا اُسکے ماں باپ یا اُسکے دوستوں نے اُسکی تعلیم و تربیت میں کی ہو حاصل ہوتا ہی غرضکہ یہہ منافع ایک ایسے سرمایہ کا ہی جسکا قابض جب تک دوگنی محنت نکرے تب تک اُس سے کچھہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا *

آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں کہ اعلی پیشوں میں اس خرچ اور محنت کا معاوضہ کامل نہیں ملتا اور کمی معاوضہ کی وجوہ یہہ بیان کرتے ہیں کہ منجملہ اُنکے پہلے نام آوری کی خواہش جو اُن پیشوں میں بڑی لیاقت حاصل کرنے سے ہوتی ہی دوسرے وہ تھوڑا بہت طبعی اعتماد جو ہر شخص کو صرف اپنی لیاقتوں ہی پر نہیں بلکہ اپنی خوش قسمتی پر بھی ہوتا ہی تیسرے علمی اور مذہبی کاموں میں اُس کمی کی وجہہ تعداد اُن شخصوں کی ہی جو اُن کاموں کے واسطے سرکاری مصارف سے تربیت پاتے ہیں *

پہلے دونوں سبب قوی اثر رکھتے ہیں باقی تیسرے سبب کا اثر ہماری دانست میں مطالعہ کی رو سے لکھا گیا یا شاید ایسا ہو کہ اُس زمانہ کی بہ نسبت جب مصنف موصوف نے حال اُسکا تحریر کیا باہر اُسکی اب بہت کمی ہو گئی اسلیئے کہ اول تو انگریزوں کی آبادی اگرچہ

اس عرصہ میں دوچند کے قریب قریب ہوگئی مگر اُن دخیروں کی تعداد جنکے ذریعہ سے اعلی تربیت مفت حاصل ہوتی ہی کچھہ زیادہ نہ بڑھی دوسرے اُس تبدیلی کی وجہہ سے جو تعلیم کے مقاموں میں اوقات بسری کے طریقہ میں واقع ہوئی اور بہت سی صورتوں میں ذخیروں کی مالیت کی ایسی حالت میں برائے نام بدستور رہنے سے جنکہ روپیہ کی مالیت پہلے کی نسبت آدھی سے کم رہگئی ہی اُن لوگوں کو اصلی مدد بہت کم پہنچتی ہی جو اُنکو حاصل کرتے ہیں معلوم ہوتا ہی کہ آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ گمان کیا کہ اکثر پادری سرکاری خرچ سے تعلیم پاتے ہیں چنانچہ وہ صاف لکھتے ہیں کہ بہت کم پادری ایسے ہیں کہ اُنہوں نے اپنے ذاتی صرف سے تربیت پائی مگر بالفعل انگریزوں کے دو و § یونیورسٹیوں میں کوئی طالبعلم ایسا ہوگا کہ اُسکی پرورش مال وقف سے ہوتی ہوگی اور گمان غالب یہی ہی کہ وہاں بیس طالبعلم بھی ایسے نہیں کہ نصف مصارف کی قدر اُس چشمہ سے بیصیاب ہوتے ہوں اور بہت سے ایسے ہیں کہ تربیت کی سستی ارزانی کے علاوہ روپیہ پیسے کی کچھہ امداد نہیں پاتے اور سستی ارزانی اس لئے کہتے ہیں کہ اکسفرڈ یا کیمبرج کے یونیورسٹیوں میں جسقدر روپیہ دیا جاتا ہی وہ اُس سے کچھہ کم نہیں ہوتا جو اور ملکوں کے بہت سے یونیورسٹیوں میں دیا جاتا ہی مگر یہاں اور ملکوں کے یونیورسٹیوں کی نسبت استاد کی توجہہ ہرطالب علم پر زیادہ ہوتی ہی اور ملکوں میں جو † لکچر دیا جاتا ہی وہ ‡ پرافسر کے تقریر ہوتی ہی مگر انگلستان کے یونیورسٹیوں میں کالج کے لکچر جو تعلیم کے بڑے ذریعہ ہیں گویا وہ طالب علموںکا امتحان ہی ظاہر ہی کہ ان دونوں طریقوں میں اُستاد کو جو محنت کرنی پڑتی ہی مطابقت اُسکی بہت دشوار ہی مگر جس طریقہ میں زیادہ

---

† یونیورسٹی مدرسہ اعظم کو کہتے ہیں جس سے ادنی درجہ کا مدرسہ جو اُسیکی ایک شاخ سمجھا جاتا ہی کالج کہلاتا ہی اور اُس سے بھی ادنی درجہ کے مدرسہ کو اسکول کہتے ہیں

† لکچر کے معنے [illegible] ہیں یعنی ایک جماعت کے روبرو اُنکے سمجھنے کے واسطے کوئی مضمون بشرح بیان کرنے کو کہتے ہیں

‡ یونیورسٹی میں جو معلم ایک علم کے ہوتے ہیں اُنکو پرافسر کہتے ہیں

محنت ہوتی هی اُسمیں یہہ ضرور هی کہ اوستاد تھوڑے طالبعلموں کو تعلیم کیا کرے اب اگر اوستادوں کو وقف کے دھنوں سے کچھہ نہ ملے تو دو حال سے خالی نہوگا یا تو طالبعلم سے زیادہ تنخواہ چاهینگے یا اور ملکوں کی تعلیم کا طریقہ اختیار کرینگے یعنی بڑی بڑی جماعتوں کو تقریریں سنایا کرینگے *

وہ بڑا سبب جسکی بدولت بعضے اعلیٰ پیشونکے واسطے بہت کثرت سے امیدوار ہوتے هیں اور اس کثرت سے اُنکے معاوضے گھٹ جاتے هیں آدم اسمتھہ صاحب کے بیان سے رہ گیا *

بہانت ارزاں طریقے کی روسے اوسط خرچ ایک لڑکے کی اُسوقت تک پرورش کرنے کا جب کہ وہ خود اپنی معمولی محنت سے اپنی پرورش کے لائق هووے چار سو روپیہ تک هوسکتا هی اور یہہ رقم اُس رقم کی دوچند هی جو کسی ولدالزنا کے باپ سے اُسکی پرورش کے واسطے اُس گرجے والے لیتے هیں جس گرجے کے علاقہ میں وہ شخص رهتا هی مگر وجہہ اِسکی یہہ هی کہ گرجے والے یہہ سوچتے هیں کہ یہہ بچہ شاید مرجاوے اور کسی شریف کے لڑکے کو ایسی تربیت دیجاوے کہ وہ اپنے باپ کے مرتبہ کو پہنچے تو اوسط صرف اُسکا بیس هزار چار سو روپیہ سے کم نہوگا مگر وہ محنت جو خود لڑکے کو اور وہ خرچ جو اُسکے باپ کو تحصیل علم میں اوٹھانا پڑتا هی اُس سے یہہ غرض نہیں هوتی کہ آیندہ کو منافع حاصل هوگا بلکہ لڑکا صرف اُسیوقت کی سزا کے خوف اور تعریف کی توقع [illegible] اوٹھاتا هی اور باپ بھی اُسکا کبھی یہہ خیال نہیں کرتا کہ یہہ طریقہ ارزاں هی کہ پہلے پہل اپنے لڑکے کو آٹھہ برس تک دیہات میں پرورش کراوے جہاں فی هفتہ ایک روپیہ خرچ هوتا هی اور پھر اُسکو روئی کے کارخانہ یا کشتی اور کارخانہ میں بھیجے اور نہ یہہ خیال کرتا هی کہ زیادہ خرچ سے تعلیم کرنا ایک ایسی تجارت کرنا هی جس سے آیندہ کچھہ نفع نہو اپنے لڑکوں کی ترقی [illegible] کے دیکھنے سے تمام [illegible] آدمیوں کو بلکہ تمام انسانوں کو باستثناء دوچار نامعقول آدمیوں کے [illegible] اُسوقت حاصل هوتی هی اور جو صرف اُس بات کیا جاتا هی [illegible] خوشی کے حاصل هونے سے اُسیطرح وصول هوجاتا هی جسے [illegible] وصول هوجاتا هی جو لحظہ بلحظہ کی

خوشیوں کیواسطے اوتھایا جاتا ھی یہہ بات راست ھی کہ اُس سے ایک آیندہ مقصود بھي حاصل ہونا ممکن ھی مگر جس غرض سے کہ وہ بالفعل خرچ کیا جاتا ھی اُسکا حاصل ہونا بھي ایک بہت بڑي بات ھے *

مگر بعض بعض صورتوں میں وھي خرچ و محنت زاید جو اسطرح عاید ہوئي ھی اعلی عہدوں کے حصول کے لایق ہونے کے واسطے کافي وافي ہوتي ھی اور باقي صورتوں میں وہ خرچ اور محنت اعلی عہدوں کے حصول کے لایق ہونے کي خرچ و محنت کا بڑا حصہ ہوتي ھی چنانچہ پادري ہونے کے واسطے وہ خرچ اور محنت ھرطرح کافي ہوتي ھی کیونکہ اکسفرڈ یا کیمبرج کے یونیورسٹي کے ایک طالبعلم کو درجہ حاصل کرنے سے پہلے کچھہ تھوڑا سا اور پڑھنا تو پڑتا ھی مگر خرچ کچھہ نہیں کرنا پڑتا پس جو کچھہ اُسکو پادري ہوجانے کے بعد حاصل ہوتا ھی اُسمیں سے اُسکي محنت کي اجرت وضع ہونے کے بعد جو باقي رہتا ھی وہ محض منافع اُسکا ھی اور جب کہ اسبات پر ہم غور کرتے ہیں کہ علاوہ اُن مقصدوں کے جو نقدي سے علاقہ رکھتے ہیں اور بہت سے مطلب بھي ھیں کہ اُنکے واسطے محنت اوتھاني پڑتي ھی تو ہمکو تعجب ہوتا ھی کہ نقدیکے انعامات اسقدر بڑے کیوں ھیں واضح ہو کہ ان بڑے انعاموں کے قایم رہنے کے تین سبب ہیں جنمیں سے دو سبب وہ ھیں کہ اُنسے امیدواروں کي تعداد گھٹتي رہتي ھی اور تیسرا وہ جو امیدواروں کے استعمال کے ذخیرہ کو بڑھاتا ھی پہلے دونوں سببوں کي کیفیت یہہ ھی کہ پادریانہ خصلت پر دھبہ لگنے پاوے اور پادري لوگ دنیا کے کاموں سے خصوصاً ایسے کاموں سے جیسے بہت سا مال دولت حاصل ہووے الگ تھلگ رہیں بہت لوگ گرجے میں داخل ہو جاتے اگر اُنکو پادري ہونے کے ساتھہ اور پیشوں کے کرنے کي بھي اجازت ہوتي یا یہہ بات حاصل ہوتي کہ جب وہ چاھیے اُسکو چھوڑ سکتے مگر وہ ایسي راہ میں جانے سے انکار کرتے ہیں جسمیں اُنکو یہہ اجازت نہیں کہ اُس سے واپس چلے آویں یا کہ کسي اور طرف کو بھي متوجہ ہوں غالب یہہ ھی کہ ان ھي سببوں سے انگلستان میں پادریوں کي تعداد محدود رہتي ھی جو لوگ اس فرقہ میں داخل ہیں اُنکي آمدني اُس ذخیرہ کي بدولت قایم ھی جو قانون کي روسے اُنکے لئے علاحدہ کیا گیا اور وہ ذخیرہ کسیقدر قانون کے

مکرر سدکرر اُس حمایت سے برابر رهتا هی جو قانون نے اصل پادریوں کے
ناتیبوں کے معاوضے بڑهی هوئی رهنے پر کی هی جس سے وہ کم سے کم
مقدار معاوضہ کی جو آپس کے مباحثہ سے قایم هوسکتی هی نہ اصل
پادری دیسکتا هی نہ اُسکا نایب لی سکتا هی فوج میں داخل
هونے کے قابل هونے کا خرچ قریب قریب اُسی خرچ کے هوتا هی جو
گرجا میں داخل هونے کے واسطے هوتا هی صرف چهہ هزار روپیہ اول
سند حاصل کرنے اور اور سامان درست کرنے میں زیادہ خرچ هوتے
هیں مگر چونکہ اس پیشہ میں آغاز عمر سے آدمی بهرتی هوسکتا هے
تو یہہ نقصان پورا هوجاتا هی جہاز کے نوکروں میں داخل هونے کا بہت
کم صرف هی اور یہہ دو نوں ایسے پیشے هیں کہ بدون زیادہ علم تحصیل
کیئے آدمی اُن میں داخل هوسکتا هی بحری اور بری فوجوں کی تنخواہ
اور تمام مواجب جو قانون سے معین هیں گو ظاهر میں متوسط معلوم هوتے
هیں مگر حقیقت میں اُس مقدار سے بہت زیادہ هیں جو لئق امیدواروں
کی مقدار حصول کے قایم رکھنے کے واسطے ضروری هوتی اور اُن دو نوں
پیشوں میں داخل هونے میں جو مشکلیں پیش آتی هیں وہ اسقدر
مشہور هیں کہ بہت کم آدمی ایسے هوں گے جو بدون سخت ضرورت
کے اُن پیشوں میں داخل هونا چاهتے هوں مگر باوجود اسبات کے جسکے
بدولت تعداد امیدواروں کی گهتتی رهتی هی بحری فوج کے سردار اعظم
کے دفتر اور بخشی خانوں میں جتنی نوکریاں خالی هوتی هیں اُن سے
دس گنے امیدوار پہلے سندیں حاصل کرنے کے واسطے گهیرے رهتے هیں *

یہی بات اور سب سرکاری عہدوں کی نسبت بهی کہی جاسکتی هے
اگرچہ آمدنی اُن عہدوں کی تعلیم کے خرچ کے اعتبار سے بہت تهوڑی
هوتی هی مگر اُن پر بهی بہت بهی جوهر طمع کهچاتی هی *

اگر ثبوت اسبات کا ہوا کہ جو کچهہ هو کہ اعلیٰ پیشہ کے امیدواروں کی
تعداد آیندہ منافع کی نسبت زیادہ تر انهی خیالات سے مستقل رهتی هی
کہ تعلیم یافتہ اپنے بچوں کو کم سے کم اپنے مرتبہ کے لایق تعلیم کرانے میں
کوشش کرتے هیں تو وہ ثبوت اُستانیوں کی کثرت تعداد سے حاصل هی
ایک لڑکی کی بهی تعلیم و تربیت کا خرچ کہ وہ اُستانی هونے کے قابل
هو اگرچہ اسقدر نہیں هوتا جسقدر ایک لڑکے کی ایسی تعلیم میں هوتا

ھی جس سے وہ کچھہ لئیق ھو جاوے مگر پھربھي بجاے خود بہت بڑا ہوتا ھی اور اس خرچ کے کسي جزو کا سرانجام سرکاري خزانہ سے نہیں ہوتا مگر پھربھي امیدوار اس پیشہ کے اسقدر ھیں کہ اُس عہدہ کي تنخواہ مسکل سے خدمتگار کي تنخواہ کے برابر پڑتي ھی *

ایک باقاعدہ تعلیم کے معمولي خرچ کے سوا دس ہزار روپیہ نے قریب زیادہ خرچ کرنے سے ایک جوان آدمي طبابت کے قابل ھوجاتا ھے اور پندرہ ہزار زیادہ خرچ کرنے سے وکالت کرنے کے لائق ھو جاتا ھی باقي قانون اور طبابت کي اور ادبی شاخوں کے پیشوں میں اُسیقدر خرچ ھوتا ھے جسقدر کہ فوج یا گرجی میں داخل ھونے پر پڑتا ھی مگر طبابت یا وکالت کي کوئي شاخ ایسي نہیں کہ کوئي شخص اُس میں بعمر تیس برس سے پانچ برس تک شاگردي کئیے کام کرنے کا مختار ھووے یا بدون تین چار برسکي محنت سے تحصیل کرنے کے کامیاب ھوسکے اور اِن ھي سببوں کے اثر سے پیشہ طبابت یا وکالت کے امیدواروں کي تعداد اسقدر گھتي رھتي ھی کہ ھمکو اسباب میں بہت شبہہ ھوتا ھے کہ بي زمانہا بی طبابت اور وکالت کا معاوضہ اُسیقدر تھوڑا ھی جتنا کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اپنے وقت میں بیان فرمایا ھی اگرچہ طبابت کي نسبت ھمکو زیادہ شبہہ ھی مگر برسوں کے تجربہ سے ھم کہہ سکتے ھیں کہ یہہ بیان آدم اسمتھہ صاحب کا کہ اگر تم اپنے لڑکے کو قانون سکھنے کے واسطے بھیجو تو اُس فن میں اُسکا اتني لیاقت بہم پہنچانا جسکے ذریعہ سے اوقات اپني بسر کرے ایک نسبت ممکن ھی اور اُسیں نسوہ ممکن نہیں زمانہ حال کے حالات سے کچھہ مطابقت نہیں رکھتا ھمنے قانون کے طالب عالم شاید قریب سو کے دیکھے جنمیں سے قانون کي تحصیل میں جسنے اچھي محنت اور مشقت اُتھائي وہ ھمیشہ کامیاب ھوا اور ناکامي مستثنی اور نادر رھي اگرچہ بہت لوگوں نے مناسب محنت نکي مگر ھمنے دیکھا کہ محنتیوں کي ناکامي کي نسبت کاھلوں کي کامیابي زیادہ ھوئي غرض کہ بجاے اسباب کے کہ ھم قانوني طالب علم کے بیس نسوہ میں سے ایک نسوہ کامیابي مانیں اسبات پر متفق ھوتے ھیں کہ وہ بیس میں سے دس نسوہ کامیاب ھوتا *

تیسرے مصروفیت کا استقلال

واضح هو کہ مختلف کاموں میں اجرت اور منافعوں کے مختلف هونے کا تیسرا سبب مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال هی مگر اس سبب سے جو اختلافات واقع هوتے هیں وہ حقیقی نہیں هوتے بلکہ ظاهری هوتے هیں مثلاً کوئي لندن کا پلہ دار ایک گهنٹہ کے واسطے مصروف کیا جاوے اور آتهہ آنہ سے کم کم اُسکو دیا جاوے تو وہ شخص آپ کو گهاتے میں سمجهے گا بازار کے گلي کوچوں وغیرہ میں اینٹ پتهر وغیرہ بچهانے والا یا گارہ ڈهونے والا مزدور جسکي محنت پلہ دار سے زیادہ شاق اور سخت هی دو آنہ في گهنٹہ سے زیادہ بہت کم پاتا هی مگر فرش بنانے والیکو کام همیشہ ملتا هی اور وہ بحساب في گهنٹہ دوآنہ کے اوسط ایک روپیہ آتهہ آنہ* روزانہ اور چار سو ساتهہ روپیہ کے قریب سالانہ پیدا کرسکتا هي اور پلہ دار بعض اوقات معطل بیتها رهتا هی اگر پلہ اُٹهانے والے کو فرش بنانے والے کي بنسبت تین چہارم کي قدر کم کام ملے تو سالانہ آمدني برابر کرنے کے واسطے اُسکي في گهنٹہ سہ چند اجرت زیادہ هوني چاهیئے اور آدم اسمتهہ صاحب تصور کرتے هیں کہ پلہ‌دار جو اپنے کام کے غیر مستقل هونے کے باعث سے فکر و تردد میں رهتا هی تو اُسکي پریشاني کے معاوضہ کے واسطے سالانہ اجرت اُسکي اوسط سے زیادہ زیادہ هوني چاهیئے لیکن اس برائي کا عوض اُس محنت کي کمي سے جو اُسکو کرني پڑتي هی زیادہ هو جاتا هی اور اکثر لوگوں کے نزدیک بقدر مناسب سے زیادہ هو جاتا هے کیونکہ هم یہہ یقین کرتے هیں کہ انسان کو کوئي چیز ایسي ناپسندیدہ نہیں جیسے کہ مستقل یا متصل محنت ناپسندیدہ هي جس پیشہ میں متواتر محنت کے نہونے سے جو فرصت ملتي هی وہ فرصت بیکاري کے فکر تردد کا اسقدر زیادہ عوض هوتي هی کہ اُسکي سبب سے اُس پیشہ میں سالانہ اجرت عام اجرت کے اوسط سے گهٹ جاتي هی *

* مگر یہہ بات یاد رهی کہ سرمایہ کے استعمال میں یہہ معاوضہ حاصل نہیں هوتا کیونکہ عموماً کہا جاسکتا هی کہ سرمایہ جو کبهي کبهي غیر بارآور وہ جاتا هی تو سرمایہ والے کو اُس سے کچهہ فائدہ نہیں هوتا اسلیئے یہہ امر ضروري هی کہ جب سرمایہ اسقدر بارآور هووے جس سے فاصل منافع

حاصل ہووے تو کم سے کم عمر بارآوری کے زمانہ کا نقصان پورا ہوسکیگا
چنانچہ مکان بنانے والے کا سرمایہ اکثر اوقات غیر بارآور پڑا رہتا ہی کیونکہ
بعض مقام ایسے ہیں کہ وہاں اُسکے بہت سے گھر سال بھر میں نو مہینے تک
خالی پڑے رہتے ہیں تو ضرور ہی کہ مکان والونکا منافع آبادی کے وقت کا
اُس منافع کی نسبت جب کہ وہ برابر آباد رہیں چوگنا ہونا چاہئیے جس
سے نقصان اُسکا پورا ہوجاوے مصروفیت کے غیر مسلسل ہونے کا اجرت اور
منافع پر ایک اثر یہہ بھی ہوتا ہے کہ اکثر خدمتیں اور حرفیں جنکہ اُنکی
مانگ زیادہ ہوتی ہے ارزاں ہوجاتی ہیں مثلاً ایک ایسا شخص کہ اُسکو روز
روز کام ملتا ہووے اور چار گھنٹہ فی یوم اپنی محنت کے قرار دے اور اُسکے
مقابلہ پر اور لوگ بھی اُسی کار کے موجود ہو جاویں تو جسقدر وہ دو گھنٹہ
کی اجرت اُن لوگوں کے بہوسکی صورت میں طلب کرتا کام ناکام اُنکے
ہونیکی تقدیر پر اسیقدر اجرت چار گھنٹہ کی محنت پر قبول کریگا *

چوتھے اعتبار

آدم اسمتھہ صاحب نے جو اجرت کے مختلف ہونے کا چوتھا سبب
کاریگر کے تھوڑے بہت اعتبار کو قایم کیا ہی یہہ سبب بہت کچھہ دوسرے
سبب یعنی تعلیم کے خرچ میں داخل معلوم ہوتا ہی مگر ہم دیکھتے
ہیں کہ کبھی کبھی لوگ اُن شخصونکا اعتبار کرتے ہیں اور وہ لوگ اُس
اعتبار کے مستحق ہوتے ہیں جنکی تربیت بہت بری حالتوں میں ہوتی ہے
اور تدین ایسے شخصونکا نیک مزاجی کی خصوصیت سے جو قدرت سے اُنکو
عطا ہوئی ظہور پذیر ہوتا ہی اور انعام اُسکا ایسے حالات میں ایک قسم
کا لگان تصور ہونا چاہئیے مگر چونکہ یہہ قاعدہ عام ہی کہ تربیت اخلاق
کا نتیجہ دینی اعتباری ہے اور اس صورت میں دینی اعتباری بھی انسان کے
غیر مادی سرمایہ کا ایسا ہی ایک جزو ہوتی ہی جیسے اُسکے علم اور
ہوشیاری متصور ہونی چاہئیے *

پانچویں کامیابی کا غالب ہونا

آدم اسمتھہ صاحب نے آخر سبب جو مختلف کاموں کے مختلف
معاوضے ملنے کا قایم کیا ہی کامیابی کا غالب ہونا یا نہونا ہی واضح ہو کہ
بعض صورتوں میں کامیابی کا یقینی نہونا مصروفیت کی غیر استقلالی سے
مشابہ ہی مگر چند مثالوں سے مختلف ہونا اُنکا ثابت ہوجاویگا مثلاً

قانون و طبابت کے پیشے بہت غیر مستقل تصور کئیے گئے مگر ظاہر ہی
کہ کامیابی طبیب یا وکیل ہمیشہ سخت مصروف رہتا ہی اور علاوہ اُسکے
ایک آدمی کو اسبات کا یقین ہو سکتا ہی کہ اُسکو ایک معین پیشہ میں
ایک ایک روز کا کام پورا چالیس یا پچاس مرتبہ برس روز میں ملیگا
اور آمدنی اُسکی پرورش سالانہ کے لئیے کافی ہوگی پس ایسے پیشہ میں
باوجود غیر مستقل ہونے کی کامیابی محقق و ثابت ہی *

غیر محقق ہونا کامیابی کا عام محنت کی اجرت پر موثر نہیں ہوتا
اس لئیے کہ کوئی آدمی جب تک اپکو کسی ایسے کام میں جسکی کامیابی
محقق و ثابت نہو مصروف نہیں کرسکتا کہ وہ کسیقدر سرمایہ والا نہو
یا سرمایہ لگانے سے اُسکا معاوضہ حاصل ہونے تک جو زمانہ گذریگا اُسکے
واسطے کافی وافی ذخیرہ رکھتا ہو مگر اُسکا اثر ظاہری اور اصلی نہی
منافع پر بہت بڑا ہوتا ہی *

البتہ علم کامل سے امور اتفاقیہ کا تصور باقی نہیں رہتا لیکن اگر تمام
آدمی اتنی معلومات کافی رکھیں کہ کامیابی کے اتفاقوں کا حساب اچھی طرح
سے کر سکیں اور کوئی غفلت یا مناسب اُسیے ظہور میں نہ آوے اور بزدلی
کا دخل نہو تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ تب بھی کسی کام کی مصروفیت
کے اوسط منافعے اُسکے کامیابی کے غیر محقق ہونے سے بڑہ جاوینگے *

مثلاً جبکہ رقمیں برابر ہوویں تو ظاہر ہی کہ جیتنا جسقدر بھلائی
ہوتا ہی ہارنا اُس سے بہت زیادہ برائی ہوتا ہی اگر دو آدمی بیس بیس
ہزار روپیہ سرمایہ رکھتے ہوں اور ایک روپیہ اوچھالکر دس دس ہزار کی
شرط لگاویں تو جیتنے والیکے سرمایہ میں صرف ایک ثلث کا اضافہ ہوگا
اور ہارنے والیکا آدھا رہ جاویگا لاپلاس صاحب چھبیس فیصدی کا نقصان
شمار کرتے ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ برابر کے جوئیے میں منفعت کی
نسبت مضرت زاید عاید ہوتی ہی مثلاً فرض کیا جاوے کہ ایک کھلاڑی
سو روپیہ کا سرمایہ رکھتا ہو اور اُسمیں پچاس شرط پر † ہیڈر اور ٹیلر کی

† انگریزی میں ہیڈ سر کو اور ٹیل دم کو کہتے ہیں اب انگریزی میں یہہ نام
چت پٹ کے کہیل کا ہی اور وجہہ اُسکی یہہ ہی کہ انگریز روپیہ کو اوچھالا کرتے ہیں
اور روپیہ کے ایک طرف جو بادشاہ کے سر کی تصویر ہوتی ہے اسلیئے اُس جانب کو ہیڈر
کہتے ہیں اور دوسری طرف گلکاری اور سنہ وغیرہ ہوتا ہی اُسکو ٹیلر کہتے ہیں کھیلنے والوں
میں سے ایک شخص ہیڈر کہتا ہے لیتا ہے اور دوسرا شخص ٹیلر کیجانب اپنے فرض کرتا ہے

لگاوے تو بعد اُسکے کہ وہ رر شرط کو جمع کرے کل سرمایہ اُسکا ستاسي باقي رهيگا يعني وہ ستاسي جو جوکھوں سے پاک صاف هيں اُسیقدر سرور اُسکو بخشینگے جسقدر کہ پچاس بے جوکھوں اور پچاس مشروط جنکے جاتے رهنے یا دوچند هو جانے کا امکان هی اُسکو خوسي بخشتے هیں همنے تسلیم کیا کہ یہہ حساب صحیح هی اور جسقدر اگاهي اور هوشیاري همنے فرض کي هی لوگوں میں موجود هی تب بھي کوئي شخص جسکے پاس ایک لاکھہ روپیہ کا سرمایہ هووے پچاس هزار روپیہ هارنے کے امکان سے اُسوقت تک نہیں لگائیگا جب تک کہ اُسکو جسنے اور اپنے پچاس هزار سرمایہ پر مناسب منافع حاصل کرنے کي توقع نہو بلکہ علاوہ اسکے بیرہ هزار روپیہ منافع کي جوکھوں سہنے کے معاوضہ میں اور نہ سمجھہ لیوے *

ذکر اسمات کا کچھہ ضرور نہیں کہ یہہ امر بعد از عقل هي کہ انسان ایسا واقف اور عدل هووے مگر یہہ معلوم هوتا هی کہ کامیابي کے عدم متحقق هونیکي دو قسمیں هیں چنانچہ بعض صورتوں میں خود کام کے ساتھہ اُسمیں جوکھوں لگي رهتي هی اور اُس کام کي کار روائي پر بدرجہ مساوي عود کرتي هی چنانچہ بارود کا بنانا اور محصولي مال کو بلا محصول جمعہ لانا یا لیجانا اُسکي مثالیں هیں اگرچہ تجربہ اور هوشیاري کسقدر جوکھونکو کم کردیتي هی مگر نہایت سے نہایت چالاک محصولي مال کا مخفي لیجانے والا اور عایت سے عایت هوشیار بارود بنانے والا ایک اوسط درجہ کا نقصان اوٹھاتا هی مگر هاں اور کام ایسے هیں کہ جنمیں ایک مرتبہ کامیابي نصیب هوگئي تو وہ مسلسل رهتي هي چنانچہ یہہ امر اکثر کھان کھودنیوالوں کو پیش اتا هی جن جن ملکوں میں کھانیں کھودي جاتي هیں وهاں عموماً یہہ بات مشہور هی کہ کھان کھودنا گویا اپکو برباد کرنا هی مگر کھاں کھودنیوالے ایسے بھي هیں کہ اُنکو کبھي نقصان نہیں هوا اور ایسے هي اعلی درجہ کے پیشوں کي نسبت بھي کہاجاتا هی مگر آدم اسمتھہ صاحب کے فرمانے کے بموجب اُنکو نامتحقق تسلیم کرکر یہہ صاف واضح هوتا هے کہ وہ خرابي جو اُنکے نامتحقق هونے سے پیدا هوتي هے وہ اُن لوگوں کو پیش آتي هے جو خطا کرتے هیں باقي جو لوگ اُن پیشوں میں کامیاب هوے هیں اُنکو مسلسل اور بے جوکھوں آمدني هاتھہ آتي هي غرض کہ نامتحقق هونا اُنکا دائمي هی اور وہ اُس

غلطي سے پيدا ہوتا ہي جو ہر انسان سے اُسوقت سرزد ہوتي ہي جب
وہ اپني لياقتوں ميں حريف کا مقابلہ کرتا ہے اگر امتحان ہونے کے بعد
وہ کمتر نکلے تو اُسکي ناکامي کا کوئي چارہ نہيں اور اگر خلاف اُسکے ظاہر
ہو تو کاميابي اُسکي مستعمل ہي جس کام ميں بالضرور ہميشہ جوکھوں
ہوتي ہي اُس ميں مصروف ہونے والے ايک شخص کي کامیابي يا
ناکاميابي سے اوروں کي کامیابي يا ناکامیابي کا اندازہ ہو جاتا ہي اگر کوئي
پرانا کسان اپنے دائمي تجربوں سے ہمکو آگاہ کرے تو گمان غالب ہي کہ
کاشتکاري کي جوکھوں کا کسيقدر صحيح قياس اُسپر کرسکتے ہيں ليکن اگر
کاميابي کا اندازہ اُن اتفاقي امروں سے جو باب طبابت اور وکالت ميں
حادث ہوتے ہيں دس يا بيس چھي چھي مثالوں سے کيا جاوے تو بڑي
غلطي ميں پڑنے کا قوي احتمال ہي اور اس صورت ميں پہلي قسم کي
غير مستحقي دوسري قسم کي نسبت زيادہ تر صحت کے قريب قريب
اندلوہ کيجاسکتي ہے *

ادم اسمتھہ صاحب نے اِن دو قسموں کي نسبت يہہ بات فرمائي کہ
اُسکا پورا پورا اندازہ نہيں کيا جاتا اور اسي وجہہ سے جوکھوں والے کاموں کا
اوسط منافع نے جوکھوں والے معاملوں کي نسبت تھوڑا ہوتا ہي اور اس
رائے کو ايسے زور شور سے لکھا ہي کہ ہم طول طويل اسحاب اُسکا مناسب
سمجھتے ہيں *

وہ فرماتے ہيں کہ بڑا حصہ انسانوں کا جو اپني لياقتوں پر حد سے
زيادہ قياس کرتا ہي يہہ ايک ايسي قديم خرابي ہي کہ اُسپر ہر زمانہ کے
حکيموں اور اخلاق والوں نے توجہہ کي ہي مگر لوگوں کے اُس بيہودہ
گمان کي جو وہ اپني خوش نصيبي پر کرتے ہيں بہت کم خبر لي ہي
مگر يہہ گمان بہت زيادہ پھيلا ہوا ہے چنانچہ کوئي شخص ايسا نہيں
کہ وہ صحت کامل اور عزم صحيح رکھتا ہو اور اُس بيہودگي سے بالکل
پاک ہو واضح ہو کہ منافع کے امکان کو ہر آدمي کچھہ نکچھہ زيادہ
اندازہ کرتا ہي باقي نقصان کے امکان کو بہت سے آدمي ہلکا سمجھتے
ہيں اور شاذ و نادر کوئي شخص ايسا ہوگا جو صحت کامل اور عزم
صحيح رکھتا ہو وہ نقصان کے امکان کي قدر اُسکي حسب سے زيادہ
قرار دے *

منافع کے امکان کا زیادہ اندازہ کرنا † لاتري میں کامیاب ہونے کي عام رغبت سے دریافت ہو سکتا ہی نہ‌کبھي ایسا ہوا اور نہ آگے کو ہو گا کہ لاتري میں دغل دصل بھو یا اُس میں جو منافع ہوتا ہے وہ اس طرح سے ہو کہ اُس سے ہر ایک کا نقصان بھي پورا ہو جاوے کیونکہ ایسي لاتري سے کسیکو کچھہ فائدہ نہوتا وہ لاتري جو گورنمنت کیطرف سے ہوتي ہی اُس میں حصہ دار ہونے کے لئیے جو تکت ملتے ہیں وہ حقیقت میں اُس قیمت کے نہیں ہوتے جو قیمت حصہ لینے والنکو تکت کي دیني پڑتي ہی مگر پھر بھي وہ تکت پیسگي لگے ہوئے روپیہ پرنیس یا تیس اور کبھي چالیس فیصدي کے حساب سے بازار میں فروخت ہوتے ہیں تکتوں کي اس مانگ کا اصلي باعث ایک بڑي رقم حاصل کرنیکي امید موہوم ہوتي ہی چنانچہ معقول اور سنجیدہ لوگ بھي لاکھہ دو لاکھہ روپیہ کي بڑي رقم حاصل کرنیکے لئیے تھوڑي رقم کا دینا مشکل سے نادانی جانتے ہیں باوجودیکہ وہ لوگ اسبات سے بخوبي واقف ہیں کہ وہ تھوڑي رقم بیس یا تیس فیصدي اُس موہوم رقم کي مالیت سے زیادہ مالیت رکھتي ہی اگرچہ اُس لاتري میں جس میں دو سو روپیہ سے زیادہ رقم مرحوم نہیں ہوتي اور صورتوں کے اعتبار سے گورنمنت کي لاتري کي نسبت بہت کم دغل دصل ہوتا ہی مگر اُسکے تکتوں کے اسقدر خریدار نہیں ہوتے بعض بعض لوگ اسبات کے خیال سے کہ کسي بڑي رقم کے حاصل کرنیکا بہتر موقع ہاتھہ آوے کبھي کبھي بہت سے تکت خرید کرتے ہیں اور بعضی چھوتے چھوتے حصوں کے اور بھي زیادہ تکت خرید کرلیتے ہیں مگر اس سے زیادہ کوئي مسئلہ حساب کا صحیح نہیں کہ جسقدر زیادہ خریدو گے اُسقدر زیادہ غالب ہی کہ نقصان اُتھاؤ گے اور اگر کل خریدو گے تو کوئي فائدہ نہیں اور جسقدر تمہارے تکتوں کي تعداد زیادہ ہوگي اُسقدر اس مسئلہ کي صحت زیادہ ہو جاویگي *

یہہ بات کہ نقصان کا امکان اکثر ہلکا سمجھا جاتا ہی اور اُسکا اندازہ اُسکي حقیقت سے زیادہ نہیں کیا جاتا بیمہ والوں کے متوسط منافع سے

† لاتري فواید عظیم کے ایسے تقسیم کرنے کو کہتے ہیں جو اتفاق اور تقدیر سے حاصل ہوسکیں چتھیاں ڈالنا اس قسم کا خاص کام ہے جسمیں ایک بڑے فائدہ کو بہت سے حصوں میں تقسیم کردیتي ہیں مگر قسمت اور اتفاق سے وہ ایک حصہ دار کو حاصل ہو جاتا ہی *

ظاہر ہوتی ہی بیمہ کرنے کے واسطے عام اس سے کہ وہ آتش زدگی کی بابت ہو یا غرق سمندر کی حیثیت سے ہووے بیمہ کی عام شرح اسقدر ہونی چاہئیے جو عام نقصانوں کے معاوضہ اور مصارف انتظام اور اسقدر منافع کے واسطے کافی ہو جسقدر کہ بیمہ کرنے والوں کے سرمایہ کے برابر سرمایہ سے جو کسی عام پیشے میں لگایا جاتا ہی حاصل ہوسکتا ہی اور جو شخص ایسی شرح سے کچھہ زیادہ ادا نہیں کرتا تو یہہ ظاہر ہی کہ وہ جوکہوں کی اصلی مالیت سے کچھہ زیادہ یا کم سے کم ایسی قیمت سے زیادہ ادا نہیں کرتا جس سے معقول طریقہ سے بیمہ کرنے کی توقع کرسکے اگرچہ بہت لوگوں نے تہوڑا تہوڑا روپیہ بیمہ کے ذریعہ سے پیدا کیا مگر ایسے لوگ بہت تہوڑے ہیں کہ اُنکو اُسکے ذریعہ سے بہت روپیہ ہاتھہ آیا ہو اور اسی لحاظ سے یہہ بات ظاہر معلوم ہوتی ہی کہ نفع نقصان کی جانچ تول اس پیشہ میں اور عام پیشوں کی نسبت جنکی بدولت بہت لوگ بہت سا روپیہ پیدا کرتے ہیں زیادہ اچھی نہیں ہوتی اور باوجود اسکے کہ بیمہ کی شرح بہت کم ہوتی ہی تسپر بھی لوگ اُس سے رو گردانی کرتے ہیں اگر تمام سلطنت کا اوسط لیا جاوے تو متحملہ بیس گہروں کے اونیس بلکہ سومیں ننانوے گہر آتش زدگی کا بیمہ نہیں رکھتے اور اسلئیے کہ سمندر کی جوکہوں اکثر لوگوں کے نزدیک زیادہ خطر ناک ہی تو بیمہ شدہ جہازوں کی تعداد غیر بیمہ شدہ جہازوں کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہی مگر باوصف اسکے بھی بہت سے جہاز ہر موسم میں بلکہ لڑائی کے وقتوں میں بلا بیمہ چلتے ہیں اور یہہ کام اُنکا بعض اوقات حماقت نہیں جب کسی بڑی کمپنی بلکہ بڑے تاجر کے بیس تیس جہاز سمندر میں چلتے ہوں تو وہ گویا ایک دوسرے کا بیمہ کرسکتے ہیں یعنی حفاظت کرسکتے ہیں اُن سب کا بیمہ نہونے سے جو رقم بچے گی وہ تمام نقصانات ممکن الوقوع کا معاوضہ کرسکتی ہی بلکہ کسیقدر بچ بھی رہیگی مگر بہت سی صورتوں میں گہروں کی طرح جہازوں کے بیمہ کرانے سے غفلت کرنا اس عمدہ خیال کا نتیجہ نہیں ہوتا بلکہ اندہا دہندی اور جوکہوں کے بیہودہ سمجھنے کا نتیجہ ہوتی ہی منافع کی معمولی شرح ہمیشہ جوکہونکی ساتھہ زیادہ ہوتی ہی مگر یہہ امر واضح نہیں ہوتا کہ وہ اُسکی مناسبت سے زیادہ ہوتی ہی یا اسقدر کہ نقصان کا پورا معاوضہ کرسکے پیشوں میں

جسقدر جوکہوں کی زیادتی ہوتی ہی اُسقدر لوگوں کے دوالے نکلتے ہیں تمام پیشوں میں نہایت جوکہوں کا پیشہ مال محصولی کا بلا اداے محصول کے لیجانا تصور کیا گیا اگرچہ کامیابی کی صورت میں نفع بھی غایت درجہ کا ہی مگر اُسمیں دوالا نکلنا بھی یقینی ہی خواہ مخواہ کامیابی کی توقع اس پیشہ میں بھی ویسی ہی ہوتی ہی جیسیکہ اور موقعوں میں بھی لوگ اندھا دھندی سے کرلیتے ہیں اور یہی امید اسقدر لوگوں کو دھوکہ دیکر ایسے جوکہوں کے پیشوںمیں پھنساتی ہی کہ باہمی بحث و حرص سے منافع اُنکا اُس مقدار سے گھٹ جاتا ہی جو جوکہوں کے معاوضہ کیواسطے کافی ہو نقصان کے پورے معاوضہ کے لیئے یہہ امر ضروری ہی کہ سرمایوں کے معمولی منافعوں سے معمولی اضافی اُنکے بہت زیادہ ہوں اور ایسے نہوں کہ صرف اُن نقصانوں کا ہی تدارک کرسکیں جو کبھی کبھی واقع ہوتے ہیں بلکہ پیشہ کرنیوالوں کو ایسا بالائی منافع بچے جیسا بیمہ کرنیوالوں کو بچتا ہی لیکن اگر ان سب باتوں کے لیئے سرمایہ کے عام معاوضے کفایت کریں تو اکثروں کے دوالے ان پیشوں میں بھی اکثر نہ نکلینگے جیسے کہ اور پیشوں میں اکثر نہیں نکلتے انتہی *

اس سے کچھہ بحث نہیں کہ ادم اسمتھہ صاحب کے نتیجے نکالے خود صحیح ہیں یا غلط مگر اتنی بات محقق ہی کہ جو صورتیں اُنہوں نے قایم کی ہیں وہ نتیجے اُسسے پیدا نہیں ہوتے کیونکہ بڑے منافع کے پیشوں میں بھی اکثر دوالے نکل سکتے ہیں چنانچہ ہم فرض کرتے ہیں کہ دس سوداگر ایک ایک لاکھہ روپیہ کا سرمایہ ایک برس کے واسطے ایک ایسے پیشہ میں لگاویں جو نہایت بے جوکہوں مشہور و معروف ہووے اور اور دس سوداگر اُسیقدر سرمایہ اُسیقدر مدت کے واسطے ایک جوکہوں والے پیشہ میں صرف کریں اور ہم ایسی دقت رکھنے والے پیشوں میں اوسط شرح منافع کی دس روپیہ فیصدی ٹھہراویں تو وہ دس لاکھہ روپیہ کا سرمایہ جو بے جوکہوں پیشہ میں لگایا گیا آخر سال پر گیارہ لاکھہ روپیہ ہوجاوے گا مگر اُسی مناسبت سے وہ کام میں لگا رہیگا جیسے کہ پہلے تھا اور وہ سرمایہ جو جوکہوں والے پیشہ میں لگایا گیا اگر وہ بھی سال کے آخر میں گیارہ لاکھہ روپیہ ہوجاوے تو یہہ صاف ظاہر ہی کہ ہر پیشہ میں نفع برابر ہوتا ہی اگرچہ سرمایہ کے مختلف طور سے

لگنے میں بعضے اُنمیں سے برباد ہوجاتے اور بعضے نہال ہوجاتے اس لئے کہ یہہ امر ممکن ہی کہ دو کا بالکل مال متاع برباد ہوجاتا اور دوسرے دو کا دوچند ہوجاتا اب اگر جوکہوں والے پیشہ کا سرمایہ آخر سال پر دس لاکہہ سے بارہ لاکہہ ہوجاوے تو یہہ امر صاف واضح ہی کہ جوکہوں والا پیشہ بے جوکہوں والے کی نسبت دوگنے نفع کا سبب ہوا اگرچہ وہ کل منافع دسوں میں سے دو یا تین یا ایک ہی شخص کو نصیب ہو اور باقی شریکوںکا دوالا نکل جائے *

بیمہ کی مثال اس سے بہی زیادہ بدڈہنگی بعربر ہی کیونکہ اُسکے تمام مراتب سے ایسے نتیجے پیدا ہوتے ہیں جو آدم اسمتہہ صاحب کے نتیجے سے بالکل مخالف ہیں ہم کہتے ہیں کہ بیمہ ایک نہایت بے جوکہوں پیشوں میں سے ہی اگر اُسمیں منافع متوسط ہی تو اُسکے متوسط ہونے کی وجہہ صرف وہ آپس کی زیادہ بحث و حرص لوگوں کی ہی جو اُنکے کرنے میں اُسکے بے جوکہوں ہونیکے باعث سے ہوتی ہے جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ جوکہوں والے پیشوںمیں بڑے منافع حاصل ہوے ہیں اور نہ یہہ کہنا درست ہی کہ اکثر آدمی جوکہوں کوحقیر و خفیف سمجھہ کر ایک متوسط شرح بیمہ کی بے جوکہوں ہوجانے پر ادا کرنے سے احتراز کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ جوکہوںکا اسقدر اندیشہ کرتے ہیں کہ اُس سے بچنے کے لیئے بہت ناواجب شرح دینے پر بہی راضی ہوتے ہیں آدم اسمتہہ صاحب کے قول کے موافق بیمہ والوں کو اتنا لینا چاہیئے کہ جوکہوں کی مالیت کے علاوہ مصارف اہتمام اور منافع معمولی کو کافی وافی ہووے چنانچہ آتش زدگی کے بیمہ عام میں † ایک شلنگ چہہ پنس فیصدی پونڈ لیا جاتا ہی منجملہ اُنکے چہہ پنس مصارف اور منافع میں محسوب ہوتے ہیں تو ایک شلنگ جوکہوں کی مالیت سمجہا جاتا ہی مگر بیمہ کرانے والیکو تین شلنگ فیصدی پونڈ سرکار میں داخل کرنے پڑتے ہیں اور اس صورت میں بیمہ کا کل خرچ جو چار شلنگ چہہ پنس فیصدی پونڈ پڑ ہوتا ہی وہ جوکہوں کی مالیت سے پچگنا ہوتا ہی باوجود اس بڑی شرح کے ہمکو یقین ہے

---

† ایک پونڈ برابر دس روپیہ کے اور ایک شلنگ برابر اٹہہ آنہ کے اور چہہ پنس برابر چار آنہ کے ہوتے ہیں *

که اچھے گھروں میں سے متحمله سو گھروں کے ایک گھر بھي ایسا ہوگا که اُسکا بیمه ہو اس سے صاف ظاہر ھی که لوگ جوکھوں سے اسقدر ڈرتے ھیں که اپنے حفظ و حراست کے واسطے جوکھوں کي پچگني قیمت دیني گوارا کرتے ھیں *

ھمکو اسباب پر بھي شک ھوتا ھی که بڑے فائدوں کي توقع یا بڑے نقصانوں کے اندیشه کا اثر طبیعت پر زیادہ ھوتا ھی جس سے یہه لازم آتا ھی که لوگ بڑے فائدوں کے امکان یا بڑے نقصانوں سے محفوظ رھنے کے یقین کو اصلي مالیت سے زیادہ تر روپیه صرف کرکے خریدنے کو طیار ھوتے ھیں اور یہه بات اُن باتوں کے ملاحظه سے جو بیمه اور لاٹري کي نسبت بیان کي گئیں بخوبي ثابت ھوتي ھی تھوڑے ھي دن ھوئے که انگریزي سلطنت کي طرف سے جو لاٹري ھوئي اُس سے بڑا ثبوت اس امر کا حاصل ھی که لوگ امکان حصول فواید عظیم کا اندازہ اُن دنوں کي لاٹري کي نسبت جسکو آدم اسمتھه صاحب نے مشاھدہ کیا تھا بہت زیادہ کرتے ھیں اور ھمیشه ٹکٹوں کي اصلي مالیت بحساب فی ٹکٹ دس پونڈ کے معیّن رھي اور ھر ٹکٹ دس پونڈ کا ھمیشه ایک ایسي رقم تھا جو تمام حاصل ھونے والي رقموں کے مجموعه کے برابر تھا اور ھر ٹکٹ کي اوسط قیمت اکیس پونڈ سے چوبیس پونڈ تک تھي اس صورت میں بیس یا تیس فیصدي کي جگهه اپني توقع کي مالیت کي نسبت سو فیصدي سے زیادہ زیادہ ادا کیئے جسطرح که وہ بیمه کے معاملوں میں پانسو فیصدي کے قریب قریب اپني جوکھوں کي مالیت سے زیادہ ادا کرتے ھیں معلوم ھوتا ھی که ٹکٹ کے خریداروں نے چوبیس پونڈ اور بیس ھزار پونڈ کي نسبت کو دیکھا اور چوبیس پونڈ اور بیس ھزار پونڈ کے حصول کے دو ھزاروں امکان کے درمیان میں کوئي نسبت ندیکھي یعني یہه نہیں سوچا که چوبیس پونڈ دینے سے دو ھزار ٹکٹ داروں میں ھمکو حاصل ھونے کا امکان دو ھزاروں ھوگا جیسے که وہ لوگ اپنے گھروں کا بیمه کرنے میں دو پونڈ اور پانچ شلنگ کا مقابله ایک ھزار پونڈ کے کھونے کے امکان کے دو ھزارویں حصه سے کرنے کي بجاے ایک ھزار پونڈ سے کرتے ھیں آدم اسمتھ صاحب نے یہه بات ٹھیک لکھي ھی که اگر ادا کي ھوئي رقم اور حاصل ھونے والي رقم کے درمیان میں تبدیلي انجاے تو اگرچه سودا زیادہ منفعت

هو جاویگا مگر خریداروں کي کثرت بہت گھٹ جاویگي کوئي شخص آدھی ٹکٹوں کو بھي ٹکٹ بارہ پونڈ کي قیمت سے بھي خرید نہیں کریگا کیونکہ وہ دریافت کرلیگا کہ امکان حصول دو لاکھہ پونڈ کے لیئے ایک لاکھہ بارہ ہزار پونڈوں کا ادا کرنا کسقدر لغو و بیہودہ هی لیکن اگر گورنمنٹ کي طرف سے لاٹري هو تو ہزاروں آدمیوں سے اس قسم کي حماقت دوگني تگني ظہور میں آویگي علی‌هذالقیاس اگر فی سال دو ہزار میں سے ایک گھر کے جلنے کے بجائے جسکو هم زمانہ حال کا اوسط سمجھتے هیں دس گھروں میں سے ایک گھر جلنے لگی اور بیمہ کا خرچ جو سالانہ ادا کیا جاتا هی بائیس پونڈ اور دس شلنگ بصدي هو جاوے تو بلاشبہہ بیمہ گھٹ جاویگا اگرچہ بیمہ کي شرح حال کي نسبت دو چند مفید هوگي *

جن کاموں میں تھوڑے هي خرچ سے بڑے معاوضہ کا امکان هووے وہ لاٹري کي سي خاصیت رکھتے هیں اور گمان کیا جاسکتا هی کہ اُن کاموں میں لوگوں کي باهمي بحث و حرص اسقدر امکان کي اصلي مالیت کي مناسبت سے نہیں هوتي جسقدر اُس ممکن معاوضہ کي زیادتي سے هوتي هے جو اُس خرچ کو منہا کرنے کے بعد باقي رهتي هے اگر یہہ زیادتي بہت بڑي هووے تو گمان کیا جاسکتا هی کہ مقابلہ کرنے والوں کي تعداد کثیر جو فائدہ عظیم کي تعداد کی مناسبت سے هو هر شخص کے امکان حصول کو اسقدر گھٹائے گي کہ اُن کاموں میں انجام کار منافع باقي نہ رهیگا واضح هو کہ انگلستان میں گرجے میں داخل هونا اور فوج میں بھرتي هونا اور وکالت اسي قسم کے کام هیں کہ اُن میں ایسے عظیم فائدے هوتے هیں کہ انسان کي هر خواهش کو بدرجہ غایت پورا کرسکتے هیں. اور جیسا کہ بیان هو چکا هی اُن کے حاصل کرنے کے لیئے اُن لوگوں کو جو کسي شریف شخص سے تعلیم پاچکے هوں کچھہ تھوڑا هي سا اور خرچ کرنا ضرور هوتا هی چنانچہ گرجے میں داخل هونے اور سپاہ میں بھرتي هونے کے لیئے تو کچھہ بھي اور درکار نہیں لیکن وکالت کے پیشہ میں پندرہ سو پونڈ کے قریب شاید اور مطلوب هوں ایسي صورتوں میں اگر وکیلوں کي تعداد برسوں کي تحصیل علم کي ضرورت سے کبھي نہ بڑھي اور گرجے اور بحري فوجوں کے مواجب اُن بخششوں سے برقرار رهتے

اُنکے استعمال کے واسطے مقرر و مخصوص هیں تو همکو کچھہ شک شبهہ نہیں کہ ان پیشوں میں آپس کي بحث و حرص اُنکے اوسط منافع کو اسقدر سے بھي زیادہ گھٹادیتي جسقدر کہ وہ آج کل هی اگر هم ایسي تحریریں سنیں کہ پادریوں کے تمام مواجب جو برابر نہیں هیں اُنکو برابر کرنا بلکہ کم کرنا قرین مصلحت هی اگرچہ ظاهر یہہ معلوم هوتا هے کہ بیس هزار پونڈ ایک ارک بشپ کو ایسے کام کے لیئے سالانہ دینا جو ایک گرجے کے آباد علاقہ کے پادري کے کام سے جو سو پونڈ سالانہ پاتا هی مقدار میں کم هی روپیہ کا مفت ضایع کرنا هے لیکن مقصود اپنا اگر یہہ بات هو کہ ایک ایسا پادري نہایت سستے داموں هاتھہ آوے جسکي تعلیم و تربیت میں بہت سا روپیہ صرف هوا هو تو وہ مقصود بڑے بڑے مواجب کے گھٹانے سے حاصل نہوگا بلکہ بڑھانے سے هاتھہ آویگا اگر انگلستان کے بشپوں کے علاقونکي آمدني اکھٹي کیجاوے تو ایک لاکھہ پچاس هزار پونڈ سالانہ سے کچھہ کم هوتي هی اور اس رقم کو اگر دس هزار پادریوں پر تقسیم کیا جاوے تو هر پادریکا مواجب پندرہ پونڈ کے قدر بڑہ جاویگا کوئي آدمي یہہ یقین کرسکتا هی کہ اُس تبدیل سے پادریوں کي دنیوي خواهشیں نہیں گھٹینگي کوئي چیز اتني گراں نہیں بکتي جیسي کہ وہ شی جسکو نہایت عمدہ سوچي هوئي لاٹري کي ترتیب سے بیچا جاتا هی اگر هم یہہ چاهیں کہ تنخواهیں گراں قیمت کو فروخت هوں یعني بڑي کارگذاري اور بڑي لیاقت جہانتک کہ ممکن الوقوع هی همکو تھوڑي تنخواہ میں حاصل هو تو عمدہ ذریعہ اُسکا یہہ هی کہ بیش قرار مواجبونکی تقرر سے لوگوں کے شوق کو بھڑکاویں اور ایک یا دو شخصوں کو تقرر واجب سے بہت زیادہ عنایت فرماویں تاکہ هزاروں شخص اپني اپني خدمتونکو هماري هاتھہ آدھي قیمت پر فروخت کریں *

* یہہ سنا هی کہ ایکمرتبہ روم میں یہہ بات تجویز هوئي کہ بڑے گنبد کي تعمیر کا نہایت سہل طریقہ یہہ هی کہ ایک قالب مٹي کا اُس گنبد مطلوب کي شکل کا درست کیا جاوے اور اُسپر تعمیر شروع کیجاوے مگر گنبد بنجانے کے بعد مٹي کے نکالنے کا خرچ بہت بڑا معلوم هوا تو اُسي قاعدہ پر یہہ تجویز هوئي کہ اُس مٹي میں قالب بناتے وقت تھوڑا تھوڑا روپیہ پیسے اُسي قدر اُس مالیت کے جو اُن مزدوروں

کي نصف اجرت کے واسطے کافي وافي هو جو مزدوري ليکر اُسکو نکالنے ملائے جاويں اور بعد اُسکے لوگونکو بلا اداے اجرت اُسکے اُٹھا لیجانیکي اجازت ديجاوے چنانچه بطور مذکور سے گمان کیا گیا تھا که بہت سے لوگ اُس مٹي کے نکالنے کے لیئے جمع هونگے اگرچه حقیقت میں محنت اُنکي آدھي اجرت پر حاصل هوگي *

هم راے اپني ظاهر کرچکے هیں که وکالت کے پیشه میں گرجے کي نسبت آمدني زیاده هی اور اس تفاوت کا سبب هم یهه قایم کرتے هیں که وکالت میں گرجے کي نسبت لاٹري کي خاصیت کم هے اور پہلے بهي هم بیان کرچکے هیں که خرچ اُسمیں زیاده اور فواید عظیم اُسمیں تھوڑے هوتے هیں اور جس پیشه میں فواید عظیم نہایت تھوڑے هوتے هیں اور لاٹري اُس میں بکثرت جاتي رهتي هے تو خرچ اُسکا نہایت بڑا هو جاتا هی اُس پیشه میں آمدني بہت اچھي هوتي هے جیسے مدرسي کا پیشه هے غالباً چندسرمایه ایسے هونگے جنکے کل مجموع سے ایسے منفقق اور بڑے منافع کي رقم ملتي هوگي *

تجارت کے بعض بعض معامله ایسے هیں که وه لاٹري کي خاصیت رکھتے هیں چنانچه تجارت کي کمپنیوں کے وه حصے اسي قسم کے تھے جیسے تجارت میں جماقت کا بازار سنه ۱۷۲۰ اور سنه ۱۷۲۵ع میں گرم هوا منجمله ان هزاروں آدمیوں کے جو ملک پیرو اور چلي اور رایوپلاٹا اور کولمبیا اور میکسیکوکي کمپنیوں کے حصے خریدنے پر جھک پڑے کیئے آدمي ایسے تھے که اُنہوں نے تحقیق اور تفتیش تو درکنار تحقیق کا اراده بلکه خیال بھي نہ کیا هو که جس کمپني کے هم لوگ شریک هوتے هیں اُسکي کامیابي بھي غالب هی یا نہیں هاں جو کچھه وه علم رکھتے تھے وه صرف اسقدر تھا که ریل ڈیل موںٹ کي کمپني کے حصے جو ستر ستر پونڈ کو خریدے گئي وه اب باره باره سو پونڈوں کو فروخت هوتے هیں تو اُنہوں نے اور کمپنیوں کے کئي کئي حصے اسي نظر سے خرید لیئے که اگر کامیابي هوئي تو اُنکو هزار فیصدیکا منافع حاصل هوسکتي هی اور اگر ناکامیابي هوئي تو صرف سو دو سو پونڈ کا نقصان هوگا *

مگر عموماً یهه کہا جاتا هی که تجارت کے ایسے معاملے جسمیں بہت جلد بڑے فائدے حاصل هوتے هیں لاٹري کي خاصیت رکھنے کي نسبت زیاده تر معمولي جرئے میں داخل کئے جاتے هیں نقصان ممکن الوقوع اکثر

ممکن الوقوع آمدنی کی برابر یا اُس سے زاید ہوتا ہے اور عموماً زیادتی کی مناسبت ہم بیان کرچکے ہیں کہ جو ناواجب امیدیں یا ناواجب اندیشے بڑی آمدنی یا بڑے نقصان کے امکان سے پیدا ہوتے ہیں ان اُنکو ایسا سمجھنا چاہیئے کہ وہ دونوں باہم تل رہے ہیں اور آدم اسمتھ صاحب کے اس مسئلہ کے ظہور کا سامان کرتے ہیں کہ لوگ اپنی خوش نصیبی پر بیہودہ گمان رکھتے ہیں اگر آدم اسمتھ صاحب کی راے صحیح و درست ہووے یعنی ہر شخص اپنی تندرستی اور عزم درست میں اسیر مائل ہو کہ غلطی سے امکانوں اور اتفاقوں کا حساب اپنے حسب مدعا کرے تو یہہ لازم ہوگا کہ اُن تجارتوں میں جنمیں بڑی جوکھوں کے اندیشہ سے بڑے فائدہ کی توقع ہوتی ہی لوگ اسقدر بحث و حرص کرنے لگتے ہیں کہ اگر اُن میں منافع بالکل معدوم نہیں ہو جاتا تو اور معمولی معاملوں کی نسبت بہت کم رہ جاتا ہے اور ہمکو بھی یہی یقین ہے مثلاً کہاں کا کھودنا اور سرکاری ہنڈوں یعنی نوٹوں کے خرید فروخت کرنے کا معاملہ کرنا سرمایہ کے ایسے کام ہیں جنمیں بالکل بربادی کی جوکھوں کے ساتھہ عظیم الشان کامیابی کی توقع ہوتی ہی پہلا معاملہ یعنی کہاں کھودنا مشہور ہی کہ معمولی اوسط منافع سے کم ہی اُسمیں حاصل نہیں ہوتا بلکہ کل مجموعہ منافع کا اتنا بھی نہیں ہوتا کہ نقصان کے مجموعہ کا کچھہ بھی علاج کرسکے علم اور محنت اور سرمایہ اور کامیابی کے اور تمام لوازم مقام کارنوال کے ایک ضلع میں جو نہایت زرخیز معدنی ضلع ہی لگائے جاتے ہیں اور پھر بھی یہہ گمان کیا جاتا ہی کہ اُس تانبے اور ٹین کی مجموعی قیمت جو ہر سال وہاں سے نکلتا ہی اُن مصارف کی برابر نہیں ہوتی جو اُنکے نکالنے میں صرف ہوتے ہیں مگر چند سرمایہ والوں کو بہت سی دولت حاصل ہوجاتی ہی اور اُنکی دولتمندی اور کامیابی اوروںکے نقصان بلکہ بربادی کا باعث ہوتی ہی

سرکاری ہنڈیوں کی تجارت میں اگر کچھہ خرچ بھی نکرنا پڑے تب بھی حساب کی روسے ثابت ہی کہ کل مجموعہ تجارت میں کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا اسلیئے کہ جو کچھہ ایک ذریعہ سے حاصل ہوتا ہی وہ دوسرے ذریعہ سے ضایع ہوجاتا ہی لیکن یہہ تجارت بہت بڑے خرچ کے ساتھہ جاری ہی ہر سوپونڈ کے قدر کے انتقال پر دو شلنگ

چھہ پنس کمیشن دیتا هی اور جو آدمی خرید و فروخت آٹھہ لاکھہ پونڈ کے مٹّوں کی سالانہ کرتا هی اور یہہ رقم اُن لوگوں کے نزدیک کچھہ بڑی نہیں جو رات دن ان مٹّوں کی تجارت کرتے هیں تو اُسکو هرسال ایک هزار پونڈ سالانہ کمیشن کے بمصداق دینے پڑتے هیں اور فرض کرو کہ وہ شخص اوسط کامیابی سے تجارت کرتا هی مگر یہہ هزار پونڈ سالانہ نقصان اُسکا ظاهر هی *

بہر حال اگر هم کچھہ بھی انسانوں کے اُس بھروسہ کے ساتھہ منسوب کریں جو اُنکو اپنی بر توحوش نصیبی پر حاصل هی تو بہت کچھہ اُس بھروسے سے نسبت کرتے هیں جو اُنکو اپنی بہتر قابلیت پر هوتا هی اور یہہ اعتماد ایسا هی کہ اگر عام هوتا تو اُس سے بھی ایسے هی اتفاقوں اور اسقاطوں کی حسب مدعا اپنے غلط شماری هوتی جسسے پہلے سے هوتی هی مگر بسبب ظاهر یہہ اعتماد جو هرخاص کام میں نامعقول نہیں هوتا تو پہلے کی نسبت زیادہ قوی اور عام هی*

منجملہ سرمایہ کے اُن کاموں کے جنکی کامیابی محقق نہیں هوتی تیسرے اور آخر قسم کے وہ کام هیں جو لاٹری کے بالکل خلاف هیں یعنی وہ کہ اُنمیں همیشہ فائدا تھوڑا هوتا هی مگر قریب یقین کے هوتا هی اور نقصان بڑا هوتا هی مگر وقوع اُسکا بعید هوتا هی *

اگر همارا قیاس صحیح هو تو اس بڑے نقصان کے بعید امکان کو عموماً عظیم‌الشان سمجھنا ضرور هوتا هی اور جو سرمایہ والا اُسکو گوارا کرتا هی تو یہہ لازم هی کہ اُس منافع کے علاوہ جس سے وہ اپنے کاروبار کے بے جوکھوں هونے کی حالت میں راضی هوتا هے پہلے تو بدرجہ اوسط اُسکو ایک ایسا زاید منافع ملنا چاهئے جو اُسکی جوکھوں کی برابر هووے اور دوسرے ایک اور منافع جو اُسکے اندیشہ اور [illegible] کا عوض هو [illegible] کی اُس زیادتی کا عوض هو جو نقصان کی حالت میں [illegible] کامیابی کی حالت کے فائدہ پر غلبہ رکھتی هی اور تیسرے علاوہ اُس کے ایک اور منافع [illegible] اُسکا [illegible] هی جو [illegible] اندیشہ اور خوف کا عوض هو جو وہ [illegible] کامیابی کی [illegible] اندیشی سے کرتا هی *

اب [illegible] کہ [illegible] تیسرے قسم میں وہ سب کام سرمایہ کے داخل هیں جنکو بڑے نقصان [illegible] تیر کرنے کے لیئے عموماً بے جوکھوں [illegible]

کھتے ھیں جو سوداگر یا کارخانہ دار اپني ذات کو محفوظ رکھنا چاھے تو یہہ بات اُسکو لازم ھی کہ بڑے فائدہ کی توقع کسي ایک کام سے نکرے مگر سرمایہ کا کوئي بارآور کام بالکل بے جوکھوں نہیں ھوسکتا البتہ ممکن ھی کہ ایک سرمایہ والا کسي ایسے شخص کو جو کسي کام میں سرمایہ لگانا چاھے سرمایہ اپنا قرض دے اور بحسب قانون اُس سے ضمانت لیوے اور وہ ضمانت قرضہ سے اتني زیادہ ھووے کہ وہ قرضہ بے جوکھوں سمجھا جاوے مگر یہہ بات ضرور ھی کہ اگر وہ سرمایہ کسي تجارت میں لگایا جاوے تو وہ بلاشبہہ جوکھوں میں رھیگا کیونکہ وہ قرض میں لگا رھیگا اور گماشتوں پر بھروسا کیا جاویگا اور ھر طرحکي احتیاط اور دور اندیشي عمل میں آنے کے بعد ممکن ھے کہ ایک بڑے بارآوري کے موسم یا مقدار حصول کے کسي غیر متوقع ذریعہ کے پیدا ھونے یا غیر ملکي اور ملکي انتظاموں میں دفعتا تبدیلي آنے یا تجارت کے کاموں میں کھلبلي پڑنے سے نہایت عمدہ تدبیروں کے کاموںمیں بربادي پیش آوے کسي بیوپاري کو اسبات کا یقین نہیں ھوسکتا کہ دس برس گذرنے پر اُسکا دیوالا نہ نکلیگا اگر ھمارا قول راست ھی تو اس نقصان عظیم کي جوکھوں کا معاوضہ جسکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے فائدے کي توقع ہو تو اُس نقصان کي مالیت سے کسیقدر زیادہ مالیت کا منافع ھونا ضرور ھی جسطرح کہ بڑے فائدہ کے امکان کو جسکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے نقصان کا خوف نہیں ھوتا اُس منفعت کي مالیت سے زیادہ مالیت پر خرید لیتے ھیں اور جو کہ بہ نسبت اُسي معاوضہ کے جو بالکل بے جوکھوں والے کام میں بشرطیکہ کوئي ایسا کام ھووے ھوتا پچھلي قسم کے کاموں میں جسطرح سے تھوڑا معاوضہ ھوتا ھی اُسي طرح سے پہلے قسم کے کاموں میں زیادہ اوسط معاوضہ ھوتا ھے *

اجرتوں اور منافعوں کے اختلافوں کا بیان جو سرمایہ اور محنت کے ایک کام سے دوسرے کام میں منتقل کرنے کي مشکل سے واقع ھوتي ھیں

یہ واضح ھوا کہ اجرتوں کے برابر ہونا اور منافعوں کا اختلاف جسپر ابتک گفتگو کي گئي ایسے سببوں سے واقع ھوتا ھی جو خود اُن کاموں

کي ذات میں هوتي هيں جن کي بحث هوچکي اور عموماً هم يهه بات کهتے هيں که وه اختلاف اُس حالت میں بهي موجود رهيں اگر ايک کام کو دوسرے کام سے جب جي چاهتا بدل‌ليتے مگر ايسے بڑے بڑے اختلاف موجود هيں جنکا جواب اُن صورتوں میں سے کسي صورت سے نهيں هوسکتا جنکي روسے لوگ ايک کام کو دوسرے کام پر ترجيح ديتے هيں اور اسي واسطے وه صرف اُن مشکلوں کي وجهه سے جو محنتي اور سرمايه والوں کو اُنکے کاموں کے بدلے میں پيش آتي هيں جاري رهتي هيں *

جس مشکل سے ايک پيشه سے دوسرے پيشه میں محنت منتقل کيجاتي هي ايک بڑے درجه کي ترقي يافته حالت کے لئے بڑي برائي هے اور وجود اُس مشکل کا تقسيم محنت کي مناسبت سے هوتا هي هرشخص ايک وحشي حالت میں هر کام کے کرنے کي برابر لياقت رکهتا هي اور هر ايک کام کرليتا هي مگر ترقي کي ترقي میں دونوں سے وه ميدان روز بروز تنگ هوتا جاتا هي جسمیں کوئي خاص شخص اپني اپکو منفعت کے ساتهه مصروف کر سکتا هي اول يهه که جن کاموں میں وه مصروف هوتا هي وه دمبدم تهوڑے هوتے جاتے هيں چنانچه آدم اسمتهه صاحب بيان کرتے هيں که گهنڈي‌دار سوئي کے کارخانه میں ايک آدمي تو تارکشي کرتا هي اور دوسرا اُسکو سيدها کرتا هي اور تيسرا اُسکو کاٹتا هي اور چوتها نوک نکالتا هي اور پانچواں اُسپر گهنڈي چڑهانے کے واسطے اُسکے سرے کو رگڑتا هے اور گهنڈي بنانے میں دو يا تين کام جدے جدے کرنے کےبعد اُسکو سوئي پر قايم کرنا ايک علحده کام هي اور جلا دينا سوئي کا ايک اور کام هي اور بعد اُسکے اُنکو کاغذ میں لگانا بهي بجاے خود خاص کام هے غرضکه ايک سوئي کے بنانے میں قريب اٹهاره جدے جدے کاموں کے کرنے پڑتے هيں اتنهي پيش بڑے کارخانوں میں [illegible] آدمي ايک کام کرتا هي اور کاموں میں وه ناتجربه کار هوتا هي *

دوسرے يهه که جدے جدے کام کے کاريگروں کو اپنے اپنے خاص کام میں [illegible] محنت کے باعث سے جو کمال حاصل هوتا هي وه اسباب کا مانع هي [illegible] وه دوسرے کام جسکو اُنهوں نے نهيں سيکها وه اُسيے هوسکے اگرچه وه درجه [illegible] کے هوشيار اور چالاک دست هوويں جس کاريگر کي خاص محنت کي [illegible] ايک موقوف هوگئي هو وه پرانے پرانے کارخانوں کو [illegible]

کاریگروں سے معمور پاویگا کہ اُنھوں نے اوقات اپنی اُس کام میں اُسوقت سے صرف کی ہی کہ اُنکے اعضا اور طبیعت میں قوت آخذہ اچھی تھی *

ایورٹ صاحب سے جو اُن ہوشیار گواہوں میں سے ہیں جنکا اظہار اُس کمیٹی نے لیا جو کاریگروں اور کلوں کی تحقیقات کے لئیے مقرر ہوئی تھی یہہ سوال ہوا کہ کوئی واقعہ آپ ایسا بیان کرسکتے ہیں کہ جس سے یہہ بات ثابت ہو کہ عمدہ عمدہ کاریگروں کو بھی جبکہ اُنکو اُنکے روز مرہ کے کام سے علیحدہ کرکے گو اُسی پیشہ کے دوسرے کام میں مصروف کیا جاوے وہ نکمے ہو جاتے ہیں جواب دیا کہ ہاں میں بیان کرسکتا ہوں چنانچہ میں لینک شایر کے گھنٹہ اور گھڑی کے اوزار اور اُسکی حرکت کے آلات بنانے والوں کا حال نقل کرتا ہوں واضح ہو کہ یہہ لوگ بڑے کاریگر تصور کیئے جاتے ہیں اور وہ اُسی قسم کے آلات کام میں لاتے ہیں جو روئی کی کلوں کے بنانے والے کام میں لاتے ہیں مگر اُنھوں نے گھڑی گھنٹوں کے اوزار اور اُنکے حرکات کے آلات بنانے کے سوا اور کسی کام کی تربیت نہیں پائی پس جب کہ اُن لوگوں سے روئی کی کلیں بنانے کا کام لیا جاتا ہی تو یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ اُنکو دھات کے کاموں میں ابھی اسقدر سیکھنا چاہئیے کہ گویا اُنھوں نے ابتک کچھہ بھی نہیں سیکھا ہمنے اُنکو دیکھا کہ وہ روز مرہ کے معمولی کام مثل سوھن سے ریتنے اور خراد پر اوتارنے کے بھی بالکل نہیں جانتے *

گارنیئر صاحب اپنے دلچسپ حاشیوں میں جنکو آدم اسمتھہ صاحب کے ترجموں پر چھپاں کیا فرانس کے ادنی درجہ کے لوگوں کی آسایش کو انگلستان کے مفلسوں کی حالت سے مقابلہ کرتے ہیں اور جو فرق اُسمیں قایم کرتے ہیں اُسکا سبب یہہ بتاتے ہیں کہ انگلستان میں محنت کے دور پر وہ قیدیں قایم کی گئیں جو فرانس میں پائی نہیں جاتیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایسی گورنمنٹ میں جو محنت میں مداخلت نکرے یہہ امر ممکن نہیں کہ کوئی تندرست اور قوی آدمی بیکار رہے اگر اُسکی بری عادتوں سے محنت کرنا اُسکو ناگوار نہو محنتی آدمی کو جب یہہ اختیار ہوگی کہ وہ اپنی محنت کے واسطے اپنی مرضی کے موافق کوئی کام انتخاب کرے تو بلاشبہ لیکن ایک کام پاویگا اور جسقدر کہ ملک کی دولت زیادہ ہوگی اُسیقدر کام ملنا اُسکو یقینی ہوگا کام نہ ملنے کی فریاد ایک حالہ اُسپر کافی وجود ہی کاہی جو خیرات کے ٹکڑوں کو محنت کی اجرت پر

ترجیح دیتے ہیں اگر وہ محنت کي تلاش کریں تو مثل اپنے ہمسروں کے
پاویں اگرچہ فرانس میں انگلستان کي نسبت آبادي ایک تہائي زیادہ
اور محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ بہت کم ہی مگر محنتي لوگ احتیاج
بلکہ بے آرامي سے پاک و صاف ہیں ابہي *

اسمیں کچہہ شک شبہہ نہیں کہ انگریزوں کے قواعد و عادات میں بہت
سي باتیں ایسي ہیں جسسے انگلستان کے محنتیوں کي محنت پاربرہنہ اور
گمراہ ہو جاتي ہی اور ان ہي سببوں سے انگلستان کے بہت سے محنتي اکثر
مدت تک بیکار رہتے ہیں اور یہہ بہي یقین ہی کہ فرانس ایسے بہت سے
سببوں سے انگلستان کي نسبت آزاد ہی وہ انحصار تجارت جو شہروں
اور کاریگروں کے سندیافتہ گروہوں کو حاصل تہا اور ظالمانہ قانون اور محصول
اُس انقلاب کي بدولت جو فرانس میں ہوا یکقلم معدوم ہوگئے مگر
باایہمہ پہر بہي وہاں بہت سي ایسي باتیں باقي ہیں کہ اس قسم کي
خرابیاں اُنسے پیدا ہوتي ہیں بہت دن نہیں گذرے کہ پولس کے قانون
سے قصابوںکي تعداد شہر پیرس میں چار سو پر محدود کي گئي اور سب
سے بڑے درجہ کے کاموں میں سے نہایت عمدہ جو تعلیم کا کام ہی سو اُسکو
گورنمنٹ نے اپني مرضي اور اختیار پر منحصر کر رکہا ہی اور سوداگریکے
قانون ملک فرانس کے انگلستان کے قانونوں سے بہي زیادہ خراب ہیں اور
اس صورت میں اگر فرانسیسي محنتي بیکاري کي وجہہ سے کبہي تکلیف
نہیں اُٹہاتے تو وہ اس وجہہ سے نہیں کہ اُنکو سرکاري مداخلت سے پوري
پوري یا ایک بڑے درجہ کي آزادي حاصل ہی اگر مصروفیت اُنکي
انگلستان کے محنتي لوگوں کي نسبت حقیقت میں زیادہ مستقل ہووے
تو ہمکو یقین کامل ہی کہ یہہ استقلال خاص کر اُنکے کارخانوں کي کمتر
وسعت پر اور تقسیم محنت کي کمي پر مبني ہی اور تقسیم محنت کي
کمي اُن کارخانوں کي وسعت کے کمتر ہونے کے باعث سے ہی ایک بات سے
کہ انگلستان کي اور دو ثلث سے زیادہ فرانس کي آبادي کاشتکاري میں
مصروف ہی مگر باوجود اس کے ہم انصاف کے خیال کرنے پر مایل ہیں
کہ انگریزی محنتیونکي پرورش فرانسیسي محنتیوں کي نسبت بہتر
ہوتي ہے اُنکي پوشاک اور اور مصنوعي چیزوں میں جو وہ الگ الگ
استعمال میں لاتے ہیں کوئي مقابلہ نہیں انگلستان میں بڑا حصہ موتي

چھوٹی چیزونکا فرانس کی نسبت سستا اور اچھا ملتا ہی اور کاشتکاری
اور کارخانوں کے محنتیوں کی اجرت ملک فرانس میں انگلستان کی
نسبت نصف اجرت کے قریب قریب ہے مستر سے صاحب اپنی کتاب میں
لکھتے ہیں کہ ایک گنوار گٹھیا کی بیماری میں مبتلا تھا حسب اتفاق
اسنے مجھہ سے علاج اپنا پوچھا چنانچہ میںے کہا کہ ایک فلالین کی
کمری اور کپڑوں کے نیچے پہنی چاہئیے مگر وہ یہہ سمجھا کہ فلالین
کیا چیز ہی تو میںے اُس سے دو بارہ کہا کہ اپنے قمیص کے نیچے ایک
کپڑے کی کمری پہنو مگر استر اُسکا اوپر رہی اُسنے جواب دیا کہ مجھکو
اتنا مقدور کہاں کہ قمیص کے نیچے کوئی کپڑا پہنوں جسکہ اوپر پہنے کا
بھی کبھی مقدور نہیں ہوا باوجودیکہ یہہ شخص اپنے ہمسایوں
میں کچھہ بری حالت میں نتھا انتہی *

فرانسیسی محنتی انگریزی محنتی کی نسبت زیادہ کاموں میں
مصروف رہنے سے زیادہ پیشے موجود رکھتا ہی جنمیں وہ مصروف ہوسکے
اسی وجہہ سے ہر کام میں اسکی محنت کم بارآور ہوتی ہی اور طرہ
عالب یہہ ہی کہ روسی محنتی فرانسیسی محنتی کی نسبت بہت کم
بیکار رہتا ہی اور تاتاری محنتی اُن دونوں کی نسبت بہت زیادہ کم
معطل بیٹھتا ہی مگر بہت کم اصول ایسے ہیں جو اس اصول سے زیادہ
صاف قایم ہیں اور سب باتوں کے یکساں رہنے میں محنت کی بارآوری
تقسیم محنت کی مناسبت سے ہوتی ہے اور تقسیم محنت کی مناسبت
سے کبھی کبھی بیکاری کی تکلیف اُٹھانی ضرور ہوتی ہی ایک وحشی
آدمی کا حال اُسیکے ہتیاروں پر قیاس ہو سکتا ہی یعنی اُسکے سوتے اور
اُسکی کلہاڑی بے کہ بہدی اور ناکارہ ہوتی ہی مگر وہ بجائے خود اپنی
ذات میں کامل ہوتی ہی اور ایک تربیت یافتہ کاریگر پہیہ یا بیلن
کی مانند ہوتا ہی یعنی جبکہ وہ ہوا پرزوں کے ساتھہ کسی پیچیدہ کل
میں لگایا جاتا ہی تو ایسے کاموں میں مفید دیتا ہی کہ آدمی کی عقل
اور طاقت سے چاہج ہیں مگر تنہا لیا جاوے تو محض بیکار اور نکما ہے *

ہر ایک کام سے سودے کام میں مادی سرمایہ کے منتقل کرنے کی مشکل
اُسی درجہ پر موقوف ہی جس درجہ پر اُسکی صورت مصنوعی چیزوں
میں بدلتی ہی اور بعد اُسکے اُسی تبدیلی پر موقوف ہوتی ہی جو

اُسکے اجزاء کے مرتب کرنے میں کھاوے باعتبار مصالحے ایک ایسے کام میں لگانے کے بجائے جسکے لئے وہ تجویز کئے گئے ہوں دوسرے کام میں تھوڑي سي دشواري سے عموماً کام آسکتے ہیں مثلاً جو پتھر کسي پل کي تعمیر کے واسطے اکھٹے کئے گئے ہوں وہ ایک مکان کي تعمیر میں بآساني کام آسکتے ہیں لیکن اگر پل یا مکان میں وہ لگادیئے گئے ہوں تو دوسرے کام میں لگانے کے لئے اُنکے نکالنے کا خرچ اُن کي مالیت سے زیادہ ہوگا وہ قیمتي آلات جو مستقل سرمایہ کے رکن اعظم ہوتے ہیں علاوہ اُس مطلب کے جسکے واسطے وہ بنائے گئے کسي مطلب کے نہیں ہوتے یہاں تک کہ اُن کي لاگت کا اوسط منافع بھي اُن سے وصول ہونا موقوف ہو جاتا ہے تو اسیر بھي اُسي کام میں مدت تک اسلیئے لائے جاتے ہیں کہ اگر اُنکو دوسرے کام میں لاویں تو اور بھي زیادہ نقصان اُٹھانا پڑے مثلاً ایک ایسي دخاني کل کا بیس ہزار پونڈ کے صرف سے بنانا جسارہ کا کام ھي جس سے صرف سو پونڈ سالانہ منافع حاصل ہو مگر اس میں اور بھي زیادہ نقصان ہی کہ اُسکو پرانے لوھی میں پانسو پونڈ کو فروخت کر ڈالیں *

واضح ہو کہ عقلي یعني غیر مادي سرمایوں اور سرمایوں یعني مادي سرمایوں میں لحاظ مذکورہ بالا کي حیثیت سے بڑي مشابہت ہے چنانچہ دیانت اور محنت اور رائے اور علم اصول اور اور عادتیں اور تعلیم جو اخلاق اور ادراک سے متعلق ہے ہم ان سب کے مجموعہ کو عمدہ ترست کے نام سے پکارتے ہیں یہہ ایک طرح کے عقلي باعتبار مصالحہ ہیں جنکو اپني مرضي کے موافق ایک تجویز کئے ہوئے کام سے پھیر کر دوسرے کام میں لگاسکتے ہیں ایک معین پیشہ کے خاص علم اور خاص عادتیں ایک دخاني کل یا پن چکي کي مانند اپنے خاص کاموں کے سوا اور کاموں میں بہت کم قدروقیمت رکھتے ہیں مگر عموماً یہہ بات ہے کہ سرمایہ کي دو قسموں میں سے عقلي سرمایہ زیادہ انتقال کے قابل ھی اور جسقدر کہ وہ زیادہ خالص عقلي سرمایہ ہوگا اُسیقدر زیادہ انتقال کے قابل ہوگا جو لاھی کي مالیکدستي اور علم اُسکا کسي دوسرے پیشہ میں اُسکے لئے بہت کم سرمایہ ہوگا لیکن اگر کوئي طبیب یا وکیل کسي وجہہ سے اپنے پیشہ کے جاري رکھنے سے معذور ہے تو وہ واقفیت اور عقلي عادتیں جو اُسنے اپنے پہلے پیشہ میں حاصل کي تھیں دوسرے پیشہ میں بہت کام آوینگي جسمانی

محنت کے سبب سے خصوصاً جبکہ محنتی چند معین حرکتیں کرتا رہی یعنی اُسکے بعض اعصاب بہت سی محنت میں رہیں اور باقی بہت کم محنت اُٹھاویں ترکیب عنصری اکثر بیٹھنگی اور کمزور ہو جاتی ہی چنانچہ شاصاحب ایک جراح کامل نے جو اُکھڑے عضوونکو ٹھیک ٹھاک کرنے میں بہت مشہور ہے ہمسے یہہ بیان کیا کہ ہر آدمی کے جسم کے بیٹھنگے پن کو دیکھہ کر میں اُسکے پیشہ کو بتا سکتا ہوں مگر عقلی محنت باستثناء اُن چند صورتوں کے جو کثرت فکر و غور سے دماغ میں خلل پیدا کرتی ہیں اُسکی قوتوں کو ضعیف نہیں کرتی مگر احتمال ہی کہ کبھی کبھی اُسکو خراب کرے یعنی بعض اوقات ایک یا دو قوتوں کو اور قوتوں پر نا واجبی غلبہ دیوے مگر اتنا غلبہ شاذو نادر ہوتا ہی کہ انسان کی آیندہ کوششوں کی بارآوری کو گھٹاوے اور یہہ بات عموماً پائی جاویگی کہ آدمی جسقدر عقلی کام زیادہ کرے اُسیقدر وہ اور زیادہ اور بہتر کرنے کے لایق ہوگا *

ایک ملک سے دوسرے ملک میں محنت و سرمایہ کے انتقال کی دشواری کا بیان

جو موانع محنت اور سرمایہ کے ایک کام سے دوسری کام میں منتقل ہونے میں مزاحمت کرتے ہیں وہ مختلف ملکوں بلکہ ایک ہی ہمسایہ اور ایک ہی ملک میں اُسوقت زیادہ ہوجاتے ہیں جبکہ صرف کام کا ہی بدلنا نہیں بلکہ مقام کا بھی بدلنا پڑتا ہی آدم اسمتھہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں میں کتاب اپنی لکھتا تھا خود لندن اور اُسکے اطراف و جوانب میں عام قسمت محنت کی ایک شلنگ اور چھہ پنس روزانہ تھی اور ایڈنبرا اور اسکے گرد میں معمولی قیمت صرف آٹھہ پنس تھی اور یہہ بھی لکھتے ہیں کہ قیمتوں کا یہہ تفاوت ایک شخص کی ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں اُٹھہ جانے کے خرچ کے لیئے ہمیشہ کافی معلوم نہیں ہوتا اور یہی تفاوت بہت بھاری جنسوں کے ایک محلہ سے دوسرے محلہ کو بلکہ ایک سلطنت کے ایک سرے سے بلکہ دنیا کے

ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کثرت سے مستعمل ہونے کا باعث ہوتا ہی کہ وہ تفاوت پھر باقی نہیں رہتا یعنی جنسوں کی قیمتیں ہرجگہہ قریب برابر کے ہوجاتی ہیں انسان کی طبیعت کے اوچھے پن اور اُسکی غیر مستقل ہونے کے لحاظ سے جسکا ہم ذکر کرچکے ہیں اور تجربہ سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ منجملہ اقسام بار برداری کے انسان ایسی قسم ہی کہ انتقال اُسکا نہایت دشوار ہی *

جب کہ مختلف ملکوں کی محنت کی اجرت کا مقابلہ کیا جاتا ہی تو ہم ہمیشہ اندازہ اُسکا نقدی پر کرتے ہیں اور اسطرح اندازہ کرتے ہیں دو وجہہ سے ہم مجبور ہیں ایک یہہ کہ قیمتی دھاتیں ہی ایسی عمدہ جنسیں ہیں جو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور دوسرے یہہ کہ صرف یہی جنسیں ایسی ہیں جنکی قیمت ہرجگہہ برابر یا قریب برابر کے رہتی ہی بہ نسبت مقابلہ اُن جنسوں کی تعداد کے جو جزیرہ جاوہ یا انگلستان میں روزانہ محنت کے اعتبار سے حاصل ہوویں بہت کم واقفیت حاصل ہوگی اور اس سے بھی کم آگاہی اُس حالت میں ہوتی ہی جبکہ † پلکو کے اُس مقدار کا جو کوئی مکسیکو کا رہنے والا حاصل کرے وسکی شراب کی اُس مقدار سے جسکو اہر لینڈ کا باشندہ پیدا کرے مقابلہ کیا جاوے لیکن اگرچہ نقدی کی اجرت سے تمام دنیا کی بازار میں قوموں کی محنت کی مالیت کا اندازہ بہت صحیح اور درست ہوتا ہی مگر اُس اجرت سے اُس عیش و آرام کی مقدار کا بہت ناقص امتحان ہوسکتا ہی جو مختلف ملکوں کے محنتیوں کو حاصل ہوتا ہی اور آدمی اس تفاوت کے سبب سے اپنی سکونت کے مقام کو تبدیل کرتا ہی زر نقد کی اجرت کے تفاوت سے نہیں کرتا اور ان تفاوتوں کو ہم مختلف ملکوں کی نقد اجرت کا اُن جنسوں کے ساتھہ مبادلہ کرنے سے جو محنتیوں کی استعمال میں آتی ہیں قریب تحقیق کے دریافت کرسکتے ہیں شمالی امریکا میں نقد اجرت بقدر ایک ثلث کے انگلستان کی بہ نسبت زیادہ ہے مگر چونکہ مصنوعی چیزوں کی قیمت وہاں بڑھی ہوئی ہی تو اس سبب کل بیشی اجرت کا معاوضہ انگلستان والوں کو ہوجاتا ہی مگر چونکہ انگلستان کی بہ نسبت وہاں خوراک بہت ارزاں ہی جو ہر جگہہ محنتی

---

† [illegible] پلکو ایک قسم کی شراب تاڑی کے مثل میکسیکو میں ہوتی ہے

کے خرچ کا بڑا حصہ ہوتی ہی اسلئیے امریکا والے محنتیوں کو جو تعوق انگریزی محنتیوں پر حاصل ہی وہ اُس سے زیادہ ہی جو اجرت کے تفاوت سے معلوم ہوتا ہی کرافورڈ صاحب کی تحریر سے جو اُنہوں نے اپنے رسالت کے حال میں جب وہ انگلستان سے شاہ ہند کے پاس بھیجے گئے تھے لکھی ہی دریافت ہوا کہ ملک بنگالہ میں روز مزہ کا مزدور تمام سال میں ہزار دشواری سے تین پونڈ پیدا کرتا ہی مگر باوصف اس قلت اجرت کے بہت سی مصنوعی چیزیں انگلستان کی نسبت وہاں بہت گران بکتی ہیں البتہ خوراک زیادہ ارزاں ہی اگر وہ اُسی مول پر بکتی جس سستی سے سستی قیمت پر انگلستان میں بکتی ہی تو وہاں ایک کنبہ کی پرورش ایک شلنگ سے ہفتہ بھر ہوسکتی اور یہہ بات واضح ہی کہ ہر ملک میں محنت کی اوسط اجرت ایک اوسط خاندان کی پرورش کے لئیے کافی وافی ہونی ضرور ہی اور مناسبت اراضی اور محنت مطلوبہ کی مقدار کے شاید چاول کی جنس ایسی ہی جو زمین سے بافراط تمام پیدا ہوتی ہی اسلئیے بنگالی محنتی کی خوراک چاول ہیں اور جب یہہ فرض کیا جاوے کہ اُسکی تمام اجرت خوراک میں صرف ہوتی ہی تو دس من کے قریب قریب چاول اُس سے حاصل ہونگے پھر وہی مقدار چاول کی انگلستان میں دس پونڈ یعنی سو روپیہ کو خرید ہوسکے گی حاصل یہہ کہ اگر زر نقد کی روسے اندازہ کیا جاوے تو انگلستان کی اجرت جو بیس پونڈ سالانہ ہی بنگالہ کی اجرت سے دہ چند زیادہ ہی اور اگر مصنوعی چیزوں کے اعتبار سے حساب کیا جاوے تو دہ چند سے زیادہ ہی اور چاولوں میں سہ چند کے قریب قریب زیادہ ہی *

دو ملکوں کے منافع کی شرح کے معاملہ میں یہہ دشواری نہیں ہوتی کیونکہ پیشگی لگے ہوئے سرمایہ اور اُسکے محصول کا اندازہ روپیہ میں ہوجانے کے بعد ہر دو ملکوں سے منافع کی شرح کا اصل تفاوت علانیہ معلوم ہوجاتا ہے *

واضح ہو کہ آب و ہوا کا اختلاف اور مقاموں کا فاصلہ اور زبانوں کا اختلاف محنت کے پھیلنے کی بڑے موانع ہیں چنانچہ منجملہ اُنکے پہلا مانع اتنا قوی اور اتنا بڑا ہے کہ محنتی کا نقل مکان ایسی آب و ہوا میں

جو مزاج کے موافق بہو رضامند و رغبت سے بہت کم ہوتا ہی باقی زبانوں کا
اختلاف بھی بہت مقاموںکے بڑے فاصلہ کی نسبت زیادہ بڑا مانع ہی
مثلاً انگریزی دستکار کو ملک فرانس میں جو اجرت پیشگی حاصل ہوتی
ہی وہ اُسکی نسبت زیادہ ہی جو اُسکو امریکا میں جانے سے ملسکتی ہے
مگر ایک شخص اگر فرانس کو جاوے تو دس † امریکا کو جاتے ہیں
عادتوں اور گورمنٹوں اور مذہبوںکے اختلاف بجز اُن صورتوں کے کہ نا اتفاقی
اور نزاع کے باعث سے عداوتیں قایم ہوجاویں جس سے نقل مکان کرنا
خطرناک ہوجاوے بڑے قوی مانع نہیں عادات اور مذہب کے اعتبار سے
دو چار ہی ملک ایسے مختلف ہونگے جیسے کہ انگلستان اور ایرلنڈ
مختلف ہیں یا گورمنٹ کی حیثیت سے ایرلنڈ اور ‡ یونائٹڈسٹیٹز کی
نسبت زیادہ اختلاف ہی مگر باوجود اسکے ہم جانتے ہیں کہ نقل مکان
ایرلینڈ سے انہی دونوں ملکوںمیں بہت ہوتے ہیں مگر عموماً § طبعی اور
اخلاقی موانع نہایا ملحتی یا محنتوں کے گروہوں کی نقل مکان کے واسطے
جب تک کہ اُنکی پرورش اور کام کے واسطے بہت سے سرمایہ کا سہارا
نہووے ایسے ہوتے ہیں کہ بجز چند خاص حالتوں کے وہ نقل مکان بہت
کم کرتے ہیں مثلاً ایرلینڈ اور انگلستان یا ایرلینڈ اور امریکہ والوں کے نقل
مکان کرنے کی حالتوں میں کیونکہ وہاں نرعت بڑی ہی اور طبعی مانع
صرف ایک راستہ ہی جو ایک صورت میں چند ہفتوں میں طے ہوتا ہے
اور ایک صورت میں چند گھنٹے لگتے ہیں باقی وہاں یکساں ہی *

سو اگر سرمایہ والوں اور محنتیوں کا پرچا و رغبت شریک ہوکر نقل
مکان کرنا اور سرمایہ والوں کی یہہ ارادے کہ محنتوں سے جبراً نقل مکان
کراویں اُن بڑے سببوں میں سے ہیں جو انسانوں کی حالت کو ترقی
دینے والے اور روک نے والے ہیں پہلی قسم میں وہ مخالفانہ نقل مکان
داخل ہیں جنمیں ایک قوم کی قوم نے تحصیل معاش کے واسطے زیادہ

---

† وجہہ اِسکی ظاہر ہی کہ فرانس میں انگریزی زبان نہیں بولی جاتی اور
امریکہ میں انگریزی بولی بولتے ہیں جو بعد انگلستان کے انگریزی کا خاص مقام ہے
‡ یونائٹڈ اضلاع متفقہ یہہ وہ چند ضلع امریکہ کے ہیں جنہوں نے متفق ہوکر
سلطنت جمہوری قایم کی ہی
§ طبعی موانعوں سے مثل پہاڑ اور دریا اور جنگل اور سمندر وغیرہ کے مراد ہیں

آب و ہوا اور اراضی حاصل کرنے کی توقع سے اپنے پاس پڑوس کے ملکوں کا
ارادہ کیا چنانچہ مصر کی یورش سے لیکر جو چرواہی بادشاہوں سے
ظہور میں آئی یونان کی یورش تک جو ترکوں نے کی دنیا کے مشرقی
نصف کرہ کے باشندے ایسے ہی نقل مکانوں کے سبب سے ہمیشہ انقلاب
اور آفتوں میں مبتلا رہے بہت سے ملک اور اُن میں انگلستان بھی اسقدر
پے درپے قبضہ کرنے والوں کے قبضہ میں آئی کہ آباد ہونے والوں کا کچھہ
پتہ نہیں لگتا اور بعضی ملکوں میں اصلی باشندوں کا پتہ اُنکے جراب و
جستہ باقی ماندوں سے جیسکہ یونان کے ضلع لیکونیا میں ہیلاٹ اور مصر
میں فلاح اور ہندوستان میں بھیل ہیں لگتا ہی مگر آج کل یورپ اِن
حملوں سے ترساں نہیں اسلیئے کہ کوئی تربیت یافتہ قوم اب ایسی حرکت
نہیں کرتی اور لڑائی کے فن کی اس حالت میں جو اب موجود ہی
وہ حملے کسی قوم پر کامیاب بھی نہیں ہوسکتے لیکن جب تک کہ فن
سپہگری کو ترقی سے اور لڑائی کی عمدہ کلوں کا استعمال بہت وسیع
ہونے سے علم اور دولت کو وہ فخر و عظمت حاصل نہیں ہوئی تھی جو آب
حاصل ہی تب تک دولت و علم قوت و توانائی ہونے کے بجائے کمزور
اور ناتوانی کے باعث تھے چنانچہ نہایت کم تربیت یافتہ لوگوں کو ہر حالت
میں غلبہ اور فائدہ رہتا تھا مثلاً سسرو صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ گال والے
یعنی فرانسیسی سپہ گری اور بہادری میں رومیوں پر غالب تھے اور جس
وقت تک کہ گال والی پہلے کی نسبت کسیقدر تربیت یافتہ نہیں ہوئے
تھے اُنکی سپاہیانہ شہرت بطور گذشتہ واقعات کے مذکور نہیں ہوتی تھی
اور اسیطرح اس زمان کی چند صدیوں کے گذرنے پر † برٹنز سیکسنز کا
آسانی سے شکار ہوگئی اور سیکسنز پر ڈینز غالب ہوگئی ایسی صورتوں
میں انسانوں کی مستقل ترقی سے ایک مایوسی سی معلوم ہوتی تھی
اگر بارود کا استعمال عین اُسوقت میں رواج پاتا جبکہ نصف وحشیوں
کی سپہگری کی خوبیاں زوال پذیر ہونے لگیں تو غالب معلوم ہوتا ہی
کہ وحشیوں کی کشتی اور یورش سے ایک اور ‡ متوسط زمانہ ظہور میں آتا

† برٹنز یعنی قدیم انگریز اور سیکسنز یعنی جرمنی کے شمالی حصہ کے قدیم
باشندے اور ڈینز یعنی قدیم ڈنمارک والے

‡ یورپ کی تواریخ تین زمانوں پر منقسم ہی ایک قدیم دوسرا متوسط تیسرا
حال کہ زمانہ متوسط کو لسانت کو یورپ جانتے ہیں زیادہ تشریح کی حاجت نہیں *

جس میں یورپ کا وہ سب مال و دولت جو اُسنے بارھویں اور پندرھویں
صدي میں پیدا کیا تھا یکقلم برباد جاتا *

اِن مختلف جملوں کے مشابہ لیکن حقیقت میں اِسسے بہت مختلف
وہ چھوٹے چھوٹے نقل مکان ھیں جنکو ھم نوآباد بستیاں بسانے کے نام سے
پکارتے ھیں اور حقیقت اُنکي یہہ ھی کہ درست یافتہ قوم کا ایک حصہ
اپنے علم و دولت اور مادي اور غیر مادي سرمایوں سمیت ایک ویران یا
کم آباد زمین پر جاکر بسا ھی یہہ ایک مشہور اور نامبارک بات ھی
کہ باوجود بڑي ترقي علم اصول گورنمنٹ کے نئي بستیاں بسانے کے صحیح
اصول جوں جوں تربیت کي ترقي ھوتي جاتي ھے بہت کم سمجھے جاتے
ھیں اور اگر کچھہ سمجھے بھي جاتے ھیں تو اُن پر عمل درآمد بہت کم
ھوتا جاتا ھے جن نہایت ابتدا کي نوآباد بستیوں سے جنکو فنشیا والوں اور
یونان والوں نے آباد کیا ھم واقف ھیں معلوم ھوتا ھی کہ وہ بستیاں اُن کے
بسنے والوں کے فائدہ کے واسطے قایم ھوئي تھیں چنانچہ وہ لوگ اسباب
کے مختار تھے کہ وہ آپ اپنا حاکم مقرر کریں اور جس طرح چاھیں اپني
محنت صرف کریں اور آپ اپنے کاموں کا اھتمام کریں اور اپني محافظت کا
بھروسا اپنے ذمہ پر رکھیں جن ملکوں سے وہ بستیاں گئي تھیں نئي بستیوں
والے اُن ملکوں کے باشندوں کي اولاد تھے مگر آزاد اولاد بھي اور ترقي
اُن کي بقدر اُنکي آزادي کے ھوئي فنشیا والوں نے جو بستیاں افریقہ اور
شام میں اور یونانیوں نے اٹلي اور تھریس اور سسلي میں بسائیں معلوم
ھوتا ھے کہ وہ بستیاں اُن ملکوں کي بہت جلد برابر ھوگئیں بلکہ اُنسے سبقت
لیگئیں جنمیں سے وہ نکلي تھیں یعني وہ تمام دولت اور قدرت اُنھوں نے
حاصل کي جو اُنکے ضلع کي وسعت اور اُس زمانہ کے علم اور مذھب سے حاصل
ھوني ممکن تھي اور جو بستیاں کہ رومیوں نے آباد کیں وہ ھرگز نو آباد
بستیوں کے نام کي مستحق نہیں بلکہ عموماً وجود اُنکا اِسطرح ھوتا تھا کہ
اُنکي مفتوحہ قوموں کي اراضیات اور سرمایہ اور اُنکي ذات جو تربیت
یافتہ میں قریب قریب اپنے فتح کرنے والوں کے برابر ھوتي تھیں فوج
والوں کو بطور صلا یا عام باشندوں کو بطور انعامات اُن خدمتوں کي دیجاتي
تھي جو بیگانہ ملکوں کي لڑائیوں یا اپنے ملک کي لڑائیوں یا مفسدوں کي
دفع کرنے میں وہ بجالاتے تھے یہہ سوال ھوسکتا ھی کہ رومیوں کي بات

بستیوں نے دنیا کی ترقی میں مدد کی یا اُسکی مانع ہوئیں *

زمانہ حال میں جو یورپ سے باہر جاکر بستیاں بسیں وہ کسیقدر خود بسنے والونکی منفعت کے واسطے تھیں اور خیال کیا گیا تھا کہ کسیقدر اُس ملک کے فائدہ کے واسطے تھیں جس ملک سے وہ بھیجی گئی تھیں وہ ملک اُن بستیونکے سامانوں کے خرچ کے ایک حصہ اور غیر ملکی حملوں سے اُنکی حفاظت کے کل مصارف کی مدد کرتا رہا ہی اور اپنی تجارت کے بازار میں اُن بستیوں کو انحصار تجارت بخشتا ہی اور برخلاف اسکے اُن بستیوں سے عموماً یہہ بات چاہی کہ وہ اپنے ضلع کی پیداوار کی تجارت کو اُسی کے ساتھہ منحصر رکھیں یعنی جو جنسیں کہ اُن بستیوں کو درکار ہوں وہ صرف اُسی ملک کی پیداواروں سے حاصل کریں اور اپنے ضلع کی پیداواروں کو صرف اُسی ملک میں بھیجیں اور اُس ملک سے اُن بستیوں کے انتظام کے واسطے بڑے بڑے عہدہدار مقرر ہوتے رہے ہیں اور اور انتظام میں اُسکی طرف سے مداخلت ہوتی رہی ہی اور صرف اسبات کا امتناع اپنے بستی والوں کے لیئے نہیں کیا کہ جو چیزیں اُنکے اصلی ملک میں پیدا ہوتی ہیں وہ کسی بیگانہ ملک سے خرید نکریں بلکہ اسبات کا بھی امتناع کیا کہ وہ اُن چیزوں کو آپ بھی پیدا نکریں اور بستیوں کو جیلخانہ کے قیدیوں سے آباد کیا اور تمام ناکارہ آدمی اُنمیں حکومت کرنے کے واسطے امیر اور ارکان دولت مقرر کیئے چنانچہ دربار سپین نے حکم دیا کہ جسقدر انگور کے باغچہ میکسیکو میں موجود ہیں وہ یکقلم بیخ و بنیاد سے کھود ڈالے جاویں اور پارلیمنٹ انگریزی نے جزیرہ جمئیکا میں غلاموںکی تجارت کی ممانعت کی اور شمالی امریکا کی بستیوں میں لوہے اور اُون اور روئیوں کے کارخانہ مقرر ہونے کی اجازت ندی اور اب بھی † ویسٹ انڈیا والوں کو اپنی شکر صاف کرنیکا امتناع کرتی ہی اور اُن ملکوں نے جنھوں نے بستیاں باہر بھیجیں ہیں ہمیشہ اُن بستی والوں کو اپنی تمام لڑائیوں میں گھسیٹا ہی اور اس وجہہ سے کہ اُن بستیوں کی حالت بخوبی محفوظ نہ تھی اپنی نسبت اُنکی تجارت کو زیادہ مضرت اور اُنکی جان و مال

---

† ویسٹ انڈیا اُن جزیروں کو کہتے ہیں جو شمالی اور جنوبی امریکہ کے درمیان واقع ہیں اور ایسٹ انڈیا ہندوستان کو کہتے ہیں اسلئے کہ یہہ مشرق میں ہی اور وہ مغرب میں ہی *

کو زیادہ خطرہ میں ڈالا ھی اور حنکہ بستی والوں کی قوت اتنی بڑھی
کہ یہہ ظلم اور زیادتیاں اُنکو ناگوار معلوم ھوئیں تو اُن کے اصلی ملکوں کو
تب بھی یہہ شک سمجھہ نہ آئی کہ اُنسے امن و امان کے ساتھہ دست
کش ھوجاتے اور اگر دست کش ھونے کے سبب رنج بھی ھوسکتے تب بھی
اُنکو دستبردار ھونا بہتر تھا اور حقیقت یہہ ھی کہ وہ دستبرداری
خواہ مناسب تھی خواہ نہ تھی مگر ٹلنے والی نہ تھی آخرکار واقع ھونا اُسکا
لابدی تھا انگلستان اور فرانس اور پورچگل اور سپین والوں نے اُس دولت
کی نسبت جو اُن بستیوں کے آباد کرنے میں خرچ ھوئی تھی دہ چند زیادہ
اس بیہودہ قصد میں ضایع کی کہ وہ بستیاں اُنکے مطیع و تابع رھیں *

اگرچہ انتظام اُن بستیونکا برے طور سے ھوتا رھا ھی مگر اسمیں کچھہ
شک شبہہ نہیں کہ اُنکو اُن بڑے ذریعوں میں شمار کرنا چاھیئے جنسے
دنیا میں تربیت کا شروع ھوا *

سرمایہ والوں نے جو بلا تعلق ایک دوسرے کے محنتیوں کے اسی
نقل مکان کرنے میں علحدہ علحدہ کوشش کی جو پورا و رعنت ھوتا
ھی وہ تھوڑے تھوڑے لوگوں کے نقل مکان کرنے پر ھوئیں اور اُنکو اسلیئے
کچھہ حاصل نہوا کہ محنتیوں سے جو دار و مدار ھو جاتی ھیں اُنسے
اُنکے پورا کرانے اور اجرت کی ایسی شرح پر اُنسے سخت محنت لینے میں
بڑی مشکل پیش آتی ھی جو بستی کی شرح مروج سے اسقدر کم ھووے
کہ اُسکے سبب سے سرمایہ والے کو خرچ اور جوکھونکا معاوضہ وصول ھو
جاوے سرولموت ھارتن صاحب نے جوتدبیریں بڑے بڑے اور ایسے نقل
مکان کرنے کی جنکو ایک قوم کی قوم اپنا کام ٹھہراوے سوچیں اُنپر
اُسقدر توجہہ نہیں کی گئی ھی جسقدر کہ اُن تدبیروں کے بڑے فائدوں
اور اُنکے اندیشہ کرنے والیکی سخت محنت اور خیرخواھی خلایق
کے سبب سے اُنپر ھونی چاھیئے تھی اور استریلیا میں بستی آباد
[illegible] ، وہ تدبیر صائب جو اس تجویز پر مشتمل تھی کہ تملم اراضی کی
[illegible] قیمت محنتیوں کے وھاں لیجانے میں صرف کیجاوے تجربہ کی
[illegible] تک آزمائی نہیں گئی *

[illegible] محنتیوں کے بحر و اکراہ سرمایہ والوں کا نقل مکان
کرانا بالکل [illegible] کا باعث ھوتا ھی یعنی اُنھوں نے وہ نامعقول تجارت شروع

کي حسمس آدمي حس کي حگہہ قایم کیا گیا اور اُس تحارب کو بحاے حود حاري رکھا اور یہہ اسي قسم کي تحارت هی کہ اُسیے کسیقدر اپے صریم انروں اور کسقدر لڑائیوں اور عام حطرہ کے سمب سے حو نصرورت اُسکے ساتھہ هوتے هیں ملک یورپ کي تربیب کو پہلے پہلے اسقدر روکا کہ اور کسي سمب ے ایسا نہیں روکا اور تمام افریقہ اور ایشیا کے نڑے حصہ کو اُس وحشت کي حالت میں حس سے نکلیے کي هر گز توقع نہیں هے اسي تحارت ے معطلا رکھا هی اور اسي تحارت ے امریکا کے نہایت زرخیز حصوںکے باسدوںکو اور تھوڑا عرصہ هوا کہ اُسکے تمام حزیروں کے ناشندوں کو بهي دو گروهوں یعني طالم و مطلوم پر منقسم کر رکھا تھا *

واضح هو کہ سرمایہ کے ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل کرے میں بہت کم مشکل هوتي هی چنانچہ جب کسي اور ملکوں میں برابر کي سرح سے مبادلہ هووے تو سرمایہ نقدي کي صورت میں ندوں کسي حرچ کے لیحانا ممکں هی اور کبھي کبھي حو نقصان اس سمب سے عاید هوتا هی کہ اُس ملک کا مبادلہ جہاں سرمایہ کا لیحانا منطور هی اس ملک کے حق میں اچھا نہیں تو معاوصہ اُسکا اُس اتفاقي فائدہ سے هوحاتا هی جو اُسوقت نصیب هوتا هی حب کہ مبادلہ اس ملک کے حق میں اچھا هووے اسلیئے یہہ بات بے کہٹکے کہي جاسکتي هی کہ نقد سرمایہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو بلا خرچ منتقل هوتا هی مگر سرمایہ کے استعمال میں حو نڑي مشکل پیش آتي هی وہ یہہ هی کہ سرمایہ والے اِسبات پر راضي نہیں هوتے هیں کہ وہ اهتمام اپے سرمایہ کا اوروں کے بھروسے پر چھوڑیں یا سرمایہ کے ساتھہ جانے سے گورنمنٹ اور عادات اور آب وهوا اور زباں کا تبدل گوارا کریں مگر تربیت یافتہ لوگوں کے نزدیک اختلاف زبانوں کا بہت احتراز کے قابل نہیں اور علی هذالقیاس اختلاف گورنمنٹوں کا بھي اُں لوگوں کے نزدیک قدر و منزلت نہیں رکھتا جو چندہ روز کے لیئے سکونت کیا چاهتے هیں بلکہ اُس اختلاف کو اکثر فائدہ سمجھتے هیں مثلاً سنہ ۱۸۱۵ ع کي لڑائي میں ایسے غیر ملک کے سرمایہ والوں سے شہر لندن معمور تھا جنکي نقل مکان کرنے سے نڑي غرض یہہ تھي کہ [illegible] سے نجات پاویں هاں عادتوں اور آب وهوا کا اختلاف علی الخصوص اختلاف آب وهوا کا زیادہ قدر و منزلت رکھتا

هی مگر وہ بھي بڑے منافع کے بڑي ترغیب کو نہیں روک سکتا چنانچہ تربیت یافتہ دنیا میں کوئي بندرگاہ ایسا نہ نکلیگا جس میں گریت برتن کے تجارت پیشوں کا بڑا حصہ نہووے اور اسصورت میں تمام تربیت یافتہ دنیا میں منافع کي شرح کا اختلاف اجرت کي شرح کے اختلاف سے بہت کم هی اور جو کہ روز روز زیادہ هوتا ترقي تربیت کا اُن مختلف ملکوں کے فائدوں کي دمبدم برابر کرنے پر مائل هے جو گورنمنٹ اور عادات اور آب و هوا کي خوبي پر مبني هیں تو منافعوں کے موجودہ اختلاف بھي غالباً کم هوجاوینگے *

تمت تمام شد

تتمہ متعلقہ صفحہ ۲

خلاصہ قانون پرورش غربا جو طامس ٹاملنز صاحب کی قانونی ڈکشنری میں سے ترجمہ کیا گیا

انگلستان میں پہلی پہل جبری خیرات کا رواج بادشاہ ہنری ہشتم کے عہد دولت میں ہوا اور جس قانون کی روسے اس طرح خیرات ہونے کا قاعدہ مقرر ہوا اُسکا منشاء یہہ تھا کہ ناتوانوں یعنی محتاجوں کی پرورش کیجاوے اور قوی اور تندرست غریبوں کو ایسے کام ملیں جسسے اجرت حاصل ہو غرض کہ اصل محتاجوں اور مفلسوں کا تفاوت ظاہر ہوجاوے چنانچہ محتاج سے ایسے لوگ مراد ہیں جو محنت کرنے کے قابل نہیں ہوتے یا اُنسے صرف اس قدر محنت ہوسکتی ہی جس سے وجہہ معاش کافی بہم نہیں پہونچ سکتی اور مفلس ایسے لوگوں کو کہتے ہیں کہ اُنکو معاش پیدا کرنے کے واسطے محنت کرنی لازمی ہوتی ہی پھر جو کچھہ قانون غریبوں کی پرورش کے واسطے جاری ہوئے ظاہرا اُنکی بنیاد ان ہی دو قسم کے غریبوں کی پرورش پر تھی سب سے پہلا قاعدہ جو اب تک منسوخ نہیں ہوا وہ ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلزبت کی دفعہ ۴ ہی اور وہی ایکٹ حقیقت میں اس موجودہ قانون کا ماخذ ہی اُس ایکٹ کی روسے ہر † پیرش میں غریبوں کی پرورش کے مہتمم مقرر ہوتے تھے جنکا بڑا کام یہہ ہوتا تھا کہ پہلی قسم کے غریبوں کی پرورش کے واسطے کافی امدادیں جمع کریں اور دوسری قسم کے غریبوں کے واسطے کام کا انتظام کریں اور ایک منصف کو یہہ اختیار دیا جاتا تھا کہ اگر کوئی شخص مفلسوں میں سے اُسکام کو نکرے جسمیں اُسکو مصروف کیا جائے تو اُسکو تادیب خانہ میں بھیجے*

---

† جسطرح بستیاں یعنی شہر اور قصبے اور دیہات کی تقسیم ضلعوں اور پرگنوں پر باعتبار کلکٹری یا تحصیل کے ہوتی ہی اور خود آبادی کی تقسیم محلوں پر ہوتی ہی اسیطرح انگلستان میں آبادیوں کی تقسیم باعتبار گرجوں کے بھی علاوہ تقسیم معمولی کے ہوتی ہی یعنی ایک ایک گرجے سے ایک ایک محلہ یا کئی کئی محلہ یا کئی بستیاں متعلق ہوتی ہیں پس ایک گرجے سے جسقدر آبادی متعلق ہوتی ہی اُسکو پیرش کہتے ہیں *

بہت سے ایسے سببوں سے جنکا یہاں ذکر کرنا کچھہ ضرور نہیں انتظام کے اصول مذکور سے کنارہ کیا گیا اور مختلف قانون جاری ہوئے جسسے بہت سي خرابیاں پیدا ہوئیں جنکا دفع کرنا اس پچھلے قانون یعني ایکٹ نمبر ۴ و ۵ کے دفعہ ۷۶ کا مقصود ہی جنمیں سے سب سے بڑي خرابي یہہ معلوم ہوئي کہ توانا اور تندرست لوگوں کو اول قسم کے محتاجوں کیطرح امداد ملتي تھي جو کہ اس ترمیم شدہ حال کے قانون سے غربا کي پرورش میں بہت سا اختلاف واقع ہوگیا ہی اسلیئے ہم اس قانون کي چھان بین کرینگے اور اُن قانونوں کا حوالہ دینگے جو بالکل یا کسیقدر منسوخ نہیں ہوئي جنکے سمجھنے میں کچھہ دقت ہو اور وہ قانون یہہ ہی *

ایکٹ واسطے ترمیم اور تہذیب اُن قانونوں کے جو انگلستان اور ویلز کے غربا سے متعلق ہیں محریہ اگست سنہ ۱۸۳۴ع

اس قانون کي روسے کمشنروں کا مجمع غربا کي پرورش کے کارو بار کي احتیاط اور حفاظت کے واسطے تمام پیرشوں کے مرکز میں مقرر ہی اور اُنکے نایب بھي اسي قانون کے بموجب کارروائي کرنے کو مقرر ہیں اور ان کمشنروں کي موقوفي بحالي کا اختیار گورنمنٹ کو حاصل ہے اور یہہ کمشنر اپنے دستخطي حکمنامہ سے ہر شخص کو جسکا طلب کرنا پرورش غربا کے کسي کام کے انصرام کے لیئے مناسب ہو طلب کرسکتے ہیں اور ہر ایک معاملہ کي تحقیقات کرسکتے ہیں اور ہر ایک شخص کا جواب لے سکتے ہیں اور ہر قسم کا ثبوت تحریري اور تقریري بحلف لیکر اُسکے بیان پر مظہر کے العبد کراسکتے ہیں لیکن اپنے گردنواح کے باشندوں کو دس میل سے زاید فاصلہ سے طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

لیکن یہہ کمشنر پیرش یا یونین کي جائداد غیر منقولہ کي دستاویز کے سوا اور کسي اراضي کي دستاویز کو عدالت دیواني کي طرح طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

اور ہمیشہ یہہ کمشنر اپني کار روائي کي روئداد سال تمام میں ایک بار اگر اُن سے طلب کي جاوے لکھہ کر گورنمنٹ کے کسي سکرتر اعظم کے حضور میں پیش کیا کرتے ہیں اور پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے سے دو ہفتہ کے اندر اُنکو عام ضرورت مرتب کرکے پارلیمنٹ کے دونوں فریقوں کے حضور میں گذرانیے پڑتي ہی اور اُنکي کارروائي کي نسبت سکرتر جو کچھہ استفسار اُن سے کرے وہ اُسکا جواب دیتے ہیں *

اسسٹنٹ کمشنروں کو چیف کمشنروں کي ہدایتوں اور تجویز کے بموجب کاربند ہونے کے لیئے مناسب مقاموں پر مقرر کیا جاتا ہي جنکي تعداد نو سے زیادہ نہیں ہوتي اِن دونوں قسم کے عہدہ داروں یعني چیف کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو پارلیمنٹ میں بیٹھنے کي اجازت نہیں ہوتي *

کمشنروں کو سکرتري اور اسسٹنٹ سکرتري اور محرر چپراسي اور اور عہدہ داروں رکھنے اور برخاست کرنے کا اختیار ہوتا ہي مگر تنخواہ انکي سب [illegible] کي

گورنمنٹ کي تصوير پر منحصر هوتي هی اور کمشنر اپنے اختيارات اسسٹنٹ کمشنروں کے سپرد کرنے کے مختار هوتے هيں *

کمشنر اور اور هر ايک شخص جو اس قانون کي رو سے مقرر کيا جاتا هی دائم برس سے زيادہ اپنے عهدہ پر نهيں رہ سکتا *

جهوٹي گواهي دينی يا جهوٹے بياں پر دستخط کرنے سے مطہر اس قانون کي رو سے بهي دروغ حلفي ميں ماخوذ هوتا هے اور کمشنر کے حکمنامہ سے تغافل کرنا يا سچي گواهي کو چهپانا بد چلني ميں شمار کيا جاتا هی اور گواهيوں کے اخراجات اس قانون کي روسے امداد غربا میں سے بطور اخراجات اتفاقي کے محسوب هوتے هيں *

قوانين پرورش غربا کي برائيوں وغيرہ کي رپورٹ کرنے کے واسطے جو کمشنر مقرر هوئے تهے اُنهوں نے اپني رپورٹ ميں تحريک کي تهي کہ انگلستان کے مرکز ميں ايک بورڈ يعني مجمع کمشنروں کا مع چند ضروري اسسٹنٹ کمشنوں کے مقرر کيا جاوے تاکہ پرورش غربا کے تمام کاروبار کي نگراني کريں اور اُنکو اختيار ديا جاوے کہ کارخانوں کے انتظام کے واسطے قاعدے قايم کريں اور اسبات کے بهي قواعد معين کريں کہ کسقدر اور کسطرح غريبوں کي پرورش کيجاوے اور کتني محنت اُن سے کارخانوں ميں ليجاوے اور تمام ملک ميں يهہ سب قاعدے يکساں رهيں *

اسلئے چودهويں اگست سنہ ۱۸۳۴ ع سے يهہ بات قرار پائي کہ بندوبست پرورش غربا کا موجودہ قوانين کے بموجب کمشنروں کے اختيار ميں رهے اور اس قانون سے جو کچهہ اختيار کمشنروں کو ديئے گئے اُنکی انصرام دهی کے ليئے وہ کمشنر حسب دفعہ ۳۹ ايکٹ ۷ جارج سويم کے غريبوں کے انتظام اور اُن کے بچوں کي تربيت اور کارخانوں پر حکومت کے قاعدے تجويز کرنے کے مختار هيں اور جن مکانوں ميں وہ بچے پرورش پاويں اُنکے اهتمام اور اُن بچوں کے شاگرد کرانے اورکارخانوں کے سربراہ کاروں کے کاروبار کے ملاحظہ کرنے اور محافظوں اور پيرش کے اور عهدہداروں کي هدايت اور حساب کتاب رکهنے اور معاهدہ کرنے کے واسطے قواعد بنانے غرضکہ تمام قانون پرورش غربا کي تعميل کرانے کے وهي کمشنر مختار هيں مگر اُن کے اُن سب قواعد کا اجرا سکرتري گورنمنٹ کي منظوري پر منحصر هوتا هی جو اُنکو پارليمنٹ ميں پيش کرتا هی اور اسسٹنٹ کمشنروں کے احکام بلا مهر کمشنروں کے موثر نهيں هوتے اور محافظوں اور ملازموں کي نسبت اُن کے احکام تغير اسبات کے کہ چودہ دن پيشتر اُنکو اُنسے بذريعہ نقل کے اطلاع هوئي هو جاري نهيں هوسکتے *

محتاج خانوں کا بياں

[illegible] ايکٹ [illegible] کي روسے يهہ بات مقرر کي گئي هی کہ [illegible] افسر [illegible] سربراہ‌کار [illegible] کہ کبهي [illegible] کے قطعہ پر حسب‌اجازت [illegible] کے

اُسي مدرس کے عام خرچ یا ضلع کے خرچ سے جو بطور چندہ وصول کرلیا جاویگا ناتوان غریبوں کي آسایس اور آرام کے واسطے مکانات بنوادے اور ایک ایک مکان میں کئي کئي کس بساوے *

بذریعہ ایکٹ ۹ جارج اول کي دفعہ ۷ کے کئي پیرشوں کے گرجوں کے افسر یا سربراہ‌کار جو متعلق ہوگئے ہوں غریبوں کے واسطے مکانات بطور کرایہ یا بطریق بیع کے حاصل کرسکتے ہیں اور کسي دوسرے پیرش کے گرجے کے افسر یا سربراہ‌کار سے غریبوں کي سکونت یا پرورش یا کام میں مصروف رکھنے کے واسطے معاہدہ کرسکتے ہیں *

ان قوانین کي رو سے یہہ ضرور نہیں کہ محتاج خانوں کے واسطے علحدہ ہي مکانات تعمیر کیئے جاویں بلکہ پیرش کے لوگوں کو اختیار ہی کہ وہ اپنے مکانات میں بھي اُنکو جگہہ دیں *

اکثر گرجے کے افسر اور سربراہ‌کار غریبوں کي پرورش کا ٹھیکہ لوگوں کو دیسکتے ہیں *

اور غریبوں کے محافظوں کو بعد چندہ جمع کرنے کے اور سب اختیار ویسے ہي حاصل ہوتے ہیں جیسے کہ سربراہ‌کاروں کو حاصل ہوتے ہیں کیونکہ ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے دفعہ ۸۳ کي رو سے یہہ محافظ مقرر کئے گئے ہیں اُس ایکٹ میں یہہ حکم تھا کہ چندہ سربراہ‌کار جمع کیا کریں اور محافظوں کو بقدر ضرورت سپرد کیا کریں لیکن اب محافظوں کا تقرر ایکٹ ہذا کي رو سے ہوتا ہی جیسا کہ آگے بیان ہوگا *

ایکٹ ۳۰ جارج سویم کي دفعہ ۳۹ کي رو سے منصفوں کو اختیار دیا گیا تھا کہ محتاج خانوں کا ملاحظہ کیا کریں اور ہر سہ ماہي پر محتاجوں کے حال کي رپورٹ پارلیمنٹ کے اجلاسوں میں پیش کیا کریں *

اور ایک اور قانون کي رو سے گرجے کے افسر اور سربراہ‌کاروں کو اختیار تھا کہ کسي قریب کے پیرش میں محتاج خانوں کو بناویں یا بڑھاویں یا فروخت کریں یا خرید کرلیں *

کسي محتاج‌خانہ میں پیدا ہونے یا مقیم ہونے سے پرورش پانے کا حق نہیں قایم ہوتا *

محتاج‌خانوں کے انتظام کے قواعد ایکٹ ۲۲ جارج سویم کي دفعہ ۸۳ کے نقشہ میں مندرج ہیں *

اور محتاج خانوں میں بد چلني کرنے کي سزا ایکٹ ۵۵ جارج سویم کي دفعہ ۱۳۷ میں درج ہی *

ایکٹ ۵۰ جارج سویم کي دفعہ ۵۰ کي رو سے منصفوں کو اختیار حاصل تھا کہ ایکٹ ۲۲ کے دفعہ ۸۳ میں جو قواعد مندرج ہیں اُنکي تعمیل ایسے محتاج‌خانوں

میں جنمیں کوئي اُستاد یا اُستاني نہو کراوئیں اور جب مناسب سمجھیں اُن قواعد کي ترمیم کریں لیکن اب اُن قواعد کا اختیار بالکل کمشنروں کے سپرد کردیا گیا ھی اور کوئي حاکم اُسمیں کسیطرح کي تبدیلي بلا منظوري کمشنروں کے نہیں کرسکتا *

اور مکتب خانوں کا بنانا اور بڑھانا کرایہ پر لینا یا بدلنا جن لوگوں کے اختیار میں قانوناً دیا گیا ھی اُنکے کاروبار کا اجرا کمشنروں کي منظوري پر منحصر رکھا گیا ھی اور کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو ھر پیرش کے مجمعوں میں شریک ھونے کا اختیار ھی مگر منظوري کرنے کا اختیار نہیں ھی *

اور ایسے پیرشوں اور یونینس میں جنمیں میں مکتب خانہ نہوں مکتب خانہ کے واسطے اگر کمشنر مکانات خرید کرنا چاھیں تو محافظوں یا چندہ دینے والوں کي کثرت راے کي منظوري ضروري ھی لیکن کسي نئے بنی ھوئے مکتب خانہ کے بڑھانے یا کچھہ ترمیم کرنے کے لیئے ایسي منظوري کي کچھہ ضرورت نہیں *

پیرشوں کا یونین یعنے مجموعہ

کمشنر پیرشوں کا مجموعہ بنانے کا اختیار رکھتے ھیں چنانچہ پرورش کرنا کے لیئے اگر وہ مناسب سمجھیں تو کئي پیرسوں کو جمع کرسکتے ھیں جنکا مجموعہ قانون کي رو سے یونینس پکارا جاتا ھی جسکے بعد اُن پیرشوں کے مکتب خانے عام استعمال کے لایق ھوجاتے ھیں اور جبکہ یہہ مجموعہ بنایا جاتا ھی تو کمشنر ھرایک پیرس کے اوسط خرچ کا حساب کرلیتے ھیں اور اُن سب پیرشوں کا چندہ ایک جگہہ جمع کیا جاتا ھی اور کمشنروں کو یہہ بھي اختیار ھی کہ ان مجموعوں کو جب وہ مناسب سمجھیں توڑ دیں یا اور پیرشوں کو اُسمیں شامل کردیں اور اُسقدر مضمون ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے دفعہ ۸۴ کا جس سے اسبات کي ممانعت ھی کہ کوئي پیرش دس میل سے زیادہ فاصلہ کے مکتب خانہ کي امداد نکرے یا فلاں فلاں قسم کے لوگوں کي امداد کرے اور ایکٹ ٥٩ جارج سویم کے دفعہ ۱۲۹ کا اُسقدر مضمون جسقدر کہ اُن قواعد اور قوانین کي منسوخي یا ترمیم سے متعلق ھی جنکي رو سے یہہ بات معین تھي کہ پیرش دس میل سے زیادہ فاصلہ کے مکتب خانہ کي بھي امداد کرے منسوخ ھوگیا اور کوئي مجموعہ پیرشوں کا جسکے قایم کرنے کا ایکٹ ۲۲ جارج سویم میں ذکر ھی اب بلا منظوري کمشنروں کے معین نہیں ھوسکتا *

محتاجوں کے محافظوں کا بیان

پہلے پہل محافظوں کا تقرر بموجب دفعہ ۸۳ ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے ھوتا تھا جسمیں پیرشوں کو اختیار تھا کہ ایسے محافظ مقرر کریں جو تنخواہدار ھوں اور اُنکو سواے چندہ جمع کرنے کے اور سب وہ اختیار دیئے جاویں جو سربراہ کاروں کو حاصل

تھے اور اور قانونوں میں اُنکے تقرر کے خاص خاص طریقے مندرج تھے لیکن ایکٹ ھذا کے بموجب اُنکا تقرر اسطرح عمل میں آتا ھی *

یعني جو مقام پیرشوں کے مجموعہ کا صدر سمجھا جاویگا اُس میں ایک مجمع محافظوں کا اُس یونین یعنے مجموعہ کے محتاجوں کي پرورش کے اھتمام و انتظام کے واسطے منعقد کیا جاویگا اور کمشنر اُن محافظوں کي تعداد اور اُنکے واسطے کام مقرر کرینگے اور ھر شخص کے محافظوں میں منتخب ھونے کے لیئے ایک صفت خاص تجویز کرینگے جسکے بدون کوئی محافظ منتخب نہو اور وہ خاص صفت یہہ ھی کہ وہ پونڈ کے کسي نرس میں چندہ دیتے ھوں اور اُنکے لگان کي آمدني چار سو روپیہ سے کم نہو اسیطرح ایک پیرش کے محتاجخانہ کے لیئے بھي محافظ مقرر ھوسکتے ھیں *

محافظوں کا تقرر ھرسال کي پچیسویں مارچ کو یا اُسکے قریب ھوگا اور پیرش میں کے رھنے والے منصف جو گورنمنٹ کیطرف سے اپنے عہدہ پر مامور ھوں بلا لحاظ اُس عہدہ کے محافظوں میں منتخب ھونگے *

محافظوں کو پیرش یا یونین کے جائداد رکھنے والے اور اور چندہ دینے والے منتخب کرکے مقرر کرینگے اور دو ھزار روپیہ سے کم چندہ دینے والوں کو ایک ووٹ یعني منظوري دینے کا اختیار ھوگا اور دوھزار روپیہ یا دوھزار سے زیادہ چندہ دینے والوں کو دو ووٹ دینے کا اختیار ھوگا اور چار ھزار روپیہ یا چار ھزار سے زیادہ چندہ دینے والوں کو تین ووٹ دینے کی اجازت ھی اور جائداد رکھنے والے اُس قاعدہ کے بموجب ووٹ دینے کا اختیار رکھتے ھیں جو ایکٹ ٥٨ جارج سوم کے دفعہ ٦ میں مندرج ھی یعني پانسو روپیہ چندہ کے دینے پر ایک ووٹ اور ھر ڈھائي سو روپیہ کے زیادہ ھونے پر ایک اور ووٹ دینے کا اختیار ملتا ھی مگر چھہ ووٹ سے زیادہ نہیں دیئے جاسکینگے گو کتنا ھی زیادہ روپیہ اُسسے لیا جاوے اور ھر ایسا جائداد رکھنے والا جو کسي دوسرے شخص کي جائداد پر بھي بطور کارندہ یا مختار کے قابض ھو وہ مالک ھونے کے اختیار سے بھي ووٹ دیسکتا ھی اور مختارتاً بھي دے سکتا ھی یعني دو ووٹ دینے کا حق رکھتا ھی اور ملکیت کی مالیت کا اندازہ جمع سرکاري سے کیا جاویگا اور جو کہ ووٹ تحریر میں لیئے جائینگے اور کمشنروں کي ھدایت کے بموجب جمع کیئے جاوینگے تو † ویسٹري میں ووٹ لینے کي کچھہ ضرورت نہیں *

محتاجوں کے محافظوں کو سوائے اسبات کے اور کوئي جوابدھي بہت کم ھوتي ھی کہ کمشنروں نے جو محتاجوں کی پرورش کے قواعد مقرر کردیئے اُنکے بموجب

---

† ویسٹري گرجے میں ایک کمرہ ھوتا ھی جسمیں گرجے کے کام کا متبرک سامان رکھا رھتا ھی اُس کمرہ میں پیرش والوں کا جلسہ نیک کاموں کے واسطے ھوا کرتا ھی *

کار بند رهیں اور جو عہدے مقرر کرنی ضرور هوں وہ کمشنروں کی منظوری سے مقرر کریں اور ایک ایسے پیرش میں جہاں محتاج خانہ نهو محتاج خانہ بنانے کے لیئے اور یونینز میں سے کسی پیرش کو علحدہ کرنے یا اُسمیں اور زیادہ کرنے یا بالکل توڑ دینے کے لیئے کمشنروں اور محافظوں کا اتفاق راے ضرور هی *

ایسے پیرش جنمیں پروورش کا حق اور چندے کے طریقے یکساں هوں ایک هي سمجھی جاسکتے هیں اور محافظوں کو اس وجہہ سے کئی پیرشوں کی جائدادوں کی جمع بندی کرنی پڑے گی *

اور محافظوں کے لیئے بھي وهي سزائیں مقرر هیں جو سربراہ کاروں کے واسطے معین هیں اور اگر وہ غربا کی پرورش کا ٹھیکہ لیویں تو ایک هزار روپیہ جرمانہ اُنپر هوگا *

محتاج خانوں کے انتظام

ایکٹ ۲۲ جارج سوم کی دفعہ ۳ کے بموجب میں مفصلہ ذیل قواعد اور احکام جو مندرج هیں اُنکو کمشنر بیکار اور ترمیم اور تبدیل کرسکتے هیں اور بجاے اُنکے نئے قاعدہ بھی قایم کرسکتے هیں اور خاص تاکیدی حکم یہہ هی کہ کمشنروں کے ایجاد کیئی هوئی قاعدوں کو ایسا سمجھنا چاهیئی کہ وہ گویا قانوں کا اصلي جز هیں *

کوئي دیوانہ جس سے ضرر کا اندیشہ هو یا بدحواس یا شدت سے احمق محتاج خانہ میں چودہ دن سے زیادہ نہیں رکھا جاسکتا *

منصفوں کو ویساهي اختیار محتاج خانوں کے ملاحظہ کرنے کا هوگا جیسا کہ ایکٹ ۳۰ جارج سوم کی روسے حاصل تھا اور جو شخص اُن قواعد سے انحراف کریگا اُسکي تحقیقات دو منصفوں کے اجلاس میں هوگی اور اُسکو وہ سزا دیجاوے گي جو کمشنروں کے قواعد کي دانستہ تعمیل نکرنے والوں کو هوني چاهیئے اور اگر کسي معاملہ میں کوئي قاعدہ کمشنروں نے بنایا هو تو طبیب یا جراح یا دوا ساز یا پیرش کے گرجے کے پادري کا نایب تحقیقات کرکے اُسکي اطلاع کرنے کا ویساهي اختیار رکھتا هی جیسا کہ قانون مذکورہ بالا کي روسے رکھتا تھا *

جن قواعد کے لکھنے کي طرف هم ابھي اشارہ کرچکے هیں
وہ یہہ هیں

اول جو شخص بھي محتاج خانہ میں بھیجا جاوے اور وہ کام کرنے کے لایق هوگا اُسکو گورنر کسي ایسے کام میں لگاویگا جو اُسکي طاقت اور استعداد کے متناسب هو *

دوسرے گورنر خاص اس بات کا لحاظ رکھیگا کہ محتاج خانہ کے مکان اور اسمیں کے رہنے والے میلی کچیلی نہوں پاک صاف رہیں اور محتاجوں میں سے جن لوگوں کو اُن کاموں کے انجام دینے کے لائق اور قابل سمجھے اُسے مدد لیوے اور محتاجوں کا کہانا پکانے میں بھي اُسے استعانت چاہے اور جو شخص محتاجوں میں سے اُس کام سے غفلت یا انکار کرے جو اُسکو گورنر نے بتایا ہو تو اُسکو حوالات میں رکھنی یا غذا کي تبدیلي کرنے سے جیسا کہ گورنر مناسب سمجھے سزا دیجاویگي اور اگر کوئي شخص اسي قسم کے جرم کا دوبارہ مرتکب ہو تو اُسکي شکایت اُس منصف کے روبرو کیجاوے گي جسکے علاقہ میں وہ محتاج خانہ ہو اور منصف بعد ثبوت جرم کے اُسکو تادیب خانہ میں اُس میعاد کے واسطے بہیجیگا جو ایک مہینے سے کم اور دو مہینے سے زیادہ نہو *

تیسرے محتاج خانوں کے مکانات کے کمرے جنمیں محتاج رکہے جاویں وہ اُنکي حالت کے مناسب اور اُنکي آسایش کے لائق ہوں اور نہایت عمدہ کمروں میں گورنر ایسے محتاجوں کو جو شریف اور معزز خاندانوں کے ہوں اور بدبختي سے مصیبت کے مارے مفلس ہوگئے ہوں اُن محتاجوں پر ترجیح دیکر جو بد چلني اور آوارہ مزاجي سے مفلس ہوئے ہوں رکہے اور علیل یا بیمار محتاجوں کے واسطے علحدہ کمرے ہونگے اور طبیب اور دوا ساز اُنکے علاج کے واسطے اُس پیرش یا علاقہ کے خرچ سے جسمیں وہ محتاج خانہ ہو ضرورت کے وقت بہیجا جاویگا *

چوتہے جو مفلس کام کرنے کے لائق ہونگے اُنکو کام پر گہنٹہ بجاکر بلایا جاویگا اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک وہ صبح کے چھہ بجے سے بارہ پر چار بجے تک کام کرینگے اور ۳۰ ستمبر سے ۲۴ مئي تک دن کے آٹھہ بجے سے چھہ بجے تک کام کرینگے مگر اُن ہي گھنٹوں میں کہانے پینے طبیعت بہلانے سستانے کے گھنٹے بہي شامل میں پانچویں گورنر تمام استعمالي اسبابوں مثل کمل اور میز چوکي اور باسن وغیرہ اور اُن کچے مصالحوں کا جنکي مصنوعي چیزیں بنائي جاویں اور تمام طیار شدہ چیزوں کا حساب درست رکھیگا اور اُسکو محافظوں کے ششماہي اجلاس میں پیش کیا کریگا اور جسوقت رزیٹر محتاج خانہ میں آوے اُسکو ملاحظہ کرایا کریگا *

چھٹے گورنر تمام ہر محتاج کو دن میں ایک بار دیکھنے جایا کریگا اور اسبات کي احتیاط کریگا کہ ایندھن اور بتیاں اور جوودے اشیاء کو لوگ ضایع تو نہیں کرتے اور سونے کے وقت ایندھن اور بتیاں بجھادي گئیں یا نہیں اور سونے کا وقت ۲۹ ستمبر سے ۲۵ مئي تک آٹھہ بجے شام کا ہی اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک نو بجے شام کا ہی *

ساتویں جب کوئی محتاج کسی کمرہ میں مرجاوے تو گورنر فوراً اُس مردہ کو دوسرے علیحدہ مکان میں رکھے اور اچھی طرح جسقدر جلد شایستگی سے ممکن ہو اُسکی تجہیز و تکفین کرادے اور اُسکے کپڑوں اور اسباب کی حفاظت کر کے اور محتاجوں کے صرف کے واسطے اُسی پیرش یا مقام کے محتاجوں کے محافظ کے حوالہ کرے جس سے وہ مردہ علاقہ رکھتا ہو اور اُسکی تجہیز و تکفین کا خرچ اُسی محافظ سے اُسکو ملیگا *

آٹھویں کسی شخص کو بجز اُن لوگوں کے جو وہاں پرورش پاتے ہیں یا کام کرتے ہیں محتاج خانہ میں آنے جانے کی بلا حکم گورنر کے اجازت نہیں ہوگی اور تیز شرابوں کا استعمال بالکل ممنوع ہی اور اور کم نشہ کرنیوالی شرابیں بھی بلا اجازت گورنر کے محتاج خانہ میں نجانے پاوینگی *

نویں گورنر تمام قواعد اور قانوں کو کم سے کم ایک مہینے کے بعد تمام محتاجوں کو سنایا کریگا *

دسویں ہر اتوار کو جو محتاج گرجے تک جانے کے قابل ہونگے وہ خدا کی عبادت کرنے کو جایا کرینگے مگر اب موجودہ قانوں کی رو سے بوجہہ اُن قواعد یا اور اُن قاعدوں کے سبب سے جو کمشنر بناویں کوئی مفلس اپنے مذہب کے اصول کے خلاف عبادت کرنے پر مجبور نہو سکیگا اور نہ کسی بچہ کی تعلیم اُسکے ماں باپ کے عقاید کے خلاف کیجاویگی *

گیارھویں گورنر ہر ایسے شخص کو جسکا محتاج خانہ میں زیادہ رہنا محافظوں کی رائے میں مناسب نہو حسب الحکم محافظوں کے محتاج خانہ سے خارج کریگا *

قانوں پرورش غربا کے کمشنروں کی پہلی رپورٹ میں جو محتاجوں کے کارخانوں کے انتظام میں کی گئی قواعد مفصلہ ذیل تجویز کیئے گئے تھے *

اول مردوں کو عورتوں سے علحدہ رکھنا چاھیئے *

دوسرے کسی کو کارخانہ سے باھر جانے یا دوستوں سے ملاقات کرنے کی اجازت نہونی چاھیئے *

تیسرے حقہ کشی کی ممانعت ہونی چاھیئے *

چوتھے بیر شراب موقوف کردینی چاھیئے *

پانچویں ہر وقت کام میں مصروف رکھنا چاھیئے *

چھٹے مناسب مہربانی اور توجہہ سے اُنکے ساتھہ پیش آنا چاھیئے *

عہدہدار پیرس کے

محافظوں اور سر براہ‌کاروں سے کم درجہ کے عہدہداروں کا بندوبست کمسنروں کے اختیار میں ہوگا چنانچہ کمسنر محافظوں اور سر براہ کاروں کو ہدایت کرسکینگے کہ فلاں عہدہ پر ایسے شخصوں کو مقرر کریں جو پرورش غربا کے کاروبار کے لائق ہوں اور پیرش یا یونین کے حساب کتاب کو جانچ کر جائز خواہ ناجائز کرسکیں اور اُن عہدہداروں کے کام اور اُنکي تعنابي کی حدیں اور طریق اُنکے تقرر اور برخاستگي کا اور عہدہ پر بحال رہنیکا اور قسم ضمانت کي جو اُنسے لیجاوے کمسنروں کي ہدایت اور اختیار پر موقوف ہی *

سربراہوں یا جرانچیوں پرعرض کہ ہر ایسے شخص کو جسکو اُس روپئہ کے جمع خرچ کا کام سپرد ہو جو غربا کي پرورش کے واسطے بطور جمع بندي کے وصول کیا جاتا ہی حکم ہی کہ اپنا حساب ہر ششماہي پر علاوہ سالانہ کے محافظوں یا محاسبوں کو سمجھائیں اور اگر کوئي محافظ یا محاسب بہو تو منصفوں کے خفیف اجلاس میں پیش کریں اور اگر اُنسے چاہا جاوے تو اُس حساب کو حلف سے تصدیق کریں *

اور کسی محافظ وغیرہ سے جسکي تحویل میں کچھہ باقي رہ گئي ہو وہ اُسي طرح وصول ہوسکتي ہی جسطرح کہ اس قانون کی روسے جرمانہ وغیرہ وصول کیئے جاتي ہیں *

کارخانوں کے گورنروں اور سربراہ‌کاروں کے مددگاروں یا اور تنخواہ دار عہدہداروںکو کمسنر تجویز خود یا محافظوں خواہ سربراہوں کي شکایت اور تجویز سے موقوف کرسکتی ہیں *

اور شخص برخاست شدہ بلا استرضاے کمسنروں کے کسي تنخواہ دار عہدہ پر بحال نہیں ہوسکتا *

جو لوگ سنگین جرموں یا فریب یا حلف دروغي کي سزا پا چکے ہوں وہ پیرش کے کسي عہدہ پر مقرر ہونے یا غربا کي پرورش کے انتظام میں دخیل ہونے کے قابل نہیں سمجھے جاوینگی *

پرورش کونسا طریق اور کون لایق پرورش کے ہی

ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت میں حکم تھی کہ ہر پیرس کہ گرجے کے افسر اور دو چار رئیس اُس پیرش کے جسکي تعداد کي کمي بیشي اُس پیرش کي وسعت پر منحصر ہوگي ترتیب دیسے ایک مہینے کے اندر اندر ملکہ اول ہی ہفتہ میں دو یا دو سے زیادہ منصفوں کي مہر دستخط سے جن میں سے ایک منصف اُسي پیرش میں رہتا ہو غربا کي سربراہ‌کاري کي سند حاصل کرینگے وہ سب سربراہ‌کار یا اکثر اُن میں سے اُس پیرش کے ایسے بچوں کو کام پر لگایا کرینگے جنکے ماں باپوں کو اُن کي تربیت کا

مقدور نہو اور ایسي لوگوں کو بھي جو اپني پرورش کا کوئي وسیلہ نہیں رکھتے اور کوئي معمولي پیشہ یا تجارت نہیں کرتے خواہ وہ مجرد ہوں خواہ اهل و اعیال رکھتے ہوں کام پر لگاوینگے اور ہفتہوار یا ماہواري کا قانصان اراضي اور مکانات اور دھک لینے والوں اور پادري اور لکري کے جنگل کے قابضوں اور دوئیلہ کي کہاں والوں پر بحساب رسدي چندہ معین وصول کرکے تندرست مفلسوں کے کام میں مصروف رکھنے کے لیئے سن اور سني اور اون اور سوت اور لوھے لکري وغیرہ کا بہت سا ذخیرہ جمع کیا کریں اور نیز کافي روپیہ اندھے لنگڑے لولی اپاہج ضعیف اور ناتواں محتاجوں کي پرورش کے واسطے جو محنت کرنے کے قابل نہوں جمع کیا کریں اور مفلسوں کے بال بچوں کے شاگرد کرانے کے واسطے بھي اُسي زرس سے جس میں وہ محتاج خانہ ہو روپیہ بہم پہونچایا کریں اور یہي سربراہکار تمام کار و بار خرید فروخت مذکورہ بالا ذخیروں کي اشیاء کا کیا کرینگے *

اور قانون میں یہہ حکم ہی کہ جن لنگڑے لولوں اندھوں ضعیف و ناتوانوں کے ماں باپ یا دادا دادي یا بیٹے پوتے کافي مقدور رکھتے ہوں وہ اُنکي پرورش اپنے روپیہ سے اُس حساب سے کرینگے جو اُس پیرش کے منصف جس میں وہ رہتی ہوں اپنے سہ ماہي کے اجلاس میں اُنکے ذمہ مقرر کریں اور جو کوئي منصفوں کي تحریر کي ہوئي شرح کے بموجب نکریگا اور اُنکي عدول حکمي کریگا تو اُسکي دس روپیہ ماہواري کي قرقيهوا کریگي *

بموجب ایکٹ ۹ جارج اول کے جو لوگ محتاج خانہ میں جانے سے انکار کرینگے اُنکي پرورش نہیں کیجاویگي مگر ایکٹ ۳۶ جارج سوم کی رو سے اُس صورت میں اُنکي پرورش محتاج خانہ سے علحدہ گھر بیٹھے ہوسکیگي کہ اُنکو کوئي چندروزہ خفیف بیماري یا مصیبت لاحق ہوگئي ہو یا محتاج خانہ کي آب و ہوا مضر ہوگئي ہو *

انہیں قوانین کي رو سے سربراہکاروں پر لازم ہی کہ پیرش کے تمام محتاجوں کي جو اپني ضروریات بہم پہونچانے میں قاصر ہوں خواہ وہ مستقل باشندہ اُس پیرش کے ہوں خواہ عارضي یعني ایسے کہ اتفاق سے بوجہہ کسي ضرورت کے اُس پیرش میں آئے ہوں مگر کسي اتفاقي مصیبت یا بیماري وغیرہ سے وہاں سے جانا اُنکا مصلحت نہو یا اُس پیرش کے گرد نواح کے رہنے والے ہوں اور بسبب کسي عارضہ یا مصیبت کے بلا مکر و فریب اُس پیرش میں اسایش حاصل کرنے کو آئے ہوں حوایج معمولي اور غیر معمولي یعني بیماري وغیرہ میں دوا اور طبیب جراح وغیرہ بہم پہونچایا کریں اور یہہ بھي اُنپر فرض ہی کہ ولدالزنا بچوں کي بھي پرورش کیا کریں اور اُنکے پاس جو دستاویز اُس روپیہ کي ہوگي جس کے ادا کرنے پرواپنے بچہ کي پرورش سے بريالذمہ ہو جاتا ہی در صورت نہ وصول ہونے روپیہ کے اُس دستاویز کے ذریعہ سے ضامنوں پر نالش کرسکینگے *

یہہ بات طی ہوچکي ہی کہ جس شخص کي اسقدر کثرت سے اولاد ہوگئي کہ وہ سب کي پرورش نکرسکے یا کوئي کافي مزدوري کا کام اُسکو نہ ملے تو اُسکو بھي ناتوانوں کي طرح امداد ملنگي اگرچہ یہہ بیان ہو چکا ہی کہ ناتواں سے ایسا شخص مراد ہوتا ہی جو حقیقت میں محنت کرنے کے قابل نہو اور اُس شخص کا حال ایسا نہیں ہی تو حسب منشاء اس قانون کے اُسکو خیرات سے امداد ملني چاهیئے *

اس قانون کي رو سے پرورش غربا کا تمام کام کمشنروں کے اختیار میں ہی کیونکہ اس قانون میں اس بات کے بیان ہونے کے بعد کہ ایسے شخصوں کے کنبوں یا شخصوں کو امداد ملنے کا بموجب ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت کے طریقہ جاري ہوگیا تھا جو امداد حاصل کرنے کي حالت میں تسیمدریا بالکل لوگوں کے نوکر ہوتے تھے اور بعد منسوخ کرنے ایسے قوانین کے حکمي رو سے منصفوں کو اُنہیں لوگوں کو گھر بیٹھے مدد کرنے کي اجازت تھي کمشنروں کو حکم ہی کہ کمشنر ایسے قواعد کے ذریعہ سے جو اُنکے نزدیک مناسب ہوں یہہ بات قرار دینگے کہ کسي خاص پرگنہ کے تندرستوں یا اُنکے کنبوں کو کسقدر اور کس مدت تک اور کس کس طرح محتاج خانہ سے باہر مدد دي جاوے اور سواء اُنکي تحریر کے اور کوئي امداد جائز نہیں اور جو کچھہ ہوگي وہ موقوف کردیجائیگي باستثناے ایسي خاص حالتوں کے بیس روز کے اندر سربراہکار یا محافظ اُنکي اطلاع کمشنروں کو کرینگے اور کمشنر کسي سکرتر اعظم گورنمنٹ کو کرینگے *

پس اس قانون کي رو سے جو قواعد کمشنروں نے جاري کیئے ہیں وہ بہت سادے ہیں چنانچہ تندرست مفلسوں کو بجز چند حالتوں یعني بیماري حادثہ وغیرہ کے جسمیں محافظوں اور سربراہکاروں کو امداد دینے کا اختیار ہی کچھہ بھي مدد نملیگي جب تک کہ وہ معہ کنبہ محتاج خانہ میں داخل نہوں *

پرورش کسکے ذریعہ سے ہوني چاهیئے

کسي پرگنہ کے دو منصف یہہ حکم دینیکا اختیار رکھتے ہیں کہ فلاں شخص ضعیف بوڑھے یا کمزور بدن کے محتاج خانہ سے باہر پرورش کیجاوے اور اُنمیں سے ایک بارڈ بمعنے اس مضمون کا لکھدے کہ مجھکو اچھي طرح علم اسبات کا ہی کہ یہہ شخص محنت کرنے کے قابل نہیں لیکن عموماً تمام محتاجوں کي پرورش کا اختیار محافظوں یا پیرش کے منتظم لوگوں کو اُن قوانین کے بموجب ہوتا ہی حکمي رو سے وہ مقرر کیئے جاتے ہیں *

کوئي سربراہکار اُس سے زیادہ امداد نکرسکیگا جسقدر کہ محافظ یا منتظم لوگ اسکو حکم دیدیں بجز چند روزہ ناگہاني بڑي سخت ضرورت کے پیش آنے کے اور اُس میں بھي سوائے ضروریات کے روپیہ پیسہ کي امداد نکریگا خواہ مدد پانے والا محتاج خانہ میں رہتا ہو یا نرہتا ہو *

اور اگر کوئی سربراہ‌کار ایسی چند روزہ سخت ضرورت میں مدد کرنے سے چشم‌پوشی کرے تو منصف اُسکو حکم دے سکتا ہی کہ ایسے چند روزہ مدد ضروری چیزوں کی سواء روپیہ کے دیوے اور اگر سربراہ کار تعمیل اس حکم کی نکرے اور اُس سے سرتابی کرے تو دو اور منصفوں کے روبرو تحقیقات اُسکی کرکے بشرط ثبوت جرم پچاس روپیہ تک جرمانہ کیا جاوے اور اسیطرح کوئی منصف علاج سے مدد کریگا حکم دے سکتا ہی اگر کہیں دفعتاً خطرناک بیماری لاحق ہو اور اس حکم کی سرکشی کرنے کی بھی وہی سزا ہی جو مذکور ہوئی لیکن کوئی منصف علاوہ اُس مدد کے جسکا اس قانون میں حکم ہی اور کسی امداد کا حکم نہیں دے سکتا *

اس قانون کے بموجب یہی یہہ ہدایت ہی کہ محتاج خانہ کے اندر جو‌اہ ناہو جو کچھہ مدد کیجاوے اُسکو محتاج خانہ کا گورنر یا اور کوئی ایساہی عہدہ‌دار یا سربراہ کار کتاب میں درج کیا کرے *

قانون کا منشاء یہہ ہی کہ جو کچھہ مدد کسی عورت کو دی جاتی ہی اُسمیں اُسکا شوہر بھی شریک ہوتا ہی اور جو مدد کسی نابالغ سالہ یا اس سے کم عمر کے لڑکے کو دیجاتی ہی اُسمیں اُسکا باپ بھی شریک سمجھا جاتا ہی اسیطرح بیوہ عورت اپنے دفعہ کی امداد میں شامل گنی جاتی‌ہی یعنی جو کچھہ پرورش کسی عورت یا لڑکے کی کیجاتی ہی حقیقت میں وہ شوہر اور باپ اور بیوہ کی بھی ہوتی ہی *

یہہ قانون اسبات کو بھی اور استحکام دیتا ہی کہ ماں باپ اپنی اولاد کی پرورش کے ذمہ‌دار ہیں اور اولاد اپنے ماں باپ کی پرورش کی جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا *

پہلے قانون کی رو سے پیرش کے عہدہ‌دار ایسے شخصوں کی جو اپنے کنبے کی پرورش کا مقدور تو رکھتے ہوں مگر بسبب اپنی اصول خرچی وغیرہ کے نکر سکیں ہفتہ‌وار یا ماہواری قرض کے طور پر مدد کرسکتے تھے اب اس قانون کی رو سے بھی کمشنروں کو ایسے لوگوں کو روپیہ پیشگی دینے کی اجازت ہی اور اگر اکیس برس کی عمر کے آدمی کو یا اُسکی زوجہ کو یا سولہ برس کی عمر سے کم کے آدمی کے کسی مورث کو کچھہ دیا جاویگا تو گو اُسکے وصول کے واسطے کوئی دستاویز لکھی گئی ہو یا نہو وہ قرض سمجھا جاویگا اُس مدد لینے والے کی اُجرت یا اُس شخص کی جسکو سمجھا گیا ہو کہ اُسکو مدد پہونچی ہی اُس شخص کی معرفت بموجب دفعہ ۵۹ اسی قانون کے قرض میں وصول کرلیجاوے جو اُس سے کوئی اُجرت کا کام لیویگا *

اور ایکٹ ۴۳ جارج اول کا اُسقدر مضمون جس سے یہہ اجازت تھی کہ ایسے سپاہی کے کنبے کی بھی پرورش کسی شرح سے کیجاوے جو اپنی نوکری میں مستعد اور سرگرم ہو منسوخ ہوگیا اور اُس مضمون کا یہہ نتیجہ ہی کہ پیرش کے عہدہ داروں

اور مجسٹریٹوں میں کچھہ فرق نہ رہا تھا کیونکہ پیرش کی امداد کی درخواست کرنے میں لوگ بہت کم شرم کرتے تھے مسترد ہو گیا *

شاگردی کا بیان

پہلے پہل کے ایکٹ ۴۳ ملکہ الزبیتھ کی رو سے گرجے کے افسر اور دو منصفوں کی کی مرضی کے موافق لڑکوں کو چوبیس برس کی عمر تک اور لڑکیوں کو اکیس برس یعنی عمر تک یا شادی کے دن تک شاگرد کرانے کا اختیار رکھتے تھے اور اُسکے بعد کے اور قانونوں میں اُن جابرانہ معاہدوں کی نسبت مختلف احکام مندرج ہوئے اس قانون کی رو سے یہہ بات قرار پائی ہی کہ جو منصف اُن معاہدوں کا اُسی طرح ہونا مناسب سمجھیں تو وہ اس مضمون کا سارٹیفکٹ لکھدیں کہ یہہ معاہدے کمشنروں کے تجویز کیئے ہوئے قاعدوں کے خلاف نہیں ہیں ورنہ وہ ہرگز جائز نہونگے اور یہہ سارٹیفکٹ ہر معاہدہ کے ذیل میں لکھا جاویگا *

نقل مکان کا بیان

اور دفعہ ۶۲ اور ۶۳ کے مطلب سے ایسے مفلسوں کی نقل مکان کی دشواری کو آسان کیا گیا ہی جو کسی پیرش میں سیٹل منٹ یعنی مستقل سکونت رکھتے ہوں *

سیٹل منٹ کا بیان

سیٹل منٹ یعنی مستقل سکونت اُس حق کو کہتے ہیں جو محتاج لوگ کسی ایسے پیرش سے جو اُنکی پرورش کرنا ہو امداد چاہنے کا حق رکھتے ہیں اور اُس پیرس میں لوگوں کو پرورش پانے کے لئیے منصفوں کے حکم سے لیجاتے ہیں لیکن ایسے مقام میں جہاں سربراہکار نہوں وہاں سیٹل منٹ نہیں حاصل ہو سکتا اور وہاں نہ کہیں اور سے محتاجوں کو پرورش پانے کے لیئے بھیجاجاسکتا ہی نہ وہاںسے کسی اور مقام کو جہاں پرورش ہوتی ہو بھیجا جا سکتا ہی اسلیئے ہر شخص جو انگلستان اور ویلز میں پیدا ہوا ہو وہ بذریعہ اپنی پیدایش یا مربیوں کے سیٹلمنٹ حاصل کرسکتا ہی *

جن طریقوں سے کہ اب سیٹل منٹ حاصل ہو سکتا ہی وہ یہہ ہیں اول پیدایش دوسری مربیوں کا وسیلہ تیسرے شادی چوتھے شاگردی پانچویں ایک جائداد کو کرایہ پر لینا اور سال بھر کی اُسکی شرح ادا کرنا چھٹے صاحب جائداد ہونا ساتویں چندہ ادا کرنا موجودہ قانون کے جاری ہونے سے پہلے دو طریق سیٹل منٹ حاصل کرنے کے اور بھی تھے ایک تو کرایہ پر دینا اور نوکری دوسری منصب والا اور عہدہدار ہونا اول پیدایش پیدایش کے ذریعہ سے اولاد جائز کی سیٹل منٹ باپ کے سیٹلمنٹ سے ہوتی ہی اگر معلوم ہو اور جو معلوم نہو تو ماں کی سیٹل منٹ سے ہوتی ہی اور جو دونوں کی معلوم نہو تو بچہ کے مقام ولادت سے معلوم ہوتی ہی اگر اُسکا مقام ولادت بھی

دریافت نہو سکے تو اُسکي پرورش بطور عارضي مفلس کے اُسي مقام میں کیجاوے جہاں وہ مقیم ہو *

ولدالزنا کا مقام سکونت وهي قرار پاتا هی جو اُسکي ماں کا هو تاوقتیکہ سولہہ برس کا هو یا بذریعہ شادي وغیرہ کے سیٹل منٹ حاصل نکرے *

موجودہ قانون کی روسے یہہ حکم هی کہ جو شخص ایسي عورت سے شادي کرے جسکے بال بچے پہلے هوں خواہ وہ زنا سے پیدا هوں یا نکاح سے تو اُس شخص پر فرض هی کہ وہ اُنکو اپنے کنبہ کا جزو سمجھہ کر سولہ برس کي عمر تک یا اُنکي ماں کے وفات تک اُنکي پرورش کرے *

دوسرے مربیوں کا وسیلہ هم دریافت کرچکے کہ جو کوئي لڑکا اپنے باپ کے ذریعہ سے سیٹل منٹ حاصل کرے اور لڑکي اپني ماں کے ذریعہ سے سیٹل منٹ حاصل کرے وہ اُس سیٹل منٹ سے بدل جاتي جو وہ اپنے کسي خاص حق سے حاصل کرے مگر کہ وہ سیٹل منٹ اُسوقت جاتي رهتي هی جبکہ بچہ کی عمر اکیس برس کي هو جاوے یا وہ شادي کرلے یا کوئي اور ایسا رشتہ اختیار کرلی جسکے سبب سے اُسکے مربیونکا اُسپر کوئي اختیار نرهے اسلیئے بالغ کو آزاد اُسوقت تک نہیں کہہ سکتے جب تک کہ وہ شادي نکرلے یا اپنے حق سے سیٹل منٹ حاصل نکرلے *

تیسرے شادي اگر کوئي عورت کسی ایسے شخص سے شادي کرے جو ایک معلوم سیٹل منٹ رکھتا هو تو وہ سیٹل منٹ اُس عورت کي بھي سیٹل منٹ هو جاتي هی گو اُس سے پہلے وہ سیٹل منٹ رکھتي هو یا نرکھتي هو اور اسیطرح اور هر ایک سیٹل منٹ جو اُسکا شوهر اپني وفات تک حاصل کرتا جاویگا اُسکي هوتي جاویگي خواہ وہ عورت اپنی شوهر کے سیٹل منٹ میں کبھي رهي هو یا نرهي هو شادي کے بعد وہ سوائے اپنے شوهر کے سیٹل منٹ کی کوئي خاص اپني سیٹل منٹ حاصل نہیں کرسکتي اور اگر اُسکے شوهر کي کوئي سیٹل منٹ نهو تو اُسکي خاص سیٹل منٹ اگر کوئي هووے تو وہ بھي معطل رهتي هی البتہ بعدوفات اُسکے شوهر کے وہ کام دیتي هی اور کوئي اور نئي سیٹل منٹ حاصل کرے تک وہ قایم رهتي هی *

چوتھے شاگردي اگر کوئي شخص شاگردي کرے اور کسي شهر یا پیرش میں آباد هو تو اِس آباد هوے یا شاگردي کرے سے ایک عمدہ سیٹل منٹ حاصل کریگا اور سیٹل منٹ اُسکي اُس پیرش میں قرار پائیگي جس پیرش میں وہ اپني شاگردي کے آخیر چالیس دن میں رها هو باستثنائے ایسي صورت کے کہ اُسکی پاس ایک سارٹیفکٹ هو یعني کسي پیرش کا ایسا سارٹیفکٹ هو جس میں اُس پیرش والوں کا یہہ اقرار هو کہ یہہ شخص اگرچہ یہاں سے اور جگہہ کو جاتا هی مگر یہہ اور اُسکا کنبہ قانوناً همارے پیرش کا مستقل باشندہ هی جس اقرار سے وہ پیرش جہاں

یہہ سارٹیفکٹ رکھنے والا جاوے اُس بوجھہ اور حرج سے بریالذمہ ہو جاتا ھی جو اُس شخص کے وھاں جانے سے اُس پر عاید ھوتا *

پانچویں ایک جائداد وغیرہ کو کرایہ پر لینا جائداد جو مکان اراضي وغیرہ ھو وہ اور شخصوں کي ملکیت ھوني ضرور ھی اور وہ بجاے خود علحدہ ھو کسي مکان وغیرہ کا جز نہو اور اُسکی قبضہ کرنے میں کوئي اور دوسرا شخص شریک نہو لیکن اگر کسي جائداد کے متعدد قطعہ ھوں اور مختلف لوگوں سے اُنکو مختلف وقتوں میں کرایہ پر لیا جاوے جسکے کل کرایہ کا مجموعہ سو روپیہ ھو اور وہ سب قطعی ایک ھي پیرش میں ھوں تو کوئي قباحت نہیں *

یہہ ضرور ھی کہ ایک سال کے واسطے سو روپیہ کرایہ پر کرایہ دار لیوے اور کرایہ اُسکا بھي ادا کرے اور اپنا ھي قبضہ رکھے کسي اور کو کرایہ پر ندیوے اور پیرش میں چالیس روز رھنا اُسکا ضرور ھی یہہ ضرور نہیں کہ خاص اپني جائداد پر رھی *

علاوہ ان باتوں کے اِس قانون کي دفعہ ۱۰ میں حکم ھی کہ آیندہ سے کوئي سیٹل منٹ جائداد پر صرف قابض ھونے سے مکمل نہوگي جب تک کہ قابض پر مفلسوں کے چندہ کي جمع بندي بھي نہو جاوے اور سال بھر تک اُس جائداد پر چندہ نہ وصول کرلیا جاوے *

چھٹے صاحب جائداد ھونا اپنی ھي جائداد پر خود قابض ھو یا بذریعہ ٹھیکہداري کے قبضہ ھووے غرض کہ کسي قسم کے ایسے دستہ کے ذریعہ سے جو نابونا جایز ھو قبضہ ھو اور صاحب جائداد کو سواے خرید نے کے اُسکي جائداد بذریعہ ھبہ یا ورثہ یا شادي غرض کسي جایز طریق سے حاصل ھوئي ھو اور جائداد خواہ مکان ھو یا زمین ھو سیٹل منٹ حاصل ھوتي لیکن ایک جائداد پر کسي معین میعاد تک بلا قبض و تصرف کچھہ سالانہ حق مالکانہ ملنے سے اور جائداد مشترکہ کے ایسے حق سے جس سے کبھي کچھہ غرض نرکھي ھو سیٹل منٹ حاصل نہیں ھوتي *

بذریعہ جائداد کے سیٹل منٹ حاصل کرنے کے لیئی یہي بات کافي نہیں کہ ایک پیرش میں جائداد ھو بلکہ اُس پیرش میں چالیس دن تک سکونت کرني ضرور ھی جس میں وہ جائداد واقع ھو اور سکونت کرنے میں بھي شرط یہہ ھی کہ صاحب جائداد بذات خود رھے بي بي اور بال بچوں کي سکونت معتبر نہیں اور یہہ رھنا لگاتار چالیس دن تک ھو خواہ کئي بار رہ کر چالیس دن پورے کیئی ھوں اور یہہ ضروري نہیں کہ جائداد پر خود صاحب جائداد ھي قابض ھو اُسکي طرف سے ٹھیکہدار کرایہدار کا قابض ھونا کافي ھی مگر اس صورت میں یہہ لازم ھی کہ صاحب جائداد اُس پیرش میں سکونت رکھتا ھو جہاں اُسکي جائداد واقع ھو *

اِس قانون کي دفعه ٦٨ میں جو کسي گذشته طریقوں پر سیٹل منت کے کچهه اثر نہیں کرتي یهه حکم هی که جو شخص بذریعه جائداد کے سیٹل منت حاصل کرے اُسکي سیٹل منت جب تک قایم رهتي هی که وہ اُس پیرش سے دس میل کے فاصله کے اندر اندر رهی جس پیرش میں اُس کي جائداد هو اگر کوئي شخص اس فاصله مذکور کے اندر نرهي اور اتفاقاً کسي اور پیرش کے ذمه اُسکے پرورش کا بار پڑے تو وہ اُسي پیرش میں بهیجدیا جاوے گا جہاں نئي سکونت کرنے سے پہلے آباد تها اور اگر اُسنے کسي اور پیرش میں قانوناً کوئي سیٹل منت حاصل کرلیا هوگا تو وهاں بهیجا جاویگا *

ایک جائداد کا جو کوئي قانوناً وارث هو وہ اُسوقت تک سیٹل منت حاصل نہیں کرسکتا جب تک که وہ اُس جائداد پر قابض نہوجاوے *

ساتویں ادا کرنا چندہ کا ایک شخص پر سیٹل منت حاصل هونے کے لیئے چندہ مقرر هونا اور اُس سے اُسکا وصول هونا ضرور هی اگر ایک زمیندار پر چندہ مقرر هوتا هی اور اُسکا کاشتکار ادا کرتا هی تو کاشتکار مستحق سیٹل منت کا نہیں هوتا بذریعه کاشتکار کے چندہ وصول هونا کافي هی یهه کچهه ضرور نہیں که خود زمیندار هي اُسکو ادا کرے چندہ سے قانون کي موجب پرورش غربا کا چندہ اور گرجا کا چندہ اور زمین کا محصول اور اور هر ایک محصول مراد هی جو پیرش کي حدود میں وصول کیا جاتا هی اور قانون کي رو سے صفائي شهر کا چندہ اور چندہ سڑک اور کهڑکي کا محصول اور مکان کا محصول یا اور کسي جمع بندي کے محصول ادا کرنے سے سیٹل منت حاصل نہیں هوتا *

پرورش زنا سے پیدا هوئی بچوں کي

ابهي هم بیان کرچکے هیں که ولدالزنا کي سیٹل منت سوله برس کي عمر هونے تک یا اپنے کسي اور استحقاق سے سیٹل منت حاصل کرنے تک اُسکي ماں کي سیٹل منت هوتي هی اور اُسکي ماں جب تک نے شوهر کئي یا بیوہ رهی تو سوله برس کی عمر تک اور اگر لڑکي هو تو اُسکي شادي کرنے تک اُسکي پرورش اُسکي ذمه هوتي هی *

اس قانون میں بعد منسوخ هونے اُن قوانین کے جنکي رو سے کسي ولدالزنا کا باپ اُس بچه کي پرورش کا خرچ نديئے کي وجهه سے مقید هوتا یا ماں سزا کے قابل هوتي یهه حکم هی که اگر کسي ایسے بچه کي ماں اُسکي پرورش کي قابلیت نرکهتي هو اور وہ بچه محتاج خانه میں پرورش کے واسطے سپرد کیا جاوے تو اُسکے داخل هونے کے بعد جو سه ماهي کا اجلاس هو اُس اجلاس کے روبرو سربراہ کار یا محافظ یهه درخواست کرینگے که اجلاس سے ایک حکم اُس شخص کے نام جسکو وہ اُس

بچه کا باپ قہرلوس جاري هو که جو کچھ اُس بچه کی پرورش کا خرچ پرورش کے ذمه پڑا ادا کرے *

اور عدالت اُس شخص کو اطلاع کرنے سے حاضر دن کے بعد جواب اور اظہار فریقین کے لیئي اگر بعد تحقیقات کے یہه ثابت هوگا که یهي شخص جسکو سربراہ کاروں نے اُس بچه کا باپ قرار دیا تھا حقیقت میں اُسکا باپ هی تو عدالت جیسا کچھ مناسب سمجھے گي اُسکي نسبت حکم دیگی *

لیکن یهه حکم جب تک قابل نفاذ نهوگا که حسب اطمینان عدالت کے اُس بچه کي ماں کے بیان میں سے کسي بڑي سي بات کی تصدیق اور گواهوں کي گواهي سے نهوئي هو اور یهه حکم صرف اُسیقدر خرچ لیئی جانے کي نسبت نافذ هوگا جسقدر اُس بچه کي پرورش کے لیئے اصل میں درکار هوگا اور اُس بچه کي ساتهه برس کي عمر هونے تک جاری رهیگا اور جو کچھه روپیه اُسکے باپ سے لیا جاویگا اُسمیں سے اُسکي ماں کو کچھه ندیا جاویگا نه اُس کي ماں کي پرورش میں کسیطرح خرچ کیا جاویگا *

سربراہ کاروں کي درخواست گذرنے پر اگر عدالت مناسب سمجھے گي تو اُس بچه کي پرورش کا خرچ اُسکے روز ولادت سے شمار کریگي بشرطیکه اُس درخواست گذرنے سے چهه مهینے بیشتر اُسکي ولادت هو اور اگر اُسکي ولادت چهه مهینه دستور سے زیادہ کي هووے تو اُسکي پرورش کا خرچ دوسري شش ماهي کے شروع سے لگایا جاویگا *

اور اُس مقدمه کي جوابدهي میں اُس شخص کا جس سے اُس بچه کي پرورش کا خرچ وصول کرنے کا ارادہ کیا گیا هی جو کچھه خرچ هوگا اگر اُسکی نسبت عدالت کچھه حکم ندیوے تو وہ سربراہ کاروں کي ذمه پڑیگا *

عدالت سربراہ کاروں اور محافظوں کے دعوے کي درصورت عدم حاضري مدعاعلیه یا مدعاعلیه کے وکیل کي بهي تحقیقات کریگی سوائے اسباب کے که سربراہ کار یا محافظ مدعاعلیه کا دستخطي اقبال دعوے پیش کریں اور اس صورت میں بهي عدالت مختارهی که تحقیقات مزید کے لیئی اظہار گواهوں کے لیوے *

ایک هي منصف کسي ولدالزنا کے باپ کو اپنے دستخطي حکمنامه سے طلب کرسکتا هی اور اگر اُسکو یقین اسبات کا هوجاوے که وہ روپوش هوجاویگا تو منصف اُس سے ضمانت کافي طلب کرسکتا هی اور اگر وہ ضمانت دینی میں تساهل کرے تو ضمانت داخل کرنے یا مقدمه فیصل هونے تک تادیب خانه میں رکهه سکتا هی *

کسي ایسے بچه کي پرورش کے خرچ کا ایک مهینے کا بقیه صرف ایک هي منصف اسطرح سے وصول کرسکتا هی که اُس شخص کو دو منصفوں کے روبرو حاضر کرے اور وہ دونوں منصف اُسکے انکار یا غفلت پر اُسکو سزا دیکر یا اُسکے اسباب کو نیلام کرکے

یا اُسکي محنت کي اجرت اجرت دینے والے کي معرفت ضبط کرکے وہ نفقہ اور خرچہ وصول کریں *

مفلس کا ایک پیرش سے نکالکر کسي دوسرے پیرش میں بھیجدینا

پہلے قانون کے بموجب یہہ حکم تھا کہ جب مفلس لوگ پیرش میں ایسے مکانات میں آکر آباد ہوں جنکي سالانہ آمدني دس پونڈ سے کم ہو تو یہہ بات معلوم ہوتي ہی کہ اُنکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا ہی وہ نکال کر اُس پیرش کو بھیجدیئے جاوینگے جہاں کي سیٹل منٹ اخیر میں اُنھوں نے قانوناً حاصل کي ہوگي حقیقت میں نہ پہلے کوئي شخص نکالا جاتا تھا نہ اب نکالا جاسکتا ہی جب تک کہ یہہ تحقیق نہو کہ اُسکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا ہی بدمعاش اور بدرویہ اور قید بھگتے ہوئے لوگ ایسے ہي سمجھے جاتے ہیں کہ اُنکے خرچ کا بار پیرش کے ذمہ ہی اور یہي لوگ ہمیشہ نکالے جانے کے قابل ہیں *

یہہ اخراج اُسوقت جایز ہوگا کہ وہ شخص پیرش کے کسي عہدہ دار سے امداد حاصل کرلیگا صرف مدد مانگنے پر درست نہیں لیکن جو لوگ کہ اپني مملوکہ جائداد پر رہتے ہوں گو کیسي ہي تھوڑي اور کم ہو وہ نہیں خارج ہوسکتے اور بعض تعلقات اور رشتے بھي ایسے ہیں کہ وہ اخراج کے مانع ہیں مثلاً ایک کتخدا عورت اپنے شوہر سے بلا رضامندي آپسکے جدا نہیں ہوسکتي گو وہ عورت کسي غیر ملک کي رہنے والي ہونے کي وجہہ سے سیٹل منٹ نرکھتي ہو سواے اسبات کے کہ وہ اپنے شوہر سے جدا رہتي ہو اور ایک بچہ شیر خوري کے زمانہ میں اپني ماں سے علحدہ نہیں ہوسکتا اور یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بہت سي حالتوں میں نوکر اور شاگرد اپنے آقا اور اُستاد سے بلا رضامندي باہمي کے جدا نہیں ہوسکتے اور جو لوگ ایسے مقاموں کے رہنے والے ہوں جو کسي پیرش کي حدود میں واقع نہوں یا کوئي مقام سکونت نہیں رکھتے وہ بھي خارج نہیں ہوسکتے اور طریق خارج کرنیکا یہہ ہی کہ جب کسي ایسے مفلس کا خرچ پیرش کے ذمہ عاید ہوتا ہی تو پیرش کے عہدہ دار منصف سے اُس شخص کے نکال دینے کي درخواست کرتے ہیں لیکن حکم نافذ ہونے سے پہلے مفلس یا ایسے لوگوں کا جو واقف حال ہوتے ہیں اُسکي سیٹل منٹ کي نسبت اظہار لیا جاتا ہی اور اگر منصفوں کو گواہوں کي گواہي سے اسبات کا اطمینان ہوجاوے کہ اس مفلس کا خرچ حقیقت میں پیرش کے ذمہ پڑتا ہی حالانکہ اُسکي سیٹل منٹ قانوناً دوسرے مقام کي ہی تو اُسکے اُس مقام کے بھیجے جانے کا حکم دینگے *

اگر کسي مفلس کے اخراج کا حکم اُس کا خرچ پیرش کے ذمہ بطور مذکورہ بالا پڑنے کے باعث سے دیا جاویگا تو وہ اُسدن سے اکیس روز کے بعد جاري ہوگا جس دن کہ ایک تحریري اطلاع اس بات کي کہ اُسکا خرچ اس پیرش کے ذمہ آتا ہی معہ

نقل حکم اخراج اور نقل اظہار جسکي بنا پر وہ خارج کیا گیا اُس پیرش کے سربراہ کاروں جواہ محافظوں کے پاس ارسال ہوگي جہاں وہ بہیجا جاونگا اور جن محافظوں یا سربراہ کاروں کے پاس وہ حکم بہیجا گیا ہو اگر وہ اُسکو قبول و منظور کریں تو باوجود نہ گذرنے اکیس روز کے بہي وہ خارج کرکے بہیجدیا جاویگا اور اگر اُس مجلس کے اخراج کے حکم کی اپیل کي اطلاع اُس پیرش میں جہاں سے وہ خارج ہونے کو ہی اکیس دن کے اندر آجاوے تو وہ جب تک خارج نہوگا کہ میعاد اپیل کي نگذرے یا اپیل میں یہہ معاملہ طے نہوجاوے *

اس حکم اخراج کا اپیل ہر سہ ماہي کے اجلاس میں ہوسکتا ہی جواہ مجلس کرے یا پیرش کے عہدہدار کوں یا کوئی ایسا شخص جو سمجہے کہ مجہے کچہہ نقصان ہوتا ہی لیکن اگر پیرش کے عہدہدار ہي کیا کرتے ہیں یہہ ضرور ہی کہ موجبات اپیل مجمل چودہ دن پیشتر موجبات مفصل پیش کرنے سے پیش کیجاوے جسپر اگر گرجے والوں یا سربراہ کاروں کے دستخط ہوں اور کم سے کم تین محافظوں کے ہونے چاہیئیں اور سہ ماہي کے اجلاس میں جب کہ اپیل کي تحقیقات کیجاوے گي تو اپیلانٹ سے بجز اُس ثبوت کے جو اُنہوں نے درخواست اپیل میں تحریر کیا ہو اور کچہہ ثبوت نلیا جاویگا *

اخراج کے حکم کی اپیل صرف سہ ماہي کے اجلاس ہي میں طی نہیں ہوجاتے بلکہ سہ ماہي کے اجلاس کي عدالت کو اگر اپنے فیصلوں کے جواز پر شک ہو تو ہارے ہوئے فریق کے وکیل کی درخواست کرنے پر مقدمہ عدالت شاہي میں بہیجدینے کا اختیار ہی اور اگر اجلاس مقدمہ کو عدالت شاہي کے سپرد نکرے تو منصفوں کے ابتدائي حکم اور اجلاس کے اپیل کا حکم اخیر تحقیقات مزید کے واسطے عدالت شاہي میں جا سکتا ہی اور وہ عدالت اُن حکموں کو بسبب اُنکے ناقص ہونے کے منسوخ کر سکتي ہی مگر یہہ بات ضرور ہی کہ اس عدالت کا حکم صادر ہونے سے چھہ روز پیشتر اُن منصفوں کو اُنکے حکم کے باطل منسوخ ہونے کي اطلاع دیجاتي ہی تاکہ وہ اپنے حکم کے بحال رہنے کي جو کچہہ وجوہات رکھتے ہوں پیش کریں اور کسي حکم کي منسوخي کي درخواست اُس تاریخ سے چھہ مہینے کے اندر اندر ہو سکتي ہی جس تاریخ وہ حکم صادر ہوا ہو *

بعد صادر ہونے قطعي فیصلہ اخیر کے وہ پیرش جہاں کي سیٹلمنٹ مفلس رکھتا تہا اُس پیرش کو جہاں اُس مفلس نے دوراں مقدمہ میں پرورش پائي تمام اخراجات اُسکي مدد وغیرہ کے ادا کرنے پر مجبور ہوتا ہی اور اپیل کا خرچہ منصفوں کي رایے پر منحصر ہی اور اپیلانٹ کي غیرحاضري میں بہي اپیل کا تصفیہ کرسکتے ہیں اور خرچہ اپیل کا رسپانڈنٹ کو دلا سکتے ہیں *

سزا

موجودہ قانون کے روسے تیز شرابوں کے محتاج خانہ میں لانے کی ممانعت هی خواہ غیر شخص لاوے خواہ گورنر محتاج خانہ کا لاوے غیر شخص پر سو روپیہ سے کم جرمانہ ہوگا اور گورنر پر دو سو روپیہ سے کم جرمانہ ہوگا اور گورنر کو کسی بالغ کی جسمانی سزا دینے یا کسی مفلس کے چوبیس گھنٹہ سے زیادہ حوالات میں رکھنے یا اس قدر وقت سے زیادہ حوالات میں رکھنے پر جسقدر کسی مدعی کے حضور میں حاضر کرنے میں لگی یہی سزا ہوگی اور اگر وہ یہہ جرمانہ نہ ادا کرے تو چھہ مہینے کی قید کا سزاوار ہوگا اور اس قانون میں یہہ بھی تاکید هی کہ اُن سب دفعات کو جو سزا کے بیان میں هیں چھپواکر یا خوش خط لکھواکر محتاج خانہ کے کسی عام مقام میں آویزاں کرادی جاویں اور در صورت نہ آویزاں کرانے کے سو روپیہ جرمانہ ہوگا *

محتاج خانہ کے سربراہکاروں اور گورنروں اور عہدہداروں کو قواعد کی پابندی نکرنے اور اسباب وغیرہ چورانے پر بھی سزائیں دیہاتی هیں اور ایسے لوگوں کو بھی جو کمشنروں کے قواعد سے دانستہ غفلت یا سرتابی کریں یا کمشنروں کی حقارت کریں سزا دیہاتی هی یعنی پہلے جرم کے ارتکاب میں پچاس روپیہ سے زیادہ جرمانہ نہوگا اور دوسرے جرم میں سو روپیہ سے زیادہ نہیں اور تیسرے جرم کی سزا جو پہلی سمجھا جاتا هی دو سو روپیہ جرمانہ معہ کسیقدر قید کے یا صرف جرمانہ ہوتا هی *

تمام رقمیں جو ماں باپ یا اولاد پر بموجب ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت کے واجب ہوتی هیں اور اور تمام رقمیں تاوان اور جرمانہ کی طرح وصول کیجاتی هیں یعنے دو منصف وصول کرتے هیں اول کوئی کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر یا کوئی منصف اُس شخص کو جس سے کوئی رقم وصول کرنی هی طلب کرتا هی اور وہ دو منصف اُس معاملہ کے طے کرنے اور شخص مذکور سے بذریعہ سزا دینے کے اور اُسکی جائداد منقولہ اور غیرمنقولہ نیلام کرنے کے وہ رقم اور سب خرچہ وغیرہ وصول کرنے کا اختیار رکھتے هیں اور بعد صادر ہونے حکم کے اگر روپیہ وصول نہو تو منصف اُس شخص کو تاوقتیکہ وہ ضمانت دے یا روپیہ ادا کرے ماخوذ رکھہ سکتے هیں اور اگر کافی عذاب اُسکو نہو تو جیلخانہ یا تادیب خانہ میں تین مہینے کے واسطے قید کرسکتے هیں پچاس روپیہ تک کے جرمانہ یا کسی ولدالزنا کے معاملہ کا کوئی حکم هو اُسکا اپیل سہ ماهی کے اجلاس میں دائر ہوسکتا هی

گرجے کے افسر اور سربراہکار منصفوں کی اتفاق راے سے چندہ کی شرح تحریر کرینگے اور آیندہ اتوار کے دن اُسکو مشتہر کردینگے *

ء بات ثابت کرنے کے لیئے کہ کسي کي رو رعایت کچھہ نہیں کي ھی گرجے اور سربراہکار ھر شخص کو جو دیکھنا چاھی وقتاً فوقتاً اپنے دستخطي چندہ کتاب کو آتھہ آنہ فیس کے لیکر دیکھائینگے اور چوبیس ناموں کي نقل چار آنہ فیس لیکر دینگے اور اگر وہ ندیکھائیں یا نقل ندیں تو دو سو روپیہ جرمانہ اُنپر کیا جاویگا *

جس مقام پر گرجے کے افسر موجود نہوں تو صرف سربراہکار ھي تمام کاروبار کوجو پرورش غربا اور تحریر چندہ سے متعلق ھوں انجام دینگے *

گرجے کے افسر یا سربراہکار چندہ کي شرح ھر شخص کي ایسي منقولہ اور غیر منقولہ ملکیت پر قایم کرنے کے مختار ھیں جو ظاھر اور اُسی پیرش میں ھو عام قاعدہ یہہ ھی کہ ھر قسم کي ملکیت جو پیرش میں واقع ھو اور اُس سے سالانہ منافع حاصل ھوتا ھو چندہ لگانے کے قابل ھوتي ھی *

ایک خاص قانوں کے ذریعہ سے ایسے مکانوں کے مالکوں سے بھي چندہ لیا جاتا ھی جو ایک سال کے اندر ساٹھہ روپیہ سے دو سو روپیہ تک کرایہ پر تین مہینے سے کم کے لیئے دیئے جاتے ھوں اور وہ چندہ کرایہ دار کے اسباب تک سے وصول ھوسکتا ھی اور وہ مالک کے کرایہ میں سے مجرا لیگا *

اور چندہ کي شرح سب پر ایک ھي مناسبت سے قایم ھوتي ھی اور اس مناسبت کے لحاظ رکھنے کے واسطے سربراہکاروں پر لازم ھوتا ھی کہ گذشتہ جمع بندیوں یعنی چندہ کي کتابوں کے ذریعہ سے شرح تحریر کریں اور اگر کوئي بے اعتدالي سرزد ھوگي تو منصف اُسکو جنیف اجلاس میں یہانتک کہ سہ ماھي کے اجلاس میں صحیح اور درست کردیں مکانوں کي سالانہ آمدني کي نصف اور اراضي کي سالانہ آمدني کي تین چوتھائي پر شرح چندہ کي قایم کرني غیر مناسب نہیں *

بموجب دفعہ ۱ و ۲ ایکت ۶ و ۷ ولیم چہارم کے چندہ کي شرح مناسب اور یکساں مقرر کرنے کا یہہ طریقہ قایم کیا گیا کہ ھر ایک جائداد کي اُس آمدني میں سے جو قیاساً سال بسال اُس سے وصول ھوسکے مرمت اور بیمہ وغیرہ کے خرچ اور نیز اور ضروري ایسے خرچ کي مجرائي کے بعد جس سے وہ جائداد کرایہ وصول ھونے کے قابل رھي جو کچھہ باقي رھے اُسپر چندہ لگایا جاوے مگر چندہ لگانے کے جو اصول پہلے سے چلی آتي ھیں اُن میں تبدیلي نہیں ھوئي *

قانوں کے مطالب کي عمل درآمد کے سرانجام کرانے کے لیئے جائدادوں اور اراضیات کي پیمایش اور تشخیص کرانے کا وقت قایم کرنا کمشنروں کے اختیار میں ھی *

جن لوگوں پر چندہ لگایا جاوے وہ اپنے چندہ کي نقل مفت حاصل کرسکتے ھیں *

بیرش کے چندہ کی جمعبندی کا اپیل جو لوگ اپنے ذمہ چندہ غیر مناسب سمجھیں منصفوں کے اُس اجلاس میں دایر کرسکینگے جو ہر قسمت یا ضلع کے لیئے وہ خاص اجلاس کرینگے اور اطلاع اُسکی اٹھائیس روز پیشتر کرینگے اور منصفوں کے فیصلہ کا اپیل سہ ماہی کے اجلاس میں ہوسکتا ھی بشرطیکہ اپیلانت بعد فیصلہ کے چودہ دن کے اندر درخواست مجمل اپیل کی گذرانی اور اقرار نامہ اور ضمانت اسبات کی داخل کرے کہ تحقیقات اپیل کی کراونگا اور جو کچھہ حکم ہوگا اُس سے سرتابی نکروں گا اور اُس کلکٹر یا سربراہ کار کو جسنے چندہ تصور کیا ہو اجلاس سے ایک ھفتہ پیشتر اطلاع اپنے اپیل کرنے کی کرے *

ایسے ضرشوں کی امداد کے لیئے اور بیرشوں پر چندہ لگایا جاسکتا ھے کہ جنمیں غربا کی پرورش کے لیئے کافی چندہ جمع ہوسکے *

ازروے قانوں کے چندہ لگانے کا نقشہ دفتر میں درج کیا جاتا ھی *

نقشه جمع بندي چنده جو واسطے پرورش غربا مرتن متعلقه ضلع سري کے پیرش کے ۳۰ مارچ سنه ۱۸۳۷ ع ممبن
بحساب فیصدي دو روپیه آتھه آنه کے مرتب کیا گیا

نمبر	بقیه واجب یا جسمیں عذر هو	نام قابض جائداد	نام مالک جائداد	قسم جائداد یا ملکیت جسپر چنده لگایا گیا	نام اور موقع	تخمیني وسعت	لگان یا کرایه تخمیني	امدني قابل چنده	شرح چنده بفیصدي دو روپیه آتھه آنه
۱	*	جیمس اسمتھه	جان گرین	اراضي اور مکانات	وائیت ایکر کھیت	چالیس ایکر	چھه سو روپیه	پانسو پچاس روپیه	تیره روپیه باره آنه
۲	*	ایضا	ایضا	مکان اور باغ	ویست سبتریت یعني مغربي بازار	ایک رود	تین سو روپیه	دوسو پچاس روپیه	چھه روپیه چار آنه
۳	پانچ آنه جس میں عذر هی	جان پرآر	ایضا	مکان	برک لین	*	پندره روپیه	باره روپیه آتھه آنه	پانچ آنه
وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره